

تاریخ لغات ہند

جسکا ترجمہ چندکتب معتبر تواریخ انگریزی سے پنڈت کنہیا لال صاحب سابق مترجم
چیف کشنری و رجال مہاراجہ گڑھ ایشی کو منصرم یاست فی زبان اردو میں فرما کر

محاربتہ عظیم

تاریخی نام رکھا حقیقت میں اسم بابھی ہی کہ بڑا معرکہ تھا اور واقعات صحیحہ و سوانح معتبرہ

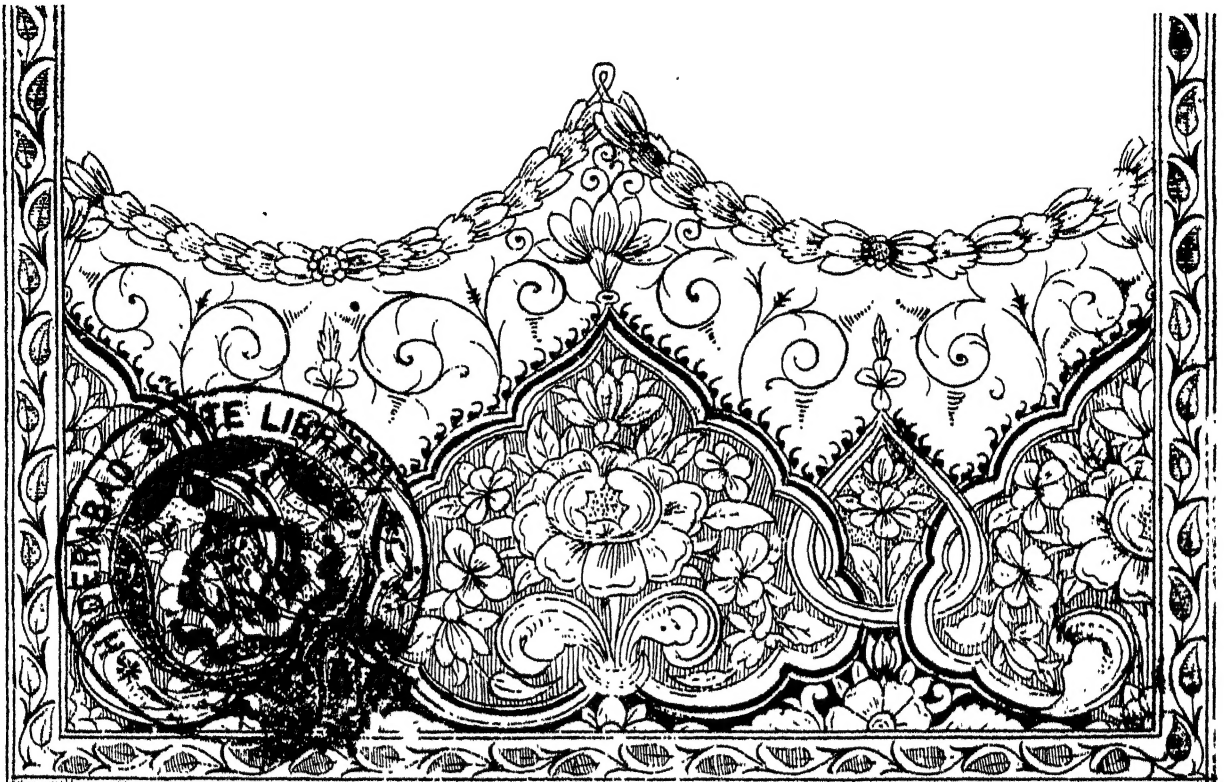
ابتدائی شہادہ سے اختتام شہادہ تک حتی الوسع معتبر تواریخ کو مقابلہ دے رکھی

مطبع منشی نوری الشوریٰ حسن تصحیح میری ہے

صحیح نامہ اخلاط بغاوت ہند

| صفحہ | سطر | خط | صحیح | صفحہ | سطر | خط | صحیح |
|-------|-------|-----------------------|----------------------------|------|-----|--------------------------|--------------------------|
| ۳ | ۶ | پہر | یہ | ۲۳ | ۵ | کہ اس گفتگو کا اس فقرہ | کہ اس گفتگو کا اس فقرہ |
| ۳ | ۱۲ | مصاحفات | مصاحفات | | | پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو | پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو |
| ۴ | ۱۲ | اونسی اوسی | اونین سی | | | زبان انگریزی میں تحریر | زبان انگریزی میں تحریر |
| ۵ | ۱۳ | ممالک ہندو | ممالک ہند | | | ہوئی ہے اور اس وقت | ہوئی ہے اور اس وقت |
| ۵ | ۲۶ | نارضا مندی کا | نارضا مندی کی | | | ضرورتاً زبان سنائی گئی | ضرورتاً زبان سنائی گئی |
| ۶ | ۶ | چولیدار | چوکیدار | | | سنائی گئی تھی ترجمہ | سنائی گئی تھی ترجمہ |
| ۶ | ۲۲ | وصول | تقسیم | ۲۳ | ۱۱ | حیدر علی نے ہزار ہا | حیدر علی نے ہزار ہا |
| ۶ | ۲ | ویا | دی | ۲۵ | ۹ | اوپر پر باد دی اوگنی ہی | اوپر پر باد دی اوگنی ہی |
| ۹ | ۱۰ | بشل کا لند | بشل اجڑی کا غذا سابق | | | ساکنان صدر بازار نے | ساکنان صدر بازار نے |
| ۹ | ۱۲ | رنگ میں بھی اکثر | رنگ میں بھی اکثر | ۲۶ | ۱۶ | کین | کین |
| ۹ | ۲۶ | اقوال | افواہ | | | سوی شجاعت | سوی شجاعت |
| ۱۱ | ۳ | جرم | خرم | ۳۲ | ۱۸ | مقام میرٹھ سے | مقام میرٹھ سے |
| ۱۱ | ۴ | ناگپور | بارگپور | ۳۳ | ۲۶ | روبرو | روبرو |
| ۱۱ | ۲۲ | تم پر عائد ہوئی ہے | تم پر ضرور عائد ہوئی ہے | ۳۸ | ۱ | آتی | آتی |
| ۱۳ | ۲۳ | سر کے | سر کے | ۳۹ | ۱ | چھٹی مکر | چھٹی مکر |
| ۱۶ | ۱۹ | رجٹ مذکور نا یا جاوگا | رجٹ مذکور کو نا یا جاوگا | ۵۶ | ۱ | مستور | مستور |
| ۱۶ | ۲۰ | نہیں ہی | نہیں ہیں | ۵۷ | ۲۰ | سرشتہ | سرشتہ |
| ۱۹ | ۲۲ | یا شرح میں | یا نسخ میں | ۶۳ | ۸ | سستکریان | سستکریان |
| ایضاً | ایضاً | قبل از اسنے | قبل ازانی | ۶۸ | ۲۷ | میں لوگوں کی | میں لوگوں کی |
| ۲۱ | ۷ | منافق مذہب نہیں ہے | منافق مذہب نہیں ہے مگر کچھ | ۹۳ | ۱۹ | جو انگریسی | جو انگریسی |
| | | اور صاحب مدوح | وقفہ درکار اور صاحب مدوح | ۹۷ | ۱ | پہٹ جاتی تھی | پہٹ جاتی تھی |
| ۲۱ | ۲۰ | بیہواس | بیہواس | ۹۹ | ۲۵ | | |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-------|------------------------|-------------------------|------|-----|--------------------|---------------------|
| ۱۰۴ | ۱ | شیر گنج | نشرت گنج | ۲۲۲ | ۱۵ | بقام سادر صاحب | بقام سادر نغری صاحب |
| ۱۰۶ | ۲۵ | زیادہ | ارادہ | ۲۲۸ | ۱۲ | بنگامی کہ جب | بنگامی کے جب |
| ۱۱۱ | ایضاً | تھا | سحق | ۲۳۲ | ۲۰ | تباریخ نمہ امہ جون | تباریخ نمہ ماہ جون |
| ۱۱۸ | ۱۳ | تکلو | تکلو | ۲۳۷ | ۷ | بطور تبرول | بطور تبرول |
| ۱۹۴ | ۲۲ | منا سبت نہیں ہے | مناسب ہے | ۲۴۱ | ۲۷ | گرنٹ صاحب | گرنٹ صاحب |
| ۱۹۹ | ۱۳ | نارسی ہر وہ ہی آزاد | نارسی وہ ہر آزاد | ۲۴۵ | ۱۷ | لنن ملی | لنن ملی |
| ۲۰۰ | ۳ | فرقان حمید | فرمان حمید | ۲۴۷ | ۱۸ | وہی | وہی |
| ۲۰۰ | ۱۶ | فرقان حمید | فرمان حمید | ۲۴۸ | ۷ | حکم سوا | حکم سوا |
| ۲۰۶ | ۱ | سپاہ گورہ سو طرح | بدلی سپاہ گورہ کی طرح | ۲۴۸ | ۲۷ | ۲۵ رحمت | ۲۵ رحمت |
| ۲۱۰ | ۲۴ | لجھانے | مین نے | ۲۵۰ | ۶ | جرات سوا | جرات سوا |
| ۲۱۳ | ۱۷ | ہماری سوانگی | ہماری سوار کیے جانے | ۲۵۷ | ۱۳ | بے محل متصور | بے محل متصور |
| ۲۱۵ | ۲۱ | دودہ بلا وقت شام | دودہ ملا وقت شام | ۲۵۷ | ۲۳ | تیلی دروازہ | تیلی دروازہ |
| ۲۱۶ | ۲۲ | یہ بھی اقرا میں شہنشاہ | یہ بھی قرا کیلئے شہنشاہ | ۲۵۷ | ۲۳ | سحق متصور شود | سحق متصور شود |
| ۲۱۷ | ۱۸ | اکبر عمر قرانیس | اکبر عمر قرانیس | ۲۵۸ | ۲۶ | | |



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نامش زبان گفتم از بنی و سیت، و صفش بد بان گفتم از بنی و سیت، ہنی اچھلہ چنانست کہ گفتم، انصاف چنان گفتم از بنی و سیت
بعد حمد و نعت کے مدح و عطا از بنی و سیت کہ قصیر تقصیر ذرہ مثال پندت گفتم لال کہ بد و شوق سے آج کے دن تک کہ جات مستعار قریب حکر
پونجی ہل و جان کار سرکار گفتم یہ میں مصروف و مشغول رہا تھا اب فلک کو جزا دوں کہ دوں دے ایسا چرخ مارا کہ روزگار سالہا سال ٹپتے
جاتا رہا اس عرصہ بیکاری و ایام بے مشغلی میں کوئی صورت ایام گذاری کی نظر نہ آئی ایک روز یہ خیال دل نیا منزل میں گذرا کہ کچھ حال بلوہ عجیب
کچھ عقل جو سابق میں اخبارات وغیرہ سے استنباط کیا تھا جو صنفی قرطاس کرنا کہ دوستان دوستی شمار و شایگان خبر و اخبار کو ذرا مشغول
و دل بستگی بہم فوجیہ یہ ارادہ رو برو سے احباب صادق الولا کے لباس ظہور میں کر کے مقبول نظر اون صاحب نظروں کے ہو گا ایک
امر و تفتیح طلب تھا اور وہ یہ کہ یہ عروس زیباجلیہ فارسی سے مزین ہو یا خلعت آرد و سے قطع آتش صلاح و دستان دوشی شمار اس پر قرار پائی
کہ زیور آرد و اس پر وہ نشین جگہ فنا کے واسطے بہت شائستہ اور زیبائے لذت آہ بیت ارشاد صداقت نہاد احباب صادق الامتداد و نظر آو
کہ ہر ایک شائق بے تکلف اسکے مطالعہ سے بہرہ ور ہو اور سیر حکمی وقت تقسیم میں عائد ہو اس کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف میں تحریر
کر کے نام اس کتاب کا محراب عظیم رکھا گیا و چونکہ اس نام کے حروف سے تاریخ طبع ہونے کتاب کی ظاہر ہوتی ہے اور لطف
یہ کہ اگر ہمین لفظ ہندوستانی زیادہ کیا جاوے تو ششہ اعیسوی یعنی سال شروع علامات فساد اوہمین سے نکلتے ہیں اس واسطے یہ نام
رکھا گیا اور جو کچھ اس کتاب میں درج ہے اس کا حال ترجمہ دیا چہ مولف کتاب انگریزی سے واضح اسے اصحاب شوق ہو گا صرف ہر قدر
تحریر کرنا کافی ہے کہ آؤ کتاب میں جو مقدمہ تحریر ہوا ہے اوہمین محل اور کجا حال اون تدابیر کا درج ہے جو واسطے اندفاع فساد و بلوہ عام کے
سنبھال کر کارگر و دوزخ و قمار و سرین آئین تین اور اوہمین حال جنگ و جلی ہی ثبت کیا گیا ہے وہمین نظر احوال جنگ مذکور حالات مقام مذکور
میں مشطیر نہیں ہوا انہماں اندام عالی ناظرین کتاب ہر امین یہ ہے کہ احباب اگر کہین ہو یا غلطی نظر سے گذرے تو غل غفوا و سپرد الین اور

اور اس حقیر بیچ میرز کو کجکلمات خیر باد فرما دیں انسان مگرک من اخطاء و لہنسان

خطاب ناظرین از مولف کتاب انگریزی

مولف بیچ بیان کرنے حالات مرقومہ ذیل کے دعویٰ تصنیف کا نہیں کرتا بلکہ جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اکثر حیثیات اخبارات سے جو ممالک ہندوستان میں زمانہ مفسدہ میں مشہور ہوئے تھے اسناداً لکھا گیا ہے اور علاوہ اسکے اکثر حالات و حسیب ایسے ہی ہیں جو کبھی کسی اخبار سے ظاہر نہیں ہوئے تھے اس سے ثابت ہے کہ مولف کو محنت صرف فراہم کرنا اخبار کی اور تصحیح کرنے حالات مختلفہ کی ہوئی ہے چونکہ فراہم کردہ میں احتمال غلطی کا بھی واقع ہے کتاب ہندو عرض پر داز ہے کہ اگرچہ مولف نویسی غلطی بھی حتی الامکان واقع ہوئی ہے الا اگر شاید وہ واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب ہندو اس پر امیدوار ہوں کہ میں غلطیوں کا ترتیب دینے میں ان حالات کو مولف نے قید تاریخ کی بنیچال نہیں کی ہے جو بعد از شروع مفسدہ مقام میں اور وہی کہ تمام ملک شملہ ہو کیا تھا اور اکثر فسادیں تاریخ و تاریخ جو بعد از شروع ہو اس فرض کر دے کہ ان مقامات کے دو کی اطلاع تو اس وقت ہوئی اور دو کی خبر ایک مفسدہ یا دو مفسدے بعد سننے میں آئی اور یا قیام نہ دو جگہ کا حال صرف زبانی ہندوستانوں کے ظاہر ہوا جسکے اظہار میں چند ان مشہور نہیں ہو سکتا پس تاریخ و حالات کیونکہ درج ہو سکتا تھا اسی بحال سے مولف نے قید تاریخ کی نہ کہ مقام دارا دل سے آخر تک متنبہ رہا تھا تمام و کمال درج صفحات ذیل کیا ہے چند اس تالیف میں باعث کم بہم پہنچنے حالات واقعی کے احتمال و دیگر گون ہو سکتا ہے کہ مولف کو یقین ہے کہ میری اس محنت کے نتیجہ میں اس کتاب سے آئندہ مورخان ہندو کو بیچ بیان کرنے حالات اس مفسدہ عظیم کے کہ سکھانانی کبھی کسی وقت اور کسی ملک میں نہوا ہو گا امداد کامل ہوئے گی

دوبارہ مولف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان میں تھے ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عافیت ننگ ہو گئی تھی اور اسکی آمدنی پر تخیل غلطی واقع ہوا اور شجاعت و دلیری قلیل فوج و لائیتی کی جو اس ملک ہندوستان میں مقیم تھی محک اشکان پڑ چکی اور آتش بغاوت اور ہوا ہوسا و نہایت کچھ نامرادہ یعنی قتل عورت اور اطفال انگلشیہ سے تمام ملک میں پھیل گئی اور دغا بازی اور لوگوں کی نے جو اپنے تئیں ازہد و فادار طلبا و شوق نام ہوا کو داغ لگایا اور ہندوستانی رشیوں نے بھی جنگی جان مال کی سبھی اور حفاظت باعث سرکار انگلشیہ کے ہوئی تھی حمایت و شرکت مسند دن کی خیر فوج کی مگر بافضل آئی تمام کوشش ان سوفا اور بے ایمانوں کی گو کہ ہزاروں برسے نامی قیدیان چلی نہ اور وہ کو ان مشہور دور وقت کی امداد بھی اوکو پونجی کام نہ آئی اور خدا ایتعالیٰ نے حفاظت انگلستان کی کی اور بروقت ضرورت شدید کو کم بھی پونجی اور ہندوستان اب ہندو انگلستان کا ہوا اگرچہ آئندہ بھی زمین ہندوستان کی خون انگلستان پر سے آلودہ ہو اور گروہ خفاخان کے ملک کو خراب اور ویران کر دیں مگر بفضل خدا غلبہ انگلستان کا اب تک رہا ہے اور آئندہ بھی پسپا اور چند روز میں جمیع امور مثبت سابق اہیت اور آسائش کی حاصل رہے قبل از بیان کرنے حالات جگر خون کن قتل انگریزان اور غارتگری اموال سرکار درجا ہوا اور کہ بعد از تاریخ و ہم خود ہی ششاد و قمع میں آج ہیں مولف ارادہ رکھتا ہے کہ اول مختصر احوال اور واقعات کا بیان کیا جاوے کہ جو پہلے رہا ہونے فساد میرزا اور وہی کے واقع ہونے میں کہ کجکلمات مفسدہ و کوشش شدہ تر عیب اس امر کی ہوئی تھی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کر کے اپنے پسند کا بادشاہ مقرر کریں

قرآن

راے اکثر اصحاب کی یہ کہ یہ سرکشی جو ہندوستان میں ہوئی ہے اسکی تجویز یہی ہے جس سے ہور ہی تھی اور اب کلکتہ میں دہرہ اسکے ظاہر ہونے میں مگر تمام کہ اخذ سے جو نظر میں آئے ہیں ایسی دلیل قوی کوئی اور نہیں ملتی کہ جس سے اس وقت اتفاق ملے اس امر پر ہوا تھا

خبر

خنگ ایران سے ارادہ اس فساد کا نزدیک مضبدان کا کل شروع ہوا تھا اور وقت میں یعنی اور پختہ ہونے سال گذشتہ اور شروع ہونے سال حاصل کے کچھ علامات اسکی ظاہر ہوئی تھیں ہنوز فتح ہرات بخوبی جہمک نہیں پہنچی تھی کہ آواز خنگ چین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک اور خیال صرف ہوئی اور ملک برہما جو ہمارے قبضہ میں تھا اسکی حفاظت کا سہی فکر درپیش ہوا اور ممالک نظام اور دکن اور گواہا اور راجپوتانہ اور اضلاع سندھال میں بھی انتظام قوی اور ارسال افواج ضرور پڑا اور یہ بھی پایا گیا کہ ہندوستانی فوج ولایتی کی طاقت میں سمجھتے ہیں اور اکثر معاملات جنگی میں کمی تصور کرتے ہیں خصوصاً مقدار نفری فوج ولایتی جو ہندوستان میں تھی انھیں نزدیک بہت کمی اور گفتگو سے صلیح جو فیما بین سرکار انگریزی اور امیر دست محمد خان کے درپیش تھی اسکی طرف سے اور علجان خاطر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ یہی ایک دام بلا بسوط ہونے والا ہے

جب ہماری فوجی مقام محمہ میں فوج ایران پر فتح پائی تو درسیان اہوال بغیا جیمہ شاہراہ سے دستیا بڑا تھا ایک ہتھار شہر شاہ ایران جیسو تختہ بھی شاہ کے تھے مگر تاریخ تحریر نہیں برآمد ہوا مضنون اسکا یہ ہو چکا کہ سرکار انگلشیہ نے بوجہ طاقت و قدرت اپنی کے جو سکوا باعث فتح ہند اور سبب فوائد جو اس فتح سے حاصل ہوئی ہیں یہ ارادہ کیا ہے اور بلکہ طریق زیادتی کا بھی بدین خیال اختیار کیا ہے کہ تمامی ملک مشرق قبضہ سرکار مذکور میں آجائے اور اسی نیت سے سرکار مذکور نے غرض فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم میں بہت سی ذلک اور تھائی اور شکست فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان میں بڑا فتور برپا ہوا اور سرکار انگلشیہ نے لاہور اور پشاور اور دیگر مصافات افغان فتح کر لیے اور اس فتح سے اسکا قصد یہ ہے کہ ملک ایران پر تسلط ہوں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہماری خط کتابت کسی رئیس افغانستان سے کہ جو ہماری سبب یا اور ہم مذہب ہیں اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق رہیں ہوں وہ اس سے غرض اسکی یہ ہے کہ اسکو راستہ واسطے آئے ایران کے ہر طرف سے ملے اور شہر و دست قدرت شاہ ایران کو بطور راجہ ہائے ہندوستان زیر نگین کر دین اور مذہب اسلام کو خراب کر کے مثال مذہب مسلمانان ہندو میں ہی فتور دالین اور اس مطلب کے حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے فوج کشی اور ملک ایران کے شروع کی ہو اور جمال و دہاقین کو بد غابازی و بے ایمانی فریب دیکر مصدر افعال ناشائستہ ہوئے تھے اور سرکار مابدولت نے ہنوز کوئی تدبیر بعض ایسی حرکات ناشائستہ کے عمل نہیں لائی ہے گو کہ اس سرکار نے بخیال ضعف سلطنت حرکات ناشائستہ و بد عہدی کے یہاں تک پہنچائے ہیں کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے نوکری سرکار انگلشیہ شاہزادہ ہنوشیان ملازم ایران کو دیتے ہیں اور پھر زیر فریب و کارستانی دعو ہمارے باطل و تجویزات نا درست پیش کر کے غرض حصول مطلب دلی کیا چاہتے تھے کہ رفتہ رفتہ تمام اقدار پر داری اسکی ظاہر ہو گئی انقض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک ایران میں بھیجی اور چونکہ یہاں گمان بھی ایسے امر کا تھا اور اس سبب سے کچھ طیاری عمل میں نہ آئی تھی ایک قلعہ ملک اسلام جو برب دریا سے شور دات تھا اور فوج قلیل اس میں بطور محافظ قائم تھی اسکو قبضہ میں آگیا اور چونکہ کچھ اور فوج شاہی وہاں موجود نہ تھی قلعہ مذکور میں جا کر فوج انگلشیہ قائم ہوئی مگر جب اس وقت دیکھا کہ پیش قدمی اس جگہ سے باعث تردد ہو گا اور اس قلعہ سے باہر کھٹا گویا ماسی بے آب کی طرح بقراری میں پڑنا ہو وہیں شیشم ہے کیونکہ پڑھا ہے کہ اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیر ہائے آبدار شجاعان اسلام اس کے تن میں دم باقی نہ کرتی

لیکن جنھو مابدولت شاہ شاہ کو اب موقع اظہار کنون خاطر و طیب دل باعث بد عہدی سرکار انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام مابدولت صادر ہوئے ہیں کہ فوج بیشمار سرحدات ممالک پر جمع ہوں اور بنام فوج نصرت قرین حکم حکم شرف نفاذ پایا ہے کہ بطرف سرحد روانہ ہو کہ دشمنان کو

نحال دین اور ان خدایوں کو جانشان کو بجانب دریا سے غریب منتشر کر دین خدا جسکو پاس سے پہنچ جتنا ہے اور اب مطابق قرآن پھر جسے تکلیف
تکدوی اوستے تکلیف پھر کبھی ہر ایک ساکن ایران کو فرض عین بھنا چاہیے کہ موجب قول جو تکو مارنا چاہتا ہے اور کو تم ناخدا مار
کار بند ہوں اور ہر ایک کبیر و صغیر غریب و امیر عالم و جاہل رعیت و سپاہ کو چاہیے کہ واسطے محافظت دین محمدی کے بہت کریں اور لنگر
چست باندہ کر باسلام و یراق اپنے جسم کو زرب و زینت دین اور ہر ایک عالم و واعظ کو چاہیے کہ مساجد و مقامات جگہ و جہاں اور
غیر ان پر نذر سے عام دیوین کہ ہر ایک شخص بنام خدا و پر آمادہ ہو اور اس سجدہ رضیت سے غازیان راہ خدا مستوجب عہدہ آنحضرت ہونگے
بالتحقیق ہم ان میں سے ہیں جو براہ خدا اڑتے ہیں لیکن چونکہ فیج طفر موج سے ہنوز تشویش و شمنون پر علم نہیں کی ہی اور اوس گرد و چمن
شوق کو اجازت کوچ کر نیکی آپ تک حاصل نہیں ہوئی ہے اس واسطے مابعد دولت نے تقریری افواج بدین نظر فرمائی ہے کہ اسبہ الامرا
مرزا محمد خان کشکی باشی اور میر علی خان شجاع الملک اور دیگر جلیلان و کما نیر مع پچیس ہزار سپاہ کے بطرف فارس اور شاہزادہ نواب
صمصام الدولہ مع بنیل ہزار سپاہ کے بجانب محمرہ اور غلام حسین خان سپہ دار اور جعفر علی خان میرنچہ بافری رحمتا سے درسا کہ کام
کہ انچی داعی و آذہماں و کرمان بقدر پیش ہزار کے بطرف کرمان روانہ ہوں اور بنام نواب اعتشام السلطنت حکم ہوا ہے کہ براہ کوچ و
جو واقع ملک سندھ ہیں اور بنام سردار ابان افغانہ شیل سردار سلطان احمد خان و سردار شاہ دولہ خان و سردار سلطان علی خان و سردار
محمد عالم خان حکم نافذ ہوا ہے کہ براہ افغانستان مع تیس ہزار سپاہ و چالیس ہزار توپ و دیگر سامان ہتھیار حرب و نرب بجانب ہندوستان
روانہ ہوں اور بفضل آسمانی امید ہے کہ اس فوج قہار کو فتح نصیب ہوگی

اب یہ امر ضروری ہے کہ اقوام افغانہ و دیگر باشندگان افغانستان جو ہم مذہب ایرانیوں کے ہیں اور جو اونسے اسی قرآن و قلم اور سائل
محمدی کے پیرو ہیں شریک جہاد ہوں اور دست اور پاد اور اذہ داران کرین اور بعد وصول کرنے اس خوش خبری کے موجب قول محمد کے کار بند ہوں
بالتحقیق جو ایمان میں وہ آپس میں بہائی ہیں اور اس حکم کو عمل میں لا دین کہ خدا با ایمانوں کے امور کو بے ایمان اور شرمیکوں کے عمل سے
تخلیف اوزان میں وزن کر گجا اور واسطے فرو کرنے اس نسا و کے بھی صرف ضرورت نہیں کہ ایک جزوی گروہ حق پستونکا آئادہ عظمت
دین ہو بلکہ لازم ہے کہ تمام باشندگان ممالک ہمارے حکم کی متابعت کریں اور یہ بھی واضح رہے کہ تمام باشندگان ایران کا
ارادہ ہرگز نہیں ہے کہ بجانب افغانستان ملک گیری کرے بلکہ یہ خواہش ہے کہ ملک قندھار سردار رحم دل خان اور خاندان واکرین خان
سے اور عالم کامل اپنے ملک مقبوضہ و مفتوحہ میں حکمران رہے مگر یہ شاہ ہمارا جو کہ سب تنفیج جہاد و بخلات و دشمنان بن ہوں اور ان میں شاہزادہ ہوں
نسبت آنحضرت ذیہ فرمایا ہے کہ رحمت خداون پر نازل ہوئی ہے جو جہاد میں لڑتے ہیں اور ہر کوئی نصیب ہے کہ بعد ملاحظہ اس شہسار کو سردار دست
امیر کامل جسکی خواہش فی ہمیشہ سے یہ تھی کہ فوج ایران بجانب افغانستان متوجہ ہو اور رالطہ دوستی و اتحاد اس سلطنت ایران سے پیدا ہو
اس وسیلہ سے استحکام و سکی سلطنت کا بخلاوت گراں ازراہ راستی تصور ہو شامل ہمارے اس امر خیر میں ہونگے اور اس جہاد میں بہت
ایک گروہ حق پستونکے ہو کہ غازی ہندوستان کہلاؤنگو کیونکہ یہ خارج از قیاس ہے کہ وہ طلبگار ایسی قوم کی دوستی کو جو کہ جسکی شان میں غیرت
یہ فرمایا ہے بالتحقیق وہ تکو نیا نہیں کرتی تم بھی اذکو پیا کر داور یہ بھی عقل گوارا نہیں کرتی کہ وہ اسلحہ دولت دنیا کو ایمان نروشی کریں گے۔ یہ شہسار واسطے
اطلاع اور آگہی حق پستونکے شہسار ہوا ہے اور انشاء اللہ جمیع سرداران اسلام ساکن ہندوستان بھی ہمارے شریک ہونگے اور اس قوم نصار سے
عوض اون زیادتیوں کا لینے جو مذہب پاک پر اونسے عائد ہوئی ہیں اور کسی چیز سے اس امر منبر میں دریغ نہ کریں گے فقط

پختہ سلسلہ انون کے دل میں خلل ڈال کر اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ جس تدبیر سے ہو سکے حکومت سابق جو سالہا حال سے اونکے حیلہ اختیار اور اقتدار سے باہر ہو گئی ہے حاصل کریں اور نیزہ افغانی جو جملہ مند اس اور بیٹی میں ظاہر ہوئی تھی اوس سے بھی پایا جاتا ہے کہ محض رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اور وہ طلب اصلی اور علت غائی اس فساد کی نہ تھی اور یہ راسی یا پیدق کو اس کے بھی پہونچتی ہے کہ جب خبر سرکشی کی ملک طران میں پہونچی تھی تو عالم اور وزون شہر کو اس کے درباب صداقت اور راستی اس غم سرکشی کے مساجد وغیرہ میں بیان کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالیٰ برکت اس مہم سرکشان کو بخشے

ایک اخبار اخبارات بنی بن سے منبر ہے کہ اضلاع شمالی و مغربی میں پوربہ یعنی ساکنین مشرق اصل ترغیب مند و برآگینہ کنندہ فساد میں دیگر اطراف میں گفتگو یہ ہے کہ ہندو پیارہ یا اختیار مسلمین میں جب چاہا اونسے خدمت ملی اور جب بچا یا ملحد کر دیا گیا اس بات کا تحقیق کرنا مشکل ہے یہ تو یہ ظاہر ہے کہ ہندو بھی بدرجہ مساوی شریک معندہ تھے اور انہوں نے بھی ہمراہ مسلہ تو کو سرکشی کی تھی ہر چند عرصہ تک علامات و دسوزی سرکار اونسے ظہور میں آئی تھی مگر یہ بدین مراد اختیار کی گئی تھی کہ آئندہ کو زیادہ تر قیامت سے بھاگ کر نکلنے کو اس اعتبار سے لاحق ہو مختلف اقوام مقامات چادنی وغیرہ جہاں فساد شروع ہوا پھر ہٹنے نہ ہندو کے مستعد قلعہ ہوئے مگر انکی حرکات یہ تھیں کہ صرف خلعت اور کاپاوسی کو ٹوٹی تھے اور معندہ بچیاں خام عورت اور اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ دنیا و عیسائیوں کو برکندہ ہو آدمی بہت فقیرانہ شہر و زمین بدین ارادہ جاتی تھے کہ انتظام سرکار میں کسی طرح خلل انداز ہوں اور ہندوستانی سپاہیوں کو دل بجانب فساد نائل کریں اور سرکشی نے نہایت جلد پھیل کر ملک کو تباہ کیا تذاویر اور تراکیب جو معندین اس فساد کے برپا کرنے میں عمل میں لائے ہیں وہ اونسے زیادہ بدنام و قبیح ہیں جو قبضہ کسی آدم و وحوش سیرت و بہائم سرت سے کہ چھانام بھی زمرہ انسان میں لینا چاہیے وقوع میں آئے ہوں مگر موجدان سرکشی نے دوبارہ وقت مناسب اور درباب قوم جبکہ خلاف انہوں نے فساد کیا تبارا ہو گا کیا یا اونکو جوش خام خیالی بلکہ جنون سے شریک سرکشی ہوئی ہے اور یہ امر انکی تدبیر حصول مطلب اور حالات تعجب آئیں سے اور منور نے رست ختمی اور رست کرداری کے طرہ سے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو اونکو سالہا سال صحبت ایسے داناؤں کی رہی ہے جنکی نیت ہمیشہ مصروف اسکی تھی کہ ان کو گویا بھی داناؤں اور علم اثر پذیر ہو اونسے ایک قدم بھی جہالت اصلی اور وحشت ذاتی سے اونکو بالاتر نہیں کیا ایک پردہ خفا اب تک اس واقعہ قبیح میں نائل ہے مگر عرصہ قلیل میں مصروفان عرصہ ہنگامہ کو طاقت بی نہایت جواہل انگلستان کی ہے معلوم ہوگی اور سوائے بربادی کے اور کچھ اونکے نصیب نہوگا بہت جلد اون لوگوں کو بوجہ تحقیق واضح ہوگا کہ اونکی عہدہ ایسی تھی کہ جیسے طاقت سر سے کسی جسم چان میں بیج و تاب پیدا ہوتا ہے مگر یہ اونکے خیال خام میں گذرا کہ آسب اور اسد اریکو کو خوف دیتے ہیں اور نزدیک حکما و فضلاء کے اونکا اثر کچھ بھی نہیں ہوتا معاودت طاقت و تسلط انگلیہ الیا لیتنی اسے جسے شکستہ ہے متواترہ جو معندین کو بخلاف ہماری اقواج کے نصیب ہوئی ہیں جو کہ نقص اور کمی سرکار کی تھی قطع نظر اس کے اب تحقیق و ظاہر ہے کہ کیا امر بنا وقت سرکار کے ہے اب وہ طاقت اور قوت سرکار کی کام میں آئیگی جس سے واضح ہوگا کہ اسباب خفاقت رعایا بخلانہ حملہ اسے مردمان معندہ اور سامان دوبارہ قائم کرنے حکومت سرکار بقاعدہ مستحکم تراز سابق سرکار کے پاس مستعد کافی و زیور وجود

علامات معندہ

تاریخ ۲۴ جنوری چاؤنی رانی گنج میں آگ لگی اور بعد از دو یا تین راتوں کو مکملہ ساخرٹ میجر صاحب کا بھی دو ہی حال ہوا اور تاریخ ۲۵ مارچ کو زعفران برقی
بقام بارک پور بھی آتش دیدہ ہوا اور اس طرح بادشاہ ناری نے جائزہ اسباب اکثر مقامات اضلاع شمالی و مغربی کا لینا شروع کیا
سامہ فروری ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو نزدیک اہل گلستان کے اوسوقت میں حقیر اور بیچ تمام لو اس امر سے انقسام نان یعنی چائی کر
اوسوقت میں دریافت ہوا تھا کہ چکیداران اضلاع مابین فرخ آباد اور گورگانوہ اور بانڈا تقسیم نان گندی بمہ تن مصروف ہیں اور بعد
روٹیوں کے رسید انکی تیاری دیر سے بعد تصدیق تہانہ طلب کرتے ہیں
طریق تقسیم نان کا یہ تھا کہ چکیدار دیہ دوروٹیان لیکر اپنے قریب کے گانوں میں جاتا تھا اور وہ روٹیان وہاں کے چکیدار کو دیکر دیتا تھا
کہ چہ روٹیان اور بنا کہ چکیداران دیہات قریب جوار کو دو دو فی نفر دیکر یہی طریق تقسیم دیہات آئندہ سہما دینا اور ہر ایک چکیدار دو نان آدھین
سے اپنے پاس موجود رکھتا تھا کہ اگر کوئی شخص یا خاکم وقت طلب کر جو پیش کیا دین اور یہ دیہات فوراً تعمیل کی گئی تھی اور روٹیان یہ
بہ تقسیم ہوئیں

ایک چشتی مورخ صاحب مجب شریٹ بہادر گورگانوہ جس میں طریق انقسام نان و طرز تعمیل دیہات درج ہے ذیل میں لکھے جاتے ہیں

ترجمہ چشتی بطور رفر وکٹ

میں ایک چو اطلاع دیتا ہوں کہ ایک امر درمیان اکثر دیہات اس ضلع کے واقع ہوا ہے جسکی غرض کچا اب تک ظاہر نہیں ہوئی
چکیداران دیہات ضلع ہذا کو جو ضلع سہرا ہیں کچر روٹیان گندم کی واسطے تقسیم کرنے تمام ضلع کے ملی ہیں
نان مذکور اس طرح پر تقسیم ہوتی ہیں کہ ایک چکیدار ہر وقت وصول نان مذکور کے پنج یا چھ اور دیسی ہی روٹیان بنا کر تقسیم کرتا ہے
اور اس طرح روٹیان دیہہ بد یہ پونج گئی ہیں اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہے کہ گانوں گانوں یہ روٹیان تقسیم ہو گئیں
آج یہ روٹیان دیہات ضلع گورگانوہ میں بھی تقسیم ہو گئیں اور لوگوں کو یہ خیال ہے کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہیں
و سخط و لکھو فور و مجب شریٹ

پرچہ اخبار جو اضلاع شمالی و مغربی میں بہت مستحب ہے اوسمیں درباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل مسخر اندر درج تھا
ہمارے ناظرین اخبار کو قصہ اوس نامعلوم سوار کا یاد ہوگا جو ہمراہ وہاں مہینہ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا مشتر ہوا تھا ویسا ہی کوئی
شخص شاید اب پہر ان اضلاع میں نہ بنے والا ہو جان بنظر گذرہ ہونے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہے اگر تھو درباب انتظام ملک کے
کچنک ہوتا یا صنعت پایا جاتا تو شاید لوگوں کو توجہ بجانب انفع اس شغل بدبختی کے بعض ان گرم روٹیوں کے ہوتی مگر اب اگر کچ تحقیقات درباب
اصلیت اس امر کے گو کہ کچ اور قدرے حال اس واقعہ کا زبانی خوش آمد گوئی کے واضح بھی ہو تو بھی باعث استعجاب و استغراب ہوگا جیسے شہر
میں دیوکان یورک سے براہ تھی و وٹر ہوک کریت برز ستریت تک ہوا تھا

قریب تین مہینہ بعد از وصول ہونے ناہما سے مذکور کے ضلع دہلی میں یعنی تاریخ نیم ماہ مارچ تک جمع اضلاع قریب و جوار دہلی و گندو دگر مقامات
اودہ میں پہل کر رہے ہیں مکملہ تمام اضلاع میں جنکو آئندہ یا کہتے ہیں پہنچ گئے تین نما پر ہے کہ کوئی امر بہتر اس سے واسطے شامل کرنے تمام
مسلمانوں کے ایک خاص امر میں اور حسب وخواہ عمل میں لانے اوس امر کے نہیں معلوم ہوتا
بعد ازین مقدمہ کار توں پیش ہوا جسکو اہل باعث اس نسا و کہتے ہیں ایک بیان تو اوس حال کا جسکے باعث شبہ سپاہیوں کو پیش ہوا

یہ ہے کہ حسب ہدایت واسطے استعمال کرنے راضی کے جو ایک نے وضع کی بہت دور رس بندوق ہے مقام کلکتہ میں ذبحہ قو حاکم بالاد
نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ کے دیاننگالی مذکور نے اوس مقام تک
ترجمہ خوب کیا کہ جہاں بیان کار قوس کے بنانے کا تھا اور اس جگہ پہنچ کر متال ہوا گویا اوس کے دل میں خود بخود کچھ دھم پیدا ہوا وہ کہ
جس چیز سے کار قوس کو چمکانا لکھا تھا وہ ایک لفظ انگریزی میں ایسا تھا کہ جس کے معنی چربی کاوتے اور عفا معنی چربی بزدل وغیرہ کے بھی
اوس سے لیتے ہیں اس شہ سے بنگالی مذکور نے اوس حاکم بالاد سے جس نے ہدایت ترجمہ کو واسطے دی تھی استفسار تم چربی
کا کیا حاکم مدوح نے اوس کو اصل معنی لفظ سمجھا کہ حکم دیا کہ ہندی زبان میں اس چیز کو جو کہتے ہیں وہ درج کرنا چاہیے چنانچہ ترجمہ نے بعد
تامل بلا لحاظ موقع معنی تحت لفظی لکھ کر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت اس امر کی ہو گئی کہ کار قوس ایسے چیز سے چمکنے کے جانتے ہیں کہ جس کو
ہندو مسلمان کوئی منہ میں نہیں لیتا اور برکت برق یہ خبر تمام روسے زمین میں شہرت پذیر ہوئی

ایک اخبار اخبارات کلکتہ سے دریافت اس مقدمہ کار قوس کے اس طرح پر بیان طراز ہے اور یہ روایت بھی اوس بقدر درست و قریب
معلوم ہوتی ہے جس قدر بیان سبق الذکر صحیح اور درست ہے

کہ جب سدا کرنے استعمال الفیلڈ رائفل کا اس ملک میں قرار دیا تو واسطے طیارہ کار قوس کے جو موافق اوسکی نال کے ہون ٹھیکہ دار
مقرر کیے بلکہ انگلستان میں سنا ہے کہ ایسے کار قوس بھری گا و طیارہ ہوتے ہیں مگر اس ملک ہندوستان میں بروقت ٹھیکہ دینے کے
کوئی شخص جو بکا قرار دینا مناسب تصور نہ ہوتا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی رائے پر ختم کیا گیا تھا الغرض مقام دہم میں ان کار قوس کا طیارہ ہونا
مقرر ہوا اور ایک تعلیم گاہ بھی مقام مذکور میں واسطے تعلیم سپاہیوں کے سچ فرائض کے قرار دی گئی اور ہنوز سپاہیوں نے شوق
سر کرنے راضی مذکورہ بالا کی شروع بھی نہیں کی تھی کہ ایک وزانیک خلاصی جو کارخانہ طیارہ کار قوس میں ملازم تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا بن
تھا اور تعلیم گاہ کار قوس میں فن رافیل سیکھتا تھا ملا سپاہی مذکور کے ہاتھ میں ایک لوتہ تھا اور خلاصی مذکور نے اوس سے تھوڑا پانی پینے
کو مانگا سپاہی نے انکار کیا کیونکہ وہ خلاصی مذکور کی ذات سے واقف تھا خلاصی جواب اوس کے کہ ذات کیا پوچھتے ہو چند روز میں تمہاری بھی
ذات باتی نہ رہے گی کیونکہ جو کار قوس تمکو ملینگے اور تم انکو بوقت سر کرنے راضی کے دانت سے کاٹو گے اوس میں چربی کا و خوشک کی لگائی گئی ہے
بس بھی گمان سپاہیوں کے دل میں نہ گھبرا اور یہ خیال ان کے بخیرہ میں آیا کہ جو کار قوس آئندہ انکو ملینگے ان کے زہب کو تراب کرینگے اور طرہ
اوس وقت اوسکی خاطر میں شک اس امر کا واقع ہوا کہ حاکم کا ارادہ ان کے عیسائی کرینیکا قسم ہوا غالب کہ اور امور بھی حسب موقع عداس گمان میں تھا
کے ہوئے ہونگے الغرض یہ دونوں قوی کہ ان کے دہرم و ایمان بگاڑنے کا اور انکو عیسائی کرنے کا ارادہ سدا کار کا پانچے دنوں میں ممکن ہو گیا
اور ایسے خیالات کا گذرنا تعجبات سے نہیں کیونکہ کار قوس جو ان کے واسطے طیارہ ہوتے تھے چمکنے تھے اور ان سپاہیوں کو اپنے دہرم ایمان کا بڑا
پاس تھا اور یہ شہرت جو چند سپاہیوں میں ہوئی تھی اور جا بجا اور جگہ جگہ کہ منشر ہوئی تھی یہ بھی کچھ خیالات واقع نہ تھے کیونکہ میان پر ہم یہی گمان کر رہے تھے
کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھے ان کے اطلاع سرکار کچھ چربی کا و بھی طیارہ کار قوس میں لگائی تھی اور جو جوش طیارہ سپاہ سے آئندہ نہ ہو سکتا تھا وہ
سب پر ظاہر ہے اور اس جگہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہیں کہ سرکار نے جب خیالات فاسدہ و عوام گوش زد فرمائے تو فوراً ہر ایک کارخانے میں
جہاں کار قوس اس قسم کے طیارہ ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کار قوس مذکور سپاہ کو نہ دینے جاوین اور ہم قسم یہ بیان کرتے ہیں کہ احاطہ بکار میں
ایک ہی اس قسم کا کار قوس سپاہ کو نہیں دیا گیا اور وہ کار قوس جس کے بارہ میں اکثر مقامات میں اس قدر تقررات لاطائل محل میں تا میں ہر طرح سے

وہی ہی ہیں جیسے اب تک سپاہی استعمال کرتے ہیں اور وہ کارٹوس جو ان فیما بٹرائفل میں چلتی ہیں وہ سپاہیوں نے خود تیل اور گھی سے چکنی کر کے بنائے ہیں

بآخراہ چند روزی سہرا کو ریخ ہو چکی کہ چند سپاہیوں کو تعلیم گاہ میں شوق قواعد رائفل کرتے ہیں عذر استعمال کرنے کا کارٹوس چرب کا ہو گا اس خبر کے اجتماع فرماتے ہی احکام جاری ہوئے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارٹوس چرب نہ دے، جاوین اور راستی یہ ہو کہ ایک ہی کارٹوس چرب کسی سپاہ ہندوستانی کو نہیں دیا گیا

بنظر رفع عذر و قطع حجت حکام تمام تعلیم گاہان معلوم کہ حکم ہوا تھا کہ کوئی اور شے بے علت بجائے چربی کے خرید کر کے سپاہیان تعلیم گاہ کو ملاتا دین کہ وہ خود کارٹوسوں پر لگا دیں اور نیز ایک ترکیب تو امد کی ایسی پیدا کی گئی تھی کہ جس سے کارٹوس کا سر آئندہ میں نہیں دینا پڑتا تھا اور بغیر لگانے کے وہ کٹ جاتا تھا مگر بغور رفع ہونے حجت چربی کے شہات دیا کہ کارٹوس کے بہ نزدیک سپاہ تعلیم گاہ کے پیدا ہوئے زیرا کہ کاغذ ان کارٹوسوں کا نسبت کاغذ اور کارٹوسوں کے یا رکھتا تھا اور بابت تنگ ہونے دہان رائفل ضرورت کا غذا یا رکھتا گیا تھا مگر وہ چکنا تھا اور کوئی چیز غذا گنیز اور جلیہ آواز و آہن نہ تھی بلکہ بشل کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال میں تھا یہی وہی ہی اجزاء سے ترکیب پاکر طیار ہوا تھا مگر یہ درست ہے کہ کارٹوس بنادین سابق اس کاغذ کے نہ تھے اور باؤسکا کاغذ دس بارہ برس سے مقام سہیام پور میں طیار ہوتا تھا گو اس کے رنگ میں کچھ بہ اکثر اتفاقہ تفاوت ہوتا تھا مگر نظر خفیف ہونے معاملہ کے کیسے دلیں گمان یہ سبب اس اختلاف کے عامہ نہیں ہوتا اور یہ وہ کاغذ ہے جس کا نسبت ۹ ارجٹ ہندوستانی نے عذر پیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہے جو ان کو دیا گیا تھا اور یہ خیال عوام غلط ہے کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور کارٹوس کسی حجت کو دیا گیا تھا وہ اختلاف لون کو جو سابق ہی اکثر واقع ہوتا تھا وجہ شبہ قرار دیکر بیان کیا کہ اس کاغذ کچھ فی ہے مگر واقعی میں یہ امر نہیں تھا سولے تبدیل لون کے یہ کاغذ ویسا ہی ہے اور اسی اجزاء سے طیار ہوا ہے جس سے کاغذ سابق تھا

جواب تک استعمال میں ہے

۹ ارجٹ ہندوستانی نے جو مقام برہم پور میں قیام پذیر تھی اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارٹوس مذکورہ بالا کی اس مقام

پہنچ چکی تھی

بتاریخ ۲۹ ماہ فروری اس حجت کو حکم ہوا کہ فی نفر پندرہ عدد کارٹوس خالی لیکر دوسرے روز ریٹ پر حاضر ہو کیونکہ اس بقدر کارٹوس خالی مقام مذکور میں موجود تھے اور یہ کارٹوس وہ تھے جو ۹ ارجٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور میں پیشتر ۹ ارجٹ کی قیام پذیر تھی بنائے تھے اور بروقت تبدیلی رجٹ مذکور کے اس بقدر پہنچے تھے اور یہ وہی کارٹوس تھے جو یکریڈن فی نو ملازم متعلقہ حجت ۹ اس تاریخ تک استعمال میں لاتے تھے

جب کہ تمام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تھا چاؤنی میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ سپاہ بسبب دو رنگ ہونے کاغذ کے کچھ عذر اس کے لینے میں پریش کرتے ہیں اور جب حوالدار نے واسطے دینے تو پوچھنے کے سبب طلب کیا تو تمامی سپاہ نے متفق لفظ بیان کیا کہ ہم کو کارٹوس میں شبہ ہے

بعد ازیں سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بخدمت میجر جنرل صاحب بہادر کمانیہ کلکتہ ویز گڈرائی کر عرصہ زیادہ از دو ماہ گزرنا ہے کہ ہم نے مختلف اقوال درباب طیاری کارٹوس کے بمقام کلکتہ سنے اور یہ شہور ہے کہ اوسمیں ایسا کاغذ لگتا ہے جو چربی کا و خوشک سے

چکنا یا گیا ہے اور یہ بھی ہماری سماعت میں آیا ہے کہ ارادہ سہ کار کا یہ ہے کہ زبردستی کار توں مذکور سپاہ سے گٹھ اوٹینگے ایسے خیالات سے ہلکے خوف اپنے ذہن میں اور وہ ہم کا ہے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جو تسلی کرنیل صاحب بہادر نے دی ہے کہ یہ امر کہیں ظور میں نہ آویگا اوس سے ہلکا اطمینان بھی ہو گیا ہے مگر اوس کے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ تاریخ ۲۶ فروری ۱۹۱۷ء میں کار توں دوسم کے دیکھو اور ایک قسم کے چکنے بھی تھے بہمن خیال بہمنے اونسے لینے سے عذر کیا تھا

صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سنا تو چاؤنی میں جا کر تمام ہندوستانی افسران سپاہ کو بلا کر فمائش کی کہ ان کار توں میں کچھ نقص نہیں ہے اور یہ کار توں وہ ہیں جو ۷۷ رجٹ ہیان چورگی ہے صاحب مدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع کرو دیوں کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کار توں اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کر گیا اور جو اوس وقت عذر دیا انکار کر گیا اوسکی کوٹ میں تحقیقات ہوگی اور جب تجویز نہ آویگا دوسے کی یہ گفتگو بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب درمیان آئی تھی

درمیان و نسل اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو مستعد ہوئی اور بیلیون پر زبردستی گر کر دروازہ توڑ کر تمام ساز و سامان اپنا لیکر اپنے مقامات چاؤنی میں مع اسلحہ و اسلحہ چلی گئی

باستماع اس واردات کے کرنیل محل صاحب نے حکم واسطے طلبا ہی رسالہ نازدہم اور اتواب کے صادر کیا جب رسالہ قریب پٹ کے پونچا سپاہ ۱۹ رجٹ اپنی چاؤنی سے شور و غل مچاتی ہوئی باہر آئی اور بیلیون کے پاس جا کر انہوں نے بنا بریق پر گرتی شہر و کین اور جب کرنیل محل صاحب اور دیگر صاحبان رجٹ نزدیک سپاہ کے پونچے تو یہ آواز اونکی گوش زد ہوئی کہ صاحب آگے نہ بڑھو ورنہ سپاہ گوئی مارے گی

افسران ہندوستانی تمام جمع ہوئے اور کرنیل محل صاحب بہادر نے سپاہ کی طرف متوجہ ہو کر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علیحدہ کر کے سپاہ سے ہتیار لے کر سپاہ نے اول تو کچھ تامل کیا مگر بعد ازاں سب ہتیار دیکر اپنی چاؤنی میں چلے گئے

یہ علامات عظیم مغنہ کے تھیں جو تاریخ ۲۶ فروری بمقام بہام پور ظور میں آئی تھیں باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان عذر دہکار کے اور اس سرکش خلاف ورزی احکام کے اور اس کلیہ شکست کے آئین جنگی کے اور اس کلیہ افکار غم فساد کے اسے ایک اخبار نویس کلکتہ کی یہ بھی کہ بطریق مجرب کا صرف محبت طفلانہ ہے اور کچھ دلہنتہ اور سنگین نہیں مگر اخبار نویس مذکور کیجا وہ نہیں کہ سلاح جنگی اگر اطفال کے ہاتھ میں بھی ہوں تو بھی مضرت رسان ہوتے ہیں اور شاید ان کے نزدیک قتل عام تمام افسران کلکتہ اور عیسائیان ہندوستان کا ایک امر سنگین ہو گا جو ایسی بدظمی کو بازو طفلانہ کہتے ہیں

اب چونکہ بہام پور میں فوج گورہ موجود نہ تھی اس واسطے یہ امر بعد از دینائی معلوم ہوا کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی اور سختی کر لیا اور انکی فوجیں ہائیڈا دیا جاوے کیونکہ در صورت اونسے نافرمانی کے نتیجہ ہائے فسیح تر متصور تھے بدین خیال تجاویز اطفاسے نادرہ فساد کے بحشم پوشی و فرد گدشت منجانب حکام عمل میں آئیں اور وہ یہ تھیں کہ شہرت اس امر کی دی گئی کہ حکم کاٹنے کار توں کا منوچ ہوا اور سپاہیوں کو روپیہ دیا گیا کہ روغن زرد خرید کر کے بجائے چربی کے کار توں میں لگا دیں اور استمالی اوس کا حکم جی حسین گمان و شبہ واقع تھا مطلق رکھا گیا اور دیگر تدابیر عمل میں آئیں جس سے ثابت ہوتا تھا کہ سہ کار کا ہرگز یہ ارادہ نہیں کہ تمام ہندوستانی سپاہ کا ایمان بدل دیں

بعد ازین ۱۹ حبش کو حکم ہوا کہ وہ بارک پور کو کوچ کرے اور حبش مذکور مقام سطور میں تباہی و بربادی کو بیکار و بربادی
و تخریب و تباہی اس حبش کے باجاس کو نسل قرار پا چکا تھا اور مجبور وار دہونے حبش کے حکم برطانیہ صادر ہوا اور اس حکم کی تعمیل کرنے میں
کوئی دقیقہ جرم و شہادتی کا ذکر و گذشتہ نہوا اور ہر ایک سامان قوت نمائی اور زبردستی کا در صورت نافرمانی و غدر سپاہ کے کہ یہ دو قوم امر نامیدی
رونگار آئندہ سے پیدا ہونے میں مہیا کیا گیا تھا اور سنگین سے دور حبش سے شاہی اور نیز رسالہ گورنر مقیم ناگپور سے جو پرست پر موجود حکام کو
گمان قوی تھا کہ یا حقوق سابق جو تفریق پرستی ترقی پذیر ہوتی اور ایک رسالہ تو پچانہ مندر اس نے جسکی چندان ضرورت مقام دم دم میں نہ تھی اسلئے
کو اور بی بروقی دی اور یہی ظاہر ہوا کہ ایک فوج تو ابھی مردانہ طریق پر مستعد ہے اور دوسری اسی قسم کی ہے یہ کوئی نمکی ظاہر کی اور نیز یہی اس سے
واضح ہے کہ سرکار نے کس قدر سامان احتیاط گمان ضرورت ہی موجود رکھا ہے اور کس قدر سختی اور بے ہراسی افسران سرکاری کے و ملین قائم ہے
اور ارادہ نواب گورنر جنرل بہادر موجودگی رسالہ گورنری سے پتہ چلتا ہے اور اس موقع پر تدریس فصلہ ذیل بروی کار آتی تھی فوج سرکار بصورت اشلہ
مربع قائم کی گئی تھی بجانب است نو رسالہ گورنری اور وسط میں ۵۰ حبش شاہی تو پچانہ مندر اس چند تو اب کلان دم دم اور ۸۰ حبش شاہی
اور بجانب چپ دوم گراڈیل اور ۳۰ حبش ہندوستانی بعد از اس بند و بست کے سپاہ بھرم کو چوانی میں سے باہر لا کر اور ایک ضلع مربع کو پلا
کے روبرو سے لیجا کر وسط میں قائم کیا اور جنرل ہیری صاحب نے حکم برطانیہ سنایا ہوتا ہے کہ رگدے اور نشان گراڈے اور نام و
نشان ۱۹ حبش کا باقی نہ بجا جو ساز و سامان سپاہ گری کا تھا وہ اسے لے لیا تاکہ جو کو معلوم ہو کہ اونکی غلطی سے کس قدر خسارت عاید حال ہو سکے
ہوئی مگر وروی اور سونہ لی گو وہ چیز اسے لونی تھی کہ جسکے رکھنے کے لائق وہ نہ پاتی اسے تھے بعد ازین دو گنتہ میں اونکی تھوڑے قسم کر کے
اونکو گراڈیک ضلع مربع مذکور پر اگر نظریٹ پلٹ گھاٹ روانہ کیا اب رسالہ گورنری اونکے گردا گرد ہوا اور اسی بیت مجموعی سے اونکو بارکپور سے
گھاٹ مذکور تک پہنچا کر اور تین جہاز و خانی پر سوار کر دیا اور پوریا سے ہو گئی کے کر دیا بر وقت خستہ جنین جی صاحب نے ایک نصیحت نازبان
اور دو میں ٹپہ کرسب صحیح کو خستہ کیا ترجمہ اوسکا یہ ہے

ای افسران سپاہ ہندوستانی بگوش بگوش سنو تم جس سرکار کے نوکر تھے وہ نصف ہے اب بھی اگر تم اپنی عرضی مجھے دو تو میں ملاحظہ
نواب گورنر جنرل بہادر گذار تے پر راضی و مستعد ہوں ہر چند میں تمکو کوئی توقع قوی نہیں دے سکتا مگر میں بسع مبارک نواب محترم الیہ گذار
عرض کروں گا کہ تم عذر خواہ و از کردہ پشیمان ہوں ہمیشہ تمہارا اگلا نیر اور دوست رہا ہوں اور تم سے بھی کوئی امر خلاف وضع بعد از تاریخ ۲۶ یا ۵
فروری جب تم دشمنوں کے درغلانے سے مستعد و عباد ہوئے تھے اور اونکے شامل ہو کر اپنے افسر و سہ سے بمقابلیہ پیش آئے تھے جسکے عوض تمہارے
ہتیار چھین گئے تھے ظہور میں نہیں آیا اسی سبب سے سرکار برہم رہے ہر چند ہنر انکو ملی مگر کچھ زیادتی پھر نہیں ہوئی دیکھو تمکو وروی
جانی کا حکم مول ہے جس سے جہان تم جاؤ گے تمہارے ظاہری نام میں کچھ فرق نہیں آئے گا گو مصیبت برطانیہ تہہ عائد ہوئی ہے اور چونکہ کہہ تہہ
برہم پور سے یہاں تک متنے کوئی امر خلاف حکم نہیں کیا اس واسطے از طرف سرکار تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ کچھ کہہ صرف کرایہ سواری و بار برداری
معا جرت جہاز تمہارا اور تمہارے عیال اطفال و اطفال احوال کا ہو گا سرکار اپنی دریا دلی سے ادا کر دے گی اور تم سے اس باب میں مزاحمت
نہو گی اس امر سے ظاہر ہے کہ جو سرکار نصف اور زبردست ہوتی ہے وہ بحالت غضب ہی خود داری مانتا ہے مذکور اور اپنے تین اختیار
باہر نگر کے ایسی ترکیب کہتی ہے کہ جسکی وجہ سے رحم اور ضعف کے کیا جاوے

تمکو ایک ایک جبہ جو تمہارا رہا ہوا دیا گیا اور تمکو لازم ہے کہ انیا حساب کتاب حبش کے دوکانداروں سے فیصدہ کر لو۔ وروی جو مال گھر ہے

مطابق آئین و رومی کے جو برقت بطرفی سپاہی کے عمل میں آتی ہے سرکار کو وہیں دو ہتھارے ساتھ پنج کپیان ہر حربہ شامی کے اور سالہ گورزی پٹیا گھاٹ تک جاؤنگی اور وہاں سے ٹکڑا ہوا ہاے دغا فی پر سوار کر کے نامقام گھر پور پونچا دینگے تمام ہتھارے افسران اپنی ہتھارے ہمراہ چلیں گے اور ہتھارے واسطے خیر روانہ ہو چکے ہیں ڈاکٹر ان ولایتی اور ہندوستانی اور حملہ اسپتال جو متعلق ہتھاری حربہ تھے تھے وہ سب ہتھارے ہمراہ ہونگے کیونکہ ہتھارے سنا ہے کہ وہاں ہتھارے حربہ میں شروع ہو گئی ہے اور ہتھارے کی تیاری بہت ضرور ہے اس واسطے کہ جو سرکار نصف ہوتی ہے وہ سعادہ جو نہیں ہوتی بلکہ رعیت پر ورہوتی ہے اور ہتھارے اقامت ایک یا دو روز تک مقام گیر تھے میں ہوگا جان تمام ہتھارے حساب و کتاب کا فیصلہ معرفت ہتھارے افسر دینگے ہوگا بعد از ان ہتھارے کو کچ مقام مذکور سے چلے گا کہ جو نصف شش میل کے ہے ہوگا اور مقام ہتھارے سے ہوگا اجازت دی جاوے گی کہ جان ہتھارے دل چاہے وہاں جاؤنگی طبیعت میں آوے وہ اپنے گھر جا کر اون دوتاؤنگی پستش کرے جو ان کے ابا و اجداد کرتے آئے ہیں اور جو برہمن یا کوئی اور ہندو چاہے وہ جگنا تہ جی کے کوشن کرے یا گلیا جی میں یا کسی اور مسجد گاہ میں جسکو وہ بزرگ سمجھتا ہو جاوے اور اسے طرے ہم بطلان اس شہرت خلاف واقع اور بے بنیاد لگا کر تے ہیں جو عوام میں مشہور ہو گئی ہے کہ سرکار کو دست اندازی کرنے ہتھاری ذات میں اور تھل ڈالنا ہتھارے مذہب میں منظور ہے

بعد از سماعت کرنے تقریر مندرجہ بالا کے سب سپاہیوں نے کرنل ہیری صاحب کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمکو خوش رکھے اور ہتھاری دراز ہو اور تہذیب بیان کیا کہ جہاں کہیں ہوگا سپاہیان ۴۴ حربہ طینٹے ہم ہونے اسکا عوض ضرور لینگے جو اونہوں نے ہتھاری اور ہمارے عیال اطفال کی روٹی چنوا دی ہے جنرل صاحب نے بھی جواب اسکے اٹھو کہ کما کھدا تمکو جلدی اسنے گھر و زمین پونچا پوسے اور اٹھو کہ جہاں کہیں ہو کہ سرکار ہتھاری در خواست عفو جرائم کی سماعت فرمادین تو تمکو لازم ہے کہ اقرار اس امر کا کرو کہ راستہ میں جس طرح فوج آئینی با نظام اور انضباط کو کچ کرتی ہے اس طرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پر زیادتی نہ کرو گے تمام سپاہ مذکور نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کسی نام اور سربراہی قدیم حربہ کا بدنام نہ کریں گے اور سرکار کو ثابت ہو جاوے گا کہ ہم احسان فراموش نہیں ہیں

لیکن ارادہ فاسد سپاہیان بارہ کپور کا بجائے فرو ہوئے اور زیادہ بلکہ بوزم قتل اجیشن صاحب اور ساجن صاحب ۴۴ حربہ کے مشہور ہو تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حربہ مذکور میں سے نکل پانڈی سپاہی نے کہ قوم کا برہمن تھا اپنی بدوق پر کر کے اور ایک ہاتھ میں توار اور دوسرے میں بندون لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور فوجہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گورہ لوگوں کا اگیا ہے اور یہ صد کہ ناہوا ۴۴ حربہ کے گارڈ کی طرف سے آگے بڑھا اس اثنائ میں ساجن صاحب نے ارادہ اس کے روکنے کا کیا مگر لغوہ تغنگ مجروح شدید ہوئے جب خبر لغت یا صاحب اچھین کو پونچھی وہ پریت پر آئے اور پتول بجانب سپاہی سر کیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے سپہ سالار کی طرف سے گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعد از ان نکل پانڈی پریت کے سچ میں گیا اور دھان دوبارہ اپنی بدوق کو بڑ کر کے اور ٹوپی چڑھا کر ایک ہاتھ میں شیر خون آلود اور دوسرے میں بندون لیے ہوئے بائیں ارادہ آمادہ ہو کر پس پیش گشت کنان ہوا کہ جہاں سپاہی وغیرہ بارادہ گرفتاری آگے آوے اسکو مجروح یا مقتول کرے مبعاض اس حال کے جب کہ سنے گارڈ ۴۴ حربہ میں سے یا فوج میں پیش قدمی نہ کی تو میر جرنل ہیری صاحب بھراہی کپتان ہیری صاحب متعلق ۴۴ حربہ ہندوستانی جو ان کے مصاحب تھے اور اتفاق لغت انیدر ہیری متعلق ۴۴ حربہ ہندوستانی جو دونوں جنرل صاحب کے صاحبزادہ تھے سوار ہو کر پریت پر تشریف لینگے اور کپتان راس صاحب سے جو اسٹنٹ اچھین جنرل تھے اور اس وقت مقام پریت پر وار وہوئے تھے اسٹنٹ راس صاحب کوئی صاحب حاضر نہیں

جواب طراز ہوئے کہ وہ آدمی منگیل یا بڑی دیکھو پس شیش گشت کر رہے اور اسکی بندوبست ہے

بہستماع اس کلر کے جنرل صاحب نے فرمایا کیا میان کوئی گار و نہیں ہے جو اسے گرفتار کرے یا اسکو مثال سنگ دیوانہ قتل کرے
اسکا جواب یہ ملا کہ گار دوا لے نہیں جاتے سپر جنرل صاحب نے اپنا پستول خائے زین سے نکال کر اور دو نو صاحبزادگان اور اس صاحب کو
ہمراہ لیکر قدم آگے رکھا اور جہدار اور گار دوا کو حکم دیا کہ ساتھ آویں

جہدار مذکور نے جواب کچھ عرض کی مگر جنرل صاحب نے ہنوز اسکی عرض سماعت نفرمائی تھی کہ مگر حکم میری صادر فرمایا ہم گار دوا لے
اپنی جگہ سے نہ سرکے بواوید اس حال کے جنرل صاحب نے باواو غضبناک شدہ کر حکم میری دیا اب تو جہدار نے دست و پا لگ کر اسکی عرض
کی کہ سپاہی اپنی بنادین پر تو پی چڑھاتے ہیں بعد چڑھانے تو پی کے گار دوا لے جنرل صاحب کے پیچھے جو کہ طریق منگیل یا بڑی سپاہی کے
روانہ ہوئے جب قریب بقاصد پچاس یا ساٹھ قدم سپاہی مذکور سے پونچھے کپتان میری صاحب نے جو بجانب چپ کار و مذکور کے رہتے
جنرل صاحب سے کہا کہ وہ آدمی زانو پر پڑ گیا کہ کچھ طرف نشانہ تاک رہا ہے

جنرل صاحب نے جواب فرمایا کہ اسے مارنے دو اگر میں ارا جاؤں گا تو تم اسکو گرفتار کر کے بکنارہ اہل پونہ چا دینا اسی اثنا میں سپاہی
مذکور نے بندوبست فیر کی اور تمام گار دوا لے دو دیگر سپاہی بہشتنا ایک سپاہی کے کزات کا سکہ ہٹا اور ایک اور سپاہی کے زمین سے لگ چڑھ
اور چلائے کہ اسنے خود کشتی کی اور بیک مرتبہ سپاہی کے گرد جا کھڑے ہوئے اس سکہ نے اسکی نیچے سے تلوار خون کو دیکھ کر ہلچل مچ
پڑا تھا نکالی اسکا کٹر جو گرد گردن کے تھوڑے جل رہا تھا جنرل صاحب نے جہدار مذکور کو حکم دیا کہ اسکو منطفی کرے اور اسے تعمیل حکم کی
ایک زخم کھلان پہلوی چپ سے گردن اور شانہ تک گھملا ہوا تھا اور خون باشتہ ۱۰۰ سین سے جاری تھا اور سپاہی مذکور حالت نزع میں رہ گیا
کہا رہا تھا اکثر انفران ولایتی اب جمع ہو گئے تھے اور جنرل صاحب نے بھیجا کہ اسکے سپاہی مذکور و گیاہ کہ نشست گیشی صادر فرمایا اور کڑپت
بظرف چادری ۳۴ رجسٹ ہندوستانی جسپر اکثر سپاہی مارا دوا فاسد رکھتے تھے تشریف لے گئے اور زبانی فرمائش اور اطمینان اونکی کی کہ وہ
منگیل یا بڑے اور نیسے ہو کہ آیا تھا کہ اہل انگلستان اونکی ذات لینے آئے ہیں

بعد ازیں جنرل صاحب ۳۴ رجسٹ مین گئے جہاں انروہام بکثرت تھا اور انکو بھی فرمائش کی کہ وہ مذکورہ غلام ہر کیا نہ منگیل یا بڑی دیوانہ
بہستماع اس جواب کے جنرل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوانہ تھا تو تمکو لازم تھا کہ تم اسکو پہنچ کر گرفتار کرتے یا مثل سنگ دیوانہ قتل کرتے
بعدہ جنرل صاحب نے انکو اس امر سے بھی اطمینان کلی فرمائے کہ سپاہ گورہ اونکی فراحت کو نہیں آتی ہے بعد ازیں قتل و قاتل جنرل صاحب معہ ہر دو
صاحبزادوں کے اپنی کوٹھی پر واپس تشریف لے گئے

ڈاکٹر جینسن صاحب نے برسر موقع منگیل یا بڑے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہیں ہے پس سپاہی مجروح کو ہسپتال
میں روانہ کیا اور ایک پہرہ اس کے اور پتھیناٹ فرمایا اور دست و پا اس کے زخیر میں کیے

بروز دوم غورہ نفر سپاہیان ۳۴ رجسٹ باعزت انکار جو انہوں نے واسطے جانے حکم کے کیا مقید ہو کر بیچ گار و سپاہیان
۷۰ رجسٹ کے محبوس کیے گئے مگر وہ سپاہی جسے لفتنت یا صاحب پر گولی چلائی تھی اور محبوس تھا کسی ترکیب سے فراری ہو گیا جہدار گار و
جسے اپنے پہرے میں منگیل یا بڑے کے رکھنے سے انکار کیا تھا وہ بھی قید کیا گیا اور یہ بھی شہرہ ہے کہ جب یہ جہدار کلکتہ سے بارکپور میں
آیا تھا تو اسنے اپنی کمپنی کے آدمیوں کو بکھایا تھا کہ تم کار توں لینے سے انکار کرنا اور چادری اپنی ست بنانا

حالات مر توہ صدر کو منہ بند ہوا پر دوا نہیں مل کر سکتے ہیں کیونکہ ہر چند صرف ارادہ فساد کا حکم مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے مگر اس میں نہایت
کہ مصدقہ نقل اور غائر نگری پر ہی مستند اور آمادہ ہوتے اگر ان کے حیوان اختیار اور احاطہ امکان میں ہوتا مگر یہ امور تو ان کے دست قدرت سے باہر
باہر سے اس واسطے وہ انہار نارضا مندی پر جس سے ارادہ فساد و تراوش پاتا تھا کفنی ہوئے ہر ایک خاص و عام پر بخوبی روشن ہے کہ جب
سپاہیان بارکپور کو حکم ہوا تھا کہ وہ خود کار توں چکنائی و پتھر طیار کرین تو انہوں نے انکار کیا تھا اور ختم فساد کا فوراً تمام سپاہ بارکپور و دیگر مقامات
مہندس کے مزرع و زمینیں بویا تھا اور وقت شب اکثر سپاہ جمع ہو کر گفتگو در باب برپا کرنے فساد کے کرتے تھے بلکہ مقام بارکپور میں ایک نیا
قرار پائی تھی اور اوس میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ کلکے سے ہی سپاہ اگر شامل ہو کر اسپین تجویز کرین کہ کس طرح فساد عام برپا ہو اور کس طرح شہر و امکان
قلوہ کلکے پر قبضہ سپاہ ہو جاوے یہ تجویز ان کی ہی ادنیٰ ہے بیودہ تھی کہ جتنا ان کا ارادہ فساد شرارت آمیز تھا مگر بعد ازیں اپنے موقع پر پڑا ہر ہوگا
کہ فی الحقیقت ارادہ ان کا تھا کہ فساد برپا کرین

تھنے عرصہ تک کہ سپاہ بارکپور حالت سرکشی میں مبتلا تھے تمامی سپاہ مہندوستانی مقیم کلکے ان کے حال و خیال کو مستوجب رحم تصور کرتے تھے
اور چند سپاہی انہیں سے باعث انہار علامات گستاخی و ترش دہنی گرفتار بھی ہو گئے تھے
اس موقع پر یہ ذکر بھی خارج از محل نہ ہوگا کہ مہندوستانیوں کے خلیل میں ایک خیال بے سرو پا ممکن ہو گیا تھا اور اسی جلدی شہرت پذیر ہوا
جیسے ہر ایک امر و دفع شہر ہو جاتا ہے اور وہ یہ تھلکہ نواب گورنر جنرل بہادر حال یعنی پور ڈکننگ صاحب بہادر اس امر کا شیر اور ہمارے مہندوستانی
میں تشریف لائے ہیں کہ مہندوستانیوں کو مذہب عیسائی میں داخل کرینگے اور نواب محترم الیہ نے مرکا گورنمنٹ سے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ قبل از
مراجعت بولایت اس امر کو عرصہ تین سال میں سر انجام فرمادینگے اور افواہ عام ہے کہ یہی باعث ناخوشی و نارضا مندی سپاہ ملک مہند کا
ہوا ہے مگر مثال دیگر باعث بمثل کار توں وغیرہ یہ بھی ایک عذر و حیلہ بے بنیاد ہے

منگل پانڈے صاحب کا ذکر پیرا چکا ہے تاریخ ہشتم اپریل سنہ ۱۳۰۷ ہجری معلوم ہوا کہ پانڈے دیا گیا اور مقدمہ جمعدار شیر علی سنگھ کا تاریخ دہم ماہ مذکور کوٹ
میں واسطے تحقیقات کے سر دہو کر تاریخ نسبت و یکم ماہ مذکور و سکی نسبت بھی حکم پانڈے صادر ہوا اور اسی روز سراسر پانڈے عمل میں آئی جہاں
جولینٹ جمعدار مذکور کے پائے ثبوت کو پونچھے یہ تھے

اول تاریخ نسبت و نہم ماہ بلچ شہدہ عمر جب جمعدار مذکور بارکپور میں تھا اور کمان گارڈ جمبٹ کی اس کے سپرد تھی اس نے کوشش ملیح بلکہ کچھ
ارادہ بھی واسطے فرو کرنے فساد منگل پانڈے سپاہی کہنی غرور جمبٹ مذکور کے عمل میں نہ لایا جب سپاہی مذکور وقت سپر تاریخ مذکور اپنے
مکان سے نکل کر متصل اور روبرو گارڈ مذکور کے مسلح باشندوں کو شیر استادہ ہوا اور وہاں پر سپاہیان جمبٹ کو ترغیب دی اور ہیکا یا
آکر اس کے شامل ہوں اور مقابلہ حکام دی حق کا کرین اور وہاں پر سپاہی مذکور نے بذوق بجانب سارجن میجر ہیون صاحب اور فٹنٹ صاحب
متعلق ہو کر جمبٹ کے کر کے اور اسی مقام پر دونو صاحب کو زخم شمشیر محجوج کیا تب بھی جمعدار مذکور نے کوئی تدبیر یا کوشش واسطے گرفتاری
سپاہی مذکور کے یا دربارہ ادا فٹنٹ یا صاحب اور میجر ہیون صاحب کی نئی اور سواسے ازیں جمعدار مذکور نے دیگر سپاہیان گارڈ کو
اعانت کرنے صاحبان مدد و عین سے منع کیا بلکہ سدرہ اس امر میں ہوا

دوئم جب کمان افسر نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ ساتھ گارڈ کے جاکر منگل پانڈے کو گرفتار کرے اس نے تعمیل حکم کی اور نافرمانی سے
پیش آیا یہ امر قبل از وقوع جرائم مسبق الذکر واقع ہوا تھا اور اوقت کرنل وید صاحب نے جو کمان افسر ۳۳ جمبٹ مہندوستانی گئے تھے

یہ حکم اوسکو دیا تھا جسکی متابعت اوسنے نہیں کی تھی

قطع نظر ان جرائم کے بروقت تحقیقات مقدمہ مذکورہ بالا ظاہر ہوا کہ جعدار مذکور قبل از وقوع واقعہ مسبق الذکر مصدر حرکات مفید ہوا تھا یعنی اوسنے نظریہ بغیر کسی فساد کے اپنی کمپنی کے سپاہیوں کو یہ کہنا کہ جو کوئی کارنوس میرے دو برو لاویگا میں اوسکا سر تراش ڈالوگا اور اوسنے سپاہیان ۳۴ رجٹ ہندوستانی کو اطلاع دی تھی کہ واسطے یہ پا کر نہ فساد عام کے بروز تہوار ہونے کا سہارا دے رہا ہے اور اوسنے یہی شہرت دی تھی کہ میں نے اپنے مکان پر پنجپیت کی تھی اور اوسمیں دو بے حوالہ دار اور ایک نایک اور ایک لیس نایک ۳۴ رجٹ شامل تھے اور پنجپیت مذکور میں تجویز ہوئی تھی کہ جمیع سپاہیان ہندوستانی بخلاف سرکار سرکشی کر گئے نقطہ بروقت اطلاعاتی اس امر کے ذیلے حوالہ دار وغیرہ مذکورہ بالا اور ایک جعدار متعلق ۲۰ رجٹ ہندوستانی گرفتار ہوئے

بروقت پہانسی کے ایشری سنگہ جعدار نے چند کلہ باز بند اپنے شرکا یعنی سپاہیان مفیدین کو مضمون کلمات جعدار مذکور واسطے اطلاع کے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں

سپاہیوں سنو کیا میں کہتا ہوں میں نے ایسی سرکار نیک و نصف سے دغا کی اور اس گناہ کبیرہ کے عوض مجھ کو سزا ملتی ہے مجھے اب پہانسی ہوگی اور میں توجہ اس شہر کا ہوں سپاہیوں تم اطاعت اپنے افسر ذکی کرو تمہارے افسر حق شناس اور نصف ہیں اور اگر تم لوگ تو تم ہی سیری طسج پہانسی پاؤ گے سپاہیوں تم اپنے افسر ذکی فرمان برداری کرو اور گوش دل سنو اور بہتر دل مانو کیا وہ تم کو کہتے ہیں اور کسی بیوہ کو اور دخل باز کے کہتے ہیں جاؤ میں نے ناصحان مذکور کا کہنا مانا اور دیکھو کس نتیجہ کو میں پنجپیت اب میں دعا مانگتا ہوں گو ر زخیر صاحب بہادر زور جلیل القدر عہدہ دار ان سرکار کو اور جرنیل کو اور دیگر صاحب لوگوں کو جو یہاں موجود ہیں خدا برکت دے

سیتا رام سیتا رام سیتا رام

نظر اس کے کہ تخیل بیچ بیان واردات مذکورہ بالا واقعہ مضمون ہندو ذیل اپنے مقام مناسب پر درج ہوا اس واسطے اب واسطے گی ناظرین کے مثبت ہوئے کہ تاریخ دہم مارچ دو سپاہیان دوم گزٹیل نے جنکا نام بودھی لال تواری اور بہادر سنگہ تھا ارادہ کیا تھا کہ کارٹھک سال سے جو مقام کلکتہ میں ہے سازش کریں مگر سپاہیان مذکورین گرفتار ہو کر جھک کر کورٹ چودہ چودہ برس کو قید ہوئے جرائم ذیل افغانی نسبت قرار دیے گئے تھے

اول تاریخ دہم مارچ ۱۹۳۷ء قریب نواخت دہ گنڈہ شب اپنے گارڈ سے جو قلعہ کلکتہ میں ٹون میں صاحب کے تعینات تھا بغیر ہولی چنگے اور بلا اجازت قلعہ ہو کر چلے گئے اور بعد ازاں دوسرے روز گرفتار ہو کر مثال قیدیان اپنے گارڈ میں آئے

دوئم درانسی غیر حاضری گارڈ چانکوجم اول میں ذکر ہوا ہے دونوں باتفاق گیسال میں گئے اور وہاں بیچ خان صوبہ دار کو جس کے تحت حکم کارٹھک سال تھا ترقیب دینی شروع کی کہ اسی شب باتفاق سپاہیان گارڈ قلعہ میں جا کر شامل مفیدہ سازش جو بخلاف سرکار ہوئے والی سے ہوئے

مقدمہ کارٹھک رفتہ تا آٹھ ماہ مارچ ملک پنجاب میں پہنچ گیا یہ ارادہ مفیدین کا ہوا کہ سپاہیوں کو بھی شامل فساد کریں اور اسی نظر سے کاغذ اس مضمون کا لکھ کر یہ واقعہ مقام مذکور کیا اور یہ کاغذ اوس لین یعنی جانب چاونی سیالکوٹ سے برآمد ہوا جو ملحق مکان سلیم خانہ تھا جس کو وہاں انگریزی میں ڈپو کہتے ہیں مضمون اوسکا یہ تھا کہ تم ہی مثال دیگر باروان ہارکپور تحصیل حکم نسخہ مذہب بقابلہ پیش آؤ اور کچھ کارٹھک کاغذ

جب تک تھکوا اور اطلاع نہ پہنچے اور اس طرح کا بہت سا مضمون درج تھا
 کچھ احوال بر ملا فسادات کا بھی جو اوّل میں ۳۴ حرث ہندوستانی نے درپردہ ظاہر کیا تھا اور جو کجکات محمد ارایشری پانڈے و باطلارائن
 گوانان آئنا سے تحقیقات مقدمہ محمد ارا نکور اور باجماع پنجابیت وغیرہ جو مذکورہ سابق بگوش حکام پہنچا تھا مگر کبھی شہر نہوا تھا بیان ہو چکا اب اس
 حکام اس امر پر قرار پذیر ہوئی کہ اس حرث کو بھی برطرف کیا جائیے
 عجب شامت ایام اس نمبر کی حرث پر نازل ہوا کرتی ہے کہ سابق میں ہی شہرہ میں بوجہ انکار کرنے واسطے جانے ملک سندھ کے
 یہ حرث تمام وکمال برطرف ہو چکی تھی اور اس ایام میں حکم جناب سپہ سالار بہادر کا برہمنیوں نسبت اس حرث کے بتاریخ ۲۰ ماہ ۱۸۴۳ء
 صادر ہوا تھا

دربارہ حرث نمبر ۳ کوئی و تخفیف سزا و ترجمہ کی باقی نہیں
 بدینتی ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کے دل میں روز اول سے سمائی ہوئی ہے افسران انگریزی نے ہر طرح اوکو سمہا یا اور نیکے جیت لایا
 اور بند و نصیحت کی مگر ان پہودہ اور مفسدہ پر داز و شکے دل میں کوئی امر اثر پذیر نہوا اور جو دلیل یا وجہ مدعا و معاوہ پیش کی اسکا تردید اور
 اسکی شہینج بوجہ کامل کی گئی مگر وہ لوگ اپنی حجت اور خلاف درزی سرکار سے باز رہے لہذا اب کوئی امر سوائے اسکے باقی نہیں کہ اس
 ۳۴ حرث کو وہ سزا ملے جسکے وہ تہی ہے ایسا رو غیر متعارف و بدنام کنندہ نام افواج جنگالہ جسکی یہ حرث مجرم قرار پائی ہے بغیر اشتہار
 اور سائر افسران ہندوستانی کے تجویز اور وقوع میں نہیں آسکتا جسکی یہ دلیل قوی اور ہے کہ کئی افسران ہندوستانی میں سے دربارہ
 منع کرنے اور بعد از ان سزا دینے ان سپاہیوں کے کوشش اور اجانت افسران و لایتی کی نہیں کی لہذا جناب صاحب سپہ سالار بہادر کی را
 میں ہر ایک سپاہی بعد افسر ہندوستانی اس ۳۴ حرث کا لائق تہنک کر نیکی ہے اور بنظر اس امر کے کہ انتظام اور نیکداری باقیانہ نہ سپاہ کی
 جو صاحب محترم الیہ کے زیر حکم ہیں باقی رہے صاحب عزالید ترمہ داری خود و بوقی اتفاق رائے و خطوری سرکار کو فرستے ہند حکم صادر فرمائے ہیں
 کہ نمبر ۳۴ حرث افواج سے حک کیا جاوے اور ہر ایک افسر ہندوستانی باوجود اس سپاہی بنظر اسکے کہ کوئی اومین سے لائق اعتبار نہوا
 سرکار اور قابل نام سپاہی کے نہیں ہے برطرف کیا جاوے اور اس حکم کی تعمیل اس تاریخ سے ہوگی جس تاریخ حکم کا مقام میرٹھ
 میں شہر کیا جاوے اور مقام مذکور کے تمام وکمال فوج کی رو برو سپاہیانہ حرث مذکور سنایا جاوے گا اور سپاہیانہ مجرم کی سلاح اور وردی
 کہ یہ مال سرکار ہے اور انکے لگانے اور پہننے کے قابل وہ نہیں ہے لیکر اور انکی تنخواہ اس روز تک دام دام اوکڑ کے بہرگز نہوا
 و بچرستی اوکو چا ونی سے بدر کرنا چاہیے

سپاہہ تبدیل کنندہ نے رضا و غرت خود پہ اس نمبر حرث کو شہرہ میں قرار دیا اور اب دس برس بعد یعنی بتاریخ شہرہ ۱۸۵۵ء
 کو سات کپنیاں اس حرث کی برخاست ہوئیں اور سپاہیانہ برخاست شدہ کو دام دام حساب میاں کر کے بلگا گھاٹ پر لایا کر برخاست
 کیا اور مضمون سندھ ذیل گڈری جنرل ہر بھی صاحب نے زبان مبارک سپاہہ برخاست شدہ کو قبل از برخاستگی سنایا مضمون یہ ہے
 بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ایک سپاہی ۳۴ حرث پایوگان ہندوستانی مقیم بارکو پور نے ایک بہری ہوئی بندوق اور ایک شمشیر بہرہ
 باقونین لیکر زمین پریش پر گیا اور بطور مفسدہ و کشتار اپنی حرث سے کہ سپاہیوں سے کہہ گا کہ اگر بخلائی حکام اوکو شامل ہوں اور
 اسنے اپنی حرث کے صاحب امین اور ساجن بھو صاحب کو جو اوکو منع کرے بغیر قدم زن ہوئے تھے مجروح شدہ یہ کیا اس آدمی کے

مقدمہ کی تحقیقات ہو کے اور سنا ہے پہاڑی تجویز ہو کر اوسکو خفا ہو گلو قتل کیا ایسے موقع پر ایک جمہور نے جو گارڈ حبث مذکور کے کمان پر
تعیینات تھانہ فرانی کو شیوہ اپنا کیا اور حسب احکم سپاہی مذکورہ بالا کو گرفتار کیا اسکی تحقیقات بھی کوٹ میں ہوئی اور یہ بھی اوسطرح مجرم
ثابت ہو کر پہاڑی دیا گیا مگر یہی دو شخص اوس موقع پر مجرم نہ تھے

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو نہایت افسوس ہے کہ روید وچلن ہندوستانی افسر اور سپاہ ۳۴ حبث کا اس موقع پر ایسا ثابت
ہوا جسے اعتبار اور کافض ہو اور نواب محترم الیہ کو سزا سے سخت اور نکی نسبت تجویز فرانی ٹری

سپاہی مقدمہ جسکا ذکر اوپر آیا ہے بے غل و غش زمین پر سیٹ پر روید و تمام سپاہ کے پس پیش قدم زن رہا اور اپنے افسر ارجی لاتی
کو سخت و سخت کھتا رہا مگر کسینے تجویز اوسکی مغلوبی کی نکی ملکہ جب اوسنے نشانہ باندھ کر اپنے سارجن پھر کی طرف بندوق سرکی اور سوت ہی
کوئی مانع اوسکا نہوا اور بعد ازاں ہی کسینے اوسکو اس حرکت قبضہ سے باز رکھا جب اوسنے دوبارہ اپنی بندوق پر کر کے اپنی اوجھل کھینٹ
جو اوسکو سمجھانے آیا تھا سرکی اور اوسکے سواری کے گھوڑے کو زخمی کیا اور جب گھوڑا زخمی ہو کر گرہا ہ سوت ہی کسینے جو پیرس پرستے
یا پریش پر موجود تھے اچیتن صاحب کی مدد بھی نکی چر چند یہ واردات دس قدم کے فاصلہ پر مقام گارڈ سے وقوع میں آئی تھی بلکہ جب اچیتن
کے اور سپاہی مضد کے دست بہت آفریش رہی اور سارجن پھر صاحب بھی حتی المقدور امداد اچیتن صاحب کے کرتے تھے سب سپاہی
جوبے وردی تھے اور وہ جو وردی سپہنے تھے سب گرد و پیش جمع ہوئے مگر کسینے مدد کی اور نہ سپاہی مذکور کو اس حرکت فاسد سوار گما
اور وردی داسے سپاہی تو شامل فساد بھی ہو گئے اور سارجن پھر صاحب کو بندوق کے گندون سے مار مار کر زمین پر گرادیا اور آہر بھی
ضربات گندہ کم نکین

نواب گورنر جنرل بہادر کو نہایت افسوس ہے کہ وہ سپاہی جسے یہ حرکت نامردانہ کی تھی گو شناخت بھی اوسکی تجویز ہو گئی تھی مگر فراری ہو کر
سنہ اسے جرم سے محفوظ رہا

ہاں مگر ایک سپاہی کمپنی گران ڈیل نے جسکا نام شیخ پٹو تھا اور اب وہ عہدہ حوالداری پر مقرر ہو گیا ہے نقش اور پزل اپنے ہم صحبوں کے
رکھا اور بے نامل اطاعت حکام محبت قتل رہا اور سارجن نے نقشت صاحب میں مجروح بھی ہو اگر اوسنے وہ کام کیے جو بے ہتیا سپاہی کو نکالنے
تھا اور اوسکی خدمات معمول اور ایسا فراری اور مردانہ شکاری کی ہونیں

جب اچیتن صاحب مجروح و جنتہ مقام واردات سے اپنے مقام قیام پر واپس آئے تھے تو سپاہی مذکور یعنی شیخ پٹو چاونی کے
سامنے ہو کر گذرا اوسنے اور مجمع سپاہ کو سخت و درشت کلامی مسکلم ہو کر کہا کہ لعنت تم پر ہے کہ تم نے اپنے افسر کو روید و اپنی آنکھوں کے
مجروح ہونے دیا اور کچا اعانت نکی سپاہیان مجمع نے کچو جواب دیا اور پشت دیکھ چین چین ہو کر چلے گئے سپاہیان گارڈ مذکور نے
جو اپنا کام میں پہنچتے تھے اوسکے جمہور گارڈ کو پہاڑی ہوئی اس گارڈ میں سے جمین بس سپاہی تھے چار سپاہی برخلان مقدمہ
بتعمیل حکم مستعد ہوئے تھے مگر جمہور نے اوسکو منع کیا اور جب حاکم بالا دست نے اوسکو حکم ہماری دیا تو اکثر سپاہی جبراً اوسکے ساتھ ہوئے
بنظر حالات مرقومہ بالا دیگر وجہ متعلقہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نزدیک یہ امر صاف اور روشن ہے کہ تمام سپاہی

۳۴ حبث پایدگان ہندوستانی مقیم کلکتہ کے دلیمن فساد غالب ہے اور یہ نیو جو کہ اس جنگ و جدل میں جو عرصہ تک رہی تھی کوئی
اپنی جگہ سے متحرک نہوا اور نہ کسینے ارادہ فرو کرنے اس نائرہ فساد کا کیا اسی سبب سے تمام و کمال سپاہی متوجہ سزا و مضدین فرار ہوئے

اور نواب گورنر جنرل بہادر آئندہ اون پر اعتماد نہیں رکھ سکتے اور ہمیں کھانا اون کو خدمت سرکار سے معزول فرما کر حکم دیتے ہیں کہ آئندہ اون کو روزگار سرکار سے نہیں ملیگا۔

لہذا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا یہ حکم ہے کہ ہندوستانی افسر اور سپاہی ۴۴ رجٹ پیادگان کے جو بفضل مقام پر پوزیشن میں مقیم ہیں برطرف ہو کر فوج بنگالہ سے برخاست کیے جاویں اور مردمان مفصلہ ذیل جنگی و فاداری و ایمان داری و خدمات شالستہ جو ان سے اس وقت میں نسبت بحکام و انتظام سرکار منظور میں آئے ہیں اور نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو بلا یہ صداقت کو پوچھنے پر حکم برخاستگی سے مستثنائے کیے جاویں۔

صوبہ دار سیر پانڈے صوبہ دار مرج خان جمہدار دیو سنگھ حوالدار شیخ پٹو حوالدار گور بخش سنگھ حوالدار جیو راکھن تواری رام سہائی لال سپاہی صوبہ سنگھ سپاہی آتما سنگھ سپاہی مینو لال سپاہی شیو بخش تیوار کی سپاہی علاوہ از آسامیان مذکورہ بالا وہ لوگ بھی اس حکم برخاستگی سے مستثنائے ہونگے جو تاریخ ۲۹ مارچ چھاوونی میں موجود تھے یا اسپتال یا کسی اور سبب سے غیر حاضر تھے اور اون کی غیر حاضری برقرار نہ ہو پانڈے کو پوچھنے کی مگر یہ استثنا نسبت افسران ہندوستانی کے نہیں ہے بلکہ کل افسر سوائے افسران مذکورہ بالا برخاست ہونگے۔

افواج ہند پر پنجابی روشن ہے کہ سرکار صرف افسر و فکوزمہ دار انتظام اور خوش وضعی و ایمان داری سپاہ قرار دیتے ہیں بلکہ ایک حکم اس مضمون کا احکام گورنری یعنی جنرل اور ڈر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۷ء نمبر ۳۲ میں شہر کیا گیا تھا اور ہر ایک رجٹ کو یقین دلائیں سمجھنا چاہیے کہ یہی قاعدہ مدام مستدام ہوگا و کاست عملد آمد ہوگا۔

حکم برخاستگی چھاوونی کلکتہ میں تعمیل ہوگا اور تمام رجٹ ہا جو دوزنہ راہ تک مقیم ہونگے اس موقع پر طلب فرمائے جاویں گے اور ان کے روبرو تعمیل حکم مصدورہ بالا ہوگی۔

اس رجٹ کی پریٹ ہوگی اور ہر ایک معزول سپاہی اپنے اسلحہ و دیگر تمام کمال تنخواہ واجب الادا حاصل کر کے چھاوونی سے جہس نکال دیا جاوے گا اور اسکے دردی بھی ملے گی جاوے گی۔

اول دفعات حکم مذکورہ بالا حاوی اون تین کپٹنوں اس ۴۴ رجٹ کے نہیں ہے جو مقام ٹپکا نو میں مقیم ہیں اور جن کے نسبت کچا الزام شور و فساد کا عائد نہیں ہوا ہے۔

اب ایک امر اور نتیجہ طلب بدانت نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل باقی رہا ہے اور وہ یہ ہے۔

وہ سپاہی جو اصل مقصد اس فساد ۲۹ مارچ کا تھا اون سے اپنے رفیقوں سے یہ کہا تھا کہ ہماری مدد کرو کیونکہ ہمارا مذہب تغل میں بڑا چاہتا ہے اور اب سرکار وہ کار قوس کٹوائے گی جس کے دانت سے کاسٹے میں زبان مذہب ہے اور جس تقریر سے اون سے یہ مطلب ادا کیا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ اکثر سپاہی اس خیال غام میں اسکے شریک ہیں۔

عرصہ چند روز کا گذرتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل سپاہیان بنگالہ کو سمجھا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کبھی اپنی سپاہ سے بجا اور زبردستی کسی امر کی تعمیل کا جو اسکے خلاف مذہب ہو آج تک حکم نہیں دیا ہے اور ہم یقیناً بیان کر سکتے ہیں کہ گورنمنٹ ممدوح کبھی ایسی حرکت نہ کرے گی اور نواب محترم الیہ کو یقین دلائیں کہ اس وعدہ نے ہر ایک سپاہی کے دل سے نف شک

و عام خیالی کر دیا ہوگا

بر چند اور لوگوں کی نسبت فریب دہی اور بدگوئی غرض گویا ان گنجائش رکھتی ہیں مگر افسران ہندوستانی اور سپاہیان ۳۴ رجسٹر عذر فریب دہی اور بدگوئی پیش نہیں کر سکتے کیونکہ چند عرصہ قبل از وقوع واقعہ ۲۹ ماہ مارج اون لوگوں کو یہ امر بخوبی و بد فہمات فہمائش کیا گیا تھا اول مرتبہ اون کے صاحب کمان افسر نے اون کے دل نشین کردیا تھا کہ خطرہ مذہب سے ہے اور بارشانی ہیچ جنرل کمان افسر کل ضلع سے بھی یہی امر ان کے ذہن نشین کیا تھا اور یہ امر ان کو کلیتہً اور صراحتاً واضح کیا گیا تھا کہ جو کار توس او کو ملے انہیں کوئی شے خلاف اور منافق مذہب نہیں ہے اگر بعد از فہمائش چندین وجوہ طمانینت آمیز ہی سپاہ ۳۴ رجسٹر یا کوئی اور رجسٹر کے سپاہی اپنے افسرون اور گورنمنٹ پر شبہات نہیں رکھیں گے اور اگر سپر ہی شبہات ہی اپنے دل میں قائم کر کے برخلافی اور فرمان برداری اور فساد و بھگت بے محل و بے بنیاد استعدا اور کمر بستہ رہیں گے تو قصور ان کا ہے اور سزا ان کے سروں پر کھیلے گی اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کو نسل او کو ان گنی خشتے ہیں کہ سزا ایسے قصور کی بے تامل نہایت سخت ہوگی

یہ حکم ایک رجسٹر و سالہ اور کپنی لازم سرکار کو ریٹ پر سنایا جاوے گا اور بدقت وصول اس حکم کے ہر ایک صاحب کمان افسر اپنی ماتحت فوج کو ریٹ کر کے یہ حکم سنائیں گے

اس مقام پر کہ بیان علامات مفیدہ پیش نظر ہے احوال مندرجہ ذیل بھی بے محل اور خارج از آہنگ تصور نہوا ایک ہندوستانی افسر سپاہ میر تہ نے ایک حاکم اعلیٰ سے تکرار استفسار کیا کہ کیا سرکار نے حکم اسطرح کا جاری فرمایا ہے کہ استخوان کا دغذ گندم کے ساتھ سائیدہ ہو کر شائل ار د گندم کے بازار میں فروخت ہوا کرین اور اس طرز تقریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ روایت اکثر سپاہ اور باشندگان کو یقینی تھی اب لازم آیا کہ کچھ بیان باعث اس روایت کا کیا جاوے

بتاریخ مشتمل ماہ مارج ششہ ع ایک بیویاری بنام دولالی سنگھ نے دو صدقین آر د گندم آسینا و ہوا اس کے بقا صلہ پنج کر وہ مقام میر تہ سے واقع ہے خرید کر کے براہ نہر گنگ شرق کو روانہ کیا اور یہ آر د کانپور میں پہنچ کر بازار میں لکھا اور نرخ سترہ سیر فی روپیہ دست بہت فروخت ہو گیا بعد ازین تا آخر ماہ مذکور بیویاری مسطور نے اور دیگر بیویاریان نے قریب آٹھ سو من آر د آسینا ہا سے مختلفہ سے خرید کر کے مقام کانپور واد کیا اس آر د میں شک آئیش کا پیدا ہوا کیونکہ نرخ اسکا ارزان تھا اور ارزانی آر د کی باعث گرانی خاطر آر د خوردان ہوئی اور یہ تقریر بیان آئی کہ گندم تو آٹھ سیر فروخت ہوتا ہے اور یہ آر د کہ فاصلہ سے آیا ہے کہ جو جسے ارزان کہتا ہے مگر یہ اصل مطلب نہ سوچے کہ بیویاری نے خبر سنی تھی کہ دیگر بیویاریان آر د خرید کر کے نیت روانگی مقام کانپور کہتے ہیں پس اوسنے یہ خیال کیا تھا کہ اگر اور مال آگرا تو کیا عجیب ہے کہ اس کے فروخت میں یک شح میں کچھ فتور واقع ہو اس نظر سے اوسنے قبل ارزانی آٹھ سو من آر د دیگر کے اپنا مال نرخ ارزان فروخت کر دیا تھا لہذا ایک سپاہی نے خستہ خود تھوڑا آٹا خریدتا تھا یہ شہرت دی کہ اس آٹے میں گاو اور خوک کی استخوان سائیدہ آمیز کیے ہیں یہ شہرت رفتہ رفتہ ہر خاص و عام کے گوش زد ہوئی اور جو لوگ کہ ارادہ فساد کا دلین رکھتے تھے انہوں نے اور اشتعالک دی غرض کہ اب اس آٹے کی خرید موقوف ہوئی بر چند بیویاری وغیرہ نے ہر طرح فہمائش کی کہ یہ شہرت بے اصل اور بے بنیاد ہے مگر چند روز کی فائدہ تر تب نہوا ایک منشی بنام کریم بخش جب گاہ شہر کسر پٹ تھا خود مقام آسینا پر گیا اور تمام وکمال احوال دریافت کر کے خود تین روپے کا آٹا اپنے پیچ میں بٹھال لیا بلکہ قریب سو نفر سپاہی بھی مختلف آلاوان میں واسطے دریافت حال کے گئے اور ان کے بیان کیا کہ اس آر د میں سیرطرح کی آمیزش نہیں

اور یہ شہرت محض بے بنیاد ہے مگر سوائے ازیں اور کچھ فائدہ نہ ہوا کہ کچھ اور آٹا اسی قسم کا بنیخ اٹھائیں سیر کے خرید کیا گیا اور دیگر رسد آسپاہنی آئی بلکہ جو اردو باتیا مذہب تھا وہ پڑا پڑا خراب ہو گیا دو ہزار من آٹا چکیوں پر موجود تھا مگر کسینے نہ لیا کیونکہ بنیخ دہم اپریل خرید و فروخت اسی قسم کے آٹے کی یکدست موقوف ہو گئی

بعد ازیں ارادہ فاسد سپاہ ہندوستانی کا جابجا ملبوط ہونا شروع ہوا اور اول ظہور اس ارادے کا بکثرت واردات آتش زنی مقام انبار میں بنیخ ۱۶ اپریل نمایان ہوا یعنی ایک اسپتال سپاہ ہندوستانی میں بوقت نواخت آٹے گنٹہ شب آگ لگی اور تمام مکان خاکی سیاہ ہو گیا مگر خوبی مطالع سے یہ اسپتال خالی تھا اور ایک گنٹہ بعد گودام شراب کسٹریٹ جو بفاصلہ ایک کدوہ اسپتال آتش زدہ سے واقع تھا شعلہ وڑا اس گودام میں چار سو تباہ گیس پیسے شراب کے تھے جبکہ سوخت ہوئے علاوہ قیمت مکان گودام مذکور جو ایکین جو چادنی گورہ کا تھا سو لہ ہزار روپیہ کا نقصان سکار ہوا شب دوم کو اور چند مقامات پر شاہ ناری نے دست درازی کی اور چند روز میں متعدد عمارات مشال دل مضدان جلیقہ خاکی سیاہ ہو گئے مگر بنو زینہ معلوم ہوا کہ موجود اور صدر اس امر ناخدا تری کے کون میں لیکن گواہی چوکیدار ان گودام کو دم سے واضح ہوا کہ جب ہم میں آگ لگی تھی اس کے بعد ایک سوار گودام میں سے طرف شہر انبار کے پشتہ کو بگیا تھا

بنیخ اٹھارہویں ماہ مذکورہ بالا جو رحبت ہندوستانی مقیم تھا وہی انبار زمین اوکو حکم ہوا کہ کار توں سے استعمال میں ملاوین مگر اونہوں نے پوست کندہ جواب انکار یہ دیا کہ سپاہین کا خاکہ کوئی امر سرچ باعث فساد یا زیادتی منجانب سکار واقع نہ ہو سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ وہ کار توں فی قسم کے خود طیار کر لیں اس موقع پر لفظ صبح اس واسطے لکھا گیا کہ قبل ازیں نواب گور زجرل بہادر نے بذات خود سپاہ بنگال کو گواہی بخشی تھی کہ نیے کار توں میں کوئی شے منافق مذہب ہندو مسلمین میں سے اور اب جو اوکو خود طیار کر نیکا حکم ہوا تو اس سے حسرت مابیت کار توں بخوبی معلوم ہو سکتی ہے اور اس حکم سے یہ بھی تصور تھا کہ جب سپاہ کو کل حال بے نقصی کار توں معلوم ہوگا تو چادنی بلاک آتش زدگی سے محفوظ رہے گی مگر سپاہ تو بڑا گزشتہ ہو گئی تھی اور ایک دلیل قوی اوکی برخلافی ہر کار سے یہ ہے کہ تمام قسمی اسباب افسران ہندوستانی نے باندہ کر برآمدہ میں نکال رکھا تھا کہ جو وقت شعلہ آتش زدگی اوکی چادنی میں شعلہ ہو فوراً اپنا اسباب لیکر اہی ہوئے اب سرکشی دوسری جانب بھی رفتہ رفتہ نمودار ہوئی یعنی مقیم رحبت پایہ گان او وہ نے سر شورش اٹھایا اور ارادہ کیا کہ ۳۱ اور ۲۸ رحبت پایہ گان ہندوستانی کو بھی شمشیک اپنا کردین بیان شورش رحبت مذکور کا بمقام لکھنؤ قبل میں درج ہوتا ہے

چند روز گزرتے ہیں کہ سپاہ ٹیکوٹ یعنی فی بہرتی نے کار توں کے کاشنے سے انکار کیا تھا مگر جب اونکے افسران ولایتی نے فہمائش کی تو وہ اس حرکت سے باز آئے اور دوسرے روز بوقت پریش سب نے کار توں لیے اور پکٹے اور افسران مذکورین نہایت خوش ہو کر باہم کلمہ مبارکباد زبان پر لائے کیونکہ ایسی مہم شکل پر ایسی آسانی سے غالب آئے تھے مگر افسوس کہ اوکی خوشی اور مبارکباد کی کچھ اصل نہ تھی کیونکہ بنیخ یکم سپاہ مذکور نے دوبارہ غدر پیش کیا اور مقید گارڈ رحبت میں ہو گئے مگر افسران ہندوستانی ان نو ملازموں کی حرکات پر غصہ کرتے تھے اور بار بار افسران انگریزی کی طمانیت کرتے تھے کہ پورائے سپاہی سب اسی اور خالی اور شہنات لٹا لٹا کر بنیخ دوم ماہ مئی صبح کو اکثر سپاہ رحبت و دلتا سے کہ جان وہ نوکری پر سیکڑین میں تھے واپس آئے اور قبل ازاں کے شخص کہ نیلے صاحب کمان افسر وائس صاحب نے مناسب تصور فرما کہ اوکو اطلاع کی کہ کیا نو ملازم سپاہیوں نے کیا تھا اور ان کی حرکت بھیج سے کیا سزا دینی گئی اور بعد ازاں سپاہ مذکور کو فہمائش کی کہ تم اپنے کام پر مستعد رہنا اور سپر حکم اندر بھی پیش نہ کرنا اور دیکھنا کہ سپر حکم

انتظامِ رحمت میں واقع ہوا تو جو نیک نامی تمہاری رحمت کی جانبک مشہور ہوا وہیں کچھ نخل واقع ہوا اور نام سپاہی کی کا بدنام ہوا جو سپاہی
 نے کھانے کلمات مندجہ بالا بتوہ تمام شے اور خاموش اپنی اپنی جہاد کی کو رخصت ہو کر چلے گئے مگر ان کے بشوہ سے ایک صورتِ رحمت
 و زبون نظر پڑی اور ان کی حکمت سے ناخوشی نصو میں آئی جسکے ملاحظہ سے کپتان و اس صاحب نے مناسب سمجھا کہ بریڈر گری صاحب
 کو اطلاع ان حالات کی ضرور ہے مگر قبل از نیکہ صاحب موصوف بر گیدر صاحب مدد کو اطلاع ان حالات نہ جان کی دین تمام افسرین و ستانی
 جمع ہو کر حاضر ہوئے اور صاحب موصوف کو بہ طورِ رسم اور قول سے تعین کیا گیا کہ پڑانے سپاہی سب خوش اور راضی ہیں اور وہ سب کارٹوس
 کھانے پر مستعد ہیں بلکہ اس پنج سے صاحب کی خاطر نشان کی کہ ہم سب افسران کے اطمینان کی واسطے رو برو اپنی اپنی کمپنی کے یہ امر کرینگے
 تاکہ وہ سب پر وی ہماری کریں اور ان کو یقین کامل ہو جاوے کہ کارٹوس میں کوئی شے منافق نہ رہیں ہیں اور صاحب مدد کے بہ طور
 خاطر جمع کی کہ ہمارے قول و فعل کے سب سپاہی قدیم پر وی کرینگے اور صاحب کو سپر امدادہ کر لیا کہ کچھ وقفہ دینے میں برج نہیں ہے اور
 اطلاع دینی بالفعل موقوف رہی جب بوقتِ فواخت تین گھنٹہ پہر صاحب نے کل رحمت کو اس امر کی تعمیل کی واسطے طلب کیا تو سب
 حاضر آئے مگر بجائے ایضاً وعدہ و بستانجہ تمام افسران اگر تیری کسی افسرین و ستانی نے کارٹوس کو ہاتھ بھی نہیں لگایا اور یہ کہا
 کہ سکو خوف ہے کہ سپاہ بعض اس حرکت کے بہک جان سے تلف کر دالی گی افسران و لایتی نے کچھ اور فہمائش مناسب تصور کر کے
 رحمت کو رخصت کیا اور تمام سپاہ اپنی جہاد فی میں بشور و غل داخل ہوئی گویا ان کے مقاصد دلی اور مطالب لادبی حاصل ہوئے اب تمام
 امورشنت از بام ہو گئے اور اطلاع اس حال کی بر گیدر گری صاحب کو کی گئی اور بر گیدر صاحب کپتان بارلو صاحب بر گیدر میجر کو تیار
 لیکر فوراً جہاد فی ختم رحمت میں نشر لیت لیگئے اور سب رحمت کو جمع کر کے استفسار اس امر کا فرمایا کہ تم سب جو کارٹوس اتنا استعمال کیا ہو
 اوکو آئندہ ہی کاٹو گے یا نہیں تمام و کمال سپاہیان رحمت مذکور نے انکا صاف کیا بستانجہ جواب صاف بر گیدر صاحب نے حکم دیا
 کہ سپاہ معندہ کی نگرانی رہے اور خود و اس اپنے مقام پر نشر لیت لائے رات تو باسن و اماں گذر گئی مگر صبح یعنی تیسری تاریخ کو کو سب
 دن گھنٹہ بجے کے کمپنی گراڈیل پر ایک کمپنی کے پاس جا کر بدین ہوئی کہ تم اپنے اپنے اعلیٰ اور کو ارٹر ماسٹر سا رحمت اور دریل حالہ کو
 مار ڈالو ورنہ ایک یا دو گھنٹہ کا گذر ہو گا کہ کچھ آدمی دوان دوان صاحب کو گونے پاس آئے اور التماس کی کہ حضور جلدی مسلح ہو دیں کیونکہ
 رحمت اپنے ہتھیار لینے کی واسطے دوڑ پڑی ہے افسران و لایتی یہ حال سنکر فوراً بجانب جہاد فی روانہ ہوئے وہاں جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ
 سپاہی ہوا اس بہا گئے پرتے ہیں مگر جب سپاہیوں نے اپنے افسران و لایتی کو دیکھا تو کچھ تو اپنی جہاد فی میں چلے گئے اور بند و شین
 اپنی پوشیدہ کر لیں اور اکثر سپاہی اگر منظرِ خواہی اور شک حلالی ہوئے اور زیادہ برین یہ بھی اونہوں نے کیا کہ اپنے افسر کے گرد و نوازا
 لٹکائے ہوئے جمع ہو گئے اور ان کی حفاظت میں پنج سالانہ اس سپاہ کے جو زیادہ معندہ پر دازتے مستعد اور آمادہ ہوئے
 اسی آئنا میں کہ صاحب کمان افسر سپاہ کو فہمائش اور نصیحت کر رہا تھا کہ تم سب علیحدہ ہو جاؤ اور اپنے جرمِ گنہگار زیادہ سنگین کرو ورنہ شیوہ زبون
 از وسم و قیاس شکوہ لگا اور نیز انکو آگہ کر دیا تھا کہ اگر اس طرح وہ لوگ بطریق وسوء انتظامی کے باعث ہونگے تو اونہیں میں سولہ ہزار
 شدیدا و رکچہ متصور نہیں ہے اور ایسے ایسے کلمات نصائح آمیز اور سخنان تند و تیز سے انکو منتشر بھی کر دیا تھا کہ تمام افسران ہندوستانی
 حاضر خدمت ہو کر غدر کو ہوئے مگر اس جانب تو یہ واقعہ بھی ناغہ میں ہو رہا تھا اور اوپر اس رحمت معندہ نے پیغام ۴۴ رحمت کو معاف
 منڈیا توں میں روانہ کیے مگر سپاہ رحمت ۴۴ نے پیغام بر کو گرفتار کر کے حاضر حضور کر لیا یا صاحب کمان افسر کے کیا اس حرکت سے

سوا سے کل ایسا نزاری اور وفادار سپاہ ۸۴۸ رجٹ کے اور کچھ خاص نہیں ہوتا بعدہ جگر قناری پیغامبران بظاہر معندین کے گوش نہ دہوئی ہوگی
 کیونکہ بوقت شام تمام سپاہ معندہ پر داز خاموش ہو کر اپنے اپنے مقام میں جا بیٹھی اور یہی اطلاع اذ کو ہوئی ہوگی کہ یہاں سامان منطقی کرنے
 نازہ فساد کا مہیا ہو رہا ہے کیونکہ افسران ہندوستانی نے بعد از ان اکرسیان کیا کہ سپاہی سب حاضر ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسے کاروں
 ہیکو لینگے ہم اذ کو کاٹیں گے اس امر کی اطلاع ہی بریگیڈر صاحب کو کی گئی مگر مناسب وقت نہ تھا کہ اور وقفہ استعناؤ دیا جاوے
 بلکہ فوراً سزا سے اعمال دینی پر ضرورتی اس واسطے قریب آٹھ بجے شب کے رجبت ہفتم مکر بریٹ پر جانی گئی اور فوراً بعد از ان آواز
 ستم ستوران واسطہ شجاعان نزدیک معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ رسالہ وغیرہ سب نزدیک آپونچے تھوڑا عرصہ ہی نگذا ہوگا کہ ہر طرح جی
 سپاہ موجود ہوئی اور تفصیل ذیل میدان میں نصب کی گئی رسالہ ہفتم اور رسالہ گال جب بجانب راست اور توپخانہ محاذی اونٹ کے اور
 رجٹ ۸۴ پیادگان ہندوستانی اور چار کمپنی ۲۲ رجٹ گورہ سپاہ معندین کے سر پر قیام پذیر ہوئیں معندہ تھوڑی دیر تو خاموش کلڑی
 رہے گویا عالم سکتے میں تھے مگر جب گولہ اندازوں نے ہمتا میں روکش کین تو اونٹ کے دھمکنے سے زہرہ معندین نامرد آب ہو گیا اور
 زیادہ از نصف پاکیز ہوئے اور جو حساب اور اسلحہ اونٹ کے تھے سب ہینک پہانک کر ہاگ نکلے حرف پارچہ چو اونٹ کے جسم پر تھے وہ سب
 لینگے ہر چند اونکو روکا مگر کوئی نہ تھا آخر کار رسالہ اونٹ کے تعاقب میں گیا اور چند مغورین کو گرفتار کر لائے اور وہ معندہ جو سکتے کے عالم میں
 تھے اور پیروی مغورین اونٹ سے نہو سکی اونہوں نے حسب احکم ہتیار سپرد سرکار کر دیے اور بے عذر جیلہ گرفتار ہو گئے اور پر سے
 سپاہ موجودہ میں سے چھادنی مغورین پر مقرر ہوئے تاکہ حفاظت چھادنی و سرکاری اسباب وغیرہ کی کریں اور اس طرح قبل از سر پہننے
 توپ شام کے ہفتم رجٹ پیادگان اودہ فرست معندان و سرکشان میں شامل ہو گئی

جیسا سابق ذکر ہو چکا ہے ہفتم رجٹ اودہ نے ارادہ کیا کہ ۱۳ اور ۱۴ رجٹا سے ہندوستانی ہی شریک فساد ہو کر معندین میں
 شامل ہوں مگر کتابت جو اسباب میں روانہ ہوئی تھی قدر سے سپاہیان جھٹلائے نہ کرین نے گرفتار کر کے رو برو سے افسران لاتی
 کے گذرانی اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ ہفتم رجٹ اودہ ہر طرف کی گئی خابہ ہیری لارنس صاحب بہادر کے جھٹلائیے میں جیت تھے انعام
 بخشی میں بھی گشت تھے یہ تجویز ہوئی کہ اشخاص تحقیق کو انعام نمایان و خلعتا سے گران بہا لائق عظم و شان سرکار سے عطا ہوں لیکن
 ۸۴ رجٹ کے یعنی ایک صوبہ دار و ایک حوالدار میر اور ایک سپاہی اور ۱۳ رجٹ ہندوستانی کا ایک سپاہی جو وفادار اور جانب دار سرکار
 سے تھے انکی عزت افزائی اور شہرت نام کو واسطے سرنہری صاحب بہادر مدوح نے بتایا ۱۲ مئی ایک دربار قرار دیا تاکہ جلسہ عام میں
 اشخاص مذکورہ بالا کا پانہ نظوری و رضامندی سرکار حاصل کر کے باعث عزت اور جرئت وفادار سپاہیوں کا ہو

صحیح جو رو برو سے کوٹھی رزیدنی کے واقع تھا فرش قالین سے آراستہ کیا گیا اوتین جانب فرش کے گرسیان باین شائستہ
 لگائی گئیں تاکہ ہندوستانی افسر اور دیگر اشخاص رجٹ جو ہری میں تھے اوتیر اکریشمین اور برآمدہ میں جو وسیع اور رفیع تھا کہ سیان اور
 پتنگ وغیرہ واسطے علی اور جنگی افسر و کئے بچائے گئے بوقت نواخت شش گشتہ شام سرنہری لارنس صاحب بہادر کے سے بی ہمار ہی
 سکر تر صاحبان یعنی جو کو پر صاحب اور کپتان مین صاحب اور باتفاق بریگیڈر مینٹیکوم صاحب اور بریگیڈر گرہی صاحب معہ اونٹ کے
 رفقا و صاحبین کے یعنی سیر برٹ صاحب پدہ سکر کپتان میک نیل صاحب مہتمم بازار کپتان مین صاحب ڈبئی جنرل کپتان ہر جوسا
 بریگیڈر مینٹیکوم اودہ بے آئین فوج اور کپتان بار دل صاحب بریگیڈر کھنوا اور بہرہی کرنل بدور صاحب کرنل ماسٹر صاحب کرنل

یام صاحب اور کرنل برادر صاحب اور سیرگال صاحب اور سیر مارنچ صاحب شریف فرما ہو کر رونق بخش کسی ہوئے اور فوجی برادر بشیر نہیں ملتا
گہ ان بہار کہے گئے قبل از عطا فرمانے خلعت کے جناب سرزری لارنس صاحب بہادر نے ایک نہایت سپاہیانہ و مردانہ انصریح اور بڑی
کی گفتگو زبان ہندوستانی لفظ خوب صاف آہستہ آہستہ روبرو ہندوستانی افسران و سپاہ موجودہ ادا کی ہر ایک فقرہ اور ہر ایک
لفظ اسکا موثر اندام تپاے مردمان موجودہ استیادہ کرتا تھا اور ہر ایک شخص نے بہتر دل اسکو سنا اور اسکا رنڈ ہوئے یہ کو نہایت خوش
ہے کہ اس گفتگو کا اس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو زبان انگریزی میں تحریر ہوئی تھی اور اسوقت ضرورتاً زبان سنائی گئی تھی ترجمہ
زبان اردو میں ہو کر ہر ایک حبیب مقیم ہندوستان میں تقسیم ہوا مگر ہم اسکا مضمون ذیل میں درج کرتے ہیں

اسی سپاہیوں چند آدمی بد شہرت سارے میں پھیلاتے ہیں کہ خواہش سرکار اسطرح رہ ہوئی ہے کہ مذاہب سپاہ میں خلل
واقع ہوا اور دست اندازی کیجاوے تم سب خوب واقف ہو کہ یہ امر دروغ محض ہے تمہارے بزرگ جانتے ہیں اور ہم بھی خود بخوبی اگلی کہتے
کہ سو برس سے بلکہ زیادہ اس عرصہ سے تمہارے مذہب میں کبھی مزاحمت نہیں ہوئی ہے اور محملہ تمہارے وہ لوگ جنہوں نے حالات
پیشین پڑے ہیں اور جنہوں نے تواریخ اس ملک کی دیکھی ہے اور وہ لوگ جو احوال بادشاہان سابق بزرگوں سے سنتے آئے ہیں بخوبی واقف
ہیں کہ سابق میں عالمگیر نے اور حال میں حیدر علی نے ہزار ہا ہندو مسلمان کر ڈالے اور ہندو بڑا بکسے و شوالے سمار کر ڈالے اور جو
شمار خانگی پستنس کے تھے وہ بھی چین لیے اور زمانہ حال کا احوال سنو کہ اکثر تم میں سے واقف ہیں کہ رنجیت سنگھ نے مسلمانان پنجاب
کو کبھی اذان دینے کی اجازت نہ دی اور بڑی بڑی عالیشان مساجد میں جسے شہر لاہور کی رونق ہے اور تعمیر کرنے والوں کی شان و شوکت
اب تک اونسے ظاہر ہوئی ہے کبھی اسکے وقت میں اذان نہوئی اور خاص لکھنؤ میں سال پوسہ تک کوئی ہندو شوالہ تعمیر کرنے
نہ پاتا تھا مگر یہ تمام معاملات دگرگون ہو گئے اب کوئی شخص ایسا نہیں جو ہمارے ہندو اور مسلمان رعایا کے مذاہب میں خلل انداز
ہو یا کسی طرح باعث تصغیر اور تحقیر کا ہو تم مجھے خود دیکھتے ہو اور بخوبی واقف ہو اس واسطے میری شہادت یا تقریر اس امر میں کچھ ضرور
نہیں تم یہ بھی خوب جانتے ہو کہ تمام دنیا میں کوئی اور سلطنت ایسی نہیں کہ ہم یہ دہم ہیکو سرکار انگلشیہ کے سچ طاقت و دولت و آمدنی
در و پیدا اور ملک کے سمجھی جاوے کوئی ایسا سمند نہیں ہے جسیر اس ملک کے صد باجہا نہیں جاتے اور کوئی ملک ایسا نہیں ہے
اوسکی سپاہ موجود نہیں تم سب نے سنا ہے کہ جنگ روس میں کیا ہوا اور کس طرح ہمارے سپاہ ترقی اور بحری نے بخلات ایسے ایک
نہایت طاقت دار قوم کے اور باوجود لاحق ہونے عوارض گوناگون اور شائد و کالیف موسم سخت کے اور باوجود کم ہونے سپاہ
اور مسافت ہزار ہا کوس کے اپنے ملک سے ہر ایک ہرج کو رقع کر کے اور تمام مقابلوں کو دفع کر کے لڑائی میں فتحیاب ہوئے اور بیکار نہ رہے
نام ملک کو روکشن کیا اور دشمن قوی کو مبعائد ایسی فوج ارستہ و یاسا مان و شائستہ و جنگ آزمایاں کہ جسکی ہمیری کوئی فوج کسی ملک کی
نہیں کر سکتی اور شکست دینے کا تو کیا ذکر ہے استعجاب اور استغراب میں ڈال دیا

اگر ضرورت ہو تو عرصہ چند ماہ میں ایک لاکھ فوج دلائیے ہندوستان میں آسکتی ہے

ایسی سرکار کو کچھ جیسے ہماری سرکار ہے ضرورت رو باہ بازی نی نہیں جو کچھ اسکو کرنا ہوتا ہے مثال بشیر بر ملا اور زبرد
ہو کر کرتی ہے اور رضا پاک سے اور کسی انسان سے پوشیدہ نہیں کرتی اور ہر وقت مستعد اور آمادہ بمقابلہ شکست عزم و جملہ دشمنان
بر فونی و اندرونی ملک کے رہتی ہے ہماری سرکار ہمیشہ اپنے ارادہ نیک و مستحسن پر قائم رہے گی اور اپنی رعایا و سپاہ کو اجازت

قائم رہنے لپے نہ بپا اور جاری رکھنے سومات پستش بطور بزرگان خود دیتی ہے اور آئندہ دیکھنے کوئی اور سرکار تمام نیامین اپنی سپاہ کی ایسی خاطر داری نہیں کرتی جیسی سرکار کمپنی کرتی ہے اور ہر ایک گانوار ہر ایک جماعت صداقت اس امر کی کرتے ہیں ہر جگہ تم دیکھتے ہو کہ جاری سپاہ کے قدیم سپاہی کس طرح بآرام تمام و باسایش لاکلام بیٹھے پیش کھاتے ہیں جو پیش اور کو بعض وفاداری سرکار یا زخم اور یا شجاعت کے ملی ہے اور اپنے دوستوں میں درشتہ دار و نہیں اور رفیقوں میں بیٹیکہ اس طرح اپنی معمری پرانی سین بآرام خوشنودی و عزت کے بسر لیجاتے ہیں کہ ہر ایک ہمسایہ انکا ادب کرتا ہے اور سرکار انکی عزت کرتی ہے اور کس ملک میں تم ایسے حالات خوش و احوال دیکھتے دیکھتے ہو پس ہوش رکھو کہ کسی بیوقوفی یا نادانی سے یہ فوائد بے بجا ہاتھ سے بجاتے رہیں

ہندوستان کے کسی قوم یا ضلع میں قوی سپاہی کا نہیں جہاں ہماری سرکار ایک سپاہی کی خواہش رکھتی ہے وہاں بچا سپاہی فوکر کی کے واسطے حاضر ہو جاتے ہیں صرف ہفتہ گذشتہ میں اسی شہر لکھنؤ میں تین سو سپاہی کی درکار تھی اور تین ہزار آدمی خدمت کیونکہ حاضر ہو کر متمنی پرکوش سرکار تھے سب سرکار اپنے وفادار اور مستعد آدمی کی پرورش اور پرورش کرتے ہیں اور بیوفا اور احسان فراموش کو نہ اسے قرار دیتی دیتے ہیں کسی فوج نے روسے زمین پر ایسی خدمات نمایاں نہیں کی ہیں جیسی فوج بنگالہ نے کی ہیں میں انکی خدمات سے خوب واقف ہوں اور یہ انسران شجاعت شعار یعنی برگزیدہ سپاہیوں کو صاحب اور برگزیدہ گری صاحب اور کرنل ہیلفورڈ صاحب اور کرنل نام پر صاحب اور اکثر انسران موجودہ جلسہ نہا بھی خوب جانتے ہیں جنکے باعث تھکو بدایات فتحیابی ہم پہنچیں اور جو تمہاری سمداری تیز کھڑے ہو جو جنگ اور ہو کر مجروح و خستہ ہوئے ہیں اور جنکی نیکنامیاں دال تمہاری شجاعت پر ہیں اور جنکے بیانات فتح سے تشکارہ سے تمہاری مردانگی اور انتظام اور دلاوری میدان حرب و وغامین ظاہر اور آشکارا ہوتے ہیں اگر صاحب لوگ مانند میرے تمہارے ساتھ معمر اور پریر ہو گئے ہیں اور تمہارے ساتھ عہد شباب سے رہے ہیں اور تمہارے ساتھ جنگ ہائے عظیم میں رہ کر شریک خوف و تکالیف اور فتح کے اور کوچ و مقام و جنگ و جدال میں ملک برہما سے کو بہتان برف با بیان تک رہے ہیں ہم سب تمہارے دوست ہیں اور ہماری اور تمہارا ایک ساحل ہے اگر تمہاری روسیاسی ہو تو ہماری پہلے ہوگی اور اگر تمہاری بے عزتی ہوگی تو کیا تمہارے ساتھ ہماری نہوگی اب بدر کرداری اور بیوفا کی چوڑ و اور فریب چند بے ایمان ملک بحر امور سکامت کاٹو ماہ گذشتہ میں بہت کچھ چکا جس سے نیکنامی سپاہ بنگالہ کی ضائع ہو گئی یہ سپاہ ایسی تھی کہ جسے چند سال خدمات مردانہ کر کے اب وہ نام پیدا کیا تھا کہ کوئی اور فوج میدان نیکنامی اور شہرت یا بی شین گوئی سبقت نہیں لے گی تھی اور جسے دریائے ایراوتی سے دریائے سندھ تک جنگلہائے عظیم پر روسے روزگار لاکر فتح ملک کیا تھا اور جسے ملک جلا اور ملک چین اور دریائے نیل میں اپنے انتظام اور طریق لاثانی اور کارہائے شجاعت سے تعریف اور آفرین ہر ایک نظرین کارزار کی حاصل کی تھیں مگر بخلت تمام ہم بیان کرتے ہیں کہ اب بخلاف اس کے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ چند عرصہ گذرتا ہے کہ جب فوج منجی ملک ایران میں فتح حاصل کرتی تھی چند چٹھائے بنگالہ سے وہ امصار ہوا کہ جس سے انکی نالیافتی بیج کار سرکار کے ثابت ہوئی اور اب ۹۰ رجٹ برطرف ہو گئی اور سات کپیان ۲۴ رجٹ کی بھی برفاست کی گئیں انھیں اکثر سپاہی مجرم اس امر کے تھے کہ وہ دوسرے کی شرارت اور سرکشی دیکھ کر آدہ ہوئے تھے اب تم ہوشیار ہو جاؤ بعد ازیں کرنل سرہنری لارنس صاحب بہادر متوجہ بطرف سپاہیان وفادار اور نیک وضع کے ہو کر یہ فرمانے لگے کہ دیکھو صوبہ داکر سیوک تواری کو اور حوالہ داکر میرالال دوسے کو اور رام ناتھ دوسے کو چاہا

۸۴۴ حریت پیادگان ہندوستانی کی ہیں اور حسین شہسپاہی ۱۳۱۳ حریت کو بھی دیکھو جس طرح انہوں نے خدمات لائقہ کین ہیں مین سپاہیانہ کوہ
 اولیٰ نے ایک چٹھی سرکشان کی گرفتار کر کے تمام حال معتمدہ اپنے افسران بالا دست کے گوش گزار کر دیا اور تم خوب جانتے ہو کیا نتیجہ دیکھا
 ہوا اور بہتر حریت ہے آئین پیادگان اودہ پکیا بلانازل ہوئی زیادہ از چپاس نفر افسر و سپاہ حریت مذکور کے قید ہیں اور تمام حریت نظر
 حکم گورنمنٹ کی ہے دیکھو حسین شہسپاہی ۱۳۱۳ حریت کو کہ کیا وہ نیک آدمی ہے اور تباؤ تو کہ وہ نیک اور وفا دار سپاہی ہے کہ نہیں اس
 مین معتمدہ کو گرفتار کر کے حاضر کیا اور وہ اب قید میں منتظر اپنی سزا کے اعمال نے ہیں اور مین نے یہ آج تک اس واسطے جمع کیا ہے کہ تم
 دیکھو کس طرح انعام جلد سے خدمات لائقہ و وفاداری سرکار ان آدمیوں کو ملتا ہے جنہوں نے کارہائے مذکورہ بالا جسے تم بھی خوب جانتے
 و جود اوقف ہو منصفہ ہو دہلائے ہیں اور تم یہ بھی سمجھو کہ جو لوگ وفادار اور نیک حلال ہیں انکی ہمیشہ غور و پروخت بخشش انعام وغیرہ
 ہوگی سرکار انعام بخشنے میں معتمدہ اور سزا دینے میں چست ہے اور پوچھا اور شائق اور شائق حفاظت رعایا سے وفاداری کی ہے مگر
 قائم اور مضبوط اور مستقل ہے اور پر بادی انکی بربادی ہے جو اس سے خلاف ورزی کرتے ہیں اور اس کو ناراض کر کے آمادہ عفو و ستانی
 کرتے ہیں خوب سوچو کیا مینے کہا ہے اور خوب غور کر کے دیکھو کیا لگد بچکا ہے اور مانو جو تمہارے بزرگ اور افسر جنہوں نے قریب چپاس سچا
 برس کے خدمت سرکار انجام دی ہے تم کو کہتے ہیں اور یہ بھی یقین جانو کہ جس سرکار کی تم خدمت کرتے ہو وہ ایسی نہیں کہ خفیہ یا در پردہ کوئی
 امر ایسا کرے جس سے تھل کسی عیال کے مذہب میں عائد ہو اور دیکھو کہ اسنے اب تک ہر ایک شخص کو اجازت دی ہے کہ اپنی اپنی طریق بزرگان
 پر پرستش کیا کریں مگر جب یہ اجازت دی ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ جو امر تعلق با نظام فوج ہے اسکی تعمیل کروانے میں کوئی
 امر فرو گذاشت نہیں ہو سکتا اور کس طرح وہ سخاوت مندین پر گوش نہیں رکھیں گے اور ان کے عذرات بھی سماعت نہیں فرمائیں گے اور اگر
 خدا نخواستہ کوئی شخص کسی بیوقوف یا شہر آدی کے درغلانے میں آکر پیر و حرکات ۱۹ اور ۲۴ حریت کا ہوگا تو یاد رکھو کہ سرکار جو فی الحقیقت
 قوی تر اور مضبوط تر ہے اور آمادہ اور لائق سزا دہی کے ہے فوراً ایسی سزا سے سخت دیگی کہ مدتہائے دراز تک انسانوں کے دل سے دھوئے
 گی اب سپاہیوں میں بخوشی تمام نجانے سرکار ان لوگوں کو انعام دیتا ہوں جو خدمات پسندیدہ و کارہائے حمیدہ سچی حصول انعام ہونے پر
 آگے آؤ صوبہ دار سیوک تواری اور حوالدار اور سپاہیو تم سب آؤ اور یہ انعامات جو سرکار کے طوف سے تم کو ملتے ہیں تو سرکار بہت خوش
 ہے کہ تم سے وفادار سپاہی اسکی خدمت میں موجود ہیں ان پیش قبضہ کو جو گمنے یا بین شائستہ خدمات لائقہ وصول کی ہیں قبول کرو اور
 خدا تمکو مدت دراز تک خدمات سرکار میں انکاز میں بن کر تانصیب ہوئے

یہ رویہ تھا اپنے عیال و رشتہ دار کو دیکھو اور بخلعت اپنے گھر و زمین بروز ہائے سعید ہیں کہ تباہ کیا کرو اور خدا کرے کہ تمہاری
 خدمات نمایان ہو کر پیر و ہر ایک حریت میں پیدا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ضرور اکثر سپاہی وغیرہ تمہاری پروی ایسے کاز نیک میں جہت
 کریں گے

بعد از گفتگوی بالا جناب سر ہنری صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم کیے اور ہر ایک شخص سے جو خلع بخلعت ہوا تہا دستا
 نامہ ملائے

صوبہ دار سیوک تواری ۲۸ حریت کو قبضہ خمر مرغ کا رہتا ہے تحفہ اور ایک حقبت و شالہ قیمتی اور ایک چو غہ زرکار اور چار تھان کا دانی کے
 عطا ہوئے

اور حوالدار سیر کو بھی خلعت حسب تفصیل بالا عنایت ہوا

اور رام ناتہ دو بے سپاہی ۴۴ رجٹ اور شیخ حسین سپاہی ۳۴ رجٹ کو کہ اب شیخ حسین نالیک ہو گیا ہے فی نفر ایک قبضہ شیر مرصع و ایک عمامہ قیمتی اور چند تھان پانچ سفید حرمت ہوئے اور سوائے از پانچ سفید مذکورہ بالا کے تین تین سو روپیہ نقد بھی فی نفر عنایت ہوئے

شروع احوال فساد

باشنا سے ایجنال کہ جناب سرسہری لائسن صاحب بہادر اس طرح معصین کو سزا اور وفادار و فکوالعام دیتے تھے وہ سرکشی جبکایت خوف تھا تمام سیرٹ پر باہوئی اور یہ مقام باعث قیام تو سچا نہ و سپاہ گورہ بخیال عوام اس قدر مستحکم تھا کہ اوسین گمان سرکشی بھی خارج از دہم و گمان بلکہ دیوانہ پن تھا

میرٹھ

تاریخ ۳۳ ماہ اپریل کرنل اسٹ صاحب کا نیز سالہ سوم نے باہن خیال کہ خوشنودی درضا جو فی سپاہ اہمین متصور تھی حکم صادر فرمایا کہ رجٹ کے سوار پرپٹ پر حاضر ہو کر طریق سر کرنے فی بند تو نکال بغیر کاشتے کارتوس کے دیکھیں اور حوالدار سیر اور اسکا اردلی جو بنگالہ صاحب پر موجود تھے انکو صاحب نے دکھایا کہ اس طرح یہ عمل ہو سکتا تھا اور اردلی حوالدار سیر نے دوسرے اسی طرح نئی بند و سرکی بوقت اس افسر کا خیمہ آتش زنی سے خاک ہو گیا اور اسپتال سواران جو متصل میگزین کے تھا اوسکا بھی یہی حال ہوا بوقت فوجت وہ گنہ شہ کرنل اسٹ صاحب کو خبر پونہچی کہ کچھ سوار کارتوس لینے عین انکار کرتے ہیں باستماع ایجنال ایک افسر نے واسطے ملتی رکھنے پرپٹ چلی عرض کی کہ گورہ خیال اسکے کہ اس امر میں سبکی سرکار اور غلبہ سپاہ متصور ہے اور نیز بدین گمان کہ صبح تک سپاہ راسی پر آجا دے گی حکم التوا جاری ہوا الغرض صبح کو سپاہ پرپٹ پر حاضر ہوئی اور حوالدار سیر نے ایک کارتوس سر کیا اور انکو ترکیب سر کرنے کی بتلائی مگر منجملہ ۹ نفر سپاہ پانچ نے تو کارتوس لیے اور باقی نے انکار کیا تھا شاید یہ ہے کہ یہ کارتوس وہ تھے جنکا وہ ہمیشہ استعمال رکھتے تھے اور نئے کارتوس نہ تھے فوراً اطلاع اس امر کی گمان افسر مقام سیرٹ کو ہوئی اور ہتھ پانچ نفر سپاہ جنہوں نے انکار لینے کارتوس سے کیا تھا معطل ہو کر چا دنی میں بھیجے گئے تحقیقات مقدمہ کو رٹ میں شروع ہوئی اور تاریخ نہم ماہ میس پرپٹ تمام سپاہ گورہ و بند کوتانی جاکر مجرموں کو واسطے سنانے حکم نرا کے حاضر لائے اور روبرو تمام سپاہ کے انکو پانچ بیکر کے حکم قید کا سنا یا گیا حوالدار جس نے سپاہ کو لینے کارتوس سے منع کیا تھا اور وہ لوگ جو زیادہ ترجمہ تھے دنل دنل برس کو قید ہوئے اور باقی پانچ برس کو مجبوس ہوئے تمام شب تاریخ نہم و صبح دہم مجرموں کے دست سپاہ رجٹ ۱۱ اور نیز دمان بازار کے پاس جاکر مشورہ کچھ ہوئے کہ کیا تہذیب استخلاصی معصین میں مستحسن ہے

شروع تجویز مقدمہ مذکورہ بالا سے ہر شب ایک یا دو مکان سرکاری نذر شعلہ موتے تھے مگر سوائے آتش زدگی کے اور کوئی امر فساد انگیز تا شام کھینچہ دہم ماہ مذکور وقوع میں نہیں آیا تھا الا ذلیم کو اندھ جبک و خرنیزی کا بازار گرم ہوا جسکا بیان مجتہم دیرہ ذیل میں ہے ہوتا ہے اول بیان پادری صنتہ صاحب کا ہے جو مقام میرٹھ میں پادری تھے اور وہ یہ ہے کہ تاریخ دہم ماہ یعنی روز کھینچہ شام تک اس دمان تھا اور میں مکی میں سوار ہو کر گر جا کر جو قریب ایک میل کے میرے مکان سے تھا

واسطے ادا سے نماز شام جاتا تھا کہ راستہ میں دو سپاہی گورہ شصتہم حریف شاہی کو کیا دیکھتا ہوں کہ بھڑک خستہ و خون آلود ہندو چند فریقوں کے چلے
 آتے ہیں بعد ازاں جب میں گر جا کر زمین پونہ چار تو دیکھا کہ لگیان اور گاڑیان بھڑک رہی تھیں تمام ہانگی جاتی ہیں اور ایک گر وہ مرد میرے
 قریب آئے اور مجھے جانب شہر اشارہ دیکھنے کا کیا سنئے جو دیکھا تو اوپر سو اسے شعلہ اور دھوئیں کے اور کچھ نظر آتا تھا اور آواز
 بندوق سماعت میں آتی تھی اور غل و شور علاوہ گاؤں کا گوش زد ہوتا تھا پاؤں سی راٹن صاحب جو میرے شریک نماز تھے میرے ساتھ تھے میرے صاحب کے
 اس اثنائے میں آپونہ مجھ کو کئی شخص و مان نماز گزاری کو موجود تھا ہم ہی واپس اپنے مکانوں کے جانب روانہ ہوئے اب وقت قریب
 ۷ گھنٹہ شام کا تھا اور سنے دہشتہ رستہ اور مقامات مجمع عام کو سچا کر راہ جانب ایفل اور تو سچا کر کے اختیار کی اٹھارے راہ میں ایک
 پہرہ کے سپاہیوں نے جو قریب آٹھ یا دس نفری کے تو سچا کر تعینات تھے اور جہد میں تھے تین سپاہی بعد ازاں ہمارے جانب کے مقام کو پہرہ
 بقاؤ ایک نفر و لاتی جہاں سپاہیوں کو ساتھ لیکر ان کے مقام پر قبضہ کر سکیا آیا تھا مارے گئے تھے ہر کو سلام کیا میں بھڑک اپنے مکان پر
 پونہ چار گریسے ہر سائے یعنی بنگل صاحب میرے صاحب نے جو تو سچا کر اپنی سے تعلق رکھتے ہیں بیان کیا کہ سپاہی پہرہ برکھڑ صاحب نے
 جو قریب تر اس مکان سے ہے تو راعصہ ہوا کہ ایک گولی سر کی تھی اور وہ میرے اور میرے صاحب کے سچ میں سے گزری تھی اور وقت
 دروازہ احاطہ پر کھڑے تھے بعد ازاں سماعت اس حال کے ہم بالاتفاق بجانب برآمدہ مغربی گئے اور آواز آئی گولی کی سنی جو نزدیک
 راستہ پر سر ہوئی تھی اور اس کے بعد آواز پاپ اسپ کی پڑی کہ کان میں آئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ فلیپ صاحب ڈاکٹر سپاہی متعلقہ
 رسالہ سوم کے یہہ لگی تھی اور وہ بخراں تمام پانچ سو اڑھائی مارے گئے مارا گیا اور ڈاکٹر کرسٹی صاحب جو تھوڑے عرصہ بعد صاحب مذکورہ بالا
 کے اپنی لگی میں آتا تھا بھڑک حستہ ہوا اگر اب تک زندہ ہے اور امید نیست رکھتا ہے اس اثنائے میں فوج و لاتی یعنی ششم گارڈوں کو
 شاہی ایک رسالہ اور ایک تو سچا کر بنگال احاطہ اور یکم ملین شصتہم رائفیل شاہی چاؤنی یادگان مہندوستانی میں آپونہ بھی اور گراپ اور
 بندوقین سر ہونی شروع ہوئیں مگر سپاہ سے زیادہ تو خرابی اور ظلم کشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار نے کین اور ہونوں نے کپستان
 میکروئل صاحب کی سیم کا تھوڑی دور نقاب کر کے بڑھما سے شمشیر وغیرہ قہر کر ڈالا مگر شکر خدا کہ اس کے بچہ ہاے خور و سال ہر طرح
 پر بچ رہے کہ وہ آیا کے پاس تھے اور آیا اونکو اپنے ساتھ بچا کر لے گئے اور نیزادوں کو گون نے چہین چہ صاحب کی سیم کو جو باغ میں خفیہ
 بیٹھی تھی کھینچ کر اچھٹن صاحب خود چاؤنی میں کار سرکار پر گئے تھے قتل کیا اور اس پر جی سے بالا کر اول تو سیم صاحب کو کپڑے اوٹے
 بدن پر جلائے اور بعد ازاں گولی سے مار کر شمشیر سے جسم میرے صاحب کا بارہ بارہ کیا قریب دس بجے کے پانچ سو اڑھائی رسالہ سوم نے
 ایک بنگلے کو جو روبرو ہمارے بنگلے کے تھا آگ لگا دی اور بعد ازاں برکھڑ صاحب کو شہی جلائے کا آزادہ کیا مگر خوش نصیبی ہو کر
 کے سے اسی آگ نلی بعد از نواخت گیا رہ گھنٹہ کے مضبوط پہرہ گورہ لوگوں کے ہمارے مکانات کے گرد قائم کئے گئے اور سوار
 اور تو سچا کر و لاتی گرد اگر گشت کرنے میں مشغول ہوئے مگر ساکنان دیہات قریب ہمارے نے بازار آتش زنی ناصح گرم رکھ کر دست
 نظام و حال ضعیفہ دراز کیا اور اس بنگار میں نقصان جان و مال بہت ہوا وہ حصہ میرٹھ کا جان سرکشی واقع ہوئی تھی وہاں مکانات میں
 و سوختہ کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا ہے چند باشندگان کی محافظت جان میں مثل گڑھ پڑ صاحب ششم شصت میرٹھ اور کولی میں
 میں کیا عجز کرتا کوئی باغات میں اور کوئی مکانات خدنگاراں میں پوشیدہ ہو کر بچے اور کوئی لباس خدنگاراں زیب تن کر کے
 جان سلامت لے گئے کہ سپاہ وغیرہ دشمنان جان ان کے عقب میں سرگرم خوزیری تھی لشب بکشیہ یعنی شب بھندہ جو انگریز

قبل از آنے سپاہ گورہ میدان سرکشی میں جان بحق ہوئے تھے انکی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے

ٹریگر صاحب مہتمم مدرس کپتان میکڈونلڈ صاحب بٹیم یادگان ہندوستانی میجر میجر صاحب کپتان سر صاحب اور ٹیل صاحب اور
مبدرس صاحب تعلق حربٹ مذکور اور کرنل فٹس صاحب کمانڈر حربٹ یادگان ہندوستانی چیمبر صاحب کی میجر جنگا قاتل
تاریخ ۱۴ مارچ کو گرفتار ہو کر سزا بابت خفاے گلو ہوا اور جسم مجرم کا بٹش غضب سوختہ و خاکستر کیا گیا اور سال سوم میں صاحبان فہرستہ ذیل
مقتول ہوئے تھے فلیپ صاحب ڈاکٹر اسپان ڈاسن صاحب مہتمم صاحبہ منک غیب صاحب جو چند عرصہ سے شامل رسالہ
ہوئے تھے اور لنکدل صاحب اور رائینگٹن کی ایک دختر و سال اور سوائے اکثر گورہ تو بچانہ و شہتہ راہیفل و عورت و اطفال
گورہ و دیگر عیسائی انکی بکثرت مقام میجر جو جو حرکات خارج از انسانیت و مردمی بیچ قتل انگیزی و قتل میں آئے ہیں قابل بیان ہر
چنانچہ ایک اون میں سے جسکے بیان میں قتل ایک خوشک سے ایک سیاہ رو تھا ہے یہ ہے کہ سارجن لو صاحب جو چاؤنی سے بھاگ
رہے تھے اور ایک میجر اور پنج اطفال انکے تھے شب یکشنبہ کو مجروح و مقتول ہوئے تو معلوم نہیں کہ وہ کس طرح زخمی ہوئے اور مارے
گئے اور کیا انکے اوپر گزرا تو جب صبح روز دوم یعنی دو شنبہ کے صبح کو مردمان تعلیم گاہ جسکے وہ ملازم تھے انکے لباس میں نیچے تو
تنگھ سے لہذا قریب چالیس قدم کے صاحب کی لاش نظر پڑی جسم کا یہ حال تھا کہ خدا دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہ کرے اور قریب چار
کے فاصلہ پر اسکے ایک لٹکے کی لاش پڑی تھی مردمان مذکور جب نیچے میں گئے تو وہاں دو لڑکے صاحب مرحوم کے ختمہ و بچہ و مشل
گوشت قیمہ زدہ پڑے تھے مگر حیات باقی تھی کہ وہ دم زندگی کا برتنے تھے دو نوڑ کو کو اسی وقت ڈولی میں ڈال کر اسپتال کو روانہ کیا
چنانچہ ایک اون میں سے جان بحق ہوا اور دوسرا ہندو زندہ ہے اور ظن قوی ہے کہ وہ جان بڑھو گا اب اسکو اعجاز سیسیائی اور فضل آسی
کہتے ہیں کہ میجر صاحب اور دو اطفال باقی ماندہ جو اسقدر مجروح و ختمہ ہو گئے تھے کہ کوئی جگہ انکے جسم پر خالی از جرح نہ تھی بعد از نصف
شب کس طرح اطفال خیران یا غلطان پیمان اسپتال تک پہنچا کہ مثال اجسام پیمان زمین پر گرے اسی وقت معالجہ انکا شروع ہوا
اور باوجود اسقدر صعوبت اور کالیف رنج و الم و محن و غم کہ اب انکو بہت افاقہ ہے اور چند روز میں صحت کلی نصیب ان کی ہوگی
شروع سرکشی میں مفسدون نے اول ۸۵ نفر قیدیوں کو سپاہی رہا کیے اور باقی ماندہ قیدیوں کو چوڑا سو آدمی سے وہ بھی بھاگ
نکلے اور جینیہ کو آتش دیدی قیدیوں پر پانچ کپتان گیلو دی صاحب کے حلقے میں گئے اور جو آہنگ انکا ملازم تھا اس سے سلسلہ
قید کا شکست کر دیا یعنی زنجیر ہائے آہنی جو انکے اطفال بچہ سے شریکین ہو کر انکے پاپوس ہوئی تھیں اور ہر وقت برصدا کرتی تھیں
کہ آئندہ ایسی حرکات سے باز رہو اپنے پاؤں سے جدا کین اور بخلاف حکام وقت آمادہ فساد ہوئے

نقشہ جی جی امکفرو ڈ صاحب نے جو متعلق حربٹ ششم یادگان ہندوستانی اور جو مقام میرٹھ میں علاقہ انجیر پٹنی بارک ستری
کا کہتے تھے عرصہ کثرت محسوسین سے لڑتے رہے اور خزانہ کو بچا یا لگا آؤ کار محسوسین نے مکان صاحب ممدوح کو آتش دی اب
امکفرو ڈ صاحب باہر کو ٹپھی کے آئے اور اکثر محسوسین کو تیرتیر بیدار کر کے خود زخمی ہو کر زمین پر گرے اور جب تک مکان میں آگ
روشن رہی جسے حرکت اقتادہ رہا اور صاحب کے عمال و اطفال باغیچہ مکان میں پوشیدہ تھے بعد ازین بافضال اکبری اعانت
غیبی اس مکرر مہلکہ سے تمام خاندان نے نجات پائی اور اب زخمی صاحب ممدوح اطفال پڑ رہے ہو گئے ہیں اکثر ملازمان ہندوستانی
نے اس ہنگامہ میں ایسا طریق اختیار کیا جس سے وہ لوگ مستوجب عین و آفرین کے ہوئے

رسالہ سوم بہشتناے ہفتاد یا ہشتاد سواران کے اور تمام حربت ششم یا دیگران ہندوستانی شب کشینہ کو روانہ مقام دہلی ہوئے مگر حربت ۱۱ یا دیگران ہندوستانی جو ہرگز شریک میدان نہیں ہوئے تھے اور جنہوں نے اپنے افسر و کونین مارا تھا اور نہ اونکے مکانات جلائے تھے بلکہ اکثر عورات اور بچکان صاحبان کی حفاظت کی تھی قریب میرٹھ کے مقیم رہے اور ایک سو پچاس نفر سپاہ تو دہلی آگئی مگر یہاں یقین ہے کہ اور بہت سپاہی وہاں آئے ہونگے کیونکہ ایک ہشتاد معانی جرائم کا جاری ہو کر اونکے پاس بھیجا گیا ہے

شب دوشنبہ اکثر سے ازیم صاحبان و اطفال تعلیم گاہ تو بچانہ میں جسکے گرد و دیوار حصار تھی اور پرہ وغیرہ مضبوطی تمام قائم کیے گئے تھے شب باش رہیں اور شب مذکور میں کوئی امیر یا دیگر سرکردہ نہ ہوا مگر بار بار نند و قین در میان پرہ والہ و دیگر معاشان دیہات و بازار چلتی رہیں اور تجویز سچ جزل صاحب بہادر آئین جنگی صنایع میرٹھ میں جاری ہوا

اکثر صاحب لوگوں کے پاس کوئی چیز سوا سے رخت بدن باقی نہ رہا خصوصاً پادری و غیرہ صاحب اور سید بھند صاحب کی میم کے پاس تو اسباب ایک حصہ کا بھی باقی نہ رہا پادری صاحب گرجا گھر میں نماز ادا کرتے تھے جب معتمد شروع ہوا اور صاحب عبادت گاہ سے دوران روانہ چادنی گورہ میں پونچھ کر جان سلامت لیگیے اور یہ معاش اونکی مکان میں عبادت گاہ شروع ہوا تھا کیے اور تلاش ایک گوشہ کنار مکان میں چلی مگر صاحب خوش طالعی سے اونکو دستیاب نہ ہوئے الا مکان مذکور دست ستم بدکاران سے جھکناک سپاہ ہو گیا

گرٹھ صاحب کی میم کے بچے میں اعجاز ہوا تھا جب مکان اونکا چلتا تھا تو وہ بام خانہ پر تھیں معتمد و کونین سپاہ باہر کوٹھی کے طہیز اور نوکران صاحب سے دریافت ہوا کہ صاحب ازیم صاحبہ دو نوکر میں نہیں ہیں اور اونکی تلاش بیان مفید نہ ہے تو معتمد لگا کر چلے گئے بعد جانے معتمد و ن کے میم صاحبہ اس طرح بام سے اونکر مکان سوختہ میں سے نکل بہا گئیں کہ ایک بال کو بھی اسباب نہ پونچھا اور گرٹھ صاحب کے اتفاق میں تمام شب ایک درخت کے نیچے بسر کی

افسران و سپاہی کاران طویلہ باپو جسکو زبان انگریزی میں سنڈ کہتے ہیں معہ اپنی عیال و اطفال کے بتاریخ ۳۱ مارچ فرار ہو کر صبحی روز دوم بلازاحت وارد میرٹھ ہوئے نام افسران مذکورین ذیل میں درج ہوتا ہے کپتان دی اولی صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان کپتان ہرٹ صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان پرسی صاحبہ و اکثر سپاہان سکالی صاحب نائب اکثر اور باقی ماندہ باشندگان قلعہ سیانی معہ قبائلان

چند کپنی سفرنیا کی بتاریخ ۱۴ مقام میرٹھ میں روڑ کی سے آئیں اور جب اونکو حکم ہوا کہ سب اپنے ہتھیار حسب الحکم جزل صاحب کے سپرد کر دو تو سپاہ مذکور نے انکار کیا اور اپنے کمان افسر کپتان فرید صاحب کو بغلولہ بندوق ہلاک کیا اور ہلاک کر میدان میں قیام پذیر ہوئے مگر تو بچانہ سپاہی اور گارڈ ونگوں نے اونکا تعاقب کیا اور پچاس نفر سپاہ معتمدین قتل ہوئے اور اکثر گرفتار آئے بعد ازاں سپاہ گرفتار شدہ نے ارادہ فرار کیا اور اس ارادہ میں ۹ نفر سپاہی اور مقتول ہوئے دو کپنی نے ہتھیار سپرد کر کے دیے اور میرٹھ میں مقیم رہیں

ایک ہندوستانی کا بیان جو بھوبلی اس معاملہ سے واقف تھا اس طرح فرماتا ہے کہ بتاریخ ۱۴ مارچ قریب شام بوقت نواخت شش گنڈہ کے جب صاحب لوگ گرجا گھر جاتے تھے کہ افسر سوم اپنے گھوڑوں پر زمین کر کے سوار ہو کر بطرف جھلانہ روانہ ہوئے

اور فیروز شہر شہب کے درخواست واسطے رہائی اپنے ۵۵ نفر سواران کے کی اور اپنا مطلب حاصل کر کے واپس اپنی چھاوئی میں چلے آئے مگر خانہ زین سے باہر نہ آئے اور نہ اسلحہ اپنے جسم سے جدا کیے اسی اثنا میں حربٹ ۱۱ و ۲۰ اسلحہ شامل اونکی ہو گئی تمام افسران متعلقہ برسرہ حربٹ پر پٹ پر جمع ہوئے اور سپاہ کو فہمائش کرنے لگے مگر کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا اور سب سپاہ نے ایک مرتبہ بند و قلع کی سکین اور اکثر افسر و فکھ ملاک کیا اس عرصے میں خبر سرکشی کی میم ہاے مقیم میرٹھ کو پونہچی اور سب چھاوئی گورہ کی طرف روانہ ہوئیں اس میں سے بعض صاحب یعنی مسکند و مدد صاحب اور حیمبر صاحب کی میم مدد عیال و اطفال کے بحالت خوار و زبون قتل کی گئیں اور اونکی لاشیں سجای زمین کے سپرد شدہ مکانات کی گھنٹین مجھ و فساداگر زری افواج کے باشندگان صدر بازار و ساکنان دیہات قرب و جوار نے کھارنگری حیرت باندہ کر اور باتہ نظم کا دراز کر کے اول تو قیدیان چلیخانہ کو جو قریب ۱۲ نفری کے تھے اور جن میں اکثر دائم محبس تھے رہا کیا بعد ازاں شہر میرٹھ کو ٹوٹنا شروع کیا معتمدین افواج نے بعد از قتل کرنے صاحب لوگوں کے میم صاحبوں کے اور انکو اطفال کو جو سامنے اکثر بہت خرابی کی اور اپنی چھاوئی کو جلا کر اور دیگر عمارات قرب و جوار و آڑو سے نالہ جو درمیان چھاوئی کے جاری ہے سوخت و تاراج کر کے بطور کوچ سپاہ تین گروہ آگے پیچھے اور وسط میں قریب کر کے بجانب دہلی روانہ ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ چھاوئی میرٹھ میں سپاہ گورہ کثرت تھی اور ہر طرح کا ساز و سامان حرب و دوغاکا آمادہ و آلات تمام سپر بھی تعاقب ان بد معاشوں کا نہ ہوا اور معتمد جنکا قلع و قمع رستہ ہی میں ہونا ممکن اور مناسب تھا بوجہ راحت و سبب دغدغہ داخل شہر دہلی ہوئے

تیسرا بیان اس فساد کا اس طرح ہے

تین سو و ستم ماہ میں روز کیشنبہ وقت شام جب قدرے سپاہی گورہ واسطے آدھے نماز کے گئے تھے حربٹ بستہ ہوا گانہ ہندوستانی نے فساد شروع کیا اور حربٹ ۱۱ کو واسطے شامل ہوئے بولایا فوراً سپاہی جمع کر نیل فتر صاحب کے پاس جا کر تھوڑا سا اسلحہ ہٹے کر نیل صاحب نے اسلحہ عنایت فرمائے اور ہمراہ اونکے پر پٹ پر تشریف لیا کہ فہمائش سپاہ حربٹ بستہ کی شروع کی مگر سپاہ مذکورہ نے نہ نال کر نیل صاحب کو گولی سے مار کر زمین پر گرا دیا افسران دیگر جو اس ہنگامہ میں مقام پر پٹ پر آئے سپاہ کے پاس سے جان برباد ہوئے رسالہ سوم نے جب یہ شور و غل سنا تو وہ بھی اپنی چھاوئی سے باہر آئے اور شریک معتمدان ہوئے اب ہنگامہ پیش رفتی اور قتل کا رپا ہوا اور کوئی انگریز بلا تیز رفتہ و عمر یعنی بغیر حفاظت کو نہ آناٹ و طفل و جوان و پیر کے جو اونکے سامنے آگیا گویا موت کے سامنے آگیا تھا ایک گروہ معتمدان بطور جملہ نہ گئے اور جو سپاہی رسالہ سوم ایک روز پیشتر باعث نہ لینے کار توں کے قید ہوئے تھے اونکو رہا کر کے اپنے ساتھ لے آئے بعد ازاں بد معاشان صدر بازار شامل معتمدان ہوئے اور جو کچھ برروسے کا رآیا نادیدنی اور ہشیدنی سے کوئی نیکو واقعہ چھاوئی ہندوستانی ویرانی اور سوختگی سے نہ بچا اور اکثر افسران ۲۰ حربٹ طلسمہ اجل ہوئے مگر افسران ۱۱ حربٹ کو اونکے سپاہیوں نے حفاظت کی اور اکثر اونہیں کے اس ہنگامہ میں جان برباد ہوئے

ایک تروپ تو چنانہ اسی اور ایک باڑی کاموہ تمام راہیل شہر متروک سپاہ ڈراگون فوراً موقع فساد پر موجود ہوئے اور چند گولہ گریپ اوس جانب کو راہی کیے جب برروسے آواز فنگ آتی تھی مگر باعث تاریکی شب اصل مقام معتمدین کا معلوم نہ ہوتا تاکہ گولہ شہر پر جا کر گرا کر ہوتا

ایک تروپ ڈراگون کا بزودی ہرچہ تمام جانب جملہ خانہ روانہ ہوا کیونکہ مخیلہ حکام میں خورایہ خیال گذرا کہ سپاہ اول قیدیوں کو رہا کرے

مگر کم نصیبی دیکھنی چاہیے کہ ترو بزدل کو کارستہ گم ہو گیا اور وہ اس وقت گردش کما کر مقام چلجانہ میں پہنچے کہ جب تمامی مجوسین فرما ہو چکے تھے

اور جب فوج گورہ چاؤنی ہندوستانی میں وارد ہوئی تو سواسے شعلہ کے اور کچھ دھان نہ تھا اور نشان کسی مکان کا اوس جانب شعلہ کے باقی نہ رہا تھا ہندوستانی آدمیوں نے اوس وقت تک فساد نہ کیا جب تک سپاہ راہل نے گولہ رانی شروع نہیں کی اور جب گولہ سپاہ گورہ پھر ہوئے وہ تمام روگردان ہو کر رو بفرار لگیئے اور سپاہ گورہ نے چند میل تک تعاقب کر کے حدود شہر سے فتنہ انگیزوں کو باہر کر دیا

شب یازدہم میں کوئی امر فتنہ انگیز ترو وقوع میں نہ آیا سواسے اسکے کہ طوطیہ اسبان تو بچانہ جو خالی تھا اوسمین شعلہ جا کر رہا جسکے سبب بجاسی خرابی کے ایک فائدہ حاصل ہوا یعنی اوسکی روشنی سے واضح ہوا کہ چند گوجر شرک فساد تھے ایک مصیبت زدہ اپنا حال اس طرح بیان کرتے ہیں جس سے واضح ہے کہ وہ اور اوسکے عیال اطفال کس طرح امداد الہی سے جان سلامت لے گئے

قتل نامیدنی جو نتیجہ اس فساد کا مقام نہا میں ہوا تھا اوسے قدر قریح تھا جسقدر اتفاقیت و خلاف توقع تھا میرا بیگم از بس کہ چاؤنی سپاہ ہندوستانی میں واقع تھا اول لقمہ طعمہ شعلہ ہوا میں اور میرے عیال و اطفال کو داکم شراب میں جو زمانہ خانہ میں تھا ہاگ کرنا ہا گیر ہوئے اوس مامن میں ہمارے قدم رکھنے کی دیر تھی کہ معتمد داخل بیگم ہوئے اور جو اسباب وغیرہ اوسمین تھا اوسکو الٹا گادی خدا کو برا حیم و کریم ہے اوسنے معتمدین کو ایسی ہدایت کی کہ وہ نزدیک اوس مکان کے نہ آئے جس میں ہم تھے اور جو صرف پنج قدم کے فاصلے پر بیگم تھے واقع تھا اور اوسکی کریمی پر نظر کر فی چاہیے کہ شعلہ بھی اوس مکان تک نہ پہنچا بعد جلد جانے معتمدین کے میرے نوکر ہمارے پاس آئے اور میرے بدن پر لباس خدنگاران رہست کر کے میری سیم کو بطور آیا بجلی کیا اور ہمارے چہرے پر رنگ سپاہ کے چھو باغ میں لے گئے اور اپنے چار یا پونے نیچے چھو مخفی و تنواری کیا تین مرتبہ معتمد میری تلاش میں آ گئے مگر ہنگاروں نے یہی کہا کہ صاحب تو بیگم میں حل گئے کہ اوس عرصہ میں میرے باغبان اور چوکیدار نے یہ مشورہ کیا کہ الکی مرتبہ اگر معتمد اگر تلاش کریں تو صاحب کو معتمد صاحبہ جو کہ دینا چاہیے مگر شکر اوس حافظ حقیقی کا ادا کرنا چاہیے کہ فوج گورہ اس اثنا میں آ پونچھی اور میں خوراجا کو انکی حفاظت میں بپاہ گیر ہوا تمام میرا اسباب اور کو اخذ وغیرہ جو تھے خراب و برباد ہو گئے اور ہر چیز چھو خاک سپاہ ہو گئی میری گاڑیاں وغیرہ نیم سوختہ و بیکار ہو گئیں اور گنومے معتمد لے گئے کل نقصان میرا قریب آٹھ ہزار روپے کے ہوا جس شخص نے میرے بیگم کو آگ لگائی تھی وہ بزدل شعلہ گرفتار ہوا اور شناخت ہو کر بہانسی دیا گیا

بیانات مذکورہ بالا کے ساتھ ایک اور احوال ذیل میں درج کیا جاتا ہے جو ایک صاحب نے کہ افسران حرب بستم میں سے تھے دربارہ اپنی جان بری اور حفاظت کے شہر فرمایا ہے فی الحقیقتہ جان سلامت لیجا نا ایک تنہا آدمی کا ایسے موقع پرست کہ درمیان معتمدین کے ہفتہ آدھونماش بھی باز آئے نہ حرکات فساد سے کہ نہ ہوا اور ایسے وقت میں کہ جو وقت نائے معتمدہ شعلہ درہم کو از ہما ز نہیں بروز کیشنبہ تاریخ ویم ماہ مئی وقت ساڈھ پانچ بجو شام کے اکثر افسران حرب بستم بیگم کان افسرین کھیا بیٹھے تھے کہ نقشب ثیل صاحب خیر اللہ کے چاؤنی میں کو فساد ہو گیا ہے تمام افسران موجودہ چاؤنی کو روانہ ہوئے اور دھان جا کر دیکھا کہ کچھ علامت فساد کی ظاہر ہو رہی

اور کچھ غور و غل نہیں اور سپاہی تمام خاموش ہیں تو انکو یہ خیال ہی نہ آیا کہ اپنے نئے مقامات پر جا کر حملہ وغیرہ زیب تن کریں سپاہ نے افسران
نہ کوہن سے یہ کہا کہ ہم نے شناسہ کیا سپاہ گورہ واسطے قبضہ کرے میگزین حبس طبع کے اتنی ہے افسران محدودین چادنی میں پرستی
اور سب کی تسلی اور اطمینان کیواسطے یہ کہتے تھے کہ جب تک تم سے کوئی امر ناشایستہ طور میں نہیں آتا تاہم میگزین متاڑے پاس
رہے گا جب وہ قریب میگزین کے پونچھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہشتادگان شہر اور ساکنان صدر بازار کثرت صدر بازار سے میگزین
تک جمع ہیں اور میگزین کے گرد تو ایک جم غفیر جوم آ رہے ہیں کپتان ٹیلر صاحب نے کپنی گرائڈیل کو حکم دیا کہ لاشیاں بیکر اوس گروہ کو ترش
کریں کہ کسی سپاہی نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی اور طنز و رچی اور بلجے والوں نے جو قوم کے عیسائی تھے تعمیل حکم کی بعد از قریب
پانچ گھنٹہ کے جس عرصہ میں افسر لوگ سپاہ کو فہمائش کر رہے تھے اور انکی طماننت میں کوشش کر رہے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ
اکثر سپاہی اپنی اپنی بندوق پر اٹھ کر لیکر ہباگے جاتے ہیں افسر بھی انکے تعاقب میں گئے اور فہمائش کی کہ اپنی چادنی میں جاؤ
اس عرصہ میں انکی سپاہیوں کا ہوش کوب چادنی میں گیا اور اسطرح پر زبان آور ہوا دیکھو انگریز لوگ آتے ہیں اگر کوئی پاس
سپاہی کا ہے تو آؤ اور جو کچھ کرنا ہے پکرتہ کر لو بازار کی آدمی بھی اس کے ساتھ متفق لفظ ہوئے اب اکثر سپاہ کپنی کپنی کی
بابر آئی اور افسران کو کورین سے ہر چند بہت فہمائش کی اور کچھ آدمیوں کو باز بھی رکھا مگر اکثر سپاہی بطرف میگزین روانہ ہوئے وہاں
پونچ کر سب نے ہتھیار لیے اور اراحمیٹ کے کرنل فیس صاحب کو جو قریب میگزین کے آئے تھے بغور لہ لٹنگ مقتول کیا
اور کپتان میگزین و غلہ صاحب متعلق بہتر حث اور تری کر صاحب متمم مدراس کو بھی بعد از ان ہلاک کیا باقیانندہ افسروں نے جگہ جو کہ
صدر بازار میں قائم رہی اور فوج میرہ کو روکا گولیاں چار و نطف سے نکال قطرات باران اور پرستی تھیں اس عرصہ میں محشی شخص نے
اونکو خبر دی کہ افسران کو کورہ بالا ہلاکت کو پونچ گئے اور اکثر سپاہیوں نے اونسے کہا کہ تم اب یہاں سے سچ جاؤ افسران موصوفین
بافسوس تمام مقام نہ کور سے روانہ ہوئے اور جب وہ چادنی سے باہر آئے تو سپاہ انکے تعاقب میں ہباگے یہ حال ملاحظہ کر کے افسران
نہ کوہن بھی تیز قدم ہوئی مگر بعد از ان حرکات غصہ آنی سپاہ کو نرم قدمی ملا کر کیا اس حالت پر بھی افسران حبس طبع کے کوئی امر خلاف
مرواگی یا سوئے شجاعت نہیں کیا یعنی لفظ ہر خبر صحاب نے بعد از قتل ہونے تین افسروں کے ارادہ میگزین جانے کا کیا اور اٹھا
راہ میں گیارہ گولے کہا کہ اونا گولہ لگا کوئی اون افسر زمین سے گولہ بے ہتھیار تھے ایسا نہ تھا کہ جسے قاتل سچ چادہ راستی پر لگا
سپاہی ہتھ کے کیا ہوا اور بصورت آخراف معنہ بن سہم جگہ پاس بنا دینا اور کسی ہوئی تھیں بضر بات مشت زمین پر لگا دیا مگر غور
ہر ایک ایک وقت سے اور کسی وقت جنگ کرنا اور کسی وقت گریز کرنا مصلحت وقت ہو تہا اب وقت گریز کا آگیا تھا اور جان بے سلا
یجا نامہ ایک افسر حبس طبع کا بغیر تائید غیبی اور کم از کم اسی تھا کہ کیوں جب لفظ ہر خبر صحاب کا گولہ لگا گیا پیشتر نہ کور ہوا ہے مارا گیا تو یہ
صاحب زمین پر گئے اور اکثر سپاہ نے جو ان سے چند قدم کے فاصلہ پر تھے گولیاں اور بارین مگر صاحب کو کوئی نہ لگی اور صاحب صبح
وٹانے اٹھ کر ہباگے اور ایک مکان میں جو ہسپتال کے حلقہ میں خدشکار و نیک واسطے بنا تھا جا کر مخفی ہوئے کپتان ارل صاحب بھی
پرسوار جمع معنہ بن اور ہتھ غلہ میں سے ہباگے اور گولہ لگا دیا مگر کوئی سپاہ نہ پونچا کپتان کو اس صاحب کی گردن پر
ایک گولی لگی جسکے بعد وہ بھی ہباگے اور سپاہی اور مدعا نشان بازار انکے تعاقب میں ہوئے مگر صاحب موصوف کو ٹی کو ٹی ہباگے
ہوئے ایک گولی کے نزدیک پونچے جو تیزی تمام ہباگے جاتے تھے اور اوپر سوار ہو کر جان بے سلاست لگے کپتان ٹیلر صاحب لفظ

مندرس صاحب اور لفٹنٹ ٹیلا سیم صاحب لفٹنٹ ٹیلا سیم صاحب اور ڈاکٹر ایڈلی صاحب باہم اتفاق سے مکان
اور پیادہ چلے جبر جاتے تھے کہ وہ کثیر معسدين کا نظر پڑتا ہمارے ایک گلی کوچہ جادہ دراستہ مکان و احاطہ ایک بہت مجموعی کھیتی
کی نظر آتی تھی جس سے صورت ممت اور بنا ہی فرنگیان رونمائی غرض کہ صاحبان موصوفین اٹھتے ہوئے اور معسدين سلمہ کو نصیبات
سے پاکیزتے ہوئے کرنیل امٹ صاحب کی کوٹھی تک پہنچے اور وہاں جا کر مکانات خدنگاراں میں جو خالی پیسے تھے جاگزیں
یہاں سے لفٹنٹ مندرسن صاحب اور لفٹنٹ ٹیلا سیم صاحب اور کپتان ٹیل صاحب علیحدہ ہو کر دوسرے مکان میں گئے اور شناخت ہو کر
نزل معسود کو پہنچے اس طرح پر کچھ مکانات میں یہ صاحب تھے اور ان میں ہی دست آئین فساد دراز ہوا اور یہ شب شکہ کو پاکوب کرتے
ہوئے نکلے اس اثنا میں کپتان ٹیل صاحب تو اسی وقت گروہ معسدين کے ہاتھ سے جان بحق ہوئے اور لفٹنٹ سل صاحب اور
لفٹنٹ مندرسن صاحب کے اوپر کوئی ٹھکانہ نہ تھا کہ وہاں سے نہ بول نہ مروت سے مرنا تھا جب یہ دونوں صاحب
اون گولیوں سے کچ کر کسی طرف کو بہا گئے تو اور معسدين رو بہ رو ہوئے اور انہوں نے بزخمائے شمشیر دونوں صاحب کو پارہ پارہ کر کے
اس طرح کاٹا کہ کوئی عضو یا استخوان ثابت نہ باقیانہ تین صاحبوں نے عہد کیا کہ اگر مرنا چاہا ہے اور اگر یاں ہاتھ میں لیکر ایک معبد گاہ
میں جو کہ تل صاحب کے عاظمین تعمیر تھا پناہ گیر ہوئے قدرت خدا اور برکت معبد گاہ سے اونکی نجات ہوئی یعنی تمام عاظمین وہی
ایک مکان اسباب آتش و قذیہ سے بچا اور پانچ گنٹہ تک یہ تینوں صاحب ویاں رہے بعد ازیں اونکو خبر ہو چکی کہ فرج گورہ آگئی ہے شکر
وہ دانے نکلے اور شامل فرج ہو کر اس قتل غام اور مرگ ناگمانی سے محفوظ رہے

یہ تمام قتل اور خونریزی اور تلف جانہ سے بنی نوع جو اکثر مقامات میں وقوع میں آئے ہرگز واقع نہ ہوئی اگر مفسد مقام دہلی تک پہنچتے
اور ستمین ان کا علاج قرار داتمی کرنا باعث موجود ہونے افواج گورہ مقام میرٹھ کچھ مشکل نہ تھا یہ اظہر من الشمس ہے کہ رافیل غصتم
وقت شام بہشتیاء خبر فساد جمع ہو کر نظر حکم تعاقب معسدين تھے مگر نصف گنٹہ تک اونکو حکم نکلا اور جب حکم ملا تو یہ ملا کہ آہستہ آہستہ بطور
کوچ سو گواران قدرن ہوا اور تیز گامی کہ جسکو زبان انگریزی میں ڈبل کوچ کہتے ہیں ہرگز نگریں بروقت وارد ہوئے موقع فساد پر اور
دیکھتے عذر اور خونریزی معسدين کے نائرہ غضب شجاعان ولایتی کا جوش میں آیا اور وہ مستعد اس امر کے ہوئے کہ بزدلی پر چڑھتا ہے
تعاقب معسدين کر کے خاک وجود و کیشان جسمیں آتش فتنہ بیجا شعلہ و ہور بارتا تھا تباہ و توب و فنگ رعد آہنگ اور آب شیشہ دلاوری
و مردانگی سے فرو کر کے برباد دیون مگر بجلاف مناسب وقت اونکے دل پر جوش سر دہو گئے کیونکہ اونکو کوئی حکم مناسب نکلا بلکہ
زیادہ تر بیچ اونکو اس امر سے ہوا کہ کوئی کار شجاعت و دلاوری اونسے نہ لیا گیا اور شہر بقدر وہ لوگ ناظر حکایت معسدين سے ہستانی
ہر چار طرف روان اور دوران تھے اور شور و غل مچا ہے تھے اور بازار غارتگری اور آتش زنی اور قتل و خونریزی کا گرم کر رہے تھے
اور ان شجاعان میدان صفت آرائی کو حکم سر کرنے انواب کا یا اگر قمار کرنے معسدين کا نڈیا گیا زیادہ برین ایک امر یہ ہوا کہ بعد ازیں دلاوری
ولایتی کو حکم ہوا کہ واپس آہستہ پختہ پر جا کر تقیم ہوں اور اس طرح زیادہ از نصف چا وانی دست نظم و غارتگری سرکشان چوڑ و سے حرکت ہائے
ہستستانی بنے بعد از صدر و کر کے ہر ایک امر قادی و ستم کے کوئی دقیقہ و قائل اندازسانی سے فرو گزشت نکلیا اور میں بعد بقیع و غیر وزی
روانہ مقام دہلی ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ تعاقب ایسے بکر دار و نکاحا مجد و جہاد فی سبیل اللہ کو مقام میرٹھ سے دور جہاں سے ولایتی من کل
الوجہ اس سستہ اور پیرستہ موجود تھیں جو یہ حادثات دیکھ کر سچ و ناب کما رہے تھے کہ سب طرح حکم ہو تو اون بکر دار و نکاحا بادشاہ اسال شہنشاہ

پونچاؤن مگر کوئی حرف مطلب دلی گوش نواز سماعت نظر ان ہنوا جو رستہ معتمدین نے پکڑا تھا وہی معلوم ہوا اور یہی ظاہر تھا کہ ہر ایک صاحب ولایت زاجو دہلی میں مقیم ہے اور عین سے ایک ہی دستِ تظلم بد معاشان جنگی سے جان برہنو گاماگم تاہم کوئی امر ان کی طاقت کا حصہ نہ ہو رہا تھا اور صورت ایسی فروگزاشت کے کچھ مقام تعجب اور استناب نہیں جو فوج دہلی نے بغور وار دہونے معتمدین میں بڑے کے شمولیت ان کی اختیار کی کیونکہ ان کو اور زیادہ تقویت اس خیال سے ہوئی ہوگی کہ خبر دہلی سپاہ ہندوستانی نے جو میرٹھ میں تھوڑا کیسا کارنامہ کیا اور باوصف موجود ہونے ایسی فوج کثیر گورہ جو اس قدر آراستہ اور پیراستہ تھی کہ جس کا ثانی ہندوستان کے کسی مقام پر پہنچا نہ تھا اس کا ایک موسے تن بھی آزار کش ہوا اور یہ بھی کچھ مقام تعجب نہیں جو بعد ازیں اور بواوید حالات وقوعہ بالا شہر دہلی عجیب و غریب داسے معتمدان و سرکشان ہوا

دہلی

تاریخ الہ سنہ ۱۱۵۱ بمطابق ۱۷۳۸ء میں اپریل یعنی قریب ایک مہینہ گیارہ روز پیشتر وقوع اس بلوہ کے ایک اشتہار جامع مسجد میں اویزاں کیا گیا تھا اور مضمون یہ تھا کہ تاریخ الہ سنہ ۱۱۵۱ بمطابق ۱۷۳۸ء میں دہلی لوٹی جاوے گی اور بڑا کشت و خون ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ اس وقت حکام نے کچھ توجہ اس جانب نہ کی اور جیسے اور امور میں مشغول تھے اس وقت میں ہنسی میں ٹالے جاتے تھے یہ بھی اخبار نوکیان اضلاع شمالی و مغربی نے ہنسی میں ٹال دیا تھا اور اسی سبب سے پھر کچھ خیال اس کا کیسے دلی میں نہ آیا جب تک کہ تاریخ الہ ۱۱۵۱ بمطابق ۱۷۳۸ء میں سپاہیوں نے کچھ سواری اور پیادہ قیسے رسالہ اور جرنیلا ۱۱۵۰ ہندوستانی کے تھے بجانب شہر دہلی رہ گرا ہو کر صبحی وقت سے تاریخ مذکور کے پل کشتی سے عبور کر کے داخل شہر ہوئے جو کچھ بیان واقعی باوجود مفصل حال بعد داخل ہونے معتمدین مذکورین کے شہر میں ہمو کو دستیاب ہوا وہ بذریعہ عرضی ایک منشی ملازم سحرچی سکر صاحب کے حاصل ہوا اور بحسنہ ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے

مضمون عرضی بروقت وارد ہونے اور پل کے سپاہیان معتمدین نے صندوق محصول میر کبر کو لوٹا اور ایک جھٹ سپاہ مذکور عبور دیا بذریعہ پل کے داخل شہر ہوئے اور پل پر ایک انگریز جو اسے دوچار ہوا تھا مار ڈالا بعد عبور جھٹ مذکور کے ملا جان نے پل توڑ دیا اور سوار گھوڑوں پر پار ہو کر بیکشتہ دہلی دروازہ داخل شہر ہوئے اور سواروں پر پشند کو ب انگوری باغ کو جو نیچے قلعہ کے ہے باین بارادہ گئے کہ بڑے صاحب کو دہان قتل کریں

کو تو ال شہر نے جب یہ خبر سنی فوراً اس میں فریاد صاحب کو اطلاع کی اور صاحب موصوف نے بزودی ہر جہاں شر حکم دیا کہ کو اغذہ شہر میں لیجاؤ اور خود دلی میں سوار ہو کر دہلی بہر کر اور دو سواران اردلی ہمراہ لیکر بجانب معتمدین روانہ ہوئے جب معتمدین نے صاحب موصوف کو دیکھا تو ان کے درپے جان ہوئے اور صاحب موصوف نے ایک معتمد ایک گولی سے اور ایک سپہ سالار معتمد کو دوسری گولی سے مار کر ہلکی میں سے باہر کو دھپسے اور براہِ من بچ قلعہ کے اندر جا کر دروازہ قلعہ بند کیا اور وہاں سے لاہوری دروازہ قلعہ پر پونچھا صوبہ دار گارڈ کو جو پھر پرستے حکم بند کرنے دروازہ مذکور کا کیا اور صوبہ دار نے فوراً تعمیل حکم کی اس اثنا میں ایک سوار معتمد نے دروازہ پر آکر صوبہ دار سے کہا کہ دروازہ کو لو صوبہ دار نے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں سوار سالہ میرٹھ کا ہوں پر صوبہ دار نے کچھ تامل کر کے دریافت کیا کہ اور سپاہی کہاں ہیں تب اس نے کہا کہ اور سپاہی انگوری باغ میں ہیں صوبہ دار نے تب اس کو کہا کہ جاؤ ان کو بھی لے آؤ تب میں دروازہ کو لوٹ گیا سوار سپہ سالار واپس گیا اور تھوڑے عرصہ میں سب کو لے آیا جب وہ سب دروازہ پر آئے تو صوبہ دار نے مذکورے دروازہ کو لوٹا

اور سب سپاہی داخل قلعہ ہو گئے

سمن فریز صاحب اور کپتان ڈگلز صاحب قلعہ دار نے ہر چند صوبہ دار سے کہا کہ یہ کیا دغا بازی ہے اپنے سپاہیوں سے کہو کہ قلعہ دار
 بہرین (کیونکہ اگر زیادہ نہیں تو ایک کمپنی کا گارڈ دروازہ قلعہ پر ہمیشہ رہتا ہے) مگر صوبہ دار نے کچھ نہ مانا اور صاحب کشن کو دشنام دہی کر کے
 کہا کہ یہاں سے چلا جا جب فریز صاحب اور کپتان ڈگلز صاحب نے یہ حال دیکھا اور کلمات خوش سُننے تو وہ دونوں ہانسنے بہاگ کو طرف اندرون
 قلعہ چلے گئے رہتہ میں سواران معند اونکے درپے ہوئے اور ایک نے ایک پستول طرف فریز صاحب کے سر کیا جس سے اونکو زخم ہو گیا
 اور وہ ایک دیوار کے سہارے کھڑے ہو گئے اس اثنا میں ایک اور معند آیا اور ایک ہی ضرب شمشیر سے اونکا سر تن چھٹا کر دیا ایک اور
 صاحب اس واردات جگہ خون کن کو اس طرح پر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص خشم خود دیدہ یوں بیان کرتا تھا کہ جب فریز صاحب کو کسی سوار
 معند نے زخمی غولہ لٹنگ کیا تو انہوں نے دو معند وکھو ومان مارا اور اپنی بگی پر سوار بہاگے گوز خیم سے خون جاری تھا اور کھلیے جڑا
 کی بہت تھی لیکن تاہم انہیں طاقت بگی چلانے کی باقی تھی کہ اس عرصہ میں ایک معند آیا اور اسے صاحب کے سس کو تلوار دی اور کہا
 کہ تو صاحب کو مار ڈال سائیس نے تلوار لیکر دیا سپاہی کیا اور صاحب کے سینہ پر ایسا تلوار کا ماتہ مارا کہ دل پاش پاش ہو گیا فقط بعد ازیں
 نے راستہ میں کپتان ڈگلز صاحب قلعہ دار کو سہی مجروح بھلا کیا پھر وہ قلعہ کے دیوان عام شاہی میں پونہچے جہاں انہوں نے دو ہی معند
 کو مارا وہ شاہی جنگ صاحب اور گھوڑہ و صاحب کی لڑکیاں تھیں اور وہاں سے دریا گنج جا کر سب کا نوٹو لگا لگا دی اس عرصہ میں
 ایک اور جھٹ معند دہلی شہر میں داخل ہوئی اور آتے ہی بد معاشان شہر کو کہا کہ تم شہر کو لوٹو اور ہیکو اسباب لوٹ کو ماتہ لگانا چاہے سواران
 معند جو دریا گنج کو چلا رہے تھے انہوں نے وہاں پہنچ کر زور میں ہونکو مارا اور باقی عیسائی جتنے وہاں تھے وہ سب بہاگ کر کوٹھی
 راج کشن گڈہ میں پناہ گیر ہوئے معند دریا گنج کو اس طرح تباہ و خاک سیاہ کر کے کوٹھی بینگ میں گئے اور وہاں اوسکو لگا کر بائج صاحبوں کو
 قتل کیا اور وہاں سے کوٹوالی جا کر بد معاشوں کو کہا کہ شہر کو لوٹو یہ شکر کو قوال بہاگ گیا اور اسے کوئی تدبیر چاہئے مظلومان شہر کی نئی بھاری
 معند ان کرنل سکر صاحب مرحوم کی کوٹھی پر آئے مگر اوسکو نہ چیر اور جتنے مکانات قرب و جوار گرا جا کر تھے اوس کو لگا دی اور جتنی سیم
 صاحب لوگ اور اونکے بچے ملے سب کو مار ڈالا من بعد بائج نفر سوار پشہ کو بچا دینی کو گئے اور جب نزدیک چا دینی کے پونہچے تو جتنے سپاہی
 وہاں تھے انہوں نے اپنے انفرنگلے بنگوں کو چلا نا اور جو انگریز اوکھلا اوسکو مارنا شروع کیا باقی سواران معند شہر میں میگزین کو گئے جب وہ
 نزدیک میگزین کے پونہچے تو چار انفرنگلے اور قریب ہزار آدمی شہر والے میگزین کے ساتھ اوڑ گئے دو جھٹ چا دینی دہلی نے کوٹوالی
 میں شامل معند ان ہو کر شہر کو لوٹنا شروع کیا اور دو جھٹ نزدیک لعل ڈگی روہر سے قلعہ کے مقام پیر پوٹین ایک گارڈ بدین خیال
 راج کشن گڈہ کی کوٹھی پر گیا کہ اوسے انگریز فیکو پناہ دی ہی اور فی الحقیقت اوس کوٹھی میں تیس انگریز سیم اور انکے بچے سے زیادہ پناہ گیر
 تھے وہاں پونہچا معند دن سے اوسکو لگا دی اور کوٹھی مذکور ایک دن اور ایک رات تک جلتی رہی مگر انگریز سب تہ خانہ میں محفوظ تھے
 روز دوم صبح کو معند دو توپیں میگزین سے لائے اور تمام وز انہوں نے کوٹھی مذکور پر گولہ اندازی کی مگر سیکو اسیب نہ پونہچا بعد ازیں
 معندین نے ہر مقام شہر کو لوٹنا شروع کیا کوٹھی کرنل سکر صاحب مرحوم جسکو معندین سریشے ماتہ بھی نہ لگایا تھا بد معاشان دہلی نے خود پناہ
 بتا کر ۱۳ معندین دوبارہ ان انگریزوں پر حملہ آور ہوئے جو کوٹھی راج کشن گڈہ میں پناہ گیر تھے اس روز انگریزوں نے بھی کوٹھی
 پر سے گولیاں ماریں اور تیس نفر معندین کو مقتول کیا مگر جب اونکے پاس سامان حرب و دغا کچھ باقی نہ رہا تو تیس انگریز باہر آئے اور چار

تہ خانہ میں رہے اس عرصہ میں ولیم شاہ بھی وہاں پونہچے اور عسکریں سے کہا کہ انکو ہمیں سپردہم کو باغی جہت میں رکھ کر انکی نگہبانی کرنا
مگر عسکریں نے کچھ خیال نہ کیا اور سبکو ترہ تیغ کیا

سترہ جرج سکر صاحب اونکی سیم معہ بال بچوں کے قلعہ میں پناہ گیر ہوئے جاسوسوں نے خبر دی اور عسکریں نے انکو قلعہ سے کو توالی میں
لیجا کر بصد خاوری ہلاک کیا ڈاکٹر حین لال ہندوستانی ڈاکٹر کو شعلہ خانہ میں اور انگریزی ڈاکٹر صاحب کو جہانخانہ میں قتل کیا تین دن تک
لاشیں مقتولین کی بے گور کفن پڑی رہیں اور ہر دو چار مہینہ عسکریں نے انکو اٹھوا کر دریا میں ڈلوا دیا

اب عسکریں نے بادشاہ سے درخواست کی کہ یا تو ہنگو دو مہینے کی خواہ دو اور یا پھر ارورینہ مقرر کر دو یعنی رسد وغیرہ ہر روز دلوادیا
بادشاہ نے سب مہاجران شہر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اگر وہ درخواست سپاہ کی پوری کر دینگے تو سب اپنی جانوں سے ماتہ دیوہیں
جو اخرون نے عرض کی کہ ہم میں ڈنک اور کو دال روٹی دے سکتے ہیں اور اس سے زیادہ ہم میں مقدور نہیں پسکر عسکریں نے کہا
کہ ہم لوگ تمہارے پرکربانہ کہہ سکتے ہیں جو چند روز ہماری زندگی کے باقی ہیں اونہیں ہم دال روٹی کیونکر کما دیں بادشاہ نے یہ کلام تمام
کر کے حکم دیا کہ چار دن روز ہنگو دلا کر دینگے

عسکریں نے اب دونوں ہر ایک دروازہ شہر پر چا دیں اور ایکہزار میں باروت میگزین چاؤنی سے لار کی اور تینا گولہ گولی وغیرہ
میگزین شہر میں تھا اور پھر قبضہ کر لیا اس شور و شر سے رشتہ شہر میں آنے سے بند ہو گئی اور ہر شے گراں ہو گئی یعنی آٹا ۱۳ ادر اور گندہ ۱۸ ادر
اور روغن زرد ۱۰ ادر کے لگا اور علی بنہ القیاس سب چیزیں اس طرح گراں قیمت ہو گئیں اور بچنے بچانی گردنوں کے تھے سب اڈہ کٹ
ہوئے اور سب نے لوٹنا شروع کیا بادشاہ نے رنج و فساد کو واسطے پانچ دہات گوجران کو طلبا دیا جو کوٹھی کر نیل سکر صاحب مرحوم کے
بقام باکس پور تھے وہ بھی لٹ گئے

بعد از لوٹنے دہلی کے دوست و سوار مقام گورگانوہ کو گئے اور مقام مذکور میں بازار آتش زنی گرم کر کے خزانہ کو لوٹا اور سات لاکھ چار ہجری
روپیہ وہاں سے اپنے ساتھ دہلی کو لے آئے اب عسکریں کے پاس نقد روپیہ زیادہ دہلی اور خزانہ گورگانوہ کا اکیس لاکھ چار ہجری روپیہ موجود تھا
اور یہ روپیہ قلعہ میں زیر جہت سپاہ عسند و سپاہ شاہی کے رکھا گیا ہے

اب مقام دہلی میں تین جہت ہیں ایک تو سرکاری اور دو دہلی کی اور دو سو سوار موجود ہیں اور باقی سپاہ عسکریں اطراف علی گڑہ اور گڑہ
ہو گئی ہے پچھن چند سیٹھ نے جو برائے مال اور ہنر سیدھے اپنی کوٹھی کو دست پر عسکریں سے باعث ہر روز دعوت کرنے سپاہ عسکریں
کے بجا کر کہا ہے اور صرف یہ ہی ایک کوٹھی وال ہے جسکو عسکریں نے نہیں لوٹا

ایک افسر ۳۸ جہت پادگان ہندوستانی کا اس طرح پر اپنی مصیبت کا حال جواب دہر باعث سرکشی دہلی کے پڑی تھی بیان کرتا ہے
یہ صاحب اور افسران رحمت مذکور سے جہاں کہ رہنمائی سخت سیاہ و سواران عسکریں سے دو چار ہوا اور انہوں نے اور کو جو جی خفیت ہی
کیا اور یہ صاحب ۴۰ تاریخ تک بی بی چودہ روز ویرانوں اور جنگلوں میں بہتے بہتے پڑے پونہچے اور اس عرصہ میں کیے مرتبہ غارت گردن کے
باترے بچے بیان یہ ہے کہ تباہی اقرب ساڑھے دس سچے صبح کے ایک میرانو کر ہاگتا ہوا میرے کمرے میں آیا اور اسنے کہا
کہ بڑی کل بلی پڑی ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ تمام سپاہ ہندوستانی میرٹھی دہلی کے لینے کو آئی ہے یہ ہی اولی خبر عسندہ کی ہے
پاس پونہچے تھی چونکہ میرٹھی چاؤنی میں تھامین نیز سرکشی یادہ جنگل انسانیں گھر صاحب جہن ۳۸ جہت ہندوستانی پر جا کر دیکھا جہاں

کناڈنگ اور کرنل نیوٹ صاحب دونوں موجود ہیں انہوں نے بھی یہی خبر تصدیق کیا اور کہا کہ ۴۰۰۰ حربت پادگان ہندوستانی ہونے پر
توپ شہر میں بھیجی گئی ہے اور دو دو کمپنی ۳۸ و ۴۰۰۰ حربت کی ہمارے پرچہ درمیان چھاؤنی اور شہر کے واقع سے قیام پذیر ہو گئی اور باقی سپاہ
جسٹیس منکروٹ کی آئین بھیجی بنجواؤنگی ہر اپنی چھاؤنی میں سنبھال رہے ہیں ہنگامہ دہی اپنے جنگل کے راستہ میں کپتان نکول صاحب سے
جو میجر برگیڈ کا کام کرتے تھے جسے ملاقات ہوئی مگر انہوں نے اتنا ہی بیان کیا کہ جو سواران جسٹس نے جو قریب ایک سو پچاس نفر کے
ہیں ان کی مشق کا قیام کر رہا ہے اور جو انگریز اور کوئٹہ سے آئے ہوئے ہمارا اسکو قتل کیا

تھوڑے عرصے کے بعد دوبارہ ان کو بالامیر سے جنگ کے بارے میں خبر شہر گئیں انکو دیکھ کر مجھے اطمینان ہوا کہ ۴۰۰۰ حربت
اور یہ دو تو سب واپس آئے ہیں معتمدین کے کافی ہونگی اور جو بعد ازین فوج میں آیا اسکا کبھی گمان ہی نہ تھا لیکن میں نے منظر
اختیار اپنا رورڈر اپنی طرف سے پہنچ کر دیکھا کہ کسا اور حکم دیا کہ گاڑی کے گھوڑے طیارا رکھو

قریب بارہ بجے دوپہر کے میرے نوکروں نے مجھے خبر دی کہ چھاؤنی دریا گنگ کے نزدیک قلعہ کے سب جل رہی ہے اور زیر یہ بھی کسا
کہ میری حربت کے صاحب اجیش اور صاحب کناڈنگ چھاؤنی کو گئے ہیں میں بھی سوار ہو کر گیا اور دیکھا کہ سپاہ کو سامان جنگ تقسیم ہوتا
میں وہ ہنسے اپنی کمپنی میں گیا اور سپاہیوں سے گفتگو کرنے لگا وہ سب تنگ ہیں معلوم ہوتے تھے اور سب نے کہا کہ ہم کو اس زمانہ
کے حال سے واقف نہیں بلکہ بہت سے سپاہی ظاہر میں کہ بند ہیں سے ناخوش معلوم ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ابھی ہم شہر کی تین
ہفت روزہ سے آئے ہیں اور ابھی روٹی پانی ہی نہیں کیا جواب اسکے میں نے اونسے کہا کہ یہ فساد غالب کہ تھوڑے عرصے میں
فرود ہوا دیکھا کیونکہ ۴۰۰۰ حربت اور توپیں واسطے سنبھال دی معتمدین کے روانہ ہو چکی ہیں میں نے یہ بھی اونسے کہا کہ مجھے یقین ہے تم سب
اگر ضرورت پڑے تو لڑو گے اور اپنا حق نمک ادا کرو گے جواب انہوں نے مجھے کہا کہ ہم نے سرکار کی پنی کا شک کیا ہے اور ہم بالکل
مستعد لڑنے پر ہیں انہیں سے ایک حوالہ نہایت شور و غل مچا کر اپنی صفائی ظاہر کرتا تھا مگر باخیر تمام اونسے یہ کل زبان سے نکلا
کہ ہم معتمدین سے لڑینگے یہی کہتا تھا کہ اگر کوئی غنیمت راجہ بابو اور گیتا تو اس سے لڑینگے

بعد عرصہ قلیل کے دو کمپنی یعنی نمبر ۹۰ زیر حکم کپتان شید صاحب اور کپتان گارڈ صاحب کی ہتھیاری کوریوٹ ہوئیں کہ وہاں جا کر
مقیم ہیں انہوں نے وقت روانگی ایسا شور و غل مچا یا کہ بیان سے باہر ہے معلوم ہوتا تھا کہ انکو کچھ خوشی ہے مگر اونسے کہہ کر اس پر
پرہیز انداز نظر نہیں آتے تھے میں اپنے سپاہیوں سے گفتگو میں مشغول رہا اور اونسے کلام باطلہ سے کوئی امر خلاف سب روٹھیں
ہوتا تھا اسے عرصہ میں خبر ہوئی کہ ۴۰۰۰ حربت نے بروقت پوسٹ پر اندر شہر کے نکالنے کے کیا اور سواران سالہ سوم سے اپنے
افسروں کو گواہ اور کچھ افسر قادیان کیا اب مقدمہ بہت سنگین معلوم ہوا اور سپاہ کو حکم کو چکا ہوا اور سب سپاہ پر پٹ تو بچا رہ جاتی گئی اور
صاحب برگیڈیر اور برگیڈیئر صاحب دونوں موجود تھے سپاہ کو حکم ہوا کہ کارٹوس جنگی بہرین انہوں نے تعمیل حکم کی باجے والوں کو بھی دفتر
اور سامان جنگ دیا گیا یہ بیان ہو ہی رہا تھا کہ کرنل بریلی صاحب ۴۰۰۰ حربت کے ڈولی میں وہاں آئے انکو بہت زخمی شدہ
لگے تھے اور کوارٹر گارڈ تو بچاؤ میں رکھے گئے میں نے بگوش خود سنا کہ وہ کسی افسر سے کہتے تھے کہ مجھے اپنے ہی سپاہیوں نے
سنگینین ماریں ڈاکٹر ستوارٹ صاحب جو فوجی حقو کے ڈاکٹر تھے وہ بھی شہر سے آئے وہ انہوں نے بھی بیان سن کر فریب
قتل افسران ۴۰۰۰ حربت کا کیا بے شہرہ ہر دست درمیان برگیڈیئر کے پاس اور برگیڈیئر اور کپتان ڈی تشریف صاحب تو بچاؤ دیکھ کر

یہ قرار پایا کہ جو اتواپ اور فوج موجود ہے وہ سب پہاڑی کے روبرو جا کر برج حندہ کے پاس قائم ہوں اس مقام پر تہا اور بیان کرنا چاہیے کہ زیادہ تر سپاہ ہمہ جہت اور دو توپن زیر حکم سچا سپاہ صاحب کے واسطے احانت گارہ مقیم کشمیری دروازہ کے بھیجی گئی تھی اب جیسا میں پیشتر بیان کر چکا ہوں باقی ماندہ فوج پہاڑی پر جا کر مقیم ہوئے اور دونوں ضرب توپ برج کے سامنے اسٹور پر لگائی گئیں کہ اونکی زور اسٹور پر جو شہر کو جاتا تھا تھی جو سپاہی باقی ماندہ ۸۴۰ رجمنٹ کے تھے اونہوں نے بجائے برج منکر کے ہتھیار لگا دیے تمام سیم صاحبان اور اونکے بچے وغیرہ آپا کر برج میں جمع ہونے لگے اور تھوڑے عرصے کے بعد بہت سے باشندگان شہر بھی آؤں گے اب خبریں قتل تمام انگریزوں کی جو شہر میں تھے آنے لگیں اور یہ بھی خبر لگی کہ جو سپاہی میگزن اور اور مقاموں کے پہرے پر تھے اور جو تینوں رجمنٹوں کے تھے سب نے کارسہ کار کرنے سے انکار کیا صاحب گنڈرپ نے اب ایک چٹھی لکھ کر حضرت شہر سوار کے میرٹھ کو روانہ کی اور دس بجے کے وقت حکم دیا کہ بذریعہ تار برقی خبر مفید سے کی اہلہ کو بھیجی جاوے صاحب مدوح نے بعد ازیں سب سپاہ کو جمع کیا اور اونے دریافت کیا کہ سب نے کئی فرماؤ کا کیا ہے بعض سپاہ نے کچھ کچھ عذر لاطائل درباب زبونی کا تو اس بیان کیے اس پر صاحب موصوف نے اونکو سمجھایا اور اونکو یقین کروا دیا کہ سرکار کا ارادہ ہرگز نہیں کہ کسی طرح اونکے مذہب میں خلل نواز ہوں اور اونکو کبھی ایسے کارٹوس جسے کچھ اونکو حرج واقع ہو نہ دے جانے اور کسی کو ہوتی رہی مگر سپاہ ترشروا و زار اض نظر پڑے میں اونکی نگاہوں سے مطمئن نہ تھا وہ سب پہاڑی کے اوپر گرداگر بیٹھے ہیں بھی اونکے پاس گیا اور وہاں میٹھ کر باتیں کرنے لگا اونہوں نے یہ خبر سنی کہ تمام افسران ۴۰ رجمنٹ کے مارے گئے بہت تاسف کیا اور کہا ہیکو یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا میں نے اونے پوچھا کہ تم سارے ہو گے یا مجھے اور میرے عیال و اطفال کو بلکہ تمام انگریزوں کو مارے جاتے ہوئے دیکھو گے اکثر سپاہ نے یہ کہا کہ جہاں ہمارا ایک قطرہ پسینا گر گیا وہاں ہمارا ایک قطرہ خون کا گر گیا اور شمس وہ بلحاظ ادب تمام پیش آتے رہے

اس مقام پہاڑی سے کہ بلند تھا ہم خوب اچھی طرح شہر کو دیکھ سکتے تھے اور وہاں اب کئی مقاموں پر آگ نظر آتی تھی بظاہر وہ مقامات انگریزوں کے تھے قریب اڑھائی تین گھنٹہ بجے سہ پہر کے گھنٹے دیکھا کہ بہت سا کچھ اور گیا اور ہم نے ہتھن جانا کہ میگزن اور گارا اداؤں کرنے کی بہت زور کی تھی اس سے ظاہر ہے کہ او میں باروت کم تھی

ہی ان اب یہ ہوا کہ جتنے سپاہی تھے سب اپنے ہتھیار لیے دوڑ پڑے جہاں وہاں نے قتل کر کے تھے اور نکل چکا اور اشارات یہودہ کر کے کہا کہ دو توپاڑے ہماری سپاہی کیونکہ گارہ ۸۴۰ رجمنٹ کا اس وقت میگزن پر استعینات تھا اور گئے اور ہم شہر میں جاتے ہیں بلکہ اونکو اس وقت روکا اور جانے نہ دیا آخر کار وہ پہر کچھ راضی ہوئے اور ہتھیار کو پھر قتل کر لیا میں اور افسروں کے ساتھ صبح میں نکلا اور میں نے اس وقت تک کوئی لفظ یہودہ اونکی زبان سے میں نے نہیں سنا صرف ایک جان سپاہی نے اٹھا کہا تھا کہ تھار اٹک پانی لیا ہا ہنر جانا

قبل از اوڑنے میگزن کے ایک گاڑی شہر سے آئی تھی میں نے اس میں کئی سپاہی اور کتبان و صاحب لٹنٹ دیوڑا اور لٹنٹ دیوڑا کے تھیں اور یہ سب صاحب متعلق ۴۰ رجمنٹ کے تھے لاشوں پر سیم صاحب کو کچھ پڑے ہوئے تھے بعد ازیں ان زبرد و فوجی ان جانب چلے گئے اور ہونی اور حیدر علی کے بعد کتبان مثیل اور گارہ صاحب میں پہنچے تھوڑے سا

اوسکے ساتھ تھے کیونکہ جو وقت آواز اڑنے لگی تھی اوسوقت بہت سے سپاہی انکو چھوڑ کر اپنی لہین کی طرف چلے گئے۔
 برگیدہ صاحب اداون دونوں کو لہو کچھ پتہ نہ آیا کسی صاحب کے تو پتہ نہ تھا کہ انکی تہیں درج صحیح کو روانہ ہوں نہیں میں اس منگایا تھا وقت واکے
 اداون دونوں نے اپنے سپاہیوں کو روانہ راستہ چھوڑ کر جو برج مذکور کو جاتا تھا وہ راستہ اختیار کیا جو چھوڑنے کا تھا اداون کو راستے میں تھوڑے
 سپاہی کپتان ٹیلہ صاحب کی جماعت کے ملے جنہوں نے کپتان صاحب کو چھوڑ دیا تھا اور فوراً تو پتہ نہ تھا کہ کپتان اداون صاحب کا نیز اور سب
 کو بھاگوا دیا سپاہیانہ کو نے چند گولیاں اور سپر گنیں اور انکو لطیف دریا بھاگوا لٹھ صاحب اور سازش جیسا یہ حال دیکھ کر ہبا کے اور اس برج میں
 سیرجی الٹ میں رہی دونوں صاحب اداون صاحبوں میں سے شہر میں گئے تھے اول بیان ہو چکے تھے بعد ازاں سپاہیانہ کو نے تو پتہ کو پہنچا
 اور جانب شہر روانہ ہوئے چونکہ حکم کرنا سپاہیوں کا اور لٹھٹا اداون صاحب کے اور سپر لہنا تو پتہ کا برج سے معلوم نہیں ہوتا تھا اس واسطے کپتان
 دی نثر صاحب نے جو تو پتہ کو شہر کی جانب جاتے ہوئے دیکھا سو اسوار ہو کر انکی طرف بائیں راہ وہ گئے کہ انکو پہاڑی پر لا دیں جو وقت
 سپاہیوں نے انکو آتے دیکھا اوسوقت انپر گولیاں مارنا شروع کیا اور صاحب کی سواری کا گھوڑا زخمی ہو گیا جب سپاہیانہ کو نے بڑے شہر
 کے پونچے تو انہوں نے وہی حکمت گر بھل صاحب کو دیکھا اور اوپر سے ہی بارش گولیاں شروع کی مگر یہ صاحب ہی بھاگ کر برج پر سلامت آ پونچے
 و نہیں بہت بد وقتیں اور سامان جنگ برج میں جمع کیا اور ہلکا اسید فوی تھی کہ اگر تو پتہ نہ بکڑھا دیتا تو عہدہ داران انگریزی اور سازش اور
 دیگر عیسائی برج پر تار آنے میں تھوڑے کے قایم رہ سکتے ہیں مگر یہ معلوم تھا کہ میرٹھ میں کیا ہوا

فریشام بعد از مشورہ جنگی عہدہ داران کے یہ صلاح قرار پائی کہ میرٹھ کی طرف چلو اور تمام سپاہی صاحبان دروہ لوگ جو قابل ہونگے
 تھے انکو گھوڑوں پر سوار کر کے وزیر آباد کے گھاٹ سے جو قرب چھوڑنے کے ہے جہاں پار ہو کر روانہ ہوں گے سپاہیانہ اور دونوں تو پتہ کپتان
 صاحب کی آگے بڑھیں اور پیادہ اوسکے پیچھے چلے سپاہی ہندوستانی جو ساتھ چلے مگر استہ اور نہایت بدلی سے بعد از اترنے
 پہاڑی کے چمنے دیکھا کہ گجیان اور توپیں کرنال کے راستے پر چلیں اور راستہ وزیر آباد گھاٹ کا چھوڑ دیا میں اپنے سپاہیوں کے
 ساتھ پیادہ چلتا تھا اس واسطے کہ میرٹھ کو براہ راستے سے افسر اور برگیدہ را در برگیدہ میجر ہی کے ساتھ تھے جب ہم
 قریب اپنی لہین ۳۸ رجمنٹ کے پونچے تو سب سپاہی سر خود ہو کر لہین میں چلے گئے اور کسی طرح دلا سے باہر کاوٹ سے گئے
 نچلے سپاہی سب تشر ہو کر اپنے اپنے چھپرے میں چلے گئے میرٹھ کے بھی جو کچھ نریک تھا میں ہی وہاں گیا اور اپنے گھوڑے کو بکڑھایا
 پایا میں اوپر سوار ہو کر لہین میں گیا اور سپاہیوں کے دریافت کیا کہ میرے ساتھ چلتے ہو مگر انہوں نے کہ جواب نہ دیا بلکہ بظاہر معلوم ہوا کہ
 میرٹھ لہنا بھی انکو ناگوار تھا مگر اسوقت تک وہ سب خاموش تھے اور کوئی حرکت سختی یا تشدد کی دھمکی نہ تھی اور میں نے بھی
 چوڑے گردہ نہیں علاحدہ علاحدہ جمع تھے صرف ایک سپاہی بدچلن معلوم ہوا اور اداون کپتان کا تھا اور جب میں نے اوس سپاہی کو دیکھا کہ تھے سپاہیوں
 گجیان اور کادیان کرنال کی طرف جاتے ہوئے دیکھ میں نے نہایت دشت اور خشن جواب دیا

بعد ازاں میں کرنال کی طرف بائیں راہ چلا کہ گاڈلین سے ملوں اور تھوڑی درجہ کار دونوں توپیں گاڈلین کے ساتھ گئیں تھیں میں وہاں
 کی طرف واپس آئی تھیں کیونکہ گولہ اندازوں نے کرنال جانے سے انکار کیا میں استی میں اکثر افسران زخمی تھے مختلف سے ملا
 وہ کرنال کی طرف بھاگے جاتے تھے انہوں نے متفق لفظ سوامی اسکی اور کچھ ڈکھا کہ اب کچھ باقی نہیں اور سب جگہ
 امن ڈھونڈنی چاہیے اب وقت قریب شام کے تھا اور کچھ تاریکی ہونے لگی تھی فقط

بیانِ ذیل جو دربابِ حرکات ۴۴ء حربت ۲۰ دیکر چھٹا ہے مقیم دہلی کے سپہ سالار تھے اس کتاب سے جس کا نام پچھلے آف دی میوٹی ایس دہلی یعنی حالاتِ معندہ دہلی ہے اور جو میر تقی میر نے لکھا ہے

جب خبر آئے معندانِ دہلی قتلِ چند اگر زان و مساری محمولِ خانہ میر جو ہر سو تھی چاند عمارت کے چاؤنی میں پونچھے تمام فوج کو حکم طیاری کا ہوا ۴۴ء حربت ۲۰ یادگانِ ہندوستانی جو قریبِ ہر حکامِ شہر کے تھے اول طیار ہوا دہلی میں کئی چھپان زبرد حکم کر نیل ریلی صاحبِ کشمیری اور وازہ پر واسطے روکنے معندین کے گھیریں اور دو اہلیانِ زبرد حکم میر تقی میر صاحبِ توپ کو ساتھ جانیکو واسطے کٹری رہیں کر نیل ریلی صاحبِ باعثِ ناواقفیتِ اصلِ ماہیتِ فساد کے اور تصورِ یکے کے فسادِ صرف بازارِ یوٹکا ہے اپنی سپاہ کو خالی بند و تون کے ساتھ لٹیکے اونکے خیال میں یہ تھا کہ اس فسادِ بازاری کو سنگینوں سے فرو کر کے معندین کو منتشر کر دینگے یہ فوج جب شہر میں پونچھی ناگہان سامنے سے چند سوارانِ معندہ نظر پڑے اور اونہوں نے آتے ہی افسروں پر حملہ کیا اور سپاہ سے کہا کہ ہم تم سے کچھ نہیں کہتے چون کہ افسرِ نکلوس فساد کا آنگا گمان ہی نہ تھا وہ سب آگے فوج کے تھے اور سپہ واسطے وار معندین کا اول اون پر ہوا اور گولیوں کا ربارین اور پستولوں کی اونکے اوپر پڑنے لگیں کر نیل ریلی صاحب کو اول تو گولی لگی اور بعد ازاں معندین نے کئی زخم شمشیر کے اونکو مارے اور دو تین عہدہ دار اور سپہ گولیوں سے زخمی ہوئے افسروں نے سپاہ سے ہر خبر لے کر کہا کہ بھوکو بھاؤ مگر اونہوں نے اپنی بند و قین پر کھینڈ کر کوششِ معندین کے ہنگامے میں کی بلکہ بخلاف اسکے چند دغا باز سپاہیوں نے کر نیل ریلی صاحب کے کئی زخم سنگین کے لگائے اس ہنگامہ میں کپتانِ ڈبلیس صاحب جو اس ہفتے کے واسطے گارڈ شہر پر تعینات تھے مقامِ فساد پر پونچھے اور چونکہ گارڈ شہر کے تھے جو گارڈین ۴۴ء حربت ۲۰ یادگانِ ہندوستانی میں سے تھے اس واسطے حکم طے گارڈوں کو دیا کہ طیار ہو کر مقابلہ معندین کا کریں اور چونکہ اونکی بند و قین پر تین اسلحے حکم کرنے کا دیا ان بد فاقوں نے انکارِ صاف اتباعِ حکم سے کیا اور ہر چند صاحبِ موصوف نے نصیحتاً و تحکماً کہا اونہوں نے کچھ خیال نہ کیا اور در جواب سوائے طعنہ آمیز اشارات و حرکات کے اور کچھ نہیں حاصل ہوا آخر کار اونہوں نے صاف زبانِ معندہ بیان کر دیا کہ ہم اون لوگوں کے واسطے کچھ نہیں کرینگے جنہوں نے ارادہ ہمارے مذہب کے بدلوانے کا کیا اور جو چاہتے تھے کہ ہماری ذاتِ دونو ہندو اور مسلمان کی بکریاں جو سے غرض کہ اونہوں نے اور بہت سے الزام غلط سرکار کو لگائے اور کہا کہ اب ہم اوسکا بدلہ لینگے اس عرصہ قلیل میں پانچ افسر ۴۴ء حربت ۲۰ یادگانِ ہندوستانی کرے یعنی کر نیل ریلی صاحب زخمی شد ہو کر اور کپتانِ اہلدار کپتانِ بردوار لٹنٹن ابدورڈ اور لٹنٹن وافر فیلڈ اور کوارٹر ماسٹر حربت ۲۰ ہی مارے گئے مگر گمان یہ ہے کہ ان صاحب کو شہر والوں نے جو شاملِ معندین ہو گئے تھے مارا اور لٹنٹن جیلو صاحب کو بھی اونہوں ہی نے زخمی کیا ایک سپاہی ۴۴ء حربت ۲۰ دیکر کا بھی زخمی ہوا اوسکے بازو پر زخم گولی کا آیا اس حالتِ بلوہ میں جب سرکشوں نے دیکھا کہ سپاہ نے اوسکا مقابلہ کیا وہ صرف کشمیری دروازہ کے چلے جہاں ایک چوٹا سا مورچہ بنا ہوا تھا اور اس میں مقامِ گارڈ کا بنا ہوا ہے اور اوسکے آگے سائبان اور صحن ہے مگر خوش نصیبی ہماری سے تو پچانہ زیرِ حکم لٹنٹن بس صاحب اور دو کپتان ۴۴ء حربت ۲۰ ہندوستانی وہاں پونچھیں اور سوارانِ معندین اور بدعاشانِ شہر کو ہر شہر میں بٹا دیا

۴۰ خبر اس چچا اور بد ذاتِ طریق ۴۴ء اور ۴۴ء حربت ۲۰ قریب گیارہ گھنٹہ بجے کے چاؤنی میں پونچھے اسکے مٹنے ہی سپاہیان ۴۴ء حربت ۲۰ ہندوستانی کو جمع کیا تو او میں سے قریب ایک سو پانچ نفری موجود تھی اور باقی مقامات مختلف چاؤنی میں اول ہی سیم

اور تعینات ہو چکی تھی یہ بات ماندہ سپاہی معہ دو توپوں کے واسطے اعانت کے زیر حکم میجر ایسٹ صاحب کے شہر میں بھیجے گئے یہاں ایک اور حرکت بھیمائی سپاہیانہ ۳۸ رجٹ پادگان ہندوستانی کی ظاہر ہوئی یعنی کپتان دی شیر صاحب کی توپیں اور ایک حصہ ۳۸ اور ۳۷ رجٹ کا پریٹ پٹل بھلا اور گریڈیئر صاحب نے ہر ایک کمان افسر سے کہا کہ وہ اپنے سپاہیوں کا ارادہ اس طرح پر دریافت کریں کہ اونسے بتا کر کہیں کہ حاضر ہو کر بطور دو بلٹیر یعنی از طرف خود درخواست دیکر شامل ہوں تاکہ معلوم ہو کہ جو قافلہ بین یا نہیں جب ایسا ہی عمل میں آیا تو تمام سپاہیانہ میجر ایسٹ صاحب حسب الطلب حاضر آئے مگر ایک بنفس ہی ۳۸ رجٹ کا اپنے مقام سے بل بہر نہر کام ۳۷ رجٹ کے سپاہیوں کو جو حاضر آئے تھے حکم بہر نے بند و قونکا دیا گیا اور انہوں نے بے تامل عمل حکم کی اور شہر کی طرف بانتظام تمام روانہ ہو کر تھوڑی دیر بعد دو پہر کے کشمیری دروازے پر پونچھے مگر وقت گزر چکا تھا یعنی معینین وہاں سے چلے گئے تھے اس واسطے اونسے سوائے اسکے اور کچھ فائدہ نہ ہوا کہ وہ وہاں جا کر قیام پذیر ہوئے اب معینین کہیں نظر نہیں آتے تھے اور نہ کہیں بتا یا کہ کمان گئے بہت سے سپاہی ۳۷ رجٹ کے بھی غایب تھے صرف کپتان اونکے زیر حکم میجر تریس صاحب کی دیان موجود تھیں

عرصہ قلیل کے بعد لاکھن افسروں مقتولین کی چاؤنی میں گاڑی پر ڈال کر بھیجے گئے اور میجر صاحب کی کون وغیرہ پڑی تھی جب ۳۷ رجٹ شہر کو چلی گئی تھی تو کپتان دی شیر صاحب معہ دو توپوں کے پیچھے رہ گئے اور انہوں نے چاہا کہ آگے بڑھ کر اس مقام وسطی بر قائم ہوں جس کے ایک جانب پختہ ٹرک چاؤنی کی تھی اور دوسری جانب رہسہ بیٹری کا تھا وقت تمام صاحب موصوف نے ۳۸ رجٹ کو واسطے گیسر نے راستے کے بھیجا اور انکی غرض یہ تھی کہ کپتان دی شیر صاحب کی توپوں کا قبضہ کر لیں اور کپتان صاحب حکمت عملی سے سپاہیانہ رجٹ مذکور کو اپنے توپوں کے گرد جمع نہونے دیتے تھے مگر تاہم تمام در چار یا پانچ سپاہی اونکے ہر وقت گرد گولہ افغانان اتواب مذکور کے رہے

قریب بارہ بجے دن کے سرج جھنڈہ والا میجر صاحبوں اور انگریزی سودا گروں دو دیگر عیسائیوں سے ہر گیا اور تمام مکان داخل شہر سے پھرتا اور کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ سیطرح کی ہدایت یا انتظام اس انبہ میں کہ تا یا اور شہر داخل کو دور کرتا اس موقع پر ۳۸ رجٹ لاکھ کپتان دی شیر صاحب کو خبر دی کہ اوسکے ایک بالٹیری نواز نے ۳۸ رجٹ کے سپاہیوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ایک ہی آواز گو کہ توب کی ہوئی تو سب سپاہی ۳۸ رجٹ کے پہر جاؤ نیگے اور سب انگریز کو قتل کرینگے مگر وقت گزر رہا تھا اور شہر میں آگ ہی آگ نظر آتی تھی

قریب تین بجے کے شہر میں ایک آواز ڈیڑی چیز کی اڑنے کی ہوئی یہ آواز میگزین کی اڑنے کی تھی سپاہیوں نے جیت و کیا ہوا تو کہا کہ بڑا آدمی جو نیل سے ہمارے آدمیوں کو اس طرح مارتا ہے کپتان دی شیر صاحب نے پہر بگڈیئر صاحب سے کہا کہ جو دو توپیں تحت حکم میجر ایسٹ صاحب کے کشمیری دروازے کو گئے ہیں ان کو پہر بلو اور صاحب بگڈیئر صاحب نے اسی بلو جب حکم دیا کہ وہ زیر حکم لفٹنٹ ایلی صاحب کے واپس آؤں تھوڑے عرصہ کے بعد حکم لیا کہ میجر ایسٹ صاحب ۳۷ رجٹ کو واپس لے آؤں عرصہ حاجی کے بعد دو توپیں زیر حکم لفٹنٹ ایلی صاحب کے ٹری راکٹس پر نظر پڑیں گویا چاؤنی کو پہر جاتی تھیں یہ دیکھ کر کپتان دی شیر صاحب نے نیوگل دیا کہ وہ اگر شامل اونکے بھام سرج ہوں مگر وہ نہ پہرین تو کپتان صاحب موصوف نے یہ خیال کیا

کشیلا و ونون نے آواز بیگل سنی نہیں اس تہا میں آوین جا کر قریب ایک گروہ ۱۰۰ حربٹ کے پونچھ پڑا اور انکے پونچھنے کا آواز سہارے لے
سند و نوپنکی گوش زد ہوئی اور فوراً تو میں شہر کی طرف جاتی ہوئی نظر آئیں کہ تیان و نوپنکی صاحب یہ دیکھا کہ بڑے پرہیزگار تو پونپنکی صاحب
گئے کہ انکو جا کر لے آوین جب قریب گولو کہی زد کے پونچھے تو انہوں نے حکم دیا کہ دستہ طرف ہو کر جلدی ہمارے پاس آؤ اب انکو معلوم
ہوا کہ سب تو پونپنکی شہر کی طرف جانیکا کیا تھا اکثر سپاہیوں ۱۰۰ حربٹ نے اپنی سند و قین انکی طرف کھین اور انکو ٹولا یہ حال دیکھ کر
کیتان صاحب نے اپنا گھوڑا پیرا کہ سب کو کو اسی جاوین اس عرصہ میں چہ گولیاں انکے اوپر آئیں تین اونہیں سے صاحب کے گھوڑے
کو گولیاں اور تین خالی گینیں گھوڑے کو ختم کاری لگے مگر اس قدر طاقت اوہیں باقی تھی کہ وہ صاحب کو برج تک لے گیا اور وہاں پونچھ کر
زمین پر گر کر دو نو تو قین اوپر سپاہیان ۱۰۰ حربٹ طرف کشری دروازے کے چلے گئے

زمین پر لڑ کر لیا دو نو تو زمین اور سپاہیان اس رست پر تشریف لے گئے۔
 تنہا گام وار دیو نے نعلینٹ دلوئے صاحب کے مین گار و مقام شمیری دروازہ میں سحر اسٹ صاحب نے ایک کسینی ۴۰
 رجسٹ کو روانہ کیا کہ جا کر دریافت کریں کیا سفید ازراہ شوق دیوار انگیزین میں واقع ہوئی تھی پیش قدمی کرتے ہیں یا نہیں مگر اس مقام
 پر اول کو گونگی ایسی خدمت ہوئی تھی کہ وہ خوف جان سے وہاں اکیدم نہ ٹھہرے تھے اور سب پنجاب شہر فرار ہو گئے تھے
 اب وقت قریب تین بجے کا تھا اور کچھ نشان معینین کا کشمیری دروازے پر نمایاں نہ تھا اس انسانین جھاونی سے حکم آیا کہ دو نو تو زمین
 زیر حکم نعلینٹ لہری صاحب واپس چھاونی کو بھیجی جاوین حسب احکام ان کو حکم دیا کہ بزودی مقام مذکور پر پہنچیں سحر اسٹ صاحب
 نے اب یہ ارادہ کیا کہ جو سیم صاحب مقام مین گار و زمین نیا گہر تھیں ان کو روانہ چھاونی کریں اور یہیں خیال حکم دیا کہ اول شکی گاؤں کی
 طیار ہواوے

طیار ہوا ہے بعد از عرصہ بعید کے وہی ذوق تو میں جو زیر حکم لفتنت لیلے صاحب کے چاؤنی کو واپس روانہ ہوئیں تین مقام شہیری دروازہ پر پہر آئیں مگر لفتنت صاحب اور گولہ انداز ان کے ہمراہ نہ تھے درامیون نے اگر بیان کیا کہ گولہ انداز چوڑ کر ہاگ گئے اور ہم یہ اون کے چاؤنی نجاس کے ہمراہ تو پون کے اکثر سپاہی ۲۸ حبش کے اندر کشمیری و اڑکھن تین چار چار ملکر آئے قریب ساڑھے چار بجے کے حکم ریگڈیر صاحب کا اس مضمون سے بنام سیر ایٹ صاحب صمد ہوا کہ جیسے سپاہی ۲۷ حبش کے اون کے ہمراہ میں گارڈ ہوں ان کو لیکر جلدی مقام چاؤنی میں آجاؤں جب یہ حکم سیر ایٹ صاحب کے پاس پونجا تو سیر بیرسن صاحب اور صاحب ڈبئی کلکٹر نے بیان کیا کہ ۲۷ رحمت کا مقام میں گارڈ سے جانا مناسب نہیں کیونکہ سیر بیرسن صاحب کی رائے میں یہ سپاہیانہ رحمت مذکور قیام مقام مذکور متعذر تھا اور صاحب ڈبئی کلکٹر کی رائے میں طریق ۲۷ حبش کا اون کے اوضاع و اطوار سے مشابہ تھا پس اس صورت میں مقام ۲۷ حبش کا مقام میں گارڈ بہت مناسب بلکہ انسب ہے مگر سیر ایٹ صاحب نے جواب کہا کہ چونکہ خاص حکم اون کے نام صادر ہوا ہے اس کی متابعت ان کو واجب اور لازم ہے پھر صاحب ڈبئی کلکٹر نے سیر صاحب سے درخواست کی کہ آپ حکم تعمیل میں کچھ توقف فرمائیے اور میں چاؤنی جا کر ریگڈیر صاحب کو ضرورت قیام ۲۷ حبش کا مقام میں گارڈ عیان کر رہا ہوں اور یہ کہ کسوار ہوئے تھوڑے عرصے بعد تو میں چاؤنی سے بغیر گولہ انداز ان کے کشمیری دروازے پر آئیں اور جب سیر صاحب نے اسے چاہا کہ تم سب جاؤ چاؤنی کے واپس بیان کیوں آئے تو درامیون نے جوابات لاطائل و بوج اس طرح پر دیئے کہ گولہ انداز تو میں چوڑ کر ہاگ گئے پس شکر سیر صاحب نے ان کو حکم دیا کہ ہمارے ساتھ چاؤنی چلو اور چونکہ بہت سی سہین زبان موجود تھیں پھر صاحب نے

خیال کیا کہ او کو بھی چاؤنی لیجا یا سہل ہوگا اور سبکو ایک ٹپی توب کے خالی کر دیا اور سوار کر دیا کیونکہ انکی ابھی گاڑی جبکے واسطے
 اول حکم آئیگا ہوا تھا اسوقت تک نہیں پونجی تھی چونکہ اب صاحب ڈیجی کلکٹر کو گئے ہوئے ایک عرصہ ہوا تھا کہ وہ واپس نہیں آئے
 میجر صاحب نے زیادہ توقع تعمیل حکم پر گھڑیہ صاحب میں مناسب نہ سمجھا اور سوائے ازین گارڈ کے حوالدار نے اونسے کہا کہ اوسنے
 کچھ آوازین بند تو کی چاؤنی کی جانب سنیں اور اب صاحب کو مناسب ہو کہ زیادہ توقع یہاں کریں درخصوت میجر صاحب نے
 ارادہ کیا کہ اپنی جرٹ کو چاؤنی میں لیجاوین اور افسران جرٹ مذکور کو حکم طیاری کا دیکر کوچ بولوا اور تو بچانہ کو حکم جہری دیا قریب ۳۰
 ۴۰ جرٹ کے میجر صاحب کے ہمراہ ہو کر بجانب چاؤنی روانہ ہوئے قریب سو قدم دروازہ سے باہر ہوئے ہونکے کہ سپاہیان
 ۳۸ جرٹ دروازے میں گھس گئے اور دروازہ بند کر لیا اب تو بچانہ بھی اندری رہا اور دروازہ بند کرتے ہی سپاہیان مذکورین
 نے اون عمدہ دارون پر جو باہر نہ نکل سکتے تھے بند و قین سیر کرنی شروع کیں کپتان گورون صاحب ۴۰ جرٹ کے اول بار
 گئے ایک سپاہی ۳۸ جرٹ نے او کو پیچھے سے گولی ماری اور وہ فوراً گر مر گئے بعد اونکے نفٹٹ او بی صاحب اسی جرٹ
 زخمی شدید ہوئے مگر اونہوں نے گرتے گرتے اپنی دونائی کی دونو گولیاں بجانب گروہ معندین سرکین اور بعد ازین جان بحق تسلیم
 کی ان میں اولٹن صاحب متعلقہ ۴۰ جرٹ نے جب یہ حال دیکھا تو وہ وہاں سے بھاگے اور دیوار میں گارڈ پر چڑھ کر خندق میں کود
 پڑے اور دوسری ٹپری پر چڑھ کر جنگل کی راہ سے چاؤنی کا رستہ لیا صاحب مذکور کہتے ہیں میجر ٹرس صاحب ۴۰ جرٹ کے
 سے جو ہمراہ ۴۰ جرٹ کے دروازے سے نکل گئے تھے بلکہ او کو ایک اونکے سپاہی نے بعد نہ دست زبردستی نکال دیا تاہم وہ دونو
 صاحب مقام ہٹاری پر جان بچ جھڑے کا ہی قریب چہچہ کے کونچے میجر ایٹ صاحب نے آواز بنا دی اندرون دروازہ کشمیری
 سنکر اپنے سپاہیوں کے طرف پر کر پوچھا کہ وہ کیا ہی جو سپاہی کہ اونکے نزدیک تھے اونہوں نے جواب دیا کہ ۳۸ جرٹ والے اپنے
 افسر فکرمادرست ہیں یہ سنکر میجر صاحب نے حکم دیا کہ واپس چلکر عمدہ دارون کی لنگ کر و مگر کہنے نہ مانا اور تمام خوش آمد اور چلو
 میجر صاحب کی بیگاہ تھی صرف یہ جواب ہوا کہ تھے ٹکڑے بچا لیا اور ہم سے وہاں جا کر کچھ ہوگا بلکہ ٹکڑے بھی وہاں کہو نہیں گے اور ہم کو
 پہنچے اون حرامزادوں نے اب تک بچا لیا ہی یہ کہہ کر سب سپاہی گروہ میجر صاحب کے آئے اور افراتفری برپا ہوئی ۴۰ جرٹ میں
 نے گئے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں معندین کشمیری دروازہ اون افسران اور سمیون پر بے سرو پا فرکتے تھے جو وہاں
 اندر دروازے کے رہ گئے تھے نفٹٹ سمتہ صاحب چار سپاہیان ۳۸ جرٹ سے بچ کر آخر کار ایک سپاہی سے
 گلزار سنگد کے ماترے سے مارے گئے مشہور ہے کہ سپاہیان ۳۸ جرٹ نے اس شخص کو اس امر قبیح کے واسطے عیسائی
 قتل سمتہ صاحب کی بابت اس واسطے پسند کیا تھا کہ اس شخص کو صاحب موصوف نے حسب تجویز کورٹ مارشل باعث غفلت
 بجا کر کرا عہدہ سے گھٹا دیا تھا اور نفٹٹ سمورن صاحب کی ایک زخم زانو پر آیا تھا اور فورسٹ صاحب کی نیم کشتانے چ
 ایک گولی لگی تھی باقی تمام عمدہ دار اور سمیون صاحبان سچ کے اوپر چڑھ گئے تھے اب فضل خدا و حکم ربانی سے معندین نے سرکنا
 بنادین کا موقوف کر کے بارادہ لوٹ جانب خزانہ روانہ ہوئے مگر چلتے چلتے تمام تو فکرمادرست صاحب اور ان کیونکے سر کر لیا اور
 ہر چند فاصلہ قریب ۴۰ گز کا تھا مگر فضل خدا کے سیکڑے انہیں سے اسب نہ پونجا اور گولی اوپر دیوار کے ہو کر باہر چلی گئی اب
 ان صاحب کو فحش ملی تو یہ بختنق میں اوڑھ کر اوپر جا کر کوٹھی سکھ صاحب میں پونچے وہاں خوبی طالع سے صاحب کو

کے واسطے کمانا طیار تھا سیب و بان بیٹھ گئے اور بعد فاقہ کشی تمام روز انہوں نے کمانا کمایا اور دیگر عمدہ دایان وغیرہ جسے جسکو صبح سے کچھ نہ ملا تھا اور نہ آئندہ کچھ توقع ملنے کی تھی بہر حال بہتر رہتے

میجر ایڈیٹ صاحب قریب شام کے اپنی حربٹ کے مقام کو اڑ گارڈ میں گئے اب وہاں انکے سپاہیوں نے صلاح کرنی شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا کر کیسے اسی مشورہ میں ایک حوالدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہاں سے چلے جاویں تو بہتر سی توڑے اونٹن سے چاؤنی میں گئے کہ صاحب کیواسطے گھوڑا سوار کچالواؤں اور سب سے بچر و اسحاق یہ کہا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیان ۳۸ حربٹ کیس لینگے کہ تم یہاں مخفی ہو تو وہ اکثر ٹکڑا مار ڈالیں گے اور اسوقت ہم سے کچھ نہ ہوگا اور نہ ہم آپ کو بچا سکیں گے اس عرصہ میں بہت سی گاؤں و بان و بگیاں بجان کر مال ہیا گئی نظر پڑیں یہ دیکھ کر سپاہیوں نے کہا کہ صاحب صاحب اسنوڑیم صاحبان بجان کر مال ہیا گئے جاتے ہیں تم بھی انکے ساتھ چلے جاؤ اس عرصہ میں میجر ایڈیٹ صاحب کی گاڑی جہین انکے سب عیال و اطفال بیٹھے تھے نظر پڑی اور ہر چند کوچان کو آواز میں آئے اور پھرنے کو کہا مگر وہ پیرن کہ شاید معذرت سے اسکو پھرتے ہوں نہ ٹھیرا اور چلا گیا اس اثنا میں کپتان کی صاحب بسواری گھوڑہ وہاں پہنچے اور میجر صاحب کو اپنے پیچھے سوار کر کے لیچلے اور اون دو تو پون تک پونچا ویا جو بجان کر مال جاتی تھیں ایک توپ کے سپرے پر میجر صاحب سوار ہوئے اور باتفاق اس آسان اولٹن صاحب چار میل تک گئے مگر آگے جانے کو درامیوں نے انکار کیا اور سیر بطع انعام یاخون سزا و غابازی و بے ایمانی کے راضی آگے جانے کو نہ ہوئے اور ان دو صاحبوں کو راستہ پر اتار دیا خدا کی قدرت سے کپتان و طبین صاحب بسواری لگی انکے پاس آپونچے اور دونو صاحبوں کو اپنے ساتھ سوار کر کے روانہ آگے ہوئے اکثر گاڑی و بگی وغیرہ جاول مرتبہ فرار ہو کر چاؤنی سے نکل گئیں اور برگیدہ گریوز صاحب اور کپتان کو صاحب و کپتان ٹیلیگراف معہ عیال و اطفال اس گروہ میں تھے اور اکثر میجر صاحبان تھیں سب سیدھے کرناں کو پونج گئے اور تمام راستہ میں خوف اکٹھا قریب پالیمیل دہلی سے کہ وہاں ڈاک بنگلہ ہے واسطے کمانا کمانیکے ٹھہرے نہ مگر کرنل نیوٹ صاحب اور جو انکے ساتھ ہیں ہاگ نکلتے تھے گئے اور سیدانوں میں سرگردان رہے آخر کار رسالہ سوم زیر حکم لفٹنٹ گف صاحب اور لفٹنٹ میک کنزیجی نے انکو بھی حفاظت میں لیا اور اس گروہ میں کرنل نیوٹ صاحب لفٹنٹ پروکٹر صاحب اور لفٹنٹ کیمبل صاحب تینوں ۳۸ حربٹ کے اور لفٹنٹ روس صاحب تو سچانہ والا اور لفٹنٹ ساکلیڈ صاحب انجیئر لفٹنٹ وائی بارٹ صاحب ۴۰ حربٹ کے لفٹنٹ جی فورسٹ صاحب بگڈین والا اور فورسٹ صاحب کی میم معین لڑکیوں کے اور فزیز صاحب کی میم شامل تھی یہ سب صاحب ٹکڑا کر دیا صاحب کو ہن نامے کے ہن جو ہر چند پور میں رہتے ہیں اور ششہ دار دیوس صاحب کے خلیو شمر کی بیگم نے اپنا لڑکا قرار دیا تھا ہن کو ہن صاحب موصوف نے ان سب صاحبوں کی بڑی مہمان نوازی کی اور اپنی حفاظت میں رکھا اور بنگلہ دے اس کا نشانہاں کے سرکار سے سختی پر پوش کے ہن صاحبان مفصلہ الذیل بمقام باغبنت بوقت نواخت دو گنٹھ صبح تاریخ ۱۲ مئی ۱۸۵۷ء میں سب کپتان و طبین صاحب معہ میم صاحبہ کپتان کی صاحب اور انسان بلٹن صاحب متعلقہ ۳۸ حربٹ ہندوستانی کپتان ڈی شہید صاحب تو سچانہ والا معہ میم صاحبہ و میم صاحبہ تھیں صاحبہ اور مر فی صاحبہ کلکتہ شکر شکر معہ والدہ صاحبہ اور بیلی صاحبہ معہ میم صاحبہ و اطفال یہ سب صاحب با من امان ناما مقام پٹنی پونچے جہاں نمبر دانے اونکی بڑی مہانداری لی اور اس لمبر دار نے جو صاحب اور

گاہ کے جانب سے آنکھوں کی ٹہری خاطر داری و تواضع کی اس مقام میں ان سب صاحبوں نے کمانا کیا اور قریب دو بجے
 بعد دوپہر کے بجانب میرٹھ روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب مقام مذکور میں پونج گئے
 ایک اور گروہ جس میں لفٹنٹ ہوزرہیل ایڈ چکٹن صاحب اور لفٹنٹ ہا سیلوپ صاحب اور لفٹنٹ انجیلو صاحب اور لفٹنٹ
 دلو بی صاحب کے تھے بظاہر دیہاتیوں کے ہاتھ سے مارے گئے کیونکہ ایک کوئی نشان اور کچھ معلوم نہیں ہوتا
 لفٹنٹ دلو بی صاحب اور لفٹنٹ فورسٹ صاحب اور لفٹنٹ رتیر صاحب و دیگر صاحبان نے میگزین واقعہ انڈرون
 کو بہادرانہ بہت عرصہ تک بجایا مگر جب دیکھا کہ باعث دعا بازاری اشخاص انڈرون میگزین و دیگر اشخاص معندان ہیرون میگزین
 حفاظت و قبضہ مقام مذکور کا ناممکن ہے تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹھ صاحب تھے میگزین کو آگ لگا کے اڑا دیا اور اس
 ہنگامہ میں چند صاحب بہاگ نکلے لفٹنٹ فورسٹ صاحب کی چٹھی سے حال حفاظت میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہے
 تاریخ ۱۱ ماہ می در میان سات اور آٹھ بجے صبح کے سہ بجے آؤفس سکف صاحب میرٹھ مکان پر آئے اور مجھے کہا
 کہ میگزین میں چلکر دو توپیں نکلو اگر پل پر سید و تاکہ معند عبور دیا کر نے پاؤں میں اونکے ہمراہ ہوا اور میگزین میں آکر کھڑا
 تو لفٹنٹ دلو بی صاحب اور لفٹنٹ رتیر صاحب مع کند کسکلی صاحب شام صاحب سکلی صاحب اور ایکٹنگ سب کند کسکلی صاحب
 اور سارجنٹ ایڈورڈ صاحب اور سوارٹ صاحب مع علامہ ہندوستانی و مان موجود ہیں سہر تھی آؤفس صاحب اپنی جگہ سے اترے
 اور میں اور لفٹنٹ دلو بی صاحب دونوں ان کے ساتھ اوس برج پر گئے جو دریا کی طرف تھا اور جہاں صاف بل نظر آتا تھا وہاں
 پونجک دیکھا کہ معند بل پرست عبور کر رہے ہیں اور یہ جانب بل کا یعنی جانب دہلی تھو سواران معندین میں سے یہ حال دیکھ
 سہر تھی آؤفس سکف صاحب لفٹنٹ دلو بی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شہر نہاہ کو دیکھنے گئے کہ کیا وہ بند ہو گیا ہے یا دروازہ
 معندین کے واسطے کھلا ہے مگر یہ امر کچھ ضرور تھا کیونکہ معند و نکو دروازے کھل گئے تھے اور وہ شادان و مسروران
 دروازہ ہمارے قلعہ میں داخل ہو کر بادشاہی مکانات تک پہنچ گئے تھے جب لفٹنٹ دلو بی صاحب و اسپ آئے تو انہوں
 نے دروازے میگزین کے بند کر کے تنگ کر دیا دیے اور ہر ایک تدبیر ممکن الوقوع واسطے حفاظت کے عمل میں آئی انڈرون
 کے دو توپیں چٹپنی و چند گراں و دیگر ہتھیار لگائے گئے اور صاحب سارجنٹ سٹراٹ صاحب ہوصوفین کے رکھی گئیں اور
 ان صاحبوں کے ہاتھ میں تین تین گراں شہر دین گئیں اور یہ حکم ہوا کہ اگر قصد توڑنے دروازے کا اور اندرانے کا کیا جاوے تو دو نو
 توپوں کو تھپی ایک ساتھ دیکھا کہ آپ اوس مقام پر اندر چلے آؤں جہاں لفٹنٹ دلو بی صاحب اور میں دونوں مقیم تھے بڑا دروازہ
 میگزین کا بھی اسطرح دو توپوں سے مضبوط کیا گیا تھا اور اندرا دسکے گو کہ وہ بچا دیے گئے تھے اور نظر نہ کیا کہ ترخاقت
 کے اور دو توپیں اسطرح پر قائم کی گئیں جن میں کہ ان کا گولہ دروازے پر اور ایک برج پر جو نزدیک تھا پونجیا تھا در میان فاصلہ
 ساٹھ گز دروازے سے روبرو دفتر اور سامنے دونوں راستے کے تین چہرہ بنی اور ایک غبارہ ۲۴ اینی اسطرح پر قائم
 کیا گیا تھا کہ وہ جبر چاہیں اور دوسرے مکانات متعلقہ کی حفاظت کر سکے جب اسطرح سب توپیں اور غبارہ قائم ہوئے تو اس وقت
 در چند گراں دیے گئے بعد ازیں یہ تدبیر ہوئی کہ سب ہندوستانی عہدہ کو متہیار دیے جاؤں اور جب ان کو دیکھنے لگے تو انہوں
 نے نہایت ناخوشی سے لیے اور ان کے چہرہ سے گہرا بہت نہیں پائی گئی بلکہ سرکشی اور سنیہ زوری کیونکہ جو حکم ان کو جہان

سے ملا اونہوں نے اور سکی تعمیل کی خصوصاً عملہ اہل اسلام تو بالکل منحرف معلوم ہوتے تھے بعد ازاں اس تدبیر کے کند کٹر کھلی صاحب اور سکی صاحب ایدر سار جہت ستوارٹ صاحب نے ایک شتا بہ لگایا اور اونکو یہ حکم تھا کہ جب نفٹٹ دہلی صاحب کے حکم سے کند کٹر صاحب اپنی ٹوپی سر پر سے اڑھا دیں اور سیرت اوکو اگ دید و اور کھلی صاحب نے یہ شتا پڑا اور اگ وقت کہ جب ایک ایک گولہ غبارہ کا جل چکا تھا اس عرصہ میں گار وقعہ سے آیا اور قبضہ میگزین کا بنام شاہ دہلی طلب کیا مگر اسکا کچھ جواب یہاں سے نہ دیا گیا فوراً بعد اسکے صوبہ دار گار و میگزین نے نفٹٹ دہلی صاحب کو اور کھلی خبر دی کہ شاہ دہلی نے عقیدین کو کھلا بھیجا ہے کہ ہم زنیہ بھیجتے ہیں تاکہ وہ لوگ زنیہ لگا کر دیوار ہا سے میگزین پر چڑھ آویں اور تھوڑے عرصہ کے بعد زنیہ بھی آ پونچے اور جب دہلی لگا لگائے گئے تو ہندوستانی عملہ والے سب دیوار و نیز چڑھ کر زنیہ ہا سے مذکور کے ذریعے سے باہر اتر گئے اور کثرت مفسدین کی دیوار و نیز نظر آئی پہنچے جب تک گولہ گولی باقی رہا خرب گرا ب اون پر ماری اور اونکا نقصان ہی بہت ہوا مگر وہ بکثرت سے اوتارل بہاگ جانیئے ہندوستانی عملہ نے تو زوان رنجک پوشیدہ کر ڈیٹی شی اور ایک شخص اونین سے کریم بخش نامے دربان خاص گروہ معسندین سے ملا تھا کیونکہ وہ معسندین برونی سے شکم موہتا تھا اور اندر کے حال کی سب خبر اونکو دیتا نفٹٹ دہلی صاحب اس شخص کی حرکات سے ایسے تنگ ہو گئے تھے کہ اونہوں نے کھلی حکم دیا تھا کہ اگر ایک شخص دروازے کے پاس جاوے تو اونکو گولی مار دو

نفٹٹ ریز صاحب نے ہمراہ دیگر صاحبوں کی سب کچھ لیا جو واسطے حفاظت میگزین کے ضرور اور ممکن تھا کند کٹر کھلی صاحب نے تمام اتواب مذکورہ بالا کو صرف باعانت کریم کو کم از کم چار چار فی توپ سپر کیے اور اس مضبوطی اور درست اور ساج یہ امر کیا کہ گویا اپنی بریٹ پر کام دے رہے تھے ہر خیز از جانب معسندین کہ ۵۰۰ گولہ کے فاسد پر تھے بایش گولیوں کی سریر ہوتی تھی جب سب گولی چل چکی تو کند کٹر کھلی صاحب کے ایک گولی باز پر گھنی سے اوپر لگی اور یہ گولی بعد ازیں کمال لی گئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد مجھے بھی دو گولیاں بازو سے چپ پر لگیں کہ او وقت میں بیکار ہو گیا بعد ازاں سقد رنجک ہونچا مگر کے نفٹٹ دہلی صاحب نے حکم اڑا دینے میگزین کا دیا اور کند کٹر کھلی صاحب نے فوراً او سکی تعمیل کی اور تمام شتا بڑو لگا دکھا دی جب میگزین اڑا تو جو جگہ گئے ہر چند کوئی بے آسیب نہ رہا تھا وہ اون استوں سے جو دروازے وغیرہ میں اوڑنے میگزین سے ہو گئے تھے دریا کی جانب باہر آئے نفٹٹ دہلی اور میں جان سلامت لیکر کشمیری دروازے تک پونچے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ اور کو کیا ہوا نفٹٹ ریز صاحب اور کند کٹر کھلی صاحب بھی جان سلامت میگزین سے باہر بہاگ گئے تھے اور سار جہت مول صاحب تو بوقت نواخت اگنٹہ اور جب وہ واسطے حفاظت میگزین اور اعانت میگزین آتے تھے معسندین کے ہاتھ سے مارے گئے تھے

اب اس قصہ رنج افزا کے ختم کرنے کے لیے ہم چٹی ایک افسرہ جہت کی جو جہت صرف تمام کیپو سے دہلی میں قائم رہی تھی بطور شہادت درج کرتے ہیں
بصبح دوشنبہ تاریخ ۱۱ مئی تمام فوج دہلی کو حکم پریشکر نیکا اور پریشکر دہلی کے واسطے شتا بڑو لگا دکھا کے جو درباب سواران رسالہ سوم کے پڑھی جاتی اور فہمائش خطبائی صادر ہوا تھا چنانچہ سب پریشکر جمع ہوئے اور بعد

پرٹ پرستور قدیم اپنی اپنی چادری کو گھسی تریب نو سبجے کے کرنیل ریلی صاحب کمنڈنک ۴۷ حریت آئے تاکہ اپنی حریت کو
 معہ دونوں توپوں کے ہمراہ لیجا کر پل دریا پر جاوین اور چند معینین سہ ماہ سوم کو جو آنے والے تھے اونکو عبور دریا کرنے کے لیے
 تمام حریت کو رہنمائی اور دس منٹ کے عرصے میں طیارہ ہوا کر خوشی تمام روانہ ہوئے جب میں پرٹ پرستور صاحب
 تو کرنیل صاحب نے مجھے حکم دیا کہ اپنی کمپنی یعنی نہم اور کمپنی اول کو لیکر اور تو سچانہ میں جا کر اون دونوں توپوں کے جو روانہ ہونے
 والی تھیں ساتھ میں چونکہ کپتان ڈی شیر صاحب کا بنگلہ راستے میں تھا میں اونکے پاس گیا اور اونکے احوال روانگی
 اتوار پر مذکور دریافت کیا کپتان صاحب مدوح نے جواب کہا کہ ایک لمحہ میں طیارہ ہونگے اور تم جا کر صدر بازار میں اونکی انتظار
 کرو دو نو بجے وہاں پہنچیں گی میں موجب اونکے کہنے کے صدر بازار میں جا کر ٹھہرا مگر آدھے گھنٹے سے زیادہ گزرا اور
 کچھ نشان تو پونکا نظر نہ آیا ناچار ہو کر میں نے لفٹنٹ دائی بارٹ صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ وہ جا کر دریافت حال
 و رنگ حاصل کر لیں میں اپنی گنپیان لیکر طرف شہر کے جاتا ہوں تاکہ وقت راہگان نچاؤسے لفٹنٹ دائی بارٹ صاحب کو
 وہاں پہنچے جب تو میں باہر آئی تھیں اور میرے پاس اوس وقت پہنچیں جب میں نصف راستے سے زیادہ طے کر چکا تھا جب
 میں تریب سو گز کے نزدیک میں گارو کے پونچا تو کپتان ولس صاحب متعلقہ ۴۷ حریت میرے پاس آئے اور مجھے
 روانہ ہونیکو کہا کیونکہ معتمد وہاں آگئے تھے اور اونہوں نے تمام افسران ۴۷ حریت کو قتل کیا تھا یہ سنکر میں نے حکم دیا کہ دونوں
 توپیں اور سب بند و متین فوراً بھری جاوین اس عرصہ میں میں نے دیکھا کہ کرنیل صاحب مجروح و خستہ بدن گارو سے باہر اٹھ کر
 ۴۷ حریت کے حملے آئے ہیں اور فلاح میرے ہونے اونکو ایک پالکی گاڑی میں سوار کروا دیا چونکہ ہر دو کمپنی نے بند و متین طلب
 کر لیں تھیں میں اونکو لیکر تھلاش میں نہراں بجانب میں گارو روانہ ہوا مگر وہاں کوئی معتمد اوس وقت نہ تھا اور نہ کوئی سپاہی
 سہتم تک پہنچا ۴۷ حریت کا جو مجھے پہلے وہاں آئے تھے موجود تھا یہ حال دیکھ کر میں نے دونوں توپیں اوس دروازہ شہر پر قائم
 کیں جو روبرو شہر تھا اور ہر سے جا بجا مقرر کر دیے ہیں اس مقام پر یہی بیان کرتا ہوں کہ کپتان ولس صاحب نے
 مجھے کہا تھا کہ جو پہرے میں گارو پر تھا ہمیں سچا نہیں سپاہی ۴۷ حریت کے تھے اونہوں نے چہرے گارو کے فاصلہ پر سے
 گٹر سے ہو کر دیکھا کہ کرنیل ریلی صاحب کو مجروح و خستہ کیا اور کسینے اونکی مدد کی گو کپتان ولس صاحب نے سب تدبیر سے
 اونکو ترغیب اعانت کی دی تھی اور کرنیل ریلی صاحب بھی خود بیان کرتے تھے کہ مجھے ایک اپنی حریت کے سپاہی نے
 سنگین سے مجروح کیا یہ جو ہو ہو مگر یہ امر بظاہر ہے کہ اونہوں نے کچھ تدبیر واسطے روکنے معتمدین کے قتل و مجروحی سے
 سے انکی اس واسطے کہ ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ صاحب موصوف نے اونکو سواران معتمدین سے بلکہ
 دست بوسی کرتے ہوئے دیکھا تھا

الغرض جو کوئی معتمد نظر نہ آیا تو پہنے تماشہ لاشہ اسے افسران مقتولین شہر کی اور اونکو جا بجا پڑا ہوا میدان میں
 روبرو سے گر جا کر دو گیارہ مکانات متصلہ کے پایا اور سب کو صحن مکان میں گارو میں جمع کیا لاشہ اسے افسران مفصلہ
 کی پستیاب ہوئیں کپتان ایڈم صاحب کپتان بروس صاحب لفٹنٹ ایڈم صاحب اور لفٹنٹ ڈاکٹر فیلڈ صاحب اور
 ڈاکٹر دوینگ صاحب اور بین صاحب یعنی لفٹنٹ ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ اوس بورن صاحب اور انکے انجیلو صاحب

پہاگ کے تھے اور بعد ازین سلامت ہمارے ساتھ آئے مگر انہیں سے بھی نصیحت تیار صاحب کو ایک سخت زخم سر پر آیا تھا
 جو صاحب کے تھے کہ شہر والوں نے مارا تھا اب شہر والوں نے کوٹنا گرجا گھر اور دیگر کوٹھی ہاے ضا جان شروع کیا اور ہر ایک
 مقام کو خوب ٹوٹا میسر صاحبان ہیکل مقام میں گارڈنگ جان سلامت لیگیں قطع نظر امور مذکورہ بالا کے اور سب طرح اس وقت تک
 یعنی دو یا تین بجے تک شہر میں امن و امان رہا الا بعد ازین آواز اتواب بجانب میگزین جماعت میں آئین میں یہ بیان کرنا ہوا گیا
 کہ بوقت فراغت ایک گھنٹہ بعد دوپہر کے ۴ بجے زیر حکم سیر ایٹ صاحب ہنسے آملی تھی بعد گزرنے عرصہ قریب ایک گھنٹہ
 کے میگزین کے اٹھ چکی آواز آئی مگر ہم جتنے صاحب لوگ میں گارڈین تھے حکو نہ معلوم ہوا کہ کس نے اڑایا اور کیونکر اڑا جب تک
 کہ نصیحت دلو بی صاحب نے جو میگزین سے پہاگ کر ہمارے پاس پہنچے تھے اگر بیان کیا کہ میں نے اور سائنٹسٹ لوگوں نے
 اوسکو تا بمقدور بچایا اور اس وقت تک نہ اڑایا جب تک کہ اوسکا بچنا ممکن نہ ہو کر جب شاہ دہلی نے زمین ہاے جنگی سیم اور
 وہ ہر طرف دیواروں پر قائم ہو کر معتمدین اندر تک پہنچ گئے اور خلاصی وغیرہ سے منحرف ہو کر استعانت معتمدین میں مشغول ہوئے
 تو ناچار ہنسے اوسکو اڑا دیا اور یہ تدبیر سمجھنے والی تھی کہ رکی تھی کہ بہت سے باروت جمع کر کے شتابانی زمین لگا رکھے تھے
 پس جب ہنسے دیکھا کہ اب محافظت میگزین کی غیر ممکن ہے اور معتمد بھی بہت سے اندر آ چکے ہیں اس وقت اول شتابانہ ٹکڑے
 آگ دی اور یہ معلوم نہیں کہ کتنے آدمی اس میں مرے مگر میں ہیکل ہیکر پہاگ نکلا ہوں اور صاحب موصوف کے چہرے سے بھی حیاں
 یہاں کہ سوائے فضل خدا کے اور کوئی صورت اوسکے بچنے کی نہ تھی مگر باروت کے صدرے سے تمام چہرہ اونکسا ہوا گیا تھا
 اس روز تمام دن کوئی حکم صاحب برگڈیر کے پاس سے ہمارے پاس نہیں آیا ہر چیز سمجھنے کے مرتبہ حکم کے واسطے آدمی
 بھیجے مگر ایک مرتبہ بھی صاحب موصوف اور نہ اوسکے برگڈیر صاحب ادھر دیکھتے تھے کہ آئے کہ بیان کیا ہو رہا تھا گو اس میں
 شک نہیں کہ اوسکو بیان آنا ضرور تھا صاحب موصوف نے البتہ دوعرب قوب تو ہماری اعانت کو بھیجی تھیں مگر پھر واپس نکالیں
 ڈاکٹر صاحب ۸ بجے کو بوقت اوسکے واپس جانیکے میں گارڈ سے جہان وہ رجمنٹ کے علاج کے واسطے آئے تھے ایک سپاہی
 تو پچانے زخمی شدید کیا اوسکے چہرے پر زخم سخت لگا یا قریب باپنج بجے شام کے ایک حکم اس مضمون کا آیا کہ ایک دیگ یا ایک گلا
 رجمنٹ ۴ یا ۵ بجے بخوبی یاد نہیں جو زیر کان سیر ایٹ کے تھے برج جہنڈہ والا برج ہزاری پر ہے اور جہان ۸ بجے طیارہ کٹر
 ہے آجوائے فوراً جب سپاہی طیارہ پڑے اور نظر حکم کوچ کے کٹر سے تھے کہ بعض سپاہیان ۸ بجے نے اوس میں پر جو زمین
 موجود تھے گولیاں مارنی شروع کیں میں اتفاقاً متصل دروازہ کشمیری کے تھا اور میں نے دیکھا کہ ایک فائر زخمی ہو کر زمین پر
 اس میں ایک سپاہی ہر دو اپنی رجمنٹ کا سرے پاس آیا اور میرے شانے پر بار لگا کر مجھے باہر دروازے کے دھکا دیکر نکال دیا
 اور یہ کہا کہ اگر ایک خطہ بھی بیان نہیں کرے تو ہم بھی اس طرح مارے جاؤ گے جوہن میں باہر آتا تھا کہ ایک اور افسر ۵ بجے
 میری حالت بد اور ہنسے سپاہی ساتھ لیکر رستہ چھوڑ کر احاطہ ہاے جنگلہ ہاکی راہ سے برج جہنڈہ والہ کی راہ لی اور وہاں جو
 برگڈیر صاحب اور اور صاحب لوگوں کو سب حال جوہن گارڈین واقع ہوا تھا کہا اس مقام پر تمام سیم لوگ چھاؤنی اور رسول لائن
 مع اکثر عہدہ داران موجود تھیں اور جب یہ حال سنکر عزم فرار باخبر ہم ہوا تو اثر دہام اور کثرت گاڑی اور گلی اور پالکی گاڑی وغیرہ کے
 قابل دیکھنے کے تھی یہ سب بجانب کریانال روانہ ہوئیں مگر جب اوس مقام پر پہنچیں جہان سے رستہ میرٹھ کو جاتا تھا چند سواریان

بجانب مقام مذکور روانہ ہوئیں سابق پاس سے یہ بھی بیان کرنا لازم تھا کہ قریب گیارہ سو بجے کے ایک سپاہی لاسٹ کمپنی میں حثیت کا سرے پاس اگر بیان طراز ہوا کہ جھکو حثیت والوں نے اس واسطے آکے پاس بھیجا ہے کہ آپ ان کو جہان حکم دین وہ وہاں جاویں میں یہ سنکر تعجب ہوا اور میں نے اس سے دریافت کیا کہ حثیت کہاں ہے اس نے کہا کہ سبزی منڈی میں ہے یہ سبزی منڈی کے ایک بڑا آباد بازار بجانب چپ چاندنی کے ہے میں اس سے پوچھا کہ حثیت وہاں کس واسطے اور کونکر گئی تبت اس نے جواب دیا کہ جو وقت معتمدین نے انفرادی پر حملہ کیا تو سب سپاہی متفرق ہو کر بھاگ گئے اور تمام شہر میں ہیر ہیر کر اب بازار مذکور میں جمع ہوئے ہیں یہ سنکر میں نے حکم دیا کہ حثیت کو جاکر کہو کہ سب میرے پاس چلے آویں یہ سنکر وہ گیا اور سب سپاہی جب اس حکم منو شان جھنڈہ وغیرہ حاضر ہوئے بعد ازاں جو الدار سپہ سالار نے اگر مجھ سے کہا کہ تمام راستے میں سواران رسالہ سوم ہر او سپاہی کے ساتھ تھے اور ترغیب لائے ساتھ شامل ہونے کی دیتے رہے مگر سپاہیوں نے انکار کیا یہاں تک کہ تو جانکیشیم پر دھننے بیان کیا مگر جب میں میں گار دے چلا آیا تو جو حال بعد ازاں وہاں واقع ہوا وہ از رو سے چشتی ایک صاحب کے جو میرے بعد وہاں موجود تھے اور سب صاحب کے ساتھ وہاں سے بھاگے تھے درج کیا جاتا ہے کہ جب سپاہیان ۸ سو جو بٹنے نے انفرادی پر ہولہ بازی شروع کی تو سب افسر صاحب بھاگ کر براہ بدر ہو اندر کرے میں گار دے کے تھی پناہ گیر ہوئے مگر وہاں پونچھنے تک تیر صاحب لوگ نصیب کپتان گار دن صاحب اور لفٹنٹ سٹیم صاحب اور لفٹنٹ ریولی صاحب کے تینوں ۴۷ حثیت کے تھے مارے گئے اور لفٹنٹ اوسپورن صاحب ۴۷ حثیت کے ایک زخم گولی کا ٹانگ پر آیا مگر یہ صاحب سب کے ساتھ مقام مذکور پر پونچھے اور وہاں اپنی ٹانگ کے زخم کو باندھ کر خندق میں گود پڑے اور صبح و سلامت تہ خندق تک پونچھے اور صاحب بھی ان کے پیچھے کودنے کو طیار ہوئے تھے کہ آواز گریہ و زاری یہ صاحبان جو کمرہ میں گار دین تھیں گوش زد ہوئی یہ سنکر سب صاحب کچھ پروا گولیوں جلی کر کر جو شمال باران اوپر بستی تھیں کمرہ مذکور میں واپس گئے اور سب یہ صاحبان کو دبا لئے نکال لائے اور سب صاحبان نے اپنی اپنی رومال لیکر اور سب کو بچا باندھ کر ہر ایک یہ صاحب کو علیحدہ علیحدہ اول و مالوں کے ذریعہ سے جو فزکر سن کے بن گئے تھے خندق میں اوتار دیا اور بعد اُن کے آپ بھی خندق میں اوتار کر دوسری جانب چڑھ کر اون ہی رہ مالوں کے ذریعہ سے تمام صاحبان کو دوسری جانب پہنچ لیا وہاں سے وہ سب بجانب دربار روانہ ہوئے مگر ہر قدم پر یہ خیال تھا کہ اب بعد آئے اور اب بھوکا مر ڈر لا لاکر مگر نہایت تعجب کا یہ امر ہے کہ معتمدین نے ان کی بروی کی اور نہ ان کو اس وقت بھی مارا جب وہ خندق میں اوتارے اور اسکی دوسری جانب چڑھے کیونکہ اس فرد روی اور بالابرا بدگی یہ صاحبان میں آدھے گھنٹے سے زیادہ عرصہ لگا ہوا الغرض یہ سب صاحب لوگ اور یہ صاحبان سلامت آڑ سے دریا پونچھے اور وہاں سے روانہ ہو کر بصرف جان کعبہ سرگردانی و فاقہ کشی ہفت روزہ ایک رہ میں پونچھے جو صرف بارہ میل دہلی سے فاصلے پر تھا اور جہان کے مہر دار نے اترار روانہ کر کے چٹنی کا مقام میرٹھ لکھا فوراً چٹنی لکھ کر روانہ کی گئی اور تیسرے دن کچھ فوج آئی اور سب فائدہ کو بچھا طت میرٹھ لکھی لفٹنٹ طیار صاحب اور انسانین بھلو صاحب بھی میں گار دے بھاگ گئے تھے مگر کسی گانوں میں مارے گئے

بعد از قتل انگریزان معتمدین نے ایک شانہ زوے کو تخت ٹھایا اور اپنے چوکی پر سب دروازوں پر اور کو توالی میں نصب کیے تو میں چار طرف قلعہ کے چڑھائی گئیں اور خزانہ قلعہ میں رکھا گیا کیونکہ معتمدین کا یہ ارادہ تھا کہ اگر انگریز حملہ کریں گے

تو وہ اس مقام کو دوم اخیر تک پہنچا دینے

جو ظلم اور زیادتی معتمدین نے نسبت باشندگان شہر کین وہ اس مقدار سے کم نہ تھیں بقدر اونسے توقع تھی شہر دہلی ہمیشہ سے دولت مند مشہور ہے اور معتمدین ہی اس حال کو خوب جانتے تھے

ایک ہندوستانی احوال اس ایام کا جس عصمت تک وہ شہر میں تھا یعنی ۱۲ مئی سے ۱۳ جون تک کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ اونہوں نے یعنی معتمدین نے ہر ایک دولت مند گھر اور دوکان کو شہر میں لوٹا اونہوں نے ہر ایک گھوڑا جو کسی باشندہ شہر کے طویلیہ میں تھا چھین لیا اونہوں نے اکثر دوکانداروں کو جو جسم طلب کرنے قیمت واجبہ اشیاء کے جان سے ہلاک کیا اونہوں نے بزرگ آدمیوں سے بدزبانی کی گار دہل دریا سے جہن نے ہر ایک سافر صدارہ وار کو کوٹا

جس روز سے کہ میں داخل شہر ہوا اور جس روز تک کہ وہاں رہا وہاں ہوا یعنی تواریخ مذکورہ بالا میں میں نے کبھی سارا بازار گھسلا نہیں دیکھا صرف دو چار تقابلوں کی دوکانیں بے سبب خرابی گھسلا کرتی تھیں دوکاندار اور باشندگان شہر نہایت افسوس واسطے رہا تھا امن وامان کے کرتے ہیں اور معتمدین کو صبح سے شام تک بدعادیا کرتے ہیں مفلس اور اہل حرفہ کی نوبت فاقہ کشی کی پوچھی اور عورت بیوہ اپنے اپنے مکان تو عین رویا کرتی ہیں

نامی اور مشہور ملازمان انگریزی نے اپنے مکانوں سے نکلتا موقوف کر دیا ہے

ایک کو تو ال ہر روز نیا مقرر ہوتا ہے سپاہیوں نے شہر میں جہاں روپیہ تیار ہانے لوٹ کر لے لیا اور یہ روپیہ سپاہیوں ابھی پاس ہے اس میں سے ایک حصہ ہی خزانہ شاہی میں داخل نہیں ہوا اسی سبب سے چار یا پانچ جھٹ کے فی سپاہی کے پاس ہزار ہا روپیہ ہو گیا تھا یہاں تک کہ اوسکے بوجھ سے وہ لوگ مشکل حرکت کر سکتے تھے اس باعث سے اونہوں نے اوسکی ٹھہر میں بدلو الین مہاجنوں نے رخ مہر کا یہاں تک بڑا دیا کہ جو ہر سولہ روپیہ ڈر کی تھی اوسکے چوبیس اور پچیس روپے کر دیے اور چونکہ سپاہیوں نے مہاجنوں کو اول میں لوٹا تھا اونہوں نے اب سپاہیوں کو اسطرح لوٹنا شروع کیا اور یہاں تک لوٹا کہ ہر باسے سی بجائے طلائی کے اوسکے ہاتھ فروخت کیں

جن جھٹ کو کچھ لوٹ ہاتھ نہیں لگی وہ اون دولت مند سپاہیوں پر رشک لیجاتے ہیں اور چونکہ سپاہیانہ متول لڑائی پر یکطرفہ میدان جنگ تک جانے کو راضی نہیں ہوتے اس بہانے سے وہ لوگ انکو بہت سخت سخت کہتے ہیں میرے نزدیک اونہیں آپس میں کسی روز خوب لڑائی ہوگی بلکہ میں نے کئی مرتبہ جنگ کام قیام مقام دہلی خود سنا کہ دولت مند اور غریب سپاہیوں میں لڑائی ہونیوالی ہے ایک جھٹ علی گڑھ سے اور اکیسویں چار سواریں پوری سے اور تھوڑے بے سلاح سپاہی اگر سے اور ایک جھٹ اور دو سو سواریں لائی اور حصار سے اور تھوڑے بے سلاح سپاہی انبار سے اور دو سو سواریں اور دو کپنی لطافت کی مہار سے ششم سالہ لائیٹ اور دو جھٹ جلد ہر سے اور دو جھٹ اور تو پچانہ نصیر آباد سے میرے روبرو دہلی پہنچے اور شامل معتمدان ہوئے

میں اب بیان کرتا ہوں کہ کس کس خزانہ کار و پیا خزانہ شاہی میں معتمدین نے لا کر داخل کیا یعنی خزانہ مرا ونگر تحصیل سکھ متصل بل معتمدین خزانہ روہنگ خزانہ علی گڑھ خزانہ بالٹی خزانہ مہاراجہ کی گڑھی اور خزانہ ترسیلی اس میں سے بادشاہ نے سپاہی پیدل چار آنہ اور فی سوار ایک روپیہ فی لوم دیتے ہیں مجھے یہ نہیں معلوم کہ کس قدر روپیہ خزانہ بادشاہ کو دیا

لایا گیا کہ یہ معلوم ہو کہ تاریخ ۷ جون ایک لاکھ اور اسی ہزار روپیہ خزانہ شاہی میں موجود تھا
شہزادہ با افواج شاہی کے افسر مقرر ہوئے ہیں ان عیشی بندوں پر مجھے رحم آتا ہے بعضے وقت عین تائبش آفتاب کے
اونکو شہر سے باہر جانا پڑتا ہے اونکے دل آواز سے تو پ و تفنگ سے دھڑکتے ہیں اور ہر شکل پر ہے کہ وہ نابالغ آئین جگرانی
فوج سے ہیں اور انکے سپاہی اونکی نادانغنی پر قہقہہ مارتے ہیں اور بعض وقت اونکی بد نظمی کے باعث اونسے بدزبانی کرتے
ہیں بادشاہ شیرینی واسطے فوج کے میدان کارزار میں بھیجتے ہیں مگر اون تک نہیں پہنچتی کیونکہ سپاہیان متعینہ دروازہ ہا شہر
اور سکو بطور اسباب دشمن لوٹ لیتے ہیں شجاعت افواج شاہی ہر طرح قابل تعریف کے ہے وہ فی الحقیقت نہایت دانا ہیں جب
کبھی وہ چاہتے ہیں کہ میدان جنگ سے واپس آویں وہ پارچہ ہاسے کہنے اپنی ٹانگوں پر باندھ کر بہ بہانہ زخم شہر کے اندر تک
لنگ کنان ماری دھری کرتے ہوئے دوستوں کو ہمراہ لیکر چلے آتے ہیں

تاریخ سی ام جون وقت شب بمقام علی ہندین بھندن بالکل بدحواس ہو گئے تھے اکثر دن نے اونہیں سے اپنی
بند وقین اور نکواریں کو اونہیں ڈال دیں تھیں اور منتشر ہو کر بجانب دیہات و جنگل فراری ہو گئے تھے کیونکہ اونکو یقین تھا
کہ سپاہ مظفر انگلشیہ اونکے تعاقب میں چلی آتی ہے اگر افواج انگریزی اونکے تعاقب میں آتی تو اسی شب شہر دہلی پر قبضہ
ہو جاتا زیر کہ سپاہیان مذکورین دوسرے روز شہر میں واپس آئے اور اکثر اونہیں کے معقودہ انحر ہو گئے اور نکواریں
میں گوجون سے خوب کوماحتی کہ جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو کسیکے پاس ایک جہ بھی باقی نہ تھا

اطاعت حکم بادشاہ شاد و نادر ہوتی ہے اور حکم شاہزادگان کو کوئی بھی نہیں مانتا
سپاہی ہرگز اپنی جھبٹ کے بیوکل کو نہیں مانتے اور اپنے افسروں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اپنے کار متعلقہ میں بغاوتی
کرتے ہیں اونکی کبھی گنتی نہیں ہوتی اور وہ کبھی اپنی وردی نہیں پہنتے رئیس و بیگات و شاہزادگان اپنے ایام خوش سابقہ کا
حسرت کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ معتمد و نکا آناگو یا بدبختی کا آنا ہے شاہزادگان زبان سپاہ کی فہم نہیں رکھتے اور
بغیر ایک مترجم یا تعبیر کنندہ کے اونسے گفتگو نہیں کر سکتے

سیل کے گولون نے اکثر مکانات شہر کو منہدم کر دیا ہے اور قلعہ میں جو تخت سنگ مرمر دیوان خاص میں تھا وہ پارہ
پارہ ہو گیا بادشاہ سلامت بہت گھبراتے ہیں جب کوئی گولہ قلعہ میں جا کر پڑتا ہے اور شاہزادے اونکے کمرے لاکر شاہ
اکھاتی ہیں یا بیچہ اکثر خاندان شاہی نے خوف بود و بکس قلعہ کو ترک کر دیا

مدرسہ دہلی روز اول لوٹا گیا تھا اور انگریزی کتابیں اب تک گلی و کوچ میں پڑی ہیں
جو انگریزی زبان بولتا ہے اوسکو سپاہی مار تے ہیں اور قید کرتے ہیں
تاریخ ۱۱ مئی کو میگزین اوڑا تھا اور اوسکے سبب مکانات متعلقہ کو نہایت گزند پہنچا اور قریب پانچ سو آدمی جو
کوچہ ہاسے مختلف متعلقہ میں آمد و رفت کرتے تھے اوسکے صدمے سے مر گئے اور گولیاں اسقدر مکانات تباہ شدگان
ہیں گرین کہ بعضے لڑکوں نے آدھ سر اور بعضوں سے سیر ہر اپنی مکانون کے صحن میں چٹین بعد ازین معتمد مکینہ
باشندگان شہر اندر چارہ میگزین کے گئے اور ساز و دیوار و اسلحہ و ٹوپیاں بنا دین خوب لوٹی لوٹ میگزین کی تین دن تک

اور ہر ایک سپاہی کے تین تین چار چار ہندو تھیں اور اس قدر ریلو اور سنگینین لہجہ جقدر وہ لے سکا
خلاصیوں نے انہیں گھر لپک سمیتہ نصیب اور اور سلو اور ٹوپی بنا دیق ہی پہ لیا اور بعد ازاں تہیج اوکو نیرخ دوسری روپیہ فروخت کیا
چادر مارے سی بنیخ تین سیرنی روپیہ فروخت ہو لیے ہیں اور ان دنوں نہایت بڑی قیمت بندوق کی آئے آئے ہے
مگر کوئی شخص خوف سے خرید نہیں کرتا اور اچھی انگریزی کچ چار آئے رہی گر ان ہی اور ایک آئے واسطے سنگین کے بڑی قیمت

تصور ہی

تو زمان اور تلو اس کثرت سے ہیں کہ ان کے لوٹنے والو کو سنگام فروخت ایک جہ بھی نہیں ملتا
جو باروت مخون کے ٹیلے میں تھی او میں سے قریب نصف کے تو کو جو اور باشندگان شہر لوٹ لے گئے اور باقی شہر
میں آ گئے

کتابت سے مذکورہ بالا میں ذکر بطور سرری فرامان شہر کا جنگی جابری میں کار اعجاز ہوا ہے کیا گیا ہے اب جہم چہ
صاحب کمال لکھتے ہیں جنگی نصبت اور خوف نظیر نہیں رکھتا

اور ابھی ذکر ہو چکا ہے کہ کس قدر شجاعت و مردانگی گندہ کٹر جنگی صاحب اور دیگر صاحبوں نے بروقت حملہ معسدا ان
سیگنیز میں ہو کار لا کر ہے اب چٹھی سندرجہ ذیل سے واضح ہو گا کہ جنگی صاحب پر بعد ازاں کے بھاگنے کر اور بعد ازاں
سیگنیز میں کے کیا واقعہ ہوا

اول سیگنیز میں سے نکلتے ہی صاحب موصوف نے روبرت صاحب کی میم کو موراؤ کے طفل چار سالہ کے غنور دریا کے دایہ

اور اب وہ دونوں ہی میم صاحب و طفلک میرٹھ میں صحیح موجود ہیں اس میں وقت یہ تھی کہ صاحب کے ایک بایہ میں تو لیا

زخم سیگنیز میں کے لڑائی میں آیا تھا کہ وہ ماتہ بیکار ہو گیا تھا اور صرف ایک ماتہ باقی تھا جس کے ذریعہ سے وہ آرمی میں رہا کرتا تھا

ان ہی صاحب کا کام تھا اور آدمی کہتے کہ ایک تو میم صاحب اور دوسرا ایک طفل چار سالہ اللہ تعالیٰ صاحب موصوف مقام

میرٹھ میں پونہچے تو انکو واسطے علاج کے ہسپتال میں لے گئے کیونکہ ان کے جسم پر کچھ جسم تھے ایک تو وہ تھا جو ماتہ پر

سیگنیز میں آیا تھا اور پانچ جہ زخم بعد عبور دریا ان کے جسم پر اس طرح لگے تھے کہ جب انہوں نے عبور دریا کیا تو معسدا

نے انکو گھیر لیا اور سوائے فینر کے اور جو کچھ پارچہ وغیرہ ان کے جسم پر تھے سب چن گئے تھے اور انکو کئی زخم مار کر بے

خود مردہ زمین پر چھوڑ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ وہ اس پر بھی زندہ رہے بعد ازاں آوارہ گردی بارہ دن کے صاحب موصوف

معدنٹ رنیر صاحب اور ان کے عیال و اطفال کے میرٹھ میں پونہچے تھے اور رنیر صاحب سے وہ بظاہر دوسرے دن

رہ گئے تھے اور اوس حالت میں سے کہ رنیر صاحب وغیرہ کے پاس ہی جو کچھ تھا سب معسدا میں چھین لیا تھا اور

انکو گھیر رکھا تھا رنیر صاحب اور ان کی میم صاحبہ مجھے بیان کرتے تھے کہ اگر اوس شخص یعنی رنیر صاحب کی شجاعت دیر انداز طریق کا

واسطہ درمیان نہ ہوتا تو وہ کہیں صحیح و سالم مقام میرٹھ نہ پونہچتے کیونکہ اوس نے کچھ مرتبہ خوف و خطر اپنا سر زمین پر رکھ دیا

اور ایک نے معسدا میں سے ان کے سر پر رکھا کہ او کو قتل سے جدا کرے مگر جب انہوں نے یہ حکم کیا میں اپنے سپہ

پاس نیت سے قربان کرنا ہوں کہ تم بعد ازاں میرا سر لینے کے عورتو کی بے پردگی اور بے ستری کرنا تو معسدا میں کو رحم کیا اور بچا

سہزادہ کا نام اس سے زیادہ اور کیا شجاعت کا کام ہے کہ وہ اسپتال میں صرف چہ روز تھاکر بعد اس کے برگیدہ ریسن صاحب
 بطرف دہلی روانہ ہونے کو تھے کہ یہ صاحب بھی برگیدہ صاحب کے پاس پہنچے اور درخواست کی کہ مجھے بھی ہمراہ لے چلو مگر عیث
 زخمی تھے کہ اب تک پرے تھے برگیدہ صاحب نے منظور کیا تاہم چھ مہینے سنا کہ صرف وہ نو دن اسپتال میں تھے اور بروز دسشم
 ہمراہ تو سجانہ و سامان جنگ جو واسطے فوج میرٹھ کے روانہ ہونے والا تھا روانہ ہوئے اور ان کے ساتھ مقام بل میں دن پر پہنچ کر
 ہمراہ فوج کے داخل چھاؤنی دہلی ہوئے اور تاریخ ۱۷ مارچ ۱۸۵۷ء کو فوج کے ساتھ رہے اس عرصے میں تین مرتبہ ان کو نویت سہرا
 کی ہوئی دو مرتبہ تو راستے میں اور ایک مرتبہ مورچال چھاؤنی پر جان وہ کارفرور یہ پیشنواں تھے سبب اس مرتبہ سہرا کی نویت
 ہونیکا یہ تھا کہ اول تو جسم نعتیہ دوم ہر وقت آفتاب میں کار ہائے سخت کا انجام دنیا النورض تاریخ مذکور ان کو واس میں سرگردا
 کیا مگر اس میں ان کی مرضی نہ تھی گورنر کے وہاں چھاؤنی میں مقیم رہ کر کار ہائے سخت کرنے سے ان کی جان کا خوف تھا
 اب سنا ہے صاحب موصوف کو بہت آرام ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے واسطے کیا کرنا واجب ہے اس شخص
 چھبیس سال خدمت سرکار کری ہے اور اس میں چھبیس برس کے عرصہ میں سترہ برس اور ٹیس مہینے میگزین کا کام کیا اور جو کچھ مال
 و کسباب تھا وہ سب برباد کیا زیادہ تر قوت کا مقام یہ ہے کہ ان کی سیم صاحبہ اور تین اطفال بھی اسی میں ضائع ہوئے فقط
 ڈاکٹر ایس ایچ جٹن صاحب بنیل چھبیس روز ہندوستان میں سرگرداں تھے اور ہر طرح کی صعوبات و معجزاتی اونہوں نے اس
 عرصے میں اوشٹائی اور تین چار مرتبہ یہ حال ہوا تھا کہ وہ اپنے تئیں قریب الگ تصور کرتے تھے ان کا اپنا بیان صعوبات اور خوف کا
 جواں پر حالت فرار میں طاری ہوئے تھے ذیل میں درج ہوتے ہیں توجہ و اشتیاق تمام پڑھے جاہل کے
 تمام سیم صاحبان برج چھاؤنی واقع دہلی میں جمع تھیں اور جب کہ خوف ظاہر ہو گیا میں برگیدہ ریسن صاحب کی خدمت
 میں جو اونوقت گمانیر فوج دہلی تھے گیا اور جا کر کہا کہ میں جٹی لیکر میرٹھ جاؤنگا اگر جٹی بطلب لگے و فوج گورہ تھوڑے
 برگیدہ ریسن صاحب نے فوراً جٹی لکھ کر میرٹھ روانے کر دی اور میں اپنی نیم سے اور تین لڑکوں سے اور دیگر صاحبان
 سے رخصت ہو کر اپنے نکلے گیا اور لباس فقیرانہ بدل کر چہرہ اور ہاتھ اور پاؤں کو رنگ دیا اور روانہ ہوا شہر میں ہوتا ہوا پل آخر
 تک پہنچا مگر وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ بل تکست ہو گیا ہے ناچار وہاں سے واپس بطرف چھاؤنی اس نیت سے آیا کہ گذر و آفت
 مقام متصل میگزین باروت چھاؤنی سے عبور دریا کیا جاوے مگر اس عرصہ میں سواران رسالہ سوم چھاؤنی میں پہنچ گئے تھے
 اور گوجر اور جاٹ و ہات متصد چھاؤنی کو تھے کو جو جو چلے آتے تھے اور جنگلہ ہائے صاحبان کو آگ لگ چکی تھی چال
 دیکھ کر میں مایوس ہوئے میرٹھ کا ہوا اور براہ میدان پر پٹ آگے بڑھا اس اثنا میں دو سپاہیوں نے میرے اوپر گولی چلا دی
 مگر میں بچ گیا اور اس باغ تک پہنچا تھا جو متصل شہر تھے واقع ہے کہ گانوں والوں نے مجھے گرفتار کر کے سب کرپٹے
 میرے چہرے لیے وہاں سے رہنے ماوراء لطیف کرنا اس خیال سے روانہ ہوا کہ شاید کوئی صاحب یا سیم جو اس طرف کو روانہ
 ہوئے ہیں راستے میں ملے مگر میں ایک میل بھی نہ گیا تھا کہ دو سپاہی نو دار ہوئے جنہوں نے اور صاحب کو لکھا تھا کہ کیا تھا
 گواہ کے ہاتھ کوئی نہ لگا تھا وہ میرے پاس پہنچے اور شمشیر ہائے برہنہ ہاتھ میں لیکر کہنے لگے کہ فرنگی ہے مارو میں اور اس کے
 سامنے بجا جت تمام گمراہ اور چونکہ میں مذہب اسلام سے اور زبان ہندی سے واقف تھا میں نے تو یقیناً ان کے پیغمبر محمدی

کر دہلی شہر و عکین اور کہا کہ اگر وہ یقین کرتے ہیں کہ امام ہمدی واسطے انصاف کرے گا تو وہ لوگوں کے دنیا میں بدیہ ہو
 تو وہ مجھے یگانہ نہ ماریں اور دیگر مسائل نہ ہی داخل انکو کہے تاہم اوہن سے ایک نے ایک وارشیشہ کا مجھ کو کہا کہ میں زمین پر گر
 پڑنے سے اوسکو بچا گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اونی تلوار میں پہر مجھ تک نہ پہنچیں میرے کلمات عجیب آئینہ بنے کچھ دن کے دلون میں
 اثر کیا اور اونہوں نے مجھے پہر نہ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو باہر آنحضرت امان نہ مانگتا تو تو بھی مثال اور کا فوٹو نہ بچتا میں بہت
 اب گہرا آیا اور کڑے رہنے کی ہی طاقت مجھ میں باقی نہ تھی مگر چونکہ جلدی ضرور تھانا چاہی دہانے آگے روانہ ہوا قریب ایک
 میل اور چلا ہونگا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ میری طرف بہاں کر آئے اور مجھے دیکھ کر کہنے لگے یہ فرنگی ہے کا فوٹو مار ڈالو
 اور میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم فرنگیوں نے یہ جاہانتاکہ ہم سب لوگوں کو کشتان کر دینا یہ کہہ کر مجھے کشتان کشتان کیا فو
 میں لے گئے جو قریب ایک میل کے یا کچھ زیادہ فاصلے پر آئے سے تھکا اور میرے بازو پٹت پر باندھ دیے بعد ازاں ایک
 نے اوہن سے کہا کہ تم بخش جاؤ اور اپنی تلوار لے آؤ ہم اس کا فوٹو سر کاٹیں گے کریم بخش گیا اور جب تک وہ تلوار لیکر آئے اور پری
 دریلے ہمیشگی میں ڈوبنے کی تدبیر کر کے کہ آواز گانوں کی آئی کہ دھاڑے دھاڑے پیسکر جیتے مسلمان میرے پاس شہر مسلہ پی
 اپنی فکر کرنے لگے وہ آؤ دہر گئے اور میں قابو پا کر بے تحاشا آئے کی جانب بھاگا اور اس طرح ان بے رحمہ نے نجات پائی اور
 راستے پر اگر بجانب کربلا وان اور دوان ہوا راستے میں پہر مجھے چند آہنگروں نے جو میگزین دہلی میں ملازم تھے گدلیا
 مگر ایک نے پہر مجھے کہا کہ صاحب خوف نہ کرو اور میرے ساتھ گانوں میں چلو میں آکے کہانے پینے کی فکر دیاں کرونگا اور اگر تم آگے
 جاؤ گے تو بیشک اون مسلمانوں کے ہاتھ سے جو گانوں سے بارادہ لٹٹے اور مارا ڈالنے فرنگیوں کے باہر گئے ہیں مارے جاؤ گے میں
 آؤں آہنگروں کے ساتھ اون کے گھر میں گیا اور اونہوں نے فی الحقیقت میری نہایت خاطر داری اور تواضع کی کہنے مجھے دیوتی لگا دیا
 دمی اور کہنے تو پی اور کہنے دودھ پینے کو اور روٹی کھانیکو دی غرض کہ یہاں میں نے سمجھا کہ کچھ انفاس زندگی باقی ہیں مگر ایسا کہہ کر
 ہوا تھا کہ مجھے بولا ہی نہیں جاتا تھا اونہوں نے مجھے ایک چار پائی بھی دی اور میں اوس پر لیٹ گیا مگر نیند نہ آتی تھی میں نے اون
 کو دیکھوئے کہا کہ میں ڈاکٹر ہوں پچھو کہ وہ اوہری خاطر زیادہ کرنے لگے دوسری صبح کو چودھری گانوں نے مجھے بگایا اور تمام گانوں نے
 فرنگی ڈاکٹر کے دیکھنے کو جمع ہوئے ہر چند میں ہکا ماند تھا مگر جو گانوں نے مجھے پوچھتے تھے اوسکا جواب شنائی میں اونکو دیتا تھا
 اور جب اونہوں نے یہ دیکھا کہ میں اون کے نہر ہا در رسوم سے آگہی کلی رکھتا ہوں وہ از حد خیال میرے زندہ رہنے کا کہنے لگے
 اور یہ بھی بر ملا کہتے تھے کہ وہ مجھ کو حتی المقدور بچا دینگے میں اسی گانوں میں رہتا تھا اور میں نے سنا کہ ڈاکٹر ڈوڈ صاحب ۳۸ جرٹ کے کسی گانو
 میں جو بقاصدہ یا ۹ میل کے ہے اور نافر و سمیع پور ہے موجود ہیں اور ایک آدمی نے اوس گانوں سے میرے پاس آکر کہا کہ ایک
 صاحب ڈاکٹر ڈوڈ صاحب نامے میرے گانوں میں ہیں اور انکو کچھ ادویہ مطلوب ہیں اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتے ہو انرا
 مہربانی تیار کیا اونکو دیا جاوے میں نے ایک نسخہ لکھ دیا مگر مجھے معلوم نہیں کہ دوا اون کے پاس پہنچی یا نہیں میں اسی گانوں میں
 مقیم تھا کہ نیل دہلی صاحب کی خبر مجھ تک پہنچی کہ صاحب موصوف بھروج دھستہ برفخانی کے قریب جو متصل میدان پر پٹ
 کے واقع ہے پڑے ہیں پچھو میں نے گانوں کو فوٹو لے لیا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہیں اگر تم اون کے واسطے کہانا
 پالی لیجاؤ گے تو سرکار کو جو جن اس خدمت کے انعام بہت سادے گی گانوں نے اوسے پاس سات روز تک کھانا بھیجے

مگر جب میں اس گانوسے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد میں نے سنا کہ کرنل صاحب موصوف کو کسی سپاہی نے برتخانے کے پاس قتل کیا چند روز بعد موضع بادری میں قیام پذیر ہوئے گزیرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ انبالہ اور کلکتے میں تھے سب قتل ہو گئے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گہریاگانو میں رکھے گا تو وہ قتل اور اسکا گانو ویران کیا جاوے گا یہ اشتہار سکر موضع بادری واسلے گہرائے اور انہوں نے مجھ کو بوقت شب گانوسے نکال کر ایک مقام پر جہاں کچھ درخت انبہ کے تھے چڑھائے اور وہاں میں شب در در تہا رہتا تھا شب کو کوئی نگوئی گانو والہ میرے پاس آکر مجھے کہانا اور پانی دیتا تھا ایسے نازک وقت میں جو کچھ مجھ پر گذرنا تھا بیان سے باہر ہے میں تمام دن آفتاب میں اور شدت گرمی میں رہتا تھا اور شب تنہائی میں گذرتی تھی اور شغال وغیرہ دگر داکر چلا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہے یا میں جانتا ہوں جو شہزادہ میں نے اوٹھائے بعد از گذرنے پانچ دن کے ان درختہ میں سے مجھے ہر گانو میں لے گئے اور ہر ایک کو تین تین ہوسہ تھاکو شیدہ کر کے رہا میں اس مقام میں ۲۴ گھنٹے تھا اور جو گرمی اس میں معلوم ہوتی تھی اور دل خفا ہوتا تھا اسکا بیان زبان سے ادا نہیں ہو سکتا میں نہیں کہہ سکتا کہ کونسی مصیبت زیادہ سخت ہے تا تنہائی مقام درختہ انبہ اور یا کوٹہ ہوسہ اب ایک اور خبر مشہور ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیوں کے مقرر ہوئے ہیں اور وہ ہر ایک گانو میں جا کر تلاش کریں انصاف یہ قرار پائی کہ میں ایک فقیر جوگی کے ساتھ موضع بادری سے روانہ ہوں اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہاں تم کہو گے وہاں میں ٹھکرایا دوں گا مگر یہاں تمہارا قیام آئندہ اجا نہیں میں اس وقت روانہ ہو کر مقام رسوہ میں گیا اور وہاں تمام شب بسی اس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گہر میں جا کر رنگے اور مجھ کو کالا اور اچھے کے پہننے کو دیے تاکہ فقیر جوگی کی اور میری صورت میں کچھ فرق نہ رہے بعد از درستی سب سامان فقیرانہ کے اوسکے ساتھ میں نے سبھی پہیر کی شروع کی وہ میرے تین کپڑے گانو نہیں لگایا اور کہیں مجھے کشمیری اور کہیں دار دہشتی اور جوگی فقیر بتلایا ہر ایک گانو میں کہ ہمارا گذر ہوا وہاں کے باشندے نے کچھ نہ کچھ مجھے پوچھا اور میں جو انکا جو کچھ یعنی نجوم وغیرہ علوم جانتا تھا جو جسے پوچھا اسکا جواب بٹانی اوسکو دیا اس سب سے اور بھی زیادہ میری خاطر ہوئی لگی اب کوئی پیسہ مجھے دیتا ہے اور کوئی کہانا میرے واسطے لاتا ہے جتنے ہندو تھے وہاں فرنگیوں کے حال پر رحم کرتے تھے مگر جتنے مسلمان تھے وہ سب خون کے پیاسے تھے وہاں سے روانہ ہو کر ایک اور گانو میں پونہچے وہاں سیرک واس مہنت فقیر کشمیری رہتا تھا اوسکے پاس گئے میں اوسکے مذہب کی باتوں سے بھی واقف تھا اور کچھ کسبت جو اوسکے سامنے پڑے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہوا میں نے اوس سے بوقت دریافت بیان کیا کہ میں کشمیری ہوں مگر اوسکو یقین نہ آیا اور اوسنے کہا کہ کشمیری کبرے آنکھوں دلا اور یہ بھی کہا کہ تمہاری زبان اور اوضاع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہیں مگر تمہارے کبری اکھیں ٹھک چھپنے نہیں دیتیں تم بالتحقیق فرنگی ہو میں نے بھی صاف ظاہر کر دیا کہ ہاں میں ہوں مگر چونکہ اتوال کبر میں نے اوسکے روبرو پڑے اور فوکی قسم کری وہ بطور شایق مجھے بہرانی پیش آتا تھا میں اسی فقیر کے مکان میں تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس چٹیان واسطے فوج انبالہ کے جو بالفعل مقام رائی میں مقیم ہے موجود ہیں میں وہاں یہ چٹیان لیجاؤں گا اور اسے بھگوانا کہ یہی فرنگی ہے مگر میں نے اوس سے کہا کہ میں ڈاکٹر صاحب ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری جیٹی صاحب کمان افسر فوج مذکور کے پاس لیجاؤں اسے اقرار لیجائے گا کیا اور میں نے اوسکو ٹھک لکھی

اور درخواست اعانت کی کی اوس آدمی کی چھی مگر اکیدن ہزار تھار رہا اور جب اوسکا کچھ جواب آیا اور نہ کچھ لک کی تو میں نے یہ صحت سمجھی کہ اب میرے کا چلنا مناسب ہے جو فقیر کہ مجھ کو دہان تک لے گیا تھا اوسنے اقرار میرے جانیکا بھی میرے ساتھ کیا اور اکثر آدمی اسکا نوکے میرے ساتھ تا بقام ہر چند پور گئے جہاں ایک زمیندار سی فرانس کو بہن صاحب کے سابق میں تحصیل کر سکا وہ بھی رہتے تھے یہ بزرگ آدمی از حد مہربانی کے میرے ساتھ پیش آیا اور مجھ کو چٹیا کر نل نبوٹ صاحب کی اور کتیاں بالکلے صاحب کی اور نقشت ہوٹ صاحب کی اور مارشل صاحب سو اگر دہلی کی اور اکثر صاحب لوگو کو کئی دکھائیں اور میں دیکھتا کہ کو بہن صاحب نے اونکی بڑی خاطر داری اور تواضع کی ہے اور اونکو حفاظت تا بقام میرے پونچا دیا ہے یہاں سے مجھے تھوڑا دن ہونے کا مقام مذکور کی کی کہ اس عرصے میں ایک چھی میرے نام موضع لکیر اسے اس مضمون سے آئی کہ سو سو راجہ چند کی لبرگر دگی کتیاں ایک اندر و صاحب کے مقام لکیر امین میرے منتظر ہیں اور وہ مجھے تا بقام مانی کے مقام کیو ہے پونچا دینگے کو بہن صاحب نے مجھے پونچا گاڑی میں سوار کر دیا کہ روانہ موضع مذکور کیا یہاں پونچا کتیاں ایک اندر و صاحب اور نقشت میو صاحب کو کہ وہ دو نو صاحب میری رحمت کے تھے دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی اور جان میں جان آئی میں پس میں تک دیہات اور باغیچوں اور دیر انو میں سرگردان ہوا اور اگر مجھے زبان ہندوستانی اس قدر خوبی اور صفائی سے نہ آتی ہوتی تو میں بھی ضرور کہیں نہ کہیں قتل کیا جاتا زبان ہندی میں ایسی بولتا ہوں جیسے زبان انگریزی اور میں اپنی جان بری اس تھکے غلطی سے کار اعجاز و توجہ فضل الہی سمجھتا ہوں مگر جو صوابت و کمالیعت میں نے اوشائے ہیں اونکا بیان مجھے نہیں ہو سکتا فقط

ایک اور گروہ افسران و سپہ سالاران جو بجا جان و سپہ سالاران ہوا تھا وہ اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہیں اول حال طریق غصہ

افواج دہلی بیان کر کے باقی ماندہ حال اسطرح درج کرتے ہیں یہ ارادہ چاؤنی والو کا تھا کہ سب جہتہ والہ بر قاعہ ہو کر مقابلہ معند ان کیا جاوے مگر اب یہ امر سبک تصور ہو کر ارادہ فراموش نہاد خاطر قرار پایا اور جب واکلی شروع ہوئی تو سپاہی ۸۴۰۰ حربت اور ۴۰۰۰ حربت کے ہی فوراً مقام مذکورہ بالا سے روانہ ہوئے اور تھوڑے سے سپاہی افسر و نیکے اور جہتہ کے پاس باقی رہے سپہ سالاران اور گاڑی وغیرہ بجا جان کر نال واندہ ہوئے افسر و نیکے بعضے اپنے سپاہیوں اور خدمتگاروں سے فوراً ہٹا کر جانکی صلاح دی بلکہ حراؤ اونکو دہانے بھیجا باکیوں کے مقام مذکور پر بھی معند ان شہر سے آئے داسے تھے یہ وقت شام کا تھا اور تاریکی شب زمین پر غاری ہو چکی تھی کہ بند و شبن اونکے گرد اگر دوسر ہونی شروع ہوئے اور اکثر بنگلہ فاسے چاؤنی میں آگ لگی اور اونکی روشنی دور دور تک پونچی اب کوئی اور تہذیب سواسے فرار کے باقی نہ رہی اور جو افسر کہ دہان باقی تھے اونہوں نے بھی اپنی کوشش درباب دوبارہ قائم کرنے انعام سپاہ کے لئے تصور کر کے جگہ چوڑی جو پر خط اونکے واسطے زیادہ تر نقصان دہندہ ہوتے جاتے تھے اور سرگردان ہوئے کہیں تک کر تہذیب پر دراز ہو جاتے تھے کہ شاید غنڈ آوے اور بعض وقت جاکا خون کھا کر اوٹھ بیٹھتے تھے غرض اسطرح رات کا ٹی صبح کو سپاہی معند اونکے گرد و پیش میں نظر آئے مگر سپاہیوں کو اونکا مقام معلوم نہ ہوا ناچار دہانے سپاہی اور آگے تلاش میں بڑے افسران مذکورین نیک خدمتی گانوالہ اسے قرب وجوار کو نہایت شکور ہوئے کہیں کمانا اونکو دیا اور کہیں اونکو اپنے پاس مٹھنی رکھا دینین جو صاحب شب ہر جہاں تھے وہ آنے اور جب شب ہر ساتھ تھے وہ جدا ہو گئے گاؤ والوں نے اون صاحب کو کھلی حفاظت

ذمہ اونہوں نے کیا تھا ایک نالہ دریا سے جمن سے جو پایاب تھا عبور کر داکر جنگل میں گھسی ایک مقام محفوظ میں رکھا اور وقت سے پہلے
اگر اونکو خبر دی کہ ایک درگرو صاحب کو کچا جنمیں سیم صاحبان ہی میں ان کے مقام سے کسی جگہ نزدیک مقیم ہیں یہ وہ لوگ تھے جو میں گارڈ شری
دروازہ سے فرار ہو گئے تھے اور جب میں گارڈز کو میں اس نظر نہ آیا تھا تو تمام سیم صاحب کو پتی توپ پر سوار کر اگر چاہا دلی کی جانب
روانہ کیا تھا اور اس سے میں مہندین نے اونکو لوٹ کر گولیاں بندوق وانی شروع کیں میں اور بعد ازاں یہ لوگ خندق
میں اونکر اور دوسرے جانب سے چڑھ کر فراری ہو گئے تھے اور ان میں ایک سیم صاحب کے شانے پر گولی کا زخم بھی تھا
الغرض وہاں سے فراری ہو کر تمام شب اس گروہ نے ہی مثال گروہ مسدوق اندک کاتے تھے اور کیے مرتبہ سپاہیوں کے ہاتھ سے لشکر
بچے تھے اور بعض وقت تو ایسا ہوتا تھا کہ سپاہیانہ مہندین اونکی تلاش میں گولی کے نزدیک پہنچ گئے تھے مگر قدرت خدا
کہ اونکے پیچھے میں یہ نہ آئے

یہ دو گروہ کچا ہو کر ملاقات ہوا کہ سیم صاحب سے تسکین فریادیں اور باعث زیادہ ہونے نفری کے اپنی طاقت پر پیمانہ
کچھ حاصل کر کے روانہ آئندہ ہوئے وہ دو یاتین میل تک گنارہ جمن پر رہی رہے بعد ازاں ایک نالہ دریا سے مذکور ہو گئے
جس سے عبور مشکل ہو اکیونکہ وہ گردن تک عمیق تھا اور زور بھی پانی کا ایسا تھا کہ سیرا نہ کر جاتے تھے بلکہ کچھ فاصلہ تک پہنچ
تے تھے چلے گئے اور مشکل قدم قائم کر کے دوسرے کنارہ نالہ مذکور تک جان بسلا منت پونچے
اب شام ہو گئی تھی اور رات کو باعث عبور دریا بہت شدائد مرا سے دوسری صبح پہر گانوالے اونکے دوست بنے
اور اونکو ایک مقام پر پھان دخت بہت تھے لیج کر ستواری کیا مگر تھوڑے عرصے بعد اونکو اطلاع دی کہ وہاں ہنا مناسب
نہیں کیونکہ گروہ ہاے سواران اونکے درپے ہیں یہاں سے چلکر وہ لوگ ایک گروہ گوجران کے ہاتھوں گرفتار ہوئے جنکے
ارادہ فاسد جلدی ظاہر ہو گئے مگر چونکہ سب صاحبوں کی بندوق وغیرہ پانی میں تراور بیکار ہو گئی تھی اس لیے مقابلہ گوجران
میسور اور ناممکن تصور ہوا گوجران مذکورین نے ایسا شور وغل مچایا کہ جس سے وحشت پیدا ہوا اور سختی و بیہوشی سب ہتھیار
اور دیگر اسباب ہمیں اور لوٹ کر بلکہ اونکے پارچہ پوشیدنی بھی جو اونکے حیرت سے اور داکر اونکو چھوڑ دیا یہ گوجر تو اونکی جان
بھی نہ چھوڑے مگر کسی فقیر نے فہمائش کر کے اور اونکی شفاعت کر کے اونکی جان بچا لی تھی اس طرح پر پرہیز سوا سے
مقامات ستور کے آفتاب اور گرم ہوا میں جلتے جلتے چلتے چلتے شام کی اور آفتاب و گرمی ہوا سے بھی اونکو امان ملا
ایک گانور بہنو نکا تھا او میں جا کر کسی فقیر کے کمر پر چاڑھے وہاں وہ سب صاحب تین دن رہے اور اپنے محافظوں کے
ہاتھ سے اونہوں نے بہت آرام پایا اونہوں نے بہت سی مدارات اور خاطر داری اور جان بچائی کی یہاں تک کہ جراح بھی اونہوں نے
اونکے زخموں کے صاف کر نیکے واسطے بہم پہنچایا اور جو دوائی وغیرہ گانومین مل سکتی تھی سب اونکے واسطے مہیا اور موجود کی
گئی اس گانوسے وہ ایک اور گانومین جس خواہش ایک زمیندار کے جو پیدائش سے جمن تھا اور جسے اونکی خبر پائی تھی کچا
گی وہاں اونکو یہاں سے زیادہ آرام ملا وہاں اونکو مکان رہنے کو کمانا اور کچر اسب اچھی طرح سے ملا اس شب کو اور زیادہ
اطمینان ہوئی کیونکہ ایک رسالہ سواران میرٹھ سے متوجہ چٹی جواون صاحبوں نے مقام فرود گاہ سابق سے روانہ کیے تھے
اونکے پاس آیا زیدار مذکور نے اونکو سواریان کر دین اور آٹھویں روز و قرا مقام دہلی سے وہ صاحب دوبارہ انگریزی

صور تون میں اور مہربان دوستوں میں بمقام میرٹھ پہنچ کیے فقط

ڈاکٹر بالفور صاحب اپنے دہلی سے فرار ہونیکا مختصر حال اسطرح پر بیان کرتے ہیں
بعد ازیں کہ فرار ہونا قرار پایا لیاس صاحب نے اپنی ڈاک کارٹ یعنی گلی کبس دار جیکے اوپر پٹ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا
مجھے سواری کر دی اور میں نے اپنی ہمیشہ سے سہیلہ کو اپنے ساتھ ادھر لے گیا اور اسے میں سے لفٹنٹ طامس صاحب
انجنیر اور سیم ٹرانس صاحب کو موکپتان فریئر صاحب کے بچے کے جو سیم صاحب کی گود میں تھا اڈھا کر اپنے پاس لے آئی گئی میں
جگہ دی ہم سب طرف کمرال کے روانہ ہوئے بعد ازاں دہلی کے لفٹنٹ طامس صاحب نے کہا کہ سترہ ہونگا کہ نہر کو پار ہو کر آؤ گے
ورسے میں جو اوس راہ سے آنا ہے چلیں اور وہاں پہنچ کر ہر صلاح قرار پاو گی روانہ ہونگے پہنچے ایسا ہی کیا اور جو پٹے تھانے تک
پہنچے دوسرے روز صبح کو ہم صلاح ہی روانگی کی کر رہے تھے کہ نذر داران موضع اوہر قوم کے جاٹ ہیں ہمارے پاس آکر گویا ہوئے
کہ پہنچے قتل جو دہلی میں ہوا ہے سنا اور ہم تم سب کو اگر مرضی ہو تو اس گاہ میں رکھیں میں نے سب کو صلاح دی کہ اس امر کو تو
کرنا مناسب ہے اور وقت شب ہم سب اونکے ساتھ گانوں میں گئے وہاں اونہوں نے ہکو جا رہا پانچ دن رکھا اور ہر طرح سے
ہماری خاطر داری اور تواضع از حد کی اور آخر کاجب کسی فوج سرکاری کے خبر آمد بطور دہلی نہ تھی تو اونہوں نے ہکو صلاح
دی کہ کنارے کنارے نہر کے چل کر کمرال جانا مناسب ہے اونہوں نے ہماری حفاظت کی اور راستہ بتلایا اور جو گانوں والے
کہ معتمد ہو گئے تھے اوشے بند و بست ہماری حفاظت کا کیا اور ہر طرح خاطر داری میں مشغول رہے اور ایسی خدمت ہم لوگوں کی کر
کہ مجھے اندیشہ اس امر کا ہے کہ ہم اوسکا عوض لائقہ اونکو کچھ نہ دے سکیں گے ہم تیار پانچ ۲۰ کمرال میں با من امان پہنچ گئے
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ امر سن کر بہت خوش ہو گئے کہ یہ ملک جس میں سے ہم نے گذر کیا تھا اوس میں زیادہ تر آدمی ہمارے
یعنی ہمارے کار کے جانبی تھے اور نہایت بدوسے میں بھی وفادار رہے اور سرکشی اور معتمد صرف قوم کو جو میں جو متصل شکر کمان
رہتے ہیں ستولی تھا فقط

ایک سیم صاحب جنکا ذکر ڈاکٹر بالفور صاحب کی جہی میں مندرج ہے اپنے حال فرار ہونیکا اسطرح پر بیان کرتی ہیں
بروز دوشنبہ تاریخ ۱۱ فریب نواخت آٹھ گھنٹے کے بعد ازاں اسے نماز صبح میں ایک دوست کی ملاقات کو جو میگزین کے
پاس رہتے تھے گئی جب اول بیخبری کہ معتمد لوگ میرٹھ سے آتے ہیں تو مجھے اور دیگر سیم صاحبوں کو یہ مصلح دی گئی کہ
ہم سب میگزین میں جا کر پناہ گیر ہوں میں زبان بکٹی اور اپنی والدہ کے گھر میں جو متصل تھا گئی اور انکو اس امر کی اطلاع دی اور
نوکر و نسے یہ کہنا کہ اس امر کی خبر لیکر ہکو اطلاع دو مگر اوسوقت دن سب نے یہ کہا کہ یہاں کچھ اندیشہ نہیں اور کوئی خرابی
یہاں نہیں ہو سکتی کیونکہ شہر دہلی کی بہت ہوشیاری سے خبر داری ہوتی ہے اور کئی سیم صاحبان وہاں آکر جمع ہوئیں تو
نصف گھنٹہ گذر اسی گاہ کو کروں نے غل کیا کہ معتمد آ گئے اور مکانات لوٹے ہیں اور گر جا کر تنگ ہونے کیے چونکہ گر جا کر
ہمارے حاطہ کوٹھو سے نزدیک تھا اب ہاگنا بھی ناممکن ہوا اور ہمارے نوکر دن نے ہکو یہ صلاح دی کہ ایک مکان ملازماں
میں جا کر سب مخفی ہو رہیں پہنچے فوراً ایسا ہی کیا فوراً بعد ہمارے مخفی ہونیکا دوسرا اندر حاطے کے آئے اور اوس مکان کے
نزدیک آکر جہاں ہم پوشیدہ تھیں کھڑے ہوئے اور نوکر و نسے دریافت کیا کہ صاحب لوگ اور سیم لوگ کہاں ہیں اپنی جان کا

کچھ خون کمر و ہم غم میں سے کسکو ایز انہیں پونجا دینگے لیکن ہمارا ارادہ ہے کہ سب عیسائیوں کو جو دہلی میں قتل کریں تو کر دینے
 لہا کہ سب ہاگ لگے ہو کہ معلوم نہیں کہ کہاں گئے مگر کسی جگہ امن میں گئے ہونگے اور اگر تلو گمان ہو کہ کوئی جنگل میں ہوگا تو ہم
 خود جا کر تلاش کر لو اس جواب سے سواروں کی اطمینان اور تسلی ہوئی اور وہ وہاں سے باہر جا کر ہر طرف تلاش انگریزان میں مشغول
 ہوئے توڑے عرصے کے بعد چھ سپاہی ۴۷ رجٹ کے اندر حدطے کے آئے اور انکو ہمارا مکان غصی ہونیکا معلوم ہو گیا
 یہ دریافت کر کے وہ خوب غصے اور مضحکہ کرنے لگے بندو قین بکھو دکھانیں اور کہا کہ ہم بکھو مار ڈالینگے ہنسنے باج اور خوش آمد کہا
 کہ بکھو مار ڈالیں انہوں نے کہا کہ باہر آؤ اور ہمارے ساتھ چلو یہ دیکھنا کہ کیا ہم کرینگے ہم سب باہر نکلیں اور انکے ساتھ پولیس وہ
 بکھو میں گارو میں جہاں رہتے تھے لیگئے اور وہاں بکھو لاشہ با سے افسران دکھانیں جو زمین پر پڑی تھیں اور ہنسکر ہمارے
 طرف مٹا طرب ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو یہ سب صاحب اس واسطے مارے گئے کہ کمانڈر انچیف صاحب نے ارادہ ہماری ذات
 خراب کر نیکا نئے کارٹوسوں سے کیا تھا

بعد ازیں افسر دن نے جو گارو پر تھے جب دیکھا کہ ہم لوگ نیچے سپاہیوں کی لین کے پاس کھڑے ہیں وہ جلدی دوڑ کر ہمارے
 پاس آئے اور سپاہیوں کو ہٹا کر مجھے کہا کہ اوپر ہمارے مکان پر جاؤ یہ شکوہ ہم سب نے ان گشتیں میں پونجا کر ہم نے دیکھا
 کہ اکثر افسر موجود ہیں اور ہم مقام مذکور میں فوجت و دل گھنٹے سے میں بچے تک نہایت تکلیف آپ دھرم میں رہیں
 میجر ایٹ صاحب نے جو ایک افسران موجود ہیں سے تھے سرج جنڈہ والہ پر کھلا بھیجا کہ دیشیان توپ کی بھجوا دو
 کہ اون پر سب ہم لوگوں کو سوار کر کے اپنے سپاہیوں کی کپنی کے حفاظت میں سرج مذکور تک پونجا دیں زیرا کہ مقام حال میں
 کاہر و سا نہیں اور مقام سرج اسکی نسبت مانتے تھے یہ پیشیان تو آئیں مگر انکے ساتھ تو یمن بھی آئیں ایک گروہ سپاہیان
 ۳۸ رجٹ کا ہمراہ تھا میجر ایٹ صاحب نے ہم سکوداؤن پر سوار کر کے آپ اپنی کپنی لیکر آگے بڑھے اور حکم دیا کہ پیشیان مذکور
 اوسکے ساتھ آویں سپاہیان ۳۸ رجٹ جب تک میجر صاحب دروازہ کشریری سے باہر گئے تب تک خاموش کھڑے
 رہے اور انکے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور ہم سے کہا کہ اگر تم ابھی ان پر سے نہیں اترتے تو ہم تم سکوداؤن لیں گے
 سب نے اؤکا کہنا مانا اور پیشیان پر سے کود پڑیں مگر میری ہمیشہ کو دلشکی کیونکہ اوسکی گود میں لڑکا تھا اور اوسنے اوسکے
 سے کہا کہ دراصل کر وین کسکو دوں تو اسپر سے اتر دن مگر جب اوتھوں نے دوبارہ اترنے کو کہا تو اوسنے ٹوٹ کے ٹو
 سیری گود میں ڈال دیا اور آپ پٹی پر سے کود پڑی اس عرصہ میں ایک ڈرامہ ۴۷ رجٹ نے میرا بازو پکڑا اور مجھ سے کہا
 کہ اگر زندگی کی کچھ قدر ہے تو میرے ساتھ چل یہ کہکے مجھے زبردستی ایک کٹر کی گئی راہ سے لیجا کر صدر بازار میں لے گیا
 راستے میں میں نے بند تو فوکی آواز سنی اور دریافت کیا کہ سپاہی افسران غرور میں کھڑے آتے ہیں اور دیکھا کہ ہتھوٹے
 نقاب میں سپاہیان ۳۸ رجٹ ہمارے جاتے تھے اور چند افسر قتل بھی ہو گئے تھے میرا ہمراہی مجھے کہتاں بڑھا
 کے جنگلے چلے گیا اور وہاں مجھے کہا کہ اسمین ایک میم ہے وہ تمہاری خبر داری کہ گی بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ بھی بچ
 جنڈہ والہ پر چلی گشتیں ہیں اور مینے اوس سے کہا کہ مجھے بھی وہاں پونجا دے اکثر سپاہی مجھے دیکھ کر ہنستے تھے اور کہتے
 نے اوس میں سے میرے پاس آکر کہا کہ چلو میں تمکو جھانٹ دیاں پونجا دینگا اور اوسنے ایسا ہی کیا میں کوئی دسلسٹ

برج پر پٹری تھی کہ صلاح پہانے کی مصمم ہوئی تمام سپاہی اب ہمسد ہو گئے تھے اور کوئی اونہیں سے اپنے افسر کا حکم نہ مانتا تھا۔
میں جبکہ جبر سے ملا وہ اوپر چلا گیا ڈاکٹر بالفور صاحب نے ازراہ مہربانی مجھ پر رحم کیا اور اپنی گاڑی پر بیٹھ گیا۔ وہی ہم چلتے
جلد ممکن تھا شکر چوڑ کر ہمارے اور کنا سے کنا سے گزرنے کے ۲۵ میل جا کر ایک گھنٹہ مقام کیا اور پھر وہاں سے واپس ہو کر ایک چوکی
پر جو ۵ میل اوس مقام سے تھی پوسنچے اور بالقی رات میدان میں کافی ایک ٹھیکہ دار بڑا گاڑیوں سے ہمارے پاس آیا اور
اوسنے کہا کہ میں نے سنا ہے تم سب دہلی سے ہمارے ہو مگر میں تمہاری حفاظت کر دے گا

صبح کو اس شخص نے اگر اوپر چلا کر ایک باغ میں رکھا جو اوسکے گانوں کے پاس تھا اور کہا کہ دیکھو یہاں رہا کرو
اور شب کو بچوں غارتگر دیکھو اسنے مکان میں لیجانا تھا وہاں ہم کو ٹھکانے پر یعنی مکان مذکور کی چیت پر رات بسر کرتے
تھے اور چہ روز اسطرح ہم وہاں رہتے آخر کار دیہاتیان ہمارے اوس سے کہا کہ تجھ کو انہوں نے بہت روپیہ یا ہونگا
ورنہ تو کیوں اس قدر اونکی خاطر کرتا ہے بس اگر تمکو بھی تو اوس میں سے حصہ دیکھا تو بہتر ورنہ ہم شب کو اگر ان سے کوئی مال لے لیں گے
یہ حال دیکھ کر ہمارے محافظ نے ہم سے کہا کہ اب بہتر یہ ہے کہ تم سیدے کرنا چلے جاؤ وہاں سننے میں آتا ہے کہ کچھ فوج
سرکاری آگئی ہے اور وہ واسطے حفاظت راستے کے ہمارے ساتھ مقام مذکور تک گیا ہم مقام مذکور میں بروز چارم ہوئے
اور کمانڈر انچیف صاحب نے بعض اس خدمت اور محنت کے اوس شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا

جوڑ کالین گودین لائی تھی وہ دروز میں مر گیا اور میں نے یہ خبر بھی سنی کہ میری والدہ بھی اوسی روز باعث سختی
اور محنت کے جان بہن ہوئی اور مر گئی

وہ گروہ جبکہ ہم نے چھپے چھپے چھوڑا تھا اور حسین میری ہمیشہ رہی اونکے نقاب میں ہمسد گئے تھے مگر وہ سب بفضل خدا
اس اعجاز سے بچے کہ ابھی چار یوں میں پوشیدہ ہو رہے تھے اور کبھی اون ہی جہاڑیوں میں بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے
چلتے تھے اور غارتگرانے درخت جو اونکے جسموں میں ہر جگہ چیتے تھے اوسنے خون جاری ہو گیا نہانہ تھا
ڈاکٹر وود صاحب کی سیم نے ہی اپنی خفیون کا حال جو اونہوں نے اور دیگر صاحبان نے جو اونکے ہمراہ تھے دہلی
سے کرناں تک اڑھائیں تھیں کشتہ کیا ہے

ڈاکٹر وود صاحب زخمی ہو گئے اور میں پیادہ پا اونکے ملنے کو دوڑی قبل ازین میں نے اونکو کھلا بھیجا تھا کہ برج
ہماری پرچہ تمام محفوظ رہا آجادین بل صاحب کی سیم جو تمام سختیوں میں میرے شریک تھی ایک دوست کی مہربانی سے
اوسکو گلی پر جگہ ملی اور میں ہی اونکے ساتھ سوار ہوئی اور جب میں ڈاکٹر وود صاحب کے پاس پہنچی تو وہاں ایک ہتھیار
کی ڈولی رکھی ہوئی تھی میں نے بدخیال کہ ڈولی میں مہاجر اچھی طرح سفر کر چکے بہت کسی اور سواری تھے اونکو ڈولی مذکور
میں سوار کر کے اپنے ساتھ لیا تھوڑے دور سے گئے تھے کہ کماروں نے ڈولی رکھ دی اور انکار آگے جانے سے کہا
یہاں سے اونکو بالکل گاڑی میں جو اونکے ساتھ آئی تھی سوار کر کے روانہ کرناں کیا اور سچ پھر میں صاحب اور بل صاحب کو
یہاں سے رخصت کیا اب ہم دو سیم سب سے پیچھے میدان پر میٹھ سے گذرین تین مرتبہ راستے میں ڈاکٹر وود صاحب کی سیم
بدلتی پڑی اور اس میں عرصہ لگ گیا اور اوس سیم صاحبوں اور صاحب کو گولے سے ہم پیچھے رہ گئے اور اون سب کے بعد دہلی

روانہ ہوئے ہم صرف دس میل سے کہ چکے تھے کہ دیہاتی ہمارے پاس آئے اور انہوں نے چاکہ لکھ کر دیکھ کر اسی عرصہ میں ایک ساتیس نے ہمارے پاس آکر کہا کہ اگر تم گے جاؤ گے تو مارے جاؤ گے کیونکہ دیہاتی راستے پر ہمارے انتظار میں کہو ہیں یہاں ہی ہمارے شکل نظر آتی تھی کیونکہ ہمارے گھوڑے اور انہوں نے پکڑ لیے تھے اور شیر برہنہ شاہ ہمارے ساتیس کے سر پر آفتہ تھے القصد ہم اسے توجہ کیے مگر اب ارادہ یہ کیا کہ کہیں باغ کو واپس چلیں اور وہاں دو برسے روز تک اپنے تین مستعد اور ستواری رکبیں یہ ہی ہنسنے کیا اور مالکوں نے انکار کیا کہ ہم ٹکونہ نہ دینگے بہت عرصہ کے بعد ایک گروہ چالیس یا چالیس آدمیوں کا لاشیاں لیکر ہمارے پاس آیا اور انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ دیدار کا مقابلہ بغاوت ہے کیونکہ ہم دو عورتیں یکس تھیں اور وہ ایک گروہ حشیہ کا اور ڈاکٹر دو صاحب کے ایسا زخم شدید لگا تھا کہ وہ نہ اڑھ سکتے تھے اور زبانت کہہ سکتے تھے اب ہمارے پاس یعنی سل صاحب کے میم کے پاس اور میرے پاس ایک ایک صندوق بوجہ و جہازات وغیرہ کا تھا جسکے سجانے کی توقع میں ہم اپنے ساتھ لے آئیں تھیں اور سوائے اس کے میرے پاس سورتھیتہ بھی تھے ہماری بہ توقع ناچ تھی کیونکہ انہوں نے سب ہم سے چھین لیا اور سوائے اس کے سل صاحب کی میم کا جو غدا اور ٹوپی اور میری پوشاک اور دو چادر خون آلودہ بھی لیں اور ہماری ستواری کی بھی ٹوٹی اور گھوڑوں پر سوار ہو کر اپنی راہ لی انکے بعد پھر کئی مرتبہ اکثر گروہ غارت گراں آئے اور اس وقت تک انہوں نے پچاس چوڑا جب تک انہوں نے خوب نہ دیکھ لیا کہ ہم فقیر ہو گئے تھے اور ہمارے پاس ایک جہ کا اسباب باقی نہ رہا تھا اور یقین کرنا کہ یہ لوگ جو ہمارے لوٹے آئے تھے انہوں نے ایک کے ہاتھ میں دستا نہ حلوائی تھے قریب ایک سچے بعد نصف شب کے میں اور سل صاحب کی میم ڈاکٹر صاحب کو ایک درخت کے نیچے چوڑ کر تپاش کسی موضع کے باغ سے باہر نکلیں بعد از ٹبری کوشش اور ترغیب کے ایک زندہ رہا ہمارے سانس لے گیا اور ہمارے مکان پہنچے کو دیا اور وہ اور روٹی کھا کر دی اور اس در شام کو ہم وہاں سے روانہ ہو کر نال چور اس طرح رات رات کو ہم سات میل برقت طے کرتے تھے کیونکہ ایک زخمی آدمی کو بھی ساتھ لیا جاتا تھا اور گاؤں گاؤں سے کسانا مانگ کر کھاتے تھے اور خالی زمین پر سوتے تھے بعض بعض جگہ ہم پر لوگ مہربانی کرتے تھے مگر اکثر مقاموں پر چٹھن اور نامہربانیاں ہر طرح کی ہوتی تھیں یہاں تک کہ سایہ میں ہی وقت تمارت آفتاب کوئی بیٹھنے نہیں دیتا تھا اس طرح سننے چہ دن کاٹے اوتھ میں سے تین دن تو کتاب میں کسی درخت یا بل کے نیچے رہتے تھے ہر وقت خوف جان کا تھا اور یابی بھی سیر نہ آتا تھا مگر اس خبر سے البتہ ایک گونہ تشفی ہوتی تھی کہ ہم سواران بادشاہ کے ہاتھوں سے ہرگز نہ چھین گے ہر روز ششم مقام بالگدہ میں وارد ہوئے یہ دیرانی سنگلا دیو کی کاہی اس مقام پر ہماری خاطر داری اور برات رانی صاحب نے بخوبی کی اور کہا کہ ہم ہمارے حفاظت کرینگے مگر ہر روز دوم تمام توقعات برباد ہو گئیں کیونکہ رانی کے اپنے آدمی اس کے اسرار مراعات سے جو ہمارے نسبت ہوتی تھے ناراض ہوئے اور انہوں نے اسکو دھمکا یا کہ اگر تم انکو یہاں ہی روانہ نہ کر دے گی تو ہم سب تمہارا موضع لوٹ لینے کے یہ نہایت فحش کی بات ہمارے واسطے تھی مگر یہ چارہ نہ تھا اور یہ تجویز مقرر ہوئی کہ رات کو یہاں سے روانہ ہونا چاہیے اس عرصہ میں ایک اور صورت اطمینان کی نظر آئی یعنی اتفاقاً میرے شہر میں صاحب بھوج اور مردن میں چھائی پڑی ہو کر لنگی باندھی دامن دار ہوئے اور اسے دو گھنٹے کے بعد سل صاحب بھی صبح اور تندرست

آج بونچے کیونکہ یہ صاحب تمام رستہ ہمارا پتہ لگاتے ہوئے چلے آئے تھے اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ ملاقات ہر چند نعمت ہے
 تھی مگر اوسمین رنج بھی زیادہ ہوا کہ ہم سے وہی رتبہ آدمیوں کے پاس کچھ باقی نہ رہا ہو اور ہم ہندوستانی کی پروں میں سب کرین قبل
 از غروب آفتاب ہم وہاں سے نکالے گئے اور رستہ شرک چھوڑ کر دو تین گانوں تک چلے گئے اور اس تردد میں اس قدر تھک گئے
 تھے اور ماندے ہو گئے تھے کہ ہفتے ایک زمیندار سے بلجابت و سماجت کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کھانے کو
 لا دو کل یہاں سے چلے جائیں گے اس زمیندار نے ہماری بڑی خاطر کی کہانا بھی با فرط لایا اور چار پائیاں سونے کو دیا
 دوسرے روز چار بجے صبح ہم وہاں سے روانہ ہوئے ایک گانو والے نے ایک چار پائی اور کھار میرے شوہر کے واسطے
 دیے اور اس سبب سے آپس روز ہفتے میں سیل قبل از شام ملے کیے میری جوتی گیس گئی تھی سوچو میں صاحب کی بھی
 اور گئی تھی اور میں گرم رگ پر اور خار دار میدان میں رہتا تھا چلتی تھی اندھین میں ہوتا تھا کسوی سے قریب بونچے اور
 یہاں ہمارے ساتھ نہایت مہربانی اور رعایت ہوئی ایک آدمی نے ہم پر رحم کیا کہ ہمارے واسطے نہایت فریاد
 گوئی بھائی دوسری صبح کو ہماری سواری کے واسطے دو گھوڑے ایک چار اور ایک گدہ تحصیل کسوی تک جانیکو دیا
 جہاں ہو چکا ہے ہم نے تین محفوظ سمجھا دوسرے روز شکر مہارے واسطے کرناں سے آئی اور سپاہی ہمارا چٹیاہ کے
 ہماری حفاظت کے واسطے اس کے ساتھ تھے ہم سب وہاں سے روانہ ہوئے اور بتاریخ ۲۰ ماہ میں کرناں میں ہوئے
 اس مقام میں ہو چکا ہے ہم رگبی صاحب کے مکان پر گئے اور راستی تو یہ ہے کہ اس صاحب نے ہم فقروں کے اور نیاہ گنہگاروں
 کے ساتھ ایسا سلوک کیا جو اصل عیسائی کو واجب اور لازم ہے ان صاحب سے ہمارے ہر حکم آرام و آسائش ملا اور ہم
 کہیں ان کا احسان نہ ہو سکتے تھے ان صاحب کے ساتھ ہم زیادہ ایک ہفتے سے رہے اور بعد ازیں پیرا نیا سفر ملک تری
 میں شروع کیا یعنی کرناں سے انبالہ گئے اور انبالہ سے ڈاک کارت پر سواری کرکے لکھنؤ پہنچے رہنے میں ڈاکر
 گاڈی سے آکر خود گاڑی کو گرم ریت میں کہینچاڑتا تھا تھنے ڈاکر و صاحب کے زخم کو گیارہ دن تک خود دیکھا
 اور زخم ایسا خراب تھا کہ جیسے دانت کے گولی سے اڑ گئے تھے اور گیارہ روز کے بعد ایک ڈاکر صاحب نے اسکا
 ملاحظہ کیا ہماری ضرورتی نہایت خراب تھی ہم نے بڑی سختیاں اٹھائیں اور طعنہ ہائے سخت و کربانہ خارج از آدمیت
 سہنے پڑی ہمارا اسباب سب در دست لٹ گیا اور بیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس بہت چیزیں پیش ہوا
 خواہات کی تھیں کہ اوسمین سے دوستوں نے بطور تحفہ دین تھیں اور کچھ ہم نے آپ خریدیں تھیں لیکن ان کا لاؤ
 غارت گروں نے لے لیا اسکا خیال کیا ہم نے پانی کے طرف سے ہی نہایت مصیبت اٹھائی ہمارے پاس بہت لگتی تھی اور جب
 پانی ہمارے پاس سے ختم ہو جاتا تھا تو جیسو نکا پانی جو کنارہ رستہ پر ہوتا تھا گوسل اور گرم دار ہوتا تھا تاہم ہم سب بخوشی
 اوس سے پیتے تھے اور گودھین سے بھی پانی کہینچکر چند کھار اٹھتا تھا پی لیتے تھے
 یہاں پر یہ بھی کہتی ہوں کہ اول میں تو نیل ریلی صاحب کی ڈولی ہم سے آگے آگے جاتی تھی لیکن کہان
 رکیدی گئی ہمارے معلوم نہیں میں جانتی ہوں کہ ایسا ہوتا کہ ہم اوتھو بھی کوشش کر کے اپنے ساتھ لائے مگر ہماری قدرت سے
 یہ امر ہر تھا اگر ممکن ہوتا تو ہم گزرا کو قتل ہونیکو نہا چھوڑتے

مہن لال جس نے کابل میں ہی سرکار کی خدمت کی تھی وہی میں موجود تھا جب بان نسا شروع ہوا اور نسل سے بچ کر
ولی داد خان کے پاس نہا گیا اور گرو لی داد خان نے اس کو قلعہ بالا گدہ میں قید کر کے قلعہ کو درمیں وہ ۲۴ روز قید رہا
بعد ازاں وہاں سے بہاگ کر آخر کار اول ہفتہ لاء اگست میں بھام میر پور پونچا وہ اپنا حال اس طرح ایک مہینے میں جو بوس نے
ما جس صاحب کے بیٹے کے نام لکھی تھی بیان کرتا ہے

ما جس صاحب روز یکشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ مئی بوقت حاضری مقام دہلی میں وارد ہوئے اور ہم دونوں ملاقات ہو گئے
بہت خوش ہوئے اور تندرست و اندک کر نے چٹوئی کی جو بیٹے واسطے راجہ صاحب کے خریدے تھے کسی بوقت شام میں اونکو
اپنی گاڑی میں ہوا لکڑا کر عمارات عالیشان شہر کی دیکھنے کی واسطے لے گیا جسے رات بخوشی تمام بسر کی تھاری اور مہری کے تعلیم
کے باب میں اکثر ذکر رہا اور یہ بھی ذکر ہوتا کہ وہ باجوہ دستور سنی کے کس خوبی سے اپنے دفتر کا کام بمقام سر رشتہ
سراخام کرتا تھا

منحوس صبح ۱۱ ماہ مئی کی نمودار ہوئی یکشنبہ کی صبح تک سب طرح امن امان شہر میں تھا اور کوئی علامت فساد کی معلوم
نہیں ہوتی تھی اور کلکتہ کی اخبار بھی ہمارے پاس آئی چاکلیک یہ خبر حشت اثر نگر حالت یہ طاری ہوئی کہ معتمد میر کے
بیان آپو نیچے اور انہوں نے حیرت منکرات قتل غارتگری و سو خلی مکانات عیسائیوں وغیرہ شروع کیا بعد از دو دو سو امان
رحمت ہمارے پیادہ بھی آپو نیچے اور فوج دہلی نے شامل ہو کر قتل کو بخوبی سراخام کیا جب مجھے وہ دن یاد آتا ہے میر
حسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے

قریب دو بجے دن کے چار سپاہی موہندو توں کے میرے دروازے کے روبرو آکر کھڑے ہوئے گو دروازہ بند
تھا مگر چونکہ اونکو بد معاشان شہر نے تعجب دی تھی اونہوں نے بند بان و لاسخن کہنا شروع کیا اور کہا کہ یہ مکان ایک
عیسائی کا ہے اور کل ایک صاحب اس مکان میں آکر فروکش ہوئے ہیں ہم مالک مکان کو اور اس صاحب نو وارد کو دھوکہ
کون مار ڈالیں گے ہمارے نوکر دن نے اور محلہ والوں نے کہا کہ یہ گھر کسی عیسائی کا نہیں اور نہ اس میں کوئی صاحب آکر
فروکش ہوا ہے بعد از بہت خوش آمد اور عاجزی کے اور دینے کچھ روپے کے جو شیر خان نے اونکو دیا اس روز تو
جہانمزا سے چلے گئے

جب وقت تنگ کہ یہ سب تکرار ہوتی تھی اور وہ لوگ چلے گئے تھے تھارے والہ اور میں دونوں ایک مکان تنگ تار
میں جہنم پیہ سوختی رکھی جاتی تھی پوشیدہ بیٹھے رہتے
تاریکی شب میں ما جس صاحب کو اپنے عموں کے گھر میں اس خیال سے بھواریا کہ اگر وہ سپاہی دوبارہ آویں اور مکان
کے اندر چلے آویں تو صاحب کو دمان بپاویں

تاریخ ۱۲ ماہ مذکور بد معاشان شہر سے سب اکل حال و تعلق سب کار سکر معتمد بن مجاہد کٹر تھے اور قریب ہوا کے دو دو کو
لوٹ کر میرے گھر میں بھی قریب دوستی گھس آئے اور سب اسباب لوٹ لیا اور محکمہ گرفتار کر کے چونکہ شہر والوں نے سب حال ستر
چکے تھے کہنے لگے کہ انھلستان جانے سے تو ہندو نہیں رہا اور اپنی لڑکی یعنی دختر کو واسطے تعلیم کے دلالت سے پہنچے

اور صاحب صاحب یعنی تمہارے باپ کی رشتہ داری سے تو مسلمان بھی نہیں اور تو غیر سرکار ہے اور اس کام کے واسطے مجھے ایک بڑی پیش قدمی ہے اس واسطے ہم تجھ کو مار ڈالیں گے اور ایک نے مال بندوق کی میرے سینے پر رکھی اور مستعد قتل ہوا مگر یہ دزاری عورت خانہ اور عاجزی ہندو مسلمانان ہمسایہ و قہنیم کو تو اس شہر جو اتفاقاً اس وقت ادھر سے گزر رہا تھا اونہوں میرا مار ڈالنا ملتی رہ گیا اور کہا اول خوب تحقیقات کر کے تجھ کو مار ڈالیں گے

اس واردات کے بعد میں مخفی ہو گیا اور کبھی کہیں اور کبھی کہیں رہنے لگا صاحب صاحب بھی میرے عمو کے گھر سے میری خانہ کے مکان میں گئے اور وہاں چند روز رہے اب اونکے وہاں مخفی رہنے کا شک لوگوں کو ہوا اور صاحب صاحب اور ہم سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ قسمت آزمائی کیجیے اور یہاں سے بہاگ چلیے تو بہتر اس سے ہے کہ یہاں گھر میں سے گرفتار ہو کر قتل ہو جائے یہ خیال کر کے اونہوں نے تبدیل لباس کیا اور آٹھ بجے رات کے صاحب بایں ارادہ وہاں سے روانہ ہوئے کہ لاہوری دروازے کے سطح پر باہر ہو کر روانہ کرنا چاہتے تھے مگر اونکا سپر بیان کرتا ہے کہ خوش طالع سے معذرت نہ آئے اور اطلاع اور رفتار سے پہچان کر گرفتار کر لیا نہنگام گفتگو انکے حکم سے بھی پایا گیا کہ وہ صاحب بایں ہندوستانی ہیں انکا صاحب نے قبول کیا کہ وہ کون تھے یعنی عیسائی تھے اور کس واسطے اور کس کے پاس آئے تھے صاحب نے میرا نام بھی لے دیا

الغرض صاحب کو تو وہ قتل کیا اور اب درپے میری تلاش کے ہوئے چند میرے دوستوں نے پانصد روپیہ دینے کا اقرار کر کے خضر سلطان کہ ایک شانہ آوگان معتمد تھے تہا پادشاہ احسان فراموش سے درباب میرے شہر سے جاسکے ہمراہ ولید اوخان تعلقہ دار بالا گڑھ جو مقام قریب دو میل شہر بلند شہر سے واقع ہے اور جہاں سپٹ صاحب کلکٹر اور محبٹریت فرمانبردار تھے اجازت حاصل کی خان مذکور نشن خوار و نکھالال رعیت سرکار میں سے تھا اور تانچہ اور گڑھ فرمان بردار صاحب کلکٹر رہا ایک بالکی میں پوشیدہ سوار ہو کر ہمراہ مالکیان زنہ سوار کی خان مذکور میں شہر سے باہر نکلا خان مذکور نے شہر دہلی میں مجھے آوار کیا تھا کہ وہ مجھ کو مقام اگر سے میں پونچھا دیگا اور ہمیشہ فرخ خواہ سرکار سے گا مگر بروقت شہر خرابی ہمارے انتظام کی جو چند مقاموں میں واقع ہوئی تھی یوں خود ہی منحرف ہو گیا اور مجھ کو بطور قیدی اس ارادہ سے اپنے پاس رکھا کہ اگر فوج انگریزی اس پر حملہ آور ہوگی تو وہ مجھ کو قتل کر کے خود دزاری ہو جاوے گا

اگرچہ میں نہایت متاسف اور غمگین تھا مگر ہر وقت اسی تجویز میں رہتا تھا کہ سطح اس غایب کی قید سے رہائی جو خفیہ میں نے راو گلاب سنگھ کو جو ایک متول اور بڑا تعلقہ دار کو چیر کا اور فرخ خواہ سرکار اور دوست معتمد مذکور کا تھا لکھا کہ وہ ولید اوخان کو لکھ کر مجھے اپنے پاس طلب کر لیں وہ مذکور نے ارادہ ہر بانی اپنے دیوان کو دفعا باز مذکور کے پاس بھیجا کہ وہ ازراہ عنایت مجھ کو اس کے حوالے کر دیوے مگر اس نے اسکو منظور کیا

بعد ازیں میں نے ایک اپنے دوست کو اگر سے میں لکھا کہ قریب میں نرسپاہی ملازم رہ کر مقام بالا گڑھ میں آوے اور مجھ کو خفیہ قیدی میں سے نکال لیا جسے گراؤ کے پاس اس وقت روپیہ موجود تھا اور شاہد اسکو سپاہی میرا اس واسطے اس سے بھی کچھ میری اعانت نمودائی

اب کوئی تدبیر ملتی نہ تھی تھی صرف فضل الہی ریاضی کہ جس نے اس وقت تک حفاظت جان کی تھی بتایا ۲۹ جولائی ہوئی
سے شجاعان فوج ولایتی یعنی گندہ میرٹھ سے آئے اور معتمد مذکور کی فوج کو مقام باپور کست دی اس کست سے اس قدر شہر
و خوف و اندیشہ قلعہ میں پیدا ہوا کہ سب کے حواس باختہ ہوئے اور میں صبحی بتایا ۳۰ مہینہ مذکور قلعہ خانے سے نکلا کہ مقام بندہ
جوز نزدیک دہلی گنگ نالے واقع ہے پونچھا

چند روز کے بعد پٹ صاحب نے جنگی ملاقات بلند شہر میں مجھے ہوئی تھی میرے فراری ہو کر مقام مذکور میں وارد
ہوئی تھی خبر شکر صاحب بوضوح اور ڈٹو پ صاحب کا کلہ میرٹھ نے ایک چٹنی قلعہ آئینہ نگار کچھ سولہ ولس صاحب کے رسالے
کے میرے لینے کو بھیجے مقام میرٹھ میں دلی صاحب نے کہ نہایت خلیق اور راحم ہیں مجھ پر بھی مہربانی کی اور از حد صبری
خاطر داری کی موجب اون کے فراموشی کے میں نے ان کو ایک نقشہ قلعہ بالا گندہ کا اور حال معتمدین کا جو وہاں گذرتا تھا لکھ کر
حوالہ کیا

ایک سیم خانہ ان سکندر صاحب میں سے لباس ہندوستانی ہیں کہ میرٹھ کو چلے گئے تھے اور بتایا کہ اس وقت مقام
مذکور میں پونچھے تھے وہ اس طور پر حال معتمدہ دہلی تحریر کرتے ہیں کہ بدوڑ سا جو عیسائی دریا و گنج میں رہتے تھے انکے
سکان کو کوٹھے پر جب جمع ہوئے اور زمین یا چاروں ملک مقام مذکور میں قائم رہے جب سپاہیوں نے دیکھا کہ پندرونی
سے وہ اوس مقام سے نہیں اتریں گے تب وہ ایک توپ نوٹھنی لائے اور اس کے ایک گولی سے سب کشتہ کشتہ
نے جان بحق تسلیم کی جب قدر عزت تک کہ یہ لوگ کوٹھے پر رہے اون کے پاس کچھ کھانا مینا نہ پونچھا اور غریب معصوم بچے
جو بے وعطش سے گرہاں دنا لان رہا کرتے تھے ان کو سخت نا لائقوں نے لٹا کر مارا کہ اگر تم بچے آؤ تو ہم کو کھانا پینا
سب کچھ دینگے اور جب وہ نا چار بچے اترے تو فوراً اشارہ قتل کیا اور سب معصوموں کو فوج کر ڈالا اور شہر سے اترے
بعد قتل عام شدہ دہلی ہو کر لوگ کہ وہاں قتل ہوئے اون میں سے چند صاحبوں کا نام ذیل میں درج ہوتا ہے

تین صاحب کشتہ کشیگین مع عیال اطفال اور سیم پال صاحب کے مع عیال و اطفال اور سیم پال صاحب کی مع
دو دختران و دو نواسہ اور کشتہ کشی صاحب کی سیم اور اطفال ایک بلی صاحب کی سیم اور دو بچہ اور ایک س صاحب کی
سیم اور پریس صاحب کی لڑکیاں اور نواسہ وغیرہ

کر و صاحب معصوم جو فراری تھے اپنا حال سفر چہ بیفتو کا جس عرصہ میں وہ دہلی سے آکر تے تک پونچھے تھے اس طور
تخیر کر کے ہیں

میں جی محل صاحب انجنیر ریل وی یعنی سکر آہنی اور ای ریج سپنسر صاحب اور کنگ صاحب متعلقہ سکر مذکور کے
جو بڑے مہربان اور مہمان نواز ہیں ننگے میں رہتا تھا جو دہلی تھانہ جنوب شہر دہلی کے واقع تھا
قریب نو بجے صبح کے سیمہ غزنو کی مٹی دس بجے دو گھنٹے سوار دہلی کے قلعہ زین کے قلعہ میں
ایک پستول سر ہو چکا تھا ہمارے دروازے پر گئے بارہ بجے بنگ گھر کو لوٹا اور پانچ صاحب ہاں قتل ہوئے
شہر چارنی تمام و زجب تک پہنچے شہر چارنی جلتی رہے قریب ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے خبریں ایسی متوحش مشہور ہوئیں کہ

احتیاط کو عین شجاعت قرار دیکر خودی اسباب جو ضروری تھا لکھا کر کے بابو کو حکم دیا کہ نوکر اور اس کے ساتھ روانہ کر دے اور بعد ازاں ترمیم و ترمیم کے ہم خود بھی وہاں سے روانہ ہوئے اور آہستہ آہستہ شکر آہنی کے کنارے کنارے چلے اور چند قدم اون پر سواریوں سے جو مقبرہ ہمایوں پر واسطے گرفتاری مفردین کے مقیم تھے بھڑکے جیسے اور چونکہ انار قلی وغیرہ وہاں کام کرتے تھے کسی معتمد نے ہکو نہ دیکھا جب ہم ٹیلہ صاحب کے بنگلے پر پہنچے تو معلوم ہوا صاحب ہکو اسی وقت وہاں سے چلے گئے تھے تو پوری دیر ہم اوس بنگلے میں رہے اور وہاں سے منے میگزین کا آؤٹنا دیکھا بعد ازاں بنگلے سے روانہ ہو کر چار میل پر ٹیلہ صاحب کو جا کھڑا اور وہاں جو بنگلہ تھا اوس میں کس کر کے کھانا کھایا اور پھر روانہ ہو کر فریڈلینڈ میں جو چھ میل بنگلہ مذکور سے تھا وارد ہوئے یہاں ہم نے مقام کیا جاسے پی اور ہوشیاری رہے نصف شب کو راجہ بلیٹہ وہاں آیا اور آکر ہم سے کہنے لگا کہ پچاس سواری تھاری تلاش میں آتے ہیں بہتر ہے کہ تم لباس اپنے خدمتگاروں کا پہن لو اور جلدی میرے قلعہ میں آ جاؤ میں تماری حفاظت کروں گا یہ لکھا آپ اپنے قلعہ کو گیا تاکہ وہاں کو فساد نہ ہو پانہ راجہ نے بلب گدہ پہنچ کر ایک سواری بھیجا کہ ہکو لیا دے مگر وہ تو پوری دیر باہر بھر کر واپس چلا گیا اور ہم بھی قلعہ میں پہنچے فوراً راجہ نے ہکو ایک مکان میں مخفی کر رکھا ہمارے وہاں پہنچنے ہی کی دیر تھی کہ پچاس سواری آئیں مگر انکو راجہ نے آدمیوں نے کہا کہ صاحب لوگ تو آگے بڑھ گئے وہ یہ سن کر آگے گئے اور روانہ ہوئے اور ہم وہاں سے ایک فینڈ لیک سواری رتہ دیکھا تو روانہ ہو کر قریب چھ میل کے فاصلے پر تھا اور ہمارے ساتھ راجہ کا سالار واسطے حفاظت راہ کے متعین ہوا تھا اس گانوں میں تانیاں دن ایک مکان تھے کوٹھے پر چھوٹے سے مکان میں جسمیں ایک دریچہ اور ایک ہی دروازہ تھا رہے بعد پانچ روز تھے وہاں سے بھی سواری شتر مرسلر راجہ صاحب بلب گدہ ہمراہی متحد راجہ صاحب بطرف متہار روانہ ہوئے اور راستے میں ہر ایک گانوں سے بچتے چلے جب تک ایک گانوں میں پہنچے جس کا نام اردان تھا اور اس گانوں میں شتر بان ہکو سیدھا لگیا مگر اس کا راستہ ایک چمکے سے بند ہو گیا تھا اس واسطے ہم اوس راستے سے واپس آئے چار تو با من امان باہر آئے مگر وہ ہمیں صاحب کے پیچھے رہ گیا ہم اون کے انتظار میں باہر بیٹھے رہے اور گانوں سے سب ہمارے گرد و پیش مسلح کھڑے تھے اس عرصہ میں دو آواز بندوبست کی گوش زد ہوئی تھیں ہی ہم سب ہلنے بہانے کے شتر والیں ہر چل صاحب سوار تھے وہ تو اچھی طرح باہر نکل گیا اور دوسرا جس پر سپر صاحب تھے وہ گر پڑا اور اسکی نکیل ٹوٹ گئی اور وہ بہاگ گیا اور تیسرا بھی بنگلہ صاحب کو لیکر گر پڑا اور بہاگ گیا اور ہمارا بھی زمین پر گر ا اور پھر آؤٹہ نسکا اور جو کوئی اوس کے قریب جاتا تھا اوسکو کاٹنے کو دوڑتا تھا اس واسطے لاچار اوسکو وہیں چھوڑنا پڑا سپر صاحب اور کنگ صاحب تو راستہ چھوڑ کر بہاگے اور ٹیلہ صاحب اور میں راستے پر بہاگے تھے کہ ہکو معتمدین نے ان لیا اور مارنا شروع کیا چونکہ صبح ہونی والی تھی ہم معتمدین کے مقابلہ پر آمادہ ہوئے اور انہوں نے ہکو گھیر لیا ٹیلہ صاحب نے اوسے مصالحت کی اور معتمدین نے کہا کہ اگر تم اپنی بند و قین دیدو تو ہم تمکو تکلیف نہ دیں اس اقرار پر سنے اپنی بند و قین چرا کر دیں لیکن یہ معاملہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک نے میرے شانے پر ایک صدمہ چوب پونہا یا میں نے بھی ہر کر اپنے رائفل کا گندہ اوسکو چڑھا جب ہم اپنی بند و قین دے چکے تھے اور بھانج گانوں واپس آتے تھے کہ ٹیلہ صاحب نے اپنا پستول اوس آدمی سے چھین کر جسکو انہوں نے دیا تھا واپس راستے کی راہ لی اس اثنا میں

ایک شخص نے میرے سر پر ایک تلوار ماری میں نے ہاتھ اڑھا کر کہا بس جو ڈیر سورا پیر میرے پاس ہے وہ میں دے دیتا ہوں اور میں نے دیکھ لیا اور اس کے تقسیم کرنے میں اونہیں نگرار ہوئی میں نے جو سچے دیکھا تو شید صاحب اوس وقت میری نظر سے غائب ہوئے مگر کوئی اون کے تعاقب میں نہ تھا اس اثنا میں ایک شخص دوڑ کر آیا اور اس نے میرے سر پر ایک تلوار طے زور سے ماری جس کے صدمے سے میں زمین پر گر پڑا مگر تلوار گنہی اور زخم مجھے نہ آیا زمین پر گر کر میں نے بہانہ مر جائیگا کیا اور سینے کے بل زمین پر پڑا رہا اب وہ میری کپڑے پوشاک پا پوش چرٹ کبس وغیرہ کی بابت اسپین تکرار کرنے لگے اور میرے چرٹ کبس میں تیس روپے بھی تھے وہ بھی ایک نے کہا میں لون اور دوسرے نے کہا میں بعد از تقسیم حساب مذکور وہ سب میرے گرد و پیش کھڑے ہوئے اور تھوڑے عرصہ تک کچھ لٹو مرثیہ میرے اوپر گانے لگے اور کبھی کبھی کوئی ایک لاث بھی مجھے مار دیتا تھا ایک نے بدخیال کہ دیکھیں مر گیا یا ابھی زندہ ہے میری گردن پر پاؤں رکھا اور اس کو اٹھا کر زمین پر ٹپک مارا مگر میں نے بھی ایسا دم سا دھتا کہ اون کو کچھ معلوم نہ ہوا اور جیسے کوئی پتھر پڑتا ہے اوس طرح حکامیر اجبم ہو گیا اسی شخص نے پھر میری گردن کے نیچے پیر ڈال کر مجھے سیدھا کیا اور جب مجھے معلوم ہوا کہ حسینے ہاتھ میرے دل پر رکھا میں نے دم لیا بند کیا اور جب تک وہ ہاتھ میرے دل پر تھا اوس وقت تک میں نے دم نہ لیا اب نیچے غل مشور سا ہوا مگر میں صاف مطلب اوس کا سمجھ نہ سکا تھوڑے عرصہ بعد جو میں نے ایک آنکھ کھولی تو کوئی فطر نہ پڑا تو میں اٹھا مگر باعث سبلاں خون کے نہایت کم زور ہو گیا تھا اور شکل حل لے سکتا تھا النوض ان خان خیمہ ان کے تہا کہ ایک گروہ مسلح آدمیوں کا فطر آیا کہ اسپین کچھ گفتگو کر رہے تھے مجھے دیکھا کہ اونہوں نے اشارے سے کہا کہ یہاں سے چلا جا اور ایک اونہیں سے میرے پاس آیا اور جب استدعا میرے ایک گھوڑے پر لگیا وہاں میں نے پانی پیا اور اسی آدمی نے ایک رشتہ کہ خالی از خازن تھانہ تھانہ یا کہ میرے پر دیکھو جو برہنہ تھے گزرنے پونچھے اور میرے ساتھ چلا آئے کہ اپنے کپڑے جو تمام خون ہو رہے تھے مجھے دو کہ میں اون کو دھو کر لادوں اس جیل سے اس نے میری کرتی وغیرہ اور فتوح حسین معشوق کے بوتام کے اور زنجیر طلائی لگی ہوئی تھی اور والی اور چاہا کہ مجھے مارے مگر میں نے اس کے ذہن نشین کر دیا کہ اگرچہ میں زخمی ہوں مگر دلدار ہوں یعنی اوس کو زمین پر گر کر میں آگے بڑھا مگر باعث تابش آفتاب کے مجھ میں تاب باقی نہ رہی تھی میں نے قیڑ ہندو تالی کپڑوں کے نیچے سے کھال گر پڑنے سے میری کسی اور اس طرح ایک یاد دہیل چلا تھا کہ دو یا تین آدمی لٹے لیے ہوئے میرے پاس آئے اور مجھے دھکا دے لگے میں نے اس سے صاف کہہ دیا کہ اگر تم مجھے مار ڈالو گے تو تم کو کچھ نہیں ملے گا اوسا سٹے کہ میرے پاس ایک کٹوری بھی نہیں ہے لیکن اگر تم مجھ کو بگڑہ پونچھا دو گے تو میں تم کو سورا پیر دینا چاہتا ہوں اور اگر آگے بڑھا دو گے تو میں سوچیں گا اونہوں نے مجھے تھوڑا پانی پلایا اور چوڑ دیا بعد ازاں ایک آدمی بہت وحشت ناک کہیتوں میں سے دوڑتا اور غل مچاتا میری جانب آیا میں اسے دیکھ کر کھڑا ہوا اس نے میرے پاس آکر قیڑ میرے سر پر تھی اور تالی اور مجھے مارنے لگا تھا کہ میں نے ہاتھ اڑھا کر کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے مان کر بلب گڈہ تک کے سورا پیر اور آگے تک لیجانے کے تین سورا پیر دے سکتا ہوں اوس کو سب بات کا یقین نہ آیا کہ راجہ بلب گڈہ ہمارا دوست ہے اس عرصہ میں دوکانو دالے اور آگے اور اونہوں نے آکر کہا کہ دو صاحب لوگ آگے کیے ہیں اور دوسرا گانوجیہاں سے قریب ہے اس میں نوکریں

۱۲۱

دہلی
اور انہوں نے مجھے پانی بھی پلایا اور دیہ مذکور میں بھی پونجا پادوان کیا دیکھتا ہوں کہ سپہ صاحب اور کنگ صاحب و نو موجود ہیں
اور فیصل آبادی سے اونکو کوئی معتمد بھی راستے میں نہیں ملا تھا اور نہ اونکو کس طرح حکم آسپ پونجا تھا سپہ صاحب نے ازراہ
مہربانی میرے زخم دھوئے ہر درو صلعبان موصوفین نے فہرہ دار دیہ سے اقرار کیا تھا کہ اگر تمکو اگر سے پونجا دو گے تو ہم
فی صاحب یا مخدوم پیلے دینگے بعد از قتل و قال بسیار فہرہ دار نے انکار کیا مگر اونکی بند و قین اور تین سو روپے جو اونکے
پاس تھے جیتنے لیے اسوقت ہمارے پاس ایک جیتی محل صاحب کی پونجی اور انہوں نے ہکو طلب کیا تھا اور لکھا
کہ حامل جیتی کے ساتھ چلے آؤ کہ یہ گانہ خیر خواہ سرکار کا ہے بر وقت اتفہار معلوم ہوا کہ دیہ مذکور دو کوس ہمارے مقررے
تھا ہم روانہ ہو کر صاحب موصوفین کے پاس پونجے وہاں ہم سب شام تک مقیم رہے ہمارے رہبر نے اب ہکو صلاح دی
کہ یہاں سے روانہ ہو کر دوسرے گانہ فین جو چہ میل فاصلے پر ہے جانا بہتر ہے کیونکہ گانہ مذکور ایک کلان دیہ ہے اور اس کے
باشندگان ہماری حفاظت بھی کر سکتے ہیں اور اس کے کہنے موجب ہم وہاں گئے اور آٹھ یا نو روز تک وہاں مقیم رہے گو اگر
اٹھائیس اکثر سیدائتوں نے اس دیہ والو کو دیکھا کہ ان کے گانہ پر حملہ آور ہوئے مگر انہوں نے کچھ خیال نہ کیا اب ہکو بخیر
یقین ہوا کہ اگر ہم اس دیہ خرد میں مقیم رہتے تو نیک سب قتل ہوتے ہکو اب زیادہ تشفی ہوئی کہ فوراً صاحب محبت
گوہر گانہ نے مقام ہوڈل سے پیش گار دینی بہت پور کا ہماری حفاظت اور ہماری کیواسطے بھیجا اور ہم نے صاحب موصوفین
کے پاس پہنچ کر نہایت آرام پایا ہم وہاں بہت روز مقیم رہے اور ہر روز انتظار آمد خبر فتح دہلی کو رہتی تھی کہ اس عرصے میں
مترامین بھی فساد دہر گیا اور جب سپاہی ہمارے ساتھ تھے اور انہوں نے بھی اونکے پیروی کی یعنی انہوں نے بھی فساد
کیا اور ہکو کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ بعد ازین ہم ہارڈی صاحب کے ہمراہ ہو کر بامں زمان تبارج ۲۶ جون ہوڈل سے اگر
میں پونجے

محل صاحب نے قبل از روانگی مقام ہودل سے دوسو روپے اور گھوڑے سوار کے راج بلب گڈھ سے لیے تھے اور ان گھوڑوں میں بھاب فی سوار ایک گھوڑا کم ہنا کر ہم فی حقیقت بڑی رعایت راج صاحب نے کی تھی۔ تاریخ ۱۹ اگست ایک میم صاحب یعنی لیسن صاحب کی میم کیو میں روبرو سے شہر دہلی کے آئے اور ننگے ہوا ایک غازی باشندہ مقام سوات آہنا گو شہر سے دو غازی اور ننگے ساتھ چلے تھے اور میں سے ایک تو مستند و ننگے ہاتھ گرفتار ہو گیا اور دوسرا ساتھ پونچا لیسن صاحب کی میم ہیٹ و لباس طفل افغان فراری ہوئیں تھیں اور میم صاحبہ دہلی میں فساد ارمی یعنی تین مہینے سے زیادہ سے قید میں تھیں اور کچا ایک بچہ اور ننگی گودن گولی سے جان بحق ہوا تھا اور دہلی گولی میم صاحبہ کو بھی لگی تھی بعد زخمی ہونے کے دو نو غازیان ننگہ روہ بالا لے اور ننگی حفاظت کی تھی۔ ایک شب پیشتر میم صاحبہ کے شامل کیو ہونے سے وہ کسی تربیر سے اجیری دروازہ کے باہر نکل کر گھاس میں شب بھر پوشیدہ رہیں وقت صبح اور نون نے ایک کو غازی پونچا سے بھیجا کہ جاڑ دیکھے کہ فوج انگریزان سبزی سنڈی میں ہیں یا نہ وہ دیکھ گیا اور سب حال میم صاحبہ سے اس نے واپس کر بیان کیا تمام حال استماع کر کے میم صاحبہ دہانے روانہ ہوئیں اور جتنا تیز قدم چل سکیں قدم زن ہوئیں بنگریان دشمن نے ایک غازی کو تو گولی سے مار دیا اور میم صاحبہ کو غازی باقی ماندہ کے

نقاب میں بھی چلے کر جب ہماری گولی کے پے پر پونچے تو غصہ دین نقاب کنندگان نے دہانے آگے قدم نہ کیا اور میریم صاحبہ مع غازی بند کو کے بمقام سبزی منڈی پونچھی میریم صاحبہ نے زانو پر گر کر سجدہ شکر بردار گاہ پر درگاہ را دکھایا۔

سیر صاحبہ بچہ ذلیل خستہ حال تھیں اور اکثر ہمارے سپاہیوں نے ان کے حال زار کو دیکھ کر بے اختیار رو دیا اور دسکے کو لے کر ایک حرم تہا اور اونکا زنگشت بالکل گس گیا تھا کیونکہ قید میں اونکی انگلیوں سے رسی سے باندھ کر اونکو ایک جگہ باندھ رکھا تھا ہمارے سپاہیوں نے اونکی تواضعات گرسنگی کر لی کوئی پانی لایا اور کوئی روم شراب کوئی روٹی لایا اور کوئی گوشت مگر میریم صاحبہ نے باعث ضعف بدنی کچھ نہ کھایا اور نہ پیا تھوڑے عرصے تک اکثر سپاہی ان کے گرد رہے اور کشتہ سوالات کرتے رہے یہاں تک کہ اونکو دق کر دیا مگر میریم صاحبہ نے سب کا جواب محل طور پر دیا آخر کار کپتان سبلی صاحب وار دھوئے اور ایک ڈولی منگو کر میریم صاحبہ کو اوس میں سوار کیا اور بھانٹ پھرہ اونکو کمپو میں روانہ کیا وہاں اونکو ایک عہدہ ملا اور جتنی حزن و ریات کی تھیں سب بھیا ہوئیں بروقت فرار ہوئیں شہر سے اونکے پاس ایک پورا نامیلا کڑا تھا جو اونہوں نے اپنے جسم کے گرد لپیٹ رکھا تھا اور ایک ٹکڑا اور تھا جو اونکے سر پر لپیٹا ہوا تھا اونکے ہاتھوں میں دستانے تھے اور پر وین پورا نامیلا ہندوستانی جو نامیلا حقیقت وہ اس سے زیادہ بڑی حالت میں نہیں ہو سکیں تھیں حسین دہ آب تھیں جیسے مورلی صاحب جو سبب خدمت اور استعانت ایک ادنی ملازم کے جو ہندوستانی تھا جان بسلامت لیگے تھے اس طرح اپنا حال فرار جس سے بڑا تعجب پیدا ہوتا ہے بیان کرتے ہیں

میں اور میرا دوست ولیم کلارک صاحب دونوں ایک مکان دو منزلہ واقع بازار کشمیری دروازہ میں رہتے تھے میریم دھو کی شادی بھی ہو گئی تھی اور میرے بچے بھی تھے اور کلارک صاحب کا ایک لیکن کلارک صاحب کی میریم کو قریب ہی لگا ہوا ہونے والا تھا تاریخ ۱۱ ماہ مئی قریب فواخت ہو گئے کے میں بطیار و قریب جاؤ کیونکہ ایک بڑا شور بازار میں ہوا اس میں ایک میرانور آ یا اور اوسنے کہا کہ چند رجبت اپنے ولایتی افسر کو قتل کر کے میرٹھ سے یہاں شہر میں آئیں ہیں ہماری کچھ سوجھ میں نہ آیا کہ کیا کرنا چاہیے اور میں نے اپنی گلی واپس سیدھی ہم دو یا تین گھنٹے مکان پر اور بھی ٹھہرے ایک اور نوکر نے آکر کہا کہ بد معاشان شہر جمع ہو کر انگریزوں کو مارتے ہیں پس سرکسیری بی بی اور لڑکوں نے روٹو شروع کیا کچھ نوکر ہمارے دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے اور ایک نے اونہیں سے کہا کہ چلو میرے مکان میں پوشیدہ رہو مگر میرا ارادہ تھا کہ باہر جا کر دیکھوں تو کیا ہو رہا ہے پس ایک موٹی چوبستی ہاتھ میں لیکر میں گلی میں گیا مگر وہاں کوئی نظر نہ پڑا میں اور آگے بڑھا وہاں تک بھی کوئی نہ تھا آخر اوس گلی کو طے کر کے دوسرے گوشے میں گیا جو عجیب رہت تھا اوس میں بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا صرف ایک سمر آدمی ایک درکان کے دروازے پر بیٹھا تھا میں تھوڑی دیر ہاں ٹھہرا تو بجانب است ایک انبہ آدمی کا نظر آیا مگر مجھے بہت دور تھے اور اسے غل و شوہ کے اندر کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا خیال اس کے کہ وہ میرے مکان پر آؤنگو میں وہاں ہی تھوڑی دیر کھڑا رہا اور اونکو دیکھا کہ آخر کار میں نے ایک شور و شبست کی جانب سے سنا اور پیچھے ہٹ کر وہ دیکھا تو ایک گردہ آدمی کا میرے دروازے کے اندر جاتا تھا اونہوں نے مجھے باہر کوچ میں دیکھا جینڈا آدمی کو میری طرف روانہ کیا یہ حال دیکھ کر میں فوراً دوسری گلی میں بجانب چپ گیا جانے ایک کہتا میرے مکان کو بھڑ

سہی جاتا تھا کہ کئی چکر کھا کر اس راستے میں ایک دروازے پر چند عورات اور ایک یادو آدمی کھڑے تھے مگر انہوں نے مجھے دیکھ کر کچھ نہ کہا وہاں سے ہی میں آگے کو بھاگا تو پھر وہی دور آگے گیا تھا کہ دو آدمی ایک اور گلی میں سے بھاگتے ہوئے نکلے اور میری طرف کو یہ کہتے ہوئے آئے کہ مار فرمائی کو اونہیں سے ایک سکنے ہاتھ میں تلوار تھی اور دوسرے کے لہجہ جب وہ نزدیک آئے تو میں بھی ہٹا اور میں نے ایک ایسا سوئٹہ اس تلوار والے آدمی کے قمر مارا کہ وہ زمین پر گر گیا دوسرے نے لاشی میرے سر پر ماری مگر میں نے سر جھکا لیا اور لاشی میرے شانہ کو چھوئی ہوئی چلی گئی میں نے اپنی لاشی جو پھرائی تو اس کے زانو پر اس زور سے لگی کہ وہ چیخ کر زمین پر بیٹھ گیا اس عرصہ میں لوگ وہاں جمع ہونے لگے اور میں وہاں سے بھی آگے کو روان ہو کر ایک بنجار کی دوکان پر پونہچا وہاں گاڑیاں بہت سی کھڑی تھیں اور ایک چھت گاڑی کا شکتہ زمین پر بڑھا ہوا تھا اس میں جگہ میرے لائق کافی تھی اور میں اس میں بیٹھا اس عرصہ میں میں نے سنا کہ چار یا پنج آدمی یہ کہتے ہوئے اوپر سے گزرے کہ ادھر ہی لوگ ہیں ہمارے خوف کے دم بہر اچھی طرح نہیں لیتا تھا تو ہرے عرصہ بعد ان کے جلسے کے پھر وہاں کچھ نہ تھا اور کوئی آدمی اوپر سے نہیں گذر رہا تھا مجھے خیال اپنے عیال و اطفال کا تھا کہ ایک صاحب اور انکی بی بی اور بچہ کا آیا میں نے اپنے دل میں کہا کیا وہ سب قتل ہوئے اور اس خیال کے آتے ہی میں نے کہا کہ جو ہو سو ہوا اسکا پاس تک اپنی گھر میں جانا چاہیے اور اس خیال نے مجھے مثل دیوانہ بنادیا ان ہی تو جہات میں تھا کہ دوبارہ اس رستہ پر پیشور مثل پیدا ہوا ایک انہوہ کثیر غل و شور مچا ہوا اور دوسرے گدرا اور وہ لوگ انگریزوں کو گالیاں دیتے جاتے تھے اس شان میں دو تین عورات گھر سے باہر نکل کر نزدیک اس چھت کے آگے تھیں اور ایک بچہ اپنے ساتھ تھا وہ اس کے نیچے جھانکنے لگا تھا انہوہ کو دیکھتے ہی میں نے کہا کہ اندر آ کر دروازہ بند کر لو میں ہاں ایک عرصہ تک جیسا رہا کیونکہ یہ بازار بہت چلتا تھا اور میں نے سوچا کہ اس میں ہر جگہ آدمی ملیں گے بعد ازاں دوبارہ مجھے خیال اپنے عیال و اطفال کا آیا اور اب میں نے یہ کہا کہ کچھ ہی ہوا اب تو صبر و بردباری کرنا چاہیے یہ کہ میں باہر آیا اور ذرا کھڑا ہی ہوا تھا کہ ایک عورت نے پوچھا کہ کون ہے مگر میں نے کچھ جواب نہ دیا اور میں ہائے روانہ ہوا یہ گلی شہر میں واقع نہ تھی بلکہ قریب فصیل شہر کے تھی اور اونہیں بقال دہنیے وغیرہ نہیں رہتے تھے مگر باؤنگالی رستے سے تمام بد معاش اب شہر کو لوٹنے گئے ہوئے تھے میں اس رستہ میں صرف ایک یادو آدمی سے ملا اور وہ مجھے جلتے تھے انہوں نے کہا کہ اپنے تین بچہ و آخر الامر میں اپنے مکان کی پشت تک جہاں ایک باغ واقع تھا پونہچا اور ایک کھڑکی میں سے اندر گیا اب قریب چار بجے کا وقت تھا کیونکہ تمام دن میں اس چھت کے نیچے رہا تھا میں نے وہاں ہی قیام کیا اور اسیں تین اور ایک بڑا زلزلہ سا بھی آیا تھا جو بعد ازاں معلوم ہوا تھا کہ باعث میگزین کے ٹوٹنے کا تھا جیسا ہمیشہ ذکر ہو چکا ہے میں اپنے باغ کے اندر آیا اور ہر شے کو مثال مردہ خاموش پایا اور جب میں مکان کے نزدیک پونہچا تو گر واد کے کرسیاں گلاس اور کابیاں شکستہ و کڑب وغیرہ افتادہ تھیں اور چند دست بچہ پوشاک کے جل رہے تھے میں اول اوپر گیا جہاں نوکر وغیرہ رہتے تھے مگر اس میں کوئی آدمی نظر نہ آیا تو گھر کا دھانے کی جانب سے پچھلے ایسی آواز سی آئی جیسے کوئی روتا ہو وہاں جو میں گیا تو دیکھا کہ ہمارا قدیم دیوہی جنے میں بس میرے والد کی خدمت کی تھی پڑی میں نے اس کا نام لیکر آواز دی تب اس نے اٹھ کر کہو لی اور مجھے دیکھ کر رو کر کہنے لگا اسے صاحب انہوں نے ان سب کو قتل کیا انہوں نے ان سب کو مار ڈالا اس کے

دہلی

سنے ہی محیر حالت غشی طاری ہوئی اور میں مبیہ گیا دہلی سے میں نے کچھ پانی پیئے کو مارا گا اوسنے اپنے گھر سے مجھے لا دیا بعد پانی پیئے مجھے میں نے اوس سے پوچھا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا اول تو وہ خوب رویا بعد ازاں اوسنے کہا کہ اسے صاحب تیم چلے گئے تو دو نو سیم صاحب او بچے کیجا خوف بیہ رس ہے کیونکہ گلی اور کوچے میں شور بہت ہوتا تھا اور آوازیں بندوق کی بھی تھیں یہ حال دیکھ کر کلارک صاحب نے اپنی بندوق شکاری نکالی مارا و سکو بہر امین نے اوسنے پوچھا کہ اگر کہو تو دروازہ بند کر لوں اونہوں نے جواب کہا نہیں بلکہ کچھ اندیشہ ہندیں ہے اسکے بعد ایک انبوہ کثیر لاشیاں اور تلواریں اور برجیاں لیے ہوئے اندر چلے گئے آئے کلارک صاحب زمین پر کھڑے ہوئے اور اونہوں نے اوسنے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو اور کیا جانتے ہو اون آدمیوں نے اونکو سوائے دشنام کے اور کچھ جواب سوال کا نہ دیا اور کہا کہ ہم ہر ایک فرنگی کو مارینگے صاحب یہ سن کر اندر چلے گئے اور دروازہ بند کیا اوسکے پیچھے وہ سب آدمی بھی اندر گئیں گئے نو کیسب بہاگ گئے صرف میں بہان رہا جب وہ سب اندر گئیں آئے تو کلارک صاحب نے کہا یہب چیز موجود ہی لیجا و مگر ہکو نہ مارا و اونہوں نے تب صاحب کو دشنام دیکے اور اونکی سیم کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ تمہاری سیم ہے اور خوب سننے اب اونہوں نے سب سباب کو توڑنا اور لوٹنا شروع کیا ہماری سیم صاحب نے بتوں بچوں کو لیکر غسل خانے جاکر دروازہ بند کر لیا تھا کلارک صاحب اگر میرے پیچھے بندوق لیکر کھڑے ہو گئے جب اونہوں نے بندوق دیکھی تو کہا کہ یہ ہکو دیدہ اور ایک شخص اوسمیں سے ہم صاحب کے پاس گیا اور اوسکے مناسبت سے کچھ کر کے کچھ بخش سکے گا کلارک صاحب یہ دیکھ کر حلائے کہ اوسو مارا و سکو گولی سے مار دیا اور دوسرے کو دوسری گولی سے زخمی کر کے بندوق کی ناز سے اونکو مارنے لگے یہ دیکھ کر میں نے جانا کہ اب یہ لوگ سبکو مار ڈالیں گے اور میں بہاگ کر غسل خانے کی طرف گیا کہ میرے صاحب کو نکال لیجاؤں مگر وہاں بھی بہت آدمی موجود تھے اونہوں نے مجھے مارا اور کہا کہ یہاں سے بہاگ جانا نہیں تو ہم تجکو بھی مار ڈالیں گے میں ناچار باغ میں جا کر ایک درخت کی اوٹ میں جا بیٹھا وہاں سے اول میں نے بڑا شور و غل سنا بعد ازاں دیکھا کہ وہ لوگ اسکا نکال کر چار و نظرف پہنیک پہنیک کر توڑتے تھے اور دروازے کے سیشے بھی توڑ ڈالے بعد ازیں اونہوں نے کہا کہ اب چلو ٹوٹیں اور وہ سب یہاں سے چلے گئے پس سکو محکو تھوڑی دیر تو میں کا عالم رہا بہر میں نے اوٹھ کر دہلی سے کہا کہ چلو اندھیلین اور مکان میں جا کر باہر کے کمرے میں دیکھا کہ اکثر چیزیں ٹوٹی پڑی ہیں میں نے ونگو کلارک یونسے توڑا تھا اور سب چیزیں فرس پر پھری پڑیں تھیں جام اور جیسے کے ڈھیر لگے ہوئے تھے بسکٹ تمام پیپلے پڑے تھے اور بوتلین برانڈی وغیرہ شراب کی بوتلیں تھیں تو اونکی بوتل تمام میں پھیلی ہوئی تھی

یہ ذرا حال میرے دل بقتش ہے وہ اندیشہ جو بدتر دیکھنے کا ہر اک شخص کو ایسے موقع پر ہوتا ہے اوسی اندیشے سے میں ایسی کمرے میں بہت دیر تک رہا اور ایدہر او دہر دیکھتا رہا آخر کار ونگو مضبوط کر کے دوسرے کمرے میں گیا وہاں چھل ہوا تھا اسکے دیکھنے کو فی الحقیقت دل بہت مضبوط کرنا چاہی تھا وہاں جاتے ہی سامنے جو نظر پڑے تو کلارک صاحب کا مٹا ہوا ٹیکہ منہ سے لٹکا ہوا نظر آیا اوسکا سر نیچے لٹکتا تھا اور اوس سے جسے خون دیوار پر جاری تھی اور نیچے اوسکے ایک جٹہ غرق کا ہوا تھا اوسکے قتل اونہوں نے ان کے سامنے کیا ہو گا یہ دیکھ کر میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور جب دوبارہ میں نے چشم داکین تو اوس سے زیادہ نا دیدنی دیکھنا پڑا یعنی کلارک صاحب اور اونکی سیم دو نو پلو بہکو میرے

خیال آیا تو دل نہ لے کہا کہ یہ اس واسطے اور نہیں آیا کہ اور سیکو میری جانب خیال نہ ہو اسی سبب میں اس وقت وہاں میٹھا رہا جب تک
دہو بی تھوڑی دور چلا گیا بعد ازاں میں اڑھٹا اور اس کے پیچھے ہو لیا وہ آگے آگے جاتا تھا اور میں کچھ فاصلے پر پہنچتا تھا
جب تک اس کو چھوٹے باہر ہوئے جس میں اس کا بہائی رہتا تھا بعد ازاں اس نے ٹھہر کر مجھے اشارہ کیا میں اس کے پاس گیا
تب اس نے کہا کہ اس کا بہائی بے ایمان ہے وہ کہی ٹکڑہ بچاتا اور میں اس بہانے سے اب نکل آیا ہوں کہ ایسے وقت
شہر میں رہنا مناسب نہیں جب اس طرح کا فساد ہو رہا ہو اور میں اپنے گانو چاؤنگا یہاں رہوں گا ہم دونوں دروازہ شہر کے باہر
نکلے اور کسینے حکمران کو کاہم راہ شرک قریب تین میل کے گئے تھے کہ دہو بی نے یہ صلاح دی کہ اب کرناں جانا مناسب ہے
کرناں کا راستہ دہانے دور تھا اور حکمران قریب سارے شہر کا چکر کر کے وہاں پہنچنا تھا الغرض ہم اوپر کو روانہ ہوئے اور
راستہ میں اکثر آدمی دار و صا درے ملے مگر کسینے ہم سے کچھ نہ کہا ہم آہستہ آہستہ روانہ تھے اور قریب شام کے کرناں کے
راستے پر پونچے یہاں اور ہی معاملہ تھا یہاں جو لوگ جاتے آتے تھے ان کے ملاشی لیجاتے تھے کچھ پال لوت گاہ لجاتے تھے
ایک گروہ معتمدین نے ہلکے گھبرا اور کہا کہ یہ بڑا آدمی بڑا ہوشیار ہے مال لیے جاتا ہو دہو بی نے بے تامل اس سے کہا کہ میرا
بوجھ دیکھا جو اب انہوں نے اس کو دیکھا اور اس میں کچھ نہ پایا ہوا چھوڑ دیا میں نے اب دہو بی سے کہا کہ آئندہ اگر کوئی گروہ معتمدین
ملے تو اول ہی کہنا چاہیے کہ جاؤ فرنگیوں کو لوٹو اور یہ واقعہ جو ہوا ہو اس کا ذکر ہنس اور مذاق سے کرنا چاہیے اور اس نے آئندہ ایسا ہی
کیا جس کے سبب کسینے ہم پر کچھ شبہ نہ کیا دوسرے روز ہم بہت صبح یعنی تھوڑے عرصہ بعد نصف شب کے روانہ ہوئے اور
تاریکی شب میں میں بل پر سوار ہو کر منزل ملے کرتا تھا روز سوم ہم ایک چوٹے سے شوالہ ہندوان کے نزدیک ٹھہرے ہم
ایک پیل کے درخت کے نیچے بیٹھے اور ایک گوشائین اگرنا لاک پر چڑھ کر متصل تھا ٹھہر دہو بی کچھ کہانا لانے گیا اور میں ہا
ہوا سے سرد جو چل رہی تھی سو گیا جب دہو بی کہانا لیکر آیا تو اس نے مجھے جگایا اور اس گوشائین نے کہا کہ میں جانتا ہوں
یہ فرنگی جو ہم نے شکر اوٹلی خوش آمد کی اور کہا کہ ہم پر قسم کہ گوشائین نے کہا جاؤ میں سیکو تکلیف نہیں دیتا ہوں اب میں ان
پارچہ زمانہ سے تنگ آیا تھا اور حقیقت مجھے شہم ہی زمانہ ہمیں سے آتی تھی اور میں نے یہ خیال ہی کیا کہ دہی سے آتے
فائدے پر اب کوئی تکلیف دہ ہو گا ان خیالات سے میں نے تبدیل لباس کیا یعنی پارچہ زمانہ چھوڑ کر لباس مردانہ مثال گاڈران
پہن لیا اکثر گانو والے ہلو طغیہ اور دشنام دیتے تھے اور ہماری ہنسی اڑاتے تھے مگر کسینے ہلو تکلیف جہانی نہیں دی راستے
میں میں نے دیکھا کہ ایک انگریز کی لاش قیمہ کی ہوئی میدان میں تیری ہو اور جب میں نے دیکھا کہ ایک گد بولتا ہوا اس کی طرف دڑ کر
جاتا ہے مجھے نہایت رنج ہوا اس کے پاس لاش ایک انگریز کی نظر پڑی جو بظاہر قریب سولہ برس کے سن کا تھا اس کے معانے سے
معلوم ہوتا تھا کہ اس کو لاشیں مارا تھا میں نے اس کو وہاں دفن کیا مگر قبراؤں کی برائے نام تھی یعنی تھوڑی ہی رگید اور اوپر
سر کا کراؤں کی لاش وہاں رکھ کر وہی رگید پر اکسپر ڈال کر اس کو دبا دیا تھا افسوس صد افسوس راستہ میں میں نے سیکو
کہ چند صاحب لوگ آگے جاتے ہیں اور چاہا کہ اس نے جابلوں مگر اس کے پاس تک پہنچ نہ سکا قبل ازاں اس نے اس کے میری
میں در دہا اور اب جو گرمی اور مٹی میں چلنا پڑا تو وہ اور زیادہ ہو گیا تھا اکثر مجھے چلانے جاتا تھا تو میں پیرکسیٹ کر رکھتا تھا
چلنا نہ دیتا اگر ایسا موقع نہ ہوتا تو کہی میں اسی تکلیف گوارا نہ کرتا مگر خیال حفاظت جان ایسا قوی ہوتا ہے کہ کوئی آخرت اور تکلیف نہ

مگر اس کے آگے وہ فتنی اور تحریف کچھ معلوم نہیں ہوتی اور انسان اس کے واسطے سب کچھ گوارا کرتا ہے۔
 ہر شتم بعد و انکی مقام دہلی سے میں کرناں میں پونچا زمان مجھے ایک سیرٹن ملا اور چونکہ اندیشہ و فکر و خطرہ جان
 اب رن ہو گیا کچھ مجھے ہوش آنے لگا اور جب ہوش آیا تو بیماری بخار نے منہ دے کہا یا نوبت ابستام پونچھی اب مجھے کچھ
 کچھ افادہ ہونا شروع ہوا ہے فقط

اب غور اور خیال کریں کیا مقام ہے کہ زمانہ سلف سے اب تک جتنے فساد اور واقعہ گذرے ہیں کب ایسا ہوا ہے کہ غریب
 رحم مادر سے نکالا گیا ہو کب بچہ بے انگیزان چلا تے ہوئے اور رڑھتے ہوئے تلوار و نکی لوک پر فخریہ اوٹھا کر بازار و عین ہر آئے
 گئے تھے کب عورات انگیزان چاندنی چوک دہلی میں رد و بر سے ہزار ہا آدمیوں کے برہنہ اور لعلہ ذلت و خواری بیگناہ قتل
 کی گئیں تھیں کب عورات انگیزان تختون پر زندہ میخ ماری گئیں تھیں یا زندہ جلانی گئیں تھیں تمام ان سب اور ناشائستہ
 حرکات و ظلم و تعدی سے نیک سیرتی اور نیک کرداری ہندوستان کی ظاہر ہوتی ہے القصہ تمامی مفرورین دہلی کسی نہ کسی
 طرح کی حفاظت تحفظ آمیز یا سوے ممان نواز کیا بیان کر سکتے ہیں ایک فقیر تباہ ۱۲ ماہ می میرٹھ میں آیا ایک بچہ انگیز کا اور
 پاس تھا جو اس نے دریائے جمن میں سے ڈوبتا ہوا نکالا تھا میرٹھ آئے تک راستے میں کبھی جگہ او سکوباعث اس بچے کے
 مار پڑی اور تکالیف ہوئیں مگر اس نے او سکوبچا یا اور ہزار طور سے اپنے ہی پاس رکھا میرٹھ میں اگر جب حکام کو اس کی
 قوا او سکور و پید بالعوض حفاظت کے دینے لگے اس نے انکار کیا کہ میں نہ لوں گا مگر یہ درخواست کی کہ ایک چاہ او سک
 نام سے کندہ کر دو اور جس کے سبب یہ امر یادگار ہے گا

حالات معرکہ دہلی مقدمہ دہلی میں جو باخبر کتاب ہذا ثبت ہوا ہے تحریر کیا گیا اس واسطے مکرر اس مقام پر لکھنا تحصیل حاصل منصوص ہوا

کانپور

تمام واقعات قتل بلکہ او سکوفج کہنا چاہیے جو بچے ہنگامہ میں اکثر مقامات میں وقوع میں آئے ہیں جو قتل کانپور میں نانا
 بٹھور والے نے کیا سب سے زیادہ نا دیدنی تہا اس سوچا نہیں سہی میں سے جو ایک مہینہ پیشہ خوب مضبوط اور جوان تھے
 صرف دو چار آدمی یہ قصہ پر غصہ کرنے کو باقی رہے لفظ ٹڈا لافوسی صاحب اور لفظ ٹڈا صاحب سہرحبٹ کے اور
 انسانیں برون صاحب ۶ رحبٹ اور دو کسہ پاپی صرف اس قتل عام سے جان بسلامت لے گئے تھے تین مرد اور چار عورتیں
 اور ہی سنا ہے کہ بکرا الہ آباد پونچھیں تھیں مگر ان کا نام سننے میں نہیں آیا یہ لوگ افسس سے سب سے تھے جو دریا پر مہر تھا اور
 کانپور میں اور سوقت تک مخفی رہے جب تک جنرل میڈلٹ صاحب کی فوج مقام مذکور میں پونچھی

یہاں کچھ بیان نانا مذکور کا کہنا چاہیے یہ نانا مشہور بنام نانا دھوند و پتہ وہ شخص ہے جس کو باجی راویشو اسے مغرول پونا واسلے
 نے اپنا لڑکا بنایا تھا پیشو اسے مذکور سرکار کا پیش خوار تھا اور سبہ و شہرہ عام مر گیا پیشو اسے مرحوم کی پیش ادا دی آٹھ لاکھ روپیہ پور
 نانا کو نہیں ملی اور پشاید باعث اس کے انحراف کا اس وقت میں ہوا مگر قبل ازیں یہ شخص بہت مالوس انگیز و شے معلوم ہوتا تھا
 اور اکثر اوسے بتواضع پیش آتا تھا یہ شخص بٹھور میں جو دن اسل بجانب غرب کانپور کے واقع ہے بود و بکشا رکھتا تھا اور اس صلح میں
 پیشو کو مرحوم کی جائداد پر قابض اور تصرف تھا اس شخص کو سرکار نے اجازت پانچ سو روپیہ اور تین ہزار توبہ ملی دے کر کوئی

اور یہ فوج حقیقت حکومت سرکاری سے خارج تھی نانا کو کل اختیار اس فوج کا تھا فقط

اب ہر کانپور کا حال شروع ہوا کانپور مقام چاندنی امراج اور بڑا وسیع مقام قریب بائیس میل طول میں پھیلتا ہے دریا گنگ کے واقع ہے اور اگرچہ سابق میں یہاں فوج گورہ بہت رہی تھی مگر اب بہت کم ہو گئی تھی ہنگام فوج گورہ موگک جو انکو بھیجی تھی حسب تفصیل ذیل تھی ایک کمپنی توپخانہ کی نصف نفر سپاہی اور چھ ضرب توپ فوج پیادہ ساٹھ نفر ۸۴ حربہ شاسی اور ستر نفر ۳۲ حربہ شاسی کے معہ بیمار و بیکار اور ۷۵ نفر اول مدراس فیز لیر کی اور فوج ہندوستانی میں سی دوم حربہ سواران غیر آئین اور اول ۳۲ و ۶۰ حربہ پیادگان اور گولنداز متعلقہ بڑی کے ساتھ اور جنرل سر میو ویل صاحب کمانڈر اس فوج کے تھے ماسوا گورہ نو گورہ بالا عیسائی اور ولایت زانگہ نیز اس چاندنی میں کثرت رہتے تھے اکثر انہیں کے متعلق بد فاطہ ملی و سٹک آہنی و ہنر وغیرہ کی تھی اور سیم تمام سپاہیان گورہ ۳۲ حربہ شاسی جو لکھنؤ مقیم تھے رہتی تھیں بدین نظر اس میں شک نہیں کہ ایک نفری عیسائیوں کی یعنی باشندگان کورب کے سب مردوزن و بچہ سات سو چاس سے کم ہونگی

خبر فساد میرٹھ و دہلی اس مقام میں بتاریخ ۱۴ یا ۱۵ مئی کو پونہچی اور اگرچہ بے اعتباری جو کم وزیا و عاطفہ بنگالہ میں ہو گئی تھی کانپور میں بھی معلوم ہوتی تھی خصوصاً منجانب توپخانہ و اول حربہ ہندوستانی جو سالہا سال سے یکجا رہتے تھے اور ان کے ارادہ فاسد بر ملا معلوم ہوتے تھے مگر کوئی تدبیر ایسی کی اسناد کی سوائے اسکے عمل میں نہ آئی کہ توپخانہ بزرگ گورہ میں بھیجا گیا تھا اور اسکے لیجانے کی وجہ یہی یہ ہوئی کہ بتاریخ ۱۶ یا ۱۷ مئی کو وقت شب چاندنی ہندوستان میں آگ لگی آگ کے خوف سے توپخانہ کو دہان بھیجا گیا تھا اب سیم لوگ اور سوداگر چاندنی بھی آکر بار کو نہیں بچا گئے ایک کمپنی ۳۲ حربہ شاسی لکھنؤ سے وارد ہوئی اور سب انفر و نو حکم ہوا کہ اپنی اپنی حربہ کی چاندنی و غیرین شب بکھش ہو کر بن زیادہ مسبب اندیشہ کانپور میں یہ ہوا تھا کہ ایک خبر تمام شہر میں مشہور ہو گئی تھی کہ بتاریخ ۲۳ یا ۲۴ مئی وہ کار توں قسیم ہونگے جنگی اتنی شہرت ہو اور یہ بھی مشہور ہو گیا تھا کہ توپخانے والوں نے صاف کہہ دیا ہے کہ ہم بچاؤ ان کے جو کار توں مذکور لینے میں انکار کرینگے اپنی توپیں نہ نکھینگے اس سبب سے زیادہ تر اندیشہ لوگوں میں غالب تھا یہاں تک کہ بتاریخ ۲۴ یا ۲۵ مئی کو رور مبارک سالگرہ ملکہ معظمہ بھی سلامی معمولی بھی خیر کر فی مناسب تصور نہوئی

نانا مشہور واسے نے ظاہر کیا کہ دعوت فساد میں گمانی خزانہ کو لگا اور اس لیے صاحب کلکٹر بہادر کی صلاح سے بتاریخ ۲۶ یا ۲۷ مئی اوسنے دو توپیں اور دو سو پنجیلا کر خزانے پر تعینات کیے گویا ان ایک کمپنی ۳۲ حربہ ہندوستانی کا بھی گارڈ موجود رہا دوم سالہ اوہہ زیر حکم لفٹننٹ بابر صاحب متعلقہ ۳۲ حربہ چاندنی میں تعینات ہوئے کہ وہاں گشت کیا کریں اور کیا

پہرے مقرر کریں

چند روز بعد طریقہ اوہہ سالہ میں بھی کچھ شبہ پایا گیا اس واسطے رسالہ مذکور کو روانہ فرمادیا گیا اور انکی ہر ای کیسپان میں صاحب متعلقہ ۶۲ حربہ جو سکریٹری لارنس صاحب چیف کمنڈر اوہہ تھے اوکریٹیاں گیری صاحب متعلقہ ۱۷۱ حربہ کے اور ایک یا دو روز بعد ان کے لفٹننٹ عیش صاحب نصف بائری توپخانہ آسپی لیکر روانہ مقام مذکور کے ہوئے دو چار ہنسٹرل پونچکر سواران سالہ نے فساد شروع کر کے کپتان میں صاحب کو قتل کیا چند سبک چھوٹ میں کتے لطف کانپور روانہ ہوئے اور راستہ میں سے لفٹنٹ عیش صاحب کی بائری سے ملکر صاحب موصوف کو بھی واپس اپنے ساتھ لائے کپتان گیری صاحب

رسالہ سے بچکر ہاگ نکلیے خزل دیر صاحب نے سب حال سنکر کہہ کر حضرت کیا مورچال مار کمالی ۳۲ حبث شاہی کی ڈوبن باندہنی شروع کیے اور ہر ایک انگریز کو حکم دیا کہ بار کھائی مذکور میں آکر رہا کریں

تاریخ ۲ جون اول ملک جسمین دو کمپنی ۳۴ حبث شاہی کی اور ۵۵ نفر سپاہی گورہ مدراس فیوز لیر کی پونجی ایک کمپنی حبث مذکورہ بالا کی معاویہ کمپنی ۳۲ حبث شاہی کے جو چند روز پیشتر آئی تھی روانہ لکھنؤ کی گئی

تاریخ ۳ جون رسد وغیرہ ایک عینی کی اور ایک لاکرہ روپیہ مورچال میں جمع ہوا لیکن تاہم نو لاکرہ روپیہ سترانہ میں جمع ہوا اور کچھ تیرہ سو کے لیجانیکے یاسا مان جنگ وغیرہ وغیرہ جو کثرت اور ڈنٹیس اور میگڈین میں پڑا تھا عمل میں نہ آئی اس اوقات کا یہاں بیان کرنا اس واسطے پڑھو رہے کہ معلوم ہو کہ صرف نانا پری کل اہتمام نہ کیا گیا تھا بلکہ جو حال گذرتا تھا اسکا بھی کچھ خیال کیا گیا تھا عمدہ رسالہ دوم و چہٹاے اول ۶ کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چاؤنی میں شب بکس بند کریں

تاریخ ششم ماہ مذکور بوقت فواخت دو گنڈہ صبح فساد شروع ہوا اور رسالہ دوم اور حبث اول نے اپنی اپنی چاؤنی چھوڑ کر باہر فساد شروع کیا مگر اپنے اپنے فکروں کو جو احوال شروع ہوا کہ سنکر اپنی اپنی چاؤنی میں آگئے تھے نہ مارا

مفسد اول خزانہ اور میگڈین پر گئے جو سول لائن میں بجانب غرب شہر واقع تھے اور ان دو نو مقاموں کے مقابلہ کار و متعینہ کے قبضہ حاصل کیا میں بعد وہ چلی گئے میں گئے اور سب قید یوں کو رہا کر دیا اور تمام مکانات دفاتر سرکاری کو جلا دیا بعدہ بجانب کلیان پور جو کانپور سے اول منزل طرف دہلی ہے روانہ ہوئے اور مقام مذکور میں پونجی قیام کیا قبل از دوپہر چہٹاے ۳ و ۴ وہی مقام مذکور میں جا کر شامل اونکے ہوئی

یہ قابو پاکر نانائے بہت سا تزانہ اپنے قبضے میں کر کے اور مقام مفسدان میں جا کر انکو ترغیب دی کہ وہ پس کانپور چلے جائیں تمام مکانات منہدم کر واد کل انسان کو پاہ اور باشندہ عیسائی انگریز کو قتل کر دے اور اسکے دہلی یا لکھنؤ چلیں گے اور کچھ سپاہ واسطے قبضے میں کر کے شہر اور ضلع کے کانپور میں چھوڑ دیں گے

موجب اسکی صلاح کے کار بند ہو کر اور اپنے تئیں اس کے ماتحت گردانکر اسی شام کو مفسد واپس کانپور میں آئے اور نانائے بے تامل خزل دیر صاحب کو کھلا بھیجا کہ اب میں تم سے لڑنے آیا ہوں

جو لوگ کہ کچھ لائق تھے انکو دیکھا کر اور ہر ایک شے جو انکو ملی اسکو لوٹ کر اور ہر ایک انگریز جو انکے ماتہ لگا اسکو مار کر نانا اپنے پیغام کی صداقت اس طرح پر کی کہ وہ اپنی توہین اور دو کلاں توہین و ہتھیار میں لایا تھا ساتھ دیر صاحب کے کہو کے قائم کریں گو کہ رانی دس بجے صبح کے تاریخ ۴ جون سے شروع ہوئی

اس مقام پر بدین نظر کہ حال محصورین کا سخی ظاہر ہو مختصر بیان اس امر کا بہت ضرور ہے کہ خزل دیر صاحب نے کئی سیڑیاں اور بے موقع جگہ پسند کی تھی اور تباہی اسکی حفاظت کی غرض سے غیر مکتفی تھیں

ڈوبو ۳۲ حبث شاہی کا جسمین سہارا اور سیکارومی اور عورات اور لڑکے تربت مذکور کے ساتھ ایک سو بیس مید انھیں و بار کریں شہر کی کنارہ شہر پتھن یہ بار کریں کمینز کہ تھن اور فی بار کہ ایک کمپنی یعنی سو سپاہی کے رستہ لائق تھی ایک انھیں سے سہ ہوش تھی اور دوسری اہلی ہوئی مگر دونوں کے آگے برآمدہ بنا ہوا تھا دیوارین شہر کی یک نیم فٹ چوڑی تھی ایک کہ اہلی مکانات ملازمین

بر ایک بارک کے متعلق تھی

گردان بارکوں کے ایک خندق کو دی تھی اور پٹی خندق کے باہر کی جانب بطور فیصلہ یار دیوار کے ڈالی گئی تھی جو قریب پانچ فٹ بلند ہوئی تھی گیہان اسطرح پڑے تھے کہ گولی ہی اس سے نہ ٹکے اور اسطرح صاف میدان دونوں طرف توڑ پھٹنے واسطے رکھا گیا تھا اور کوئی شہزادے محفوظ رکھنے کی موجود نہ تھی اب خیال کرنا چاہیے کہ اسطرح کا سورج کس قدر بڑا بارک اور شہنشاہ موجودہ مورچوں کی دیکھتے ہیں حالانکہ بارکوں سے توڑ پھٹنے ہی فاصلہ چھ فٹ کی جگہ کافی واسطے بنادیتا اور توڑ پھٹنے موجود تھی جس سے معذوران نے اپنا فائدہ اٹھایا

واسطے گھیرنے یعنی محفوظ رکھنے بارکوں کے ایک دیوار چھ فٹ بلند بہت ضرورت تھی مگر خیال میں گذرتا ہے کہ شاید قلعہ مزید مستحکم کی جاوے اور موسم گرما میں مثال بند ہو جاتی ہے باعث طیاروں نے مضبوط دیوار کا سورج اور گولہ فوٹ اب بہر طلب کی طرف غور کرنی چاہیے یعنی گولہ رانی چار توپوں کو رکھا جائے شروع ہوئی مگر توپخانہ دشمن کا زیادہ عیبت قبضہ میں ہونے لگیں گے ہوا اور عرصہ چند گنتہ میں انہوں نے بارکوں کے اوپر چوڑا ضرب توپ اور غبار دہنے لگ برسانی شروع کی

اول تو محصوران نے ہی خوب جواب ان کے توپوں کا دیا مگر چند ان فائدہ نہ اٹھایا کیونکہ انکی توپیں فیلڈ گنز یعنی نوپنی اور چھپتی تھیں اور دشمن ہزار گز سے زیادہ فاصلے پر بارکوں سے تھی اور انکی توپوں نے بھی اس وز چند ان نقصان محصوران نہیں کیا مگر دوسرے روز وہ اور ترکیب موثر تر عمل میں لائے یعنی دین کا چند شہزادے میں کھڑا کیا اور تمام مسلمانان ایماندار کو حکم ہوا کہ شامل ہوں اور جو شامل نہ ہوئے انکو دھککا یا اور طعنے دیے اور ان پر جہان فیکے اور محصور دیکھنے اپنے حال سے مایوسی ہوئی فرج نام کی بہت جلد بکثرت ہو گئی اور ہر روز زیادہ ہوتی تھی اسکا کچھ عجیب نہیں کیونکہ سیکڑیں جہین ہر طرح کا سامان بکثرت موجود تھا اور خزانہ جہین لکھا پڑا تھے اور شہر جہین ہزار آدمی تھے ان کے قبضے میں تھا گولی بند تو فیکے بلا فصل اور ان مورچوں پر تجارت متصل سے آتی تھیں اور توپوں سے کلان رفتہ رفتہ زخمی آتی جاتی تھیں اور انکی گولی سیل وغیرہ کی دیوڑھشتی بارک برعلی الاتصال گنتی تھی جس کوشش اسکا تو کو نہیں ہمارا دیکھیں عورت اور زخمی آدمی بکثرت جمع کیے گئے تھے گولہ ماسے کا کریم سے آگ لگی اور اکثر مردان مذکورہ بالا میں سے زلزلہ جل گئے اور دواخانہ بھی برباد ہو گیا اور بیمار وغیرہ اب بنا چاری ایک مسکان میں بیٹھ گئے بیمار اور زخمی ہوئے اور زخمی کے اکثر مرتے تھے جب محصورین کا بہت سامان جنگ صرف میں آگیا تو ناچار ہی انہوں نے گولہ رانی کم کی اور آخر کار انکا حال مایوسی اور بیکسی کا ہو گیا اور یہ فوج صرف تین چار روز کے گولہ رانی میں ہو گئی

ایک نالہ یا خندق توڑ پھٹنے فاصلے پر درجہ سورچال کے واقع ہوا اسکی راہ سے دشمن بجاہب بارک آگے بڑھے اور یہاں سے گولہ رانی پر متصل اور زیادہ موثر ہونے لگے

بجانب غرب محصورین ایک نئی بارک بنتی تھی اسکی تمام دیوار زخمی پشت پر دشمنوں نے اپنے بند و قچی قائم کیے تھے مگر محصورین نے حملہ آور ہو کر انکو مقام مذکور سے پس پا کیا اور اپنے پرے دو بار کو نہیں قائم کیے کیونکہ سپاہ محصورین کی اہمیت کثرت سے نہ تھی کہ دشمن کو دوسری جانب دیوار مذکور کے بھی بند و قچی قائم کرنے دے اب آکر دھشت بارکوں کی شکل ہوئی کوئی

اسے تمام محفوظ سے کپڑے لے کر نہیں جاسکتا تھا کہ میں ہندوؤں کو سپر سنوٹی تھیں اور اہل میں تو پانی دیوار کی اوٹ میں ہو کر جو قریب کرے کے تعمیر ہوئی تھی سہرا لایا کرتے تھے اب دیوار بزرگ و صدیات گولہ سے منہدم ہو گئی اور پانی جان سے ہاتھ دھو کر لیتا یعنی جو شخص پانی لینے جاتا تھا وہ توقع نہایت چھوڑ جاتا تھا

اب پناہ صرف نصف ٹنک تھی دیوار میں بار کوئی یا چند روزہ حفاظت انبار خیمہ و پیہ وغیرہ کے باقی رہ گئے تھے خدا کا ایک مقام سے دوسرے مقام تک دیکھو نہیں پہنچ سکتی تھی اور لاش مردوں کی وقت شب اوٹھا کر چاہے متصلہ میں بغیر اداسے رسوم تدفین ڈال دی جاتی تھیں

تو فتح ملک کے آئینی تاریخ ۱۲ جون کو تھی مگر روز بروز امید ہی میں گزرتا تھا اور یہاں گولی اور بیماری اپنا کام کرتی تھی کہ کم ہوتی جاتی تھی اور جو مصیبتیں سب محصورین اوٹھاتے تھے ان کا تصور بھی شکل سے ہو سکتا ہے تمام محصورین حملہ آور ہو کر جو توپیں متصل آجاتی تھیں ان کو لیکر بیچ مار دیتے تھے اور دس بار کو نہیں بغیر اوٹھانے نقصان کے چلے آتے تھے اور کبھی کبھار اٹلاف جان بھی ہوتا تھا مگر معسڈین ہیر اور توپیں ہنگڑین سے لیکر ان کی جگہ قائم کر دیتے تھے یا ان ہی توپوں کی مرمت کر لیتے تھے اور ہر چند مقام بار کو کچا چندان مضبوط اور مستحکم نہ تھا مگر معسڈین اس قدر دلاؤسی نہیں رکھتے تھے کہ اوپر حملہ آور ہوں

اس وقت میں صرف مورچاں دالے ہی تھے تحلیف میں نہ تھے بلکہ جو صاحب لوگ کہ شہر میں گرفتار ہوئے تھے اور اگر ہندوستان و جبر شہ اعانت اور خدمت شکاری فوج انگریز کا ہوتا تھا وہ قہرل ہوتے تھے ایک فرد مہاجڑوں اور صرافوں کی طیار ہو کر ان لوگوں سے روپیہ بطور جہانہ لیا گیا تھا اور اسباب ہر ایک قسم کا لوٹ لیا تھا اور تباہ ویراں دیا تھا

تاریخ ۲۶ جون تک فوج انگریزی نے اپنی جگہ قائم رکھی ان کا نقصان سپاہ صرف مقتولین میں زیادہ از صد نفر ہوا تھا اور سیم لوگ تحلیف اوٹھاتے دیوانی ہو گئیں تھیں تاریخ مذکور صبح کو نانا نے پیغام صلح بھیجا اور کچھ عجب نہیں اس نے بھیجا اور گا اور اس کے پیغام کی سماعت بھی ہوئی

کہتان مور صاحب کناڈنگ سپاہ ۲۴ رچٹ شاہی نے جس نے اول سے دلیری محصورین کی بڑا کھی تھی اور جو ان سے حملہ کرتے تھے محصورین کا حال تباہ و دیکھ کر اور اقرار نا پار اعتماد دیکھ کر اجازت و سخت کرنے اور انامہ کی حاصل کی اور گو اکثر امور موجودہ صلاح اور مشورہ اس کے خلاف میں دیتے تھے مگر صلح طرفین منظور ہوئی

کشتیان فوراً طیار ہوئیں کہ باقی محصورین کو اگر آبادنگ پونچا دیں اور تاریخ ۲۴ جون وقت صبح سب محصورین کشتیوں کی جانب روانہ ہوئے

اب موقع اوس صبح اور زبون دغا باز کا گیا تھا جو کبھی نہوئی ہوگی یعنی یہ لوگ کشتیوں پر اچھی طرح بیٹھے ہی نہ تھے کہ حسب قرار و سابق ملاح کشتیوں کی کوشش کسی کو آگ لگا کر ناسے پر دوڑ آئے اور فوراً اگر اب اور گولی انگریزوں پر بھیجی شروع ہوئی تھیں کشتیان جو ان کے واسطے طیار ہوئیں تھیں ان میں سے دو سیطر سے چل چکین مگر ان میں سے بھی ایک صدر گولہ سے ٹکست ہو گئی مگر اس کے کشتی نشین دوسری کشتی تک جو کہ جاتی تھی جان اسلاست لیکر ان اٹھائیس باقیانہ کشتیوں کے سواروں

میں سے کہ تو قتل ہوئے اور کچھ ڈوب گئے اور باقی مقید ہوئے

جو ایک کشتی برمان ہو گئی تھی اور مہینہ چاس آدمی سوار تھے اور وہ تو دریا میں جاتی تھی اور دو نو کناروں پر سے مفید اور غلوہ اندازی مثال آتش بازی کر رہے تھے قریب چھ میل جا کر کشتی مذکورہ دریا پر جا آئی اور سواران کشتی مذکورہ شام مقید رات کو سب نے ٹکڑاؤ سکورت سے نکال کر روانہ کیا اور آٹھ میل تک پہرہ نہ کر کے مگر رمضان گڑھ میں پونہچ کر ہر لنگ گئے یہاں پر ہمسندین اور چھلہ اور ہوئے اور اکثر کشتی نشینوں کو قتل کیا گیا آخر کار سب پاہو کر کانپور ہاگ گئے اور نئے آجواں کشتی کشتی نشینان اجتماع کر کے ناتانکی و دوپوری جمعیت اور انکی تعاقب میں وادہ ہوئے بوقت شب ایک ایسا طوفان آیا کہ اسنے کشتی کو دوہانے لگا دیا اور وہ پہر روان ہوئی مگر باعث ناواقفیت دریا کے وہ بوقت صبح پہر تیر جا لگی اور جب صبح صادق ہوئی تو کشتی نشینوں نے دیکھا کہ اونکے بھیا اور دغا باز دشمن اونکے ساتھ کنارہ دریا پہا پونہچے اب کشتی بمیل کے فاصلہ پر کانپور سے بمقام شیوہ راج پور آ پونہچ تھی

اب چونکہ کشتی کاروان کرنا ممکن نہ تھا چودہ آدمی اونمیں سے بجانب کنارہ اسرار سے آئے کہ دشمنوں کو ہکا دین اور انکوہ اونہوں نے ایسا ہی کیا مگر جوش میں آکر خشکی پر زیادہ دور تک اونکے تعاقب میں نکل آئے ہمسندین نے دیان اونکو لکڑیاں یہ جماعت قلیل شجاعان کی جب پیچھے ہٹی تو کشتی کی راہ بھول گئے اور بنا چاری کنارہ دریا پر قریب ایک میل کے پھٹے گئے جہاں بہت ہی قریب آئے اور اونکا بہت زور پڑا تو ناچار کعبین نہا کی جگہ کا خیال آیا اور ایک شوالہ جو قریب تھا اور مہینہ پناہ گیر ہوئے تاکہ چند دم لین دروازہ شوالہ پر ایک تو اونمیں سے کام آیا اور باقی سے نغزو اسکے اندر چلے گئے اور اول تو امان مانگی مگر جب منظور نہ ہوئی تو اونہوں نے اپنی بندوبستیں بہرستہا لیں اور اکثر ہمسندین کو کشتی اور شتہ اور ناقابل جنگ آئندہ کیا ہمسندین اس قلیل گروہ انگراں سے بھی اتنے خائف تھے کہ اون پر حملہ نہ نہو سکے اور ایک تو بالاکراوس شوالہ کے آگے لگا دی اس توپ سے بھی کچھ اثر نہ ہوا بعد ازاں ہمسندین نے انبار ہیزم شوالہ کے دروازے پر دین ارادہ جمع کرنا شروع کیا کہ او سکواگ سے جلادین انہوں نے عمارت شوالہ گول تھی اس لیے جماعت اندرونی ہمسندین کو جمع کرنے ہیزم سے مانع نہ آسکی ان ہیزم سے بھی بخوبی کاروباری اندیکہ ہمسندین نے باروت زبر رکھ کر آڈرائی شروع کی جسکے دہوئیں سے اندر شوالہ کے اوس جماعت کو نہایت تکلیف ہوئے لگی بلکہ وہ بھاگنے لگا اب اونہوں نے ارادہ کیا کہ باہر نکل کر بجانب دریا روان ہوں جو وقت یہ لوگ باہر آئے تمام دشمن ہر جاہ طرف فراری ہو گئے چھ پیاٹ انگریز جو شوالہ سے آٹھناں تھے دشمن کے غول میں گھس گئے اور جان عزیز کو اسقدر قیمت گران پر دیا جو قدر اونے ہوسکا اور باقی صاحب کے دریائے گنگ میں کود پڑے اور انمیں کے اول قہر متل ہوئے تھے اور تیسرا شنادری سے تنک کر قریب کنارے کے آیا تھا کہ وہاں وہ مارا گیا اور باقی چار صاحب چہرہ میل تک شنادری کرتے ہوئے گئے گو تین انمیں کے زخمی تھے اور وہاں اونکو وہاں سپاہی ایک اخیر خواہ سرکار کے جو بعد ازین دریافت ہو کہ ہمارا جہ دیکھیں سگر راجہ میاڑوہ من مضافات اور وہ تھانے چونکہ تین دن کے فاقی سے یہ صاحب لوگ تھے اور پہر آدہ میل سے کوئی اونکے تعاقب میں بھی نہیں آیا تھا اودن صاحبوں نے اب اپنے تین محفوظ سمجھ کر راجہ کے پاس پونہچایا اور راجہ نے اونکی حفاظت اور خبر گیری خوراک وغیرہ ۲۹ جون سے لغایت ۲۸ جولائی کی اور کھار کچھ سپاہی دیکھ کر کپڑے فوج سکاری جوالہ آباد سے کانپور واسطے شامل ہونے فوج زیر حکم رگبیر جیسے

کافیہ صاحب کی جاتی تھی پوچھا دیا

اول صاحبوں میں کے جوشیوں پر سے مقید ہوئے تھے اکثر تو اسی روز قتل ہوئے تھے اور باقی یعنی عورت و لڑکے ولایتی افسروں اور سپاہیوں کے ایک مکان واقع چاونی کانپور میں قید کیے گئے تھے ان سپاہیوں میں سے قلیل نے تو نکالیف سے باعث مرگ نجات پائی اور باقی جو واسطہ دیکھنے اور صید ہونے زندہ رہے وہ وقت بوقت جیسے خبر فتح آتا تھا فوج کی آگے گروہ گروہ معتمدوں کے ہاتھ سے قتل ہوتے تھے

جب فوج جنرل سپہ سالار صاحب کی کانپور پہنچی اوس سب مقیدین باقی ماندہ کے انفاس خستہ ہوئے اور جو وقت فوج سرکاری چاونی میں داخل ہوئی علامات قتل و غارتگری کے تازہ تھے زمین قید خانے پر غن اور بال سپیلے ہوئے اور گواہ جو متصل مکان مذکور کے تھا اوس میں لاشیں قیمہ کی ہوئیں پڑیں تھیں یہ دیکھ کر ایک شخص کو نہایت افسوس ہوا کہ ہم کانپور پہنچے تو یہی گرافوس کہ بریر پونچھے

چند حالات جو اوپر مذکور تھیں ہوئے ہیں اور جہاں ٹھٹھٹ دلاؤسی صاحب کے معلوم ہوئے تھے ان کی وضاحت بیان سہاۃ سیرین سے بھی جو بطور کیا ملازم گرین فوجی صاحب سوداگر مقیم کانپور کے تھے موزی اس واسطے ذیل میں نسخہ ہوئی ہے بعد دس سوز کے ایک گولہ اور چیت ایک مکان بختہ کے جو سورج وال میں واقع تھا گرہا اور اوسے تمام مکان میں آگ لگا دی تمام اجہی پوشا کین اور دیگر اشیاء میں صاحبوں کے اور بچوں کے سوخت ہو گئے اس واسطے اب ان کو از حد نکالیف میں گذران کئی بڑی کہانا بھی بہت کم کیا تھا کیونکہ سب لوگ خوف جان سے بھاگ گئے تھے اور سپاہی سیم لوگوں اور بچوں کے واسطے کھانا پکاتے تھے مگر کے روز تک ان کو کھانا بالکل نہیں ملا تھا اس عرصہ میں قریب بیسویں مردوزن بچہ سہاری دوزخوں سے مر گئے خصوصاً عورت و بچہ کثرت لذت گیر ذائقہ موت ہوئے اور کچھ دیواروں کے گرنے سے اور بعضے تفکرات و تکان و نکالیف سے مر گئے جب کوئی صاحب کی سیم ایک نواب کے گھر میں مخفی تھی اور نواب نہ کورنے جا پا کر اوس کو لباس ہندوستانی پر او خط جان لکھو بیٹھے اور سیم صاحب بدواہ ہوئی گمات تک پونچھی تھی کہ ایک سوار نے اوسے شناخت کیا اور گرفتار کر کے تاناکے پاس مسجد یا نا صاحب نے اوس کو گرین فوجی صاحب کے ساتھ حکم قید کا دیا سپاہی اب ہر روز کے اٹھنے سے ایسے تنگ آتے تھے کہ انہوں نے ناناتے کہا کہ اگر تم اپنا اقرار پورا نہیں کرتے تو ہم تم کو قتل کر دیں گے ناناتے ان کو جواب دیا کہ کچھ اندیشہ نہ کرو میں تم کو اقرار سے زیادہ دنگا اور اوسے میرے صاحب کی کورہ پوچھا کہ تم ہمارا خط بنرل ویر صاحب کے پاس لیجاو گے جب کوئی صاحب کی سیم نے کہا کہ مان لیجاؤنگی غرض کہ چٹی لکھی گیا اور صاحب سیم صاحب باس جنرل صاحب کی مرسل ہوئی جب وہ نزدیک کیو کے پونچھے تو اول کو سپاہ پہرہ نے ان کو نزدیک آنے دیا مگر جب زبان انگریزی میں کچھ تقریر ہوئی تو سپاہ نے اجازت نزدیک آنے کی دی مضمون چٹی نہ کور کا یہ تھا کہ یہ تمہارے حق میں بہت ہنسوگا اگر تمہاری مرضی اٹھنے کی ہو کہ تم غلبے اب زندہ دیوار آباد ہو جائے اگر ایسی مرضی ہو تو تمہارا وہاں زندہ پوچھا ممکن ہے کانپور چور و دواہر تمہاری جان پر جاوے گی فقط جب سیم صاحب مورچال میں تھیں تو جنرل ویر صاحب اوسے بلنے آئے اور مضمون خط سے اطلاع پا کر کہنے لگے کہ ایسے امر کا خط کتابت کے ذریعہ سے طے کرنا غیر ممکن ہے اگر تانا کچھ فرار ملے کیا جاتا ہے تو اوس سے کہو کہ خود اگر کرے یہی جواب جب کوئی صاحب کی سیم ناناتے کہا

کے گھین نانانے سچو اب اسکے کہلا بھیجا کہ اگر اس طرف سے گولہ رانی موقوف ہو تو اس بات کا جواب میں خود جا کر کہہ دو گا
جنرل صاحب نے کہا نا تصفیہ اس مقدمہ کے طرفین سے لڑائی موقوف ہو اور ایسا ہی ہوا دوسرے روز نانانہ بھیجے
برادر بابا بہت و برادر زادہ اور بہت سی سپاہ کے مورچال تک گیا جنرل صاحب بھی اسکی ملاقات کو وہاں آئے
نانانے کہا کہ اپنی عورات اور بچہ نکوا کہ آباد پونہچاؤ بعد ازان اگر تمہارے سپاہی اڑنے پر راضی ہوں تو اگر کرنا ہم تم سے
اس امر میں بدعہدی نہیں کرینگے جنرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے دیرہ کے بموجب قول قسم کرو اور ہم انجیل پر
کرتے ہیں کہ ہم مورچال چھوڑ دینگے نانانے کہا کہ ہمارا عہد یہ ہے کہ جسکی ہم دست گیری کرتے ہیں اور جو ہم پر اعتماد کرتا
ہے ہم اس سے دغا نہیں کرتے اور اگر اس سے بھی ہم دغا کریں تو خدا دیکھتا ہے اور وہ ہمارے سزا دیکھا جنرل
وید صاحب نے کہا کہ اگر تمکو دغا کرنی ہے تو تمکو ابھی مار ڈالو دیکھو تمہارے پاس اسوقت کوئی ہتھیار نہیں ہے نانانے
جواب دیا کہ ہم تم سے دغا نہیں کرینگے ہماری بات پر اعتماد کرو اور رسد وغیرہ تمہارے ساتھ کر کے تمکو ہم آباد پونہچاؤ دینگے
یہ سنکر جنرل وید صاحب مورچال میں گئے اور وہاں افروں سے اور سپاہ سے اسباب میں صلاح کی سب سپاہ نے اٹھا
کہ ہندوستان کا اعتبار نہ کرنا چاہیے وہ تمہارے ساتھ دغا کرینگے مگر خچہ آدمیوں نے کہا کہ انکا اعتبار کرنا چاہیے اور یہ امر
بہت مناسب وقت ہے آخر میں یہ صلاح مقرر ہوئی اور جنرل صاحب نے واپس جا کر کہا کہ تمہاری شرائط ہمکو منظور ہیں
تم ہمکو صرف فتح پور تک پونہچاؤ دے آگے ہم آباد باسانی چلے جاؤ گے اسکا جواب نانانے یہ دیا کہ نہیں صاحب ہم تمکو آباد
تک بحفاظت پونہچاؤ دینگے اور حکم دیا کہ کسی کشتیاں جس پوش ہو کر طیار ہوں جب نانانے دیکھا کہ سب باتیں تصفیہ پاکیں
اوسنے کہلا بھیجا کہ خزانے کا لیجا نا کچھ ضرور نہیں ہے خزانہ میرے پاس ہے جنرل صاحب نے کہا تم یہ وہ لیلو اسوقت آؤ
پاس تین لاکھ روپیہ تھا اب نانانے کہلا بھیجا تمہاری حاضری اور کمانا کل کشتیوں پر ہو گا اسواسطے گیارہ بجے تک کل مورچال
خالی کرو و جنرل صاحب اسپر بھی راضی ہوئے دوسرے روز وہ سب طیار واسطے روانگی کے ٹیپے تھے کہ ایک پیغام نانانے
اس مضمون سے آیا کہ آج کشتیاں طیار نہو گئیں تم کل روانہ ہونا اور ہرے اگر وقت شام تم روانہ ہوا اور چند باتیں ایسی کہلا
بھیجن جنرل صاحب نے اس پر جواب کہلا بھیجا کہ ہم ات کو روانہ نہیں گئے شاید تم کچھ فریب ہم سے کرو اسکے جواب میں نانانے
کہا کہ ہر تیار بج شام کروانہ ہونا اور دوسرے روز نانانے سب خزانہ اونکی پاس سے لیگیا اب پورا اونکی روانگی میں کچھ توقف ہوا تمام میم لوگ اور
پیشا کین ہینک طیار تھو اور جنرل صاحب فی ناسی دریافت کیا کہ ہمارے سب نوکر بھی ہماری ساتھ جاؤ گے یا نہیں نانانے کہا ہاں سبکو لیجاؤ دوسرے
اگرچہ اشتباہ نسبت طریقہ سپاہ ناناکے پیدا ہوا تھا مگر تاہم انہوں نے یہ سمجھا کہ سب معاملہ درست ہی رہے کشتی نانانے کہلا بھیجا کہ نوکروں کا
لیجا نا کچھ ضرور نہیں ہے کیونکہ میم لوگ اور دیگر عورات اپنا کام پ کر لیں گی یہ سنکر سب کے دلوں میں اندیشہ پیدا ہوا سات بجے
صبح کے معین بنے اگر مورچال کا محاصرہ کر لیا اور سب صاحب لوگ اب اوسکے اختیار میں آگئے تو کرہا گئے گئے اور
دشمنوں نے انکو بھی قتل کیا قلیل نوکر جان بچا کر ہبا گئے اب سب کو اندیشہ اور زیادہ ہوا معینین مورچال میں گھس گئے
اور کہہ کر کہا آؤ کشتیوں پر چلو سب سامان طیار ہے میم لوگ اور سبچے ہاتھیوں پر اور ڈولہیوں پر روانہ ہوئے اور سپاہ وغیرہ
مردوں نے پیادہ پا کوچ کیا اور دریا پر پہنچ کر کشتیوں پر کھوڑے جب وہاں جا کر انہوں نے کہا نا طیار دیکھا اور سب سامان

دست پایا تو نہایت خوش ہوئے جب قلیل اومنین کے کشتیوں پر سوار ہو چکے تھے اور باقی سوار ہوتے تھے کہ یکایک ایک توپ اداں پر
 چلی اومنین کا سٹر گولیاں بہری تھیں اور یہ توپ اور دیگر توپ جو بعد ازین سربوٹین سب چمپا کر رکھی تھیں اس گولہ سے ایک کشتی پر
 آگ لگی اسے بعد دوسری توپ سے ایک گولہ آیا جس نے چار کشتیوں کو جلایا جو لوگ آگ سے بچے وہ پانی میں کود پڑے اور سپاہیوں نے
 بھی منہ و قین اداں کو مارا سوار معہ گھوڑے پانی میں اتر گئے اور اکثر آدمیوں کو اداںہوں نے دھان قتل کیا پندرہ کشتیوں کے
 سوار جو انگریز وغیرہ تھے سب قتل ہوئے ایک سوار اٹھ عورت اور بچے قتل سے بچے تھے مگر اکثر اومنین کے زخمی تھے اور
 نانائے کہا کہ اداں کو قتل کر و قید کر و ایک کشتی جس میں خبرلید صاحب تھے اوسکو سپاہی کہیں بچا لے گئے سوار جو کشتیوں پر تھے وہ گرہ بچا
 کرتے تھے اور جو پانی میں تھے وہ خدا سے مدد چاہتے تھے ایک دفتر خبرلید صاحب کی کو ایک سوار گرفتار کر کے اپنے گھر میں لے گیا
 اور اپنی بی بی کے پاس اوسکو رکھا یہ سوار چوک کے گرد جا گھر کے پاس رہتا تھا دفتر مذکورہ اوسکے گھر میں شام تک ہی سوار نہ گور شام کو
 بازار میں گیا اور وہاں شراب پیکر پر پیش ہو گھر میں آکر سورا دفتر مذکورہ نے قابو پا کر تلوار سے اوسکا سر کاٹ ڈالا اور اوسکے ہائی کا
 اور دو اوسکے لڑکے کا اور اوسکی بی بی کا بھی سرتن سے جدا کیا اور آپ گھر سے باہر نکلی راستے میں کچھ سوار اوسکو ملے اوسے اوسے
 کہا کہ جاؤ گھر میں جا کر دیکھو میں۔ انکس خوبی سے رسالدار کے سپر ہیڈ اسٹیشن میں وہ اندر گئے اور وہاں دیکھا کہ سب قتل کیے ہوئے
 پڑے ہیں جب یہ خبر مشہور ہوئی تو وہ ایک کوٹے میں کود پڑی اور اوپر سے لوگوں نے اوسکو مار ڈالا بعد ازاں یہ دیکھا کہ ایک دستہ
 خور و سال نے کیا ساتھ کیا خوف جان سیکو جرات نہوئی کہ کسی عورت انگریزی سے جنگو نانائے قید کیا تھا اور چاہتا تھا کہ اوسکو سپاہیوں
 قتل کر دے کچھ کہے ایک سو پندرہ عورت اور بچے قید تھے اور شکل چہرہ روز کی خوراک اونکے پاس ہی بنا چاری وہ خود اور دیگر
 اس قسم پر سیر کرتے تھے اب وہ کشتی جس میں خبرلید صاحب اور دیگر سیم لوگ اور افسر تھے بہت دوزخ لگی تھی یعنی قریب باہر
 میل کے گئی تھی کہ وہاں زمینداروں نے اوسکو گرفتار کیا اور اونکے ہاتھ لپٹت پر باندھ کر سب کو نانائے پاس لے وائے کیا نانائے اوسکو دیکھا
 بہت خوش ہوا خصوصاً خبرلید صاحب کو اور باعث اونکے معمری کے حکم دیا کہ خبرلید صاحب کے ہاتھ کھول دے وہاں اس سنگ کو تو لے
 کانپور لے گیا کہ ایسا لکھتے تھے نانائے کہا اچھا خبرلید صاحب کو گار دین رکھو اور باقی صاحب کو حصہ میں لے صاحب اور کرینڈی صاحب
 اور گرگ پاترک صاحب اور سیک کنزی صاحب اور کپتان میک کنزی صاحب اور داکن ہیرس صاحب اور دیگر صاحب لوگ تھے
 اداں وہاں وہ ہیں وہیں رہنے دو بعد ازاں ایک سپاہی اور ایک سوار نے ہر ایک انگریز کو قتل کیا اکثر ہیرس صاحب کو دو گولیاں مار
 اداںہوں نے معتمدین کو قبل ازمر نیکی پر شام وہی یہ کہا کہ مجھے قتل کر دیا گولی مارو مگر میرے ہم وطن بہت جلد میرا بدلا تم سے لے سکتے
 یہ سنکر دو سواروں نے اداں کو بغضات شمشیر قتل کیا اگر زمیندار اس کشتی کو گرفتار نہ کرتے تو یہ سب بچ گئے تھے وہ سیم لوگ جو سابق سے
 معتمدین اداں کے کہانے کے واسطے حکم تھا کہ خراب خراب چیزیں بازار سے خرید کر اداں کو کھانیکو دیا کر دوسرے بعد اس کے نانائے
 اداں سب کو ایک مکان میں جو ایسے روم مشہور تھا بھیجا بعد ازاں نانائے معتمدین دہلی کو لکھا کہ اس قدر عورت اور بچہ انگریزوں کے
 پاس قید ہیں اور درخواست کی کہ انکے باب میں کیا کرنا چاہیے وہاں سے جواب آیا کہ اداں کو مار ڈالنا مناسب نہیں اس جواب کے
 بعد نانائے کچھ آدمی اداں کے واسطے نوکر رکھے چند روز بعد از معتمدہ الہ آباد ایک سوار نے اگر نانائے اطلاع دی کہ ایک سیم نے معتمدین
 میں سے ایک جیٹی الہ آباد کو لکھی تھی اوسکے بموجب بہت سے انگریز کانپور کو آئے ہیں یہ سنکر نانائے حکم دیا کہ معتمدین کو قتل

کر ڈالو اور کچھ اونچین سے زندہ زخمیہ قتل عام ۱۵ ماہ جولائی کو واقع ہوا اور جنرل صاحب اور دیگر صاحب لوگ جو راستے سے گزرتا ہوا
آئے تھے وہ بتایا کہ دوم ماہ مذکور قتل ہوئے تھے جب عقیدین نے سنا کہ نانا نے حکم قتل صادر کیا ہی اونہوں نے اپنے پرے
پھاڑ پھاڑ کر دروازے کو اونسے خوب مضبوط باندھا ایک سوار نے آکر ہندوستانی ڈاکٹر کو قتل کیا بعد اسکے باورچی اور مہترانی کو
دوسرے سوار نے دیوار پہاڑ کر اور کانچین جاکر قتل کرنا شروع کیا اور اسکے پیچھے اور سوار بھی دروازے کے راہ سے اندر
جا کر قتل عام میں اسکے شامل ہوئے تمام عقیدین اسطرح قتل ہوئے اس واقعہ کی اطلاع فوراً نانا کو ہوئی اور اونسے حکم دیا کہ مہو
کی لاشیں ایک کوٹے میں ڈال دالیا ہی ہوا اور شیشہ ہاٹے مقتولین کے نیچے سے پچیس عورت اور بچے زندہ نکلے تھے
نانا نے اونکو جلا دے کھالے کیا اور چند بچہ ہاٹے شیر خوارہ کو تو معسدرین نے اوٹھا کر زمین پر مار کر مار ڈالا یہ امر بتایا کہ عیال
بوقت صبح وقوع میں آیا تھا اور بوقت شام نانا بمقام تہور بہاگ گیا اکثر عورت مجروح کوٹے میں ڈال دی گئیں تھیں اونکے اوپر
اور لاشیں مردوں کی اور مٹی وغیرہ ڈال دی تھی کہ سب رب جادین قبل از واپس جانے نانا کے اونہوں نے میگزین اور ادویات
ایک اور عیسائی عورت مسماۃ میری آئن جو گرین دی صاحب کی ملازم تھی صاحب مدوح اور اونکے عیال و اطفال کی تکلیف
مفصل بیان کرتی ہو اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ اسطرح پر ہر ایک شخص کو تکلیف اور بس دین جہین وہ لوگ محصور رہے
تھے ہوئی ہوگی

کیسی روز پیشتر وقوع ہنگامہ سے یعنی تاریخ ۱۵ جون ۱۹۴۷ء سے عیسائی باشندگان کانپور نہایت متفکر اور اندیشہ ناک تھے
کیونکہ مرور وزیر مشہور ہوتی تھی کہ ہندوستانی رجمنٹوں سے علامات بغض ظاہر ہوتے ہیں ہمیں خوف میرے مالک یعنی گریں صاحب
نے چارشتیان طیارہ کر وائین کہ سب اسباب اور عیال و اطفال کو اونپر نامقام کلکتہ لیجاوے جسد و اسباب سب اونپر بار
کر دیا گیا تھا اور سب طیارہ وانگی کو تھے کہ عہدہ داران لشکر می نے سجناب سپاہ طمانیت کی اور کہا کہ سپاہ سب نمک حلال
اور کوئی آمادہ فساد نہیں اسی قبل وقال میں تین چار مرتبہ شتیان ملدین اور خالی ہوئیں اس عرصہ میں میرا مالک اور اونکے عیال
و اطفال سب رات کو ایک اور بنگلہ میں جو برب دریا تھا جاکر شب بکس ہو کر تے تھے اور شتیان گھاٹ پر باندھ دیجاتی
تھیں

آخر کار میرے مالک نے ایک بنگلہ جو سہو وید صاحب نے تعمیر کروایا تھا اور متصل مورچال کے واقع تھا کرایہ بدین خیال
لیا کہ وقت ضرورت مع عیال و اطفال جان جا کر رہینگے

بتاریخ ۲۴ ماہ جون ہیہ خبر تمام شہر میں مشہور ہوئی کہ سپاہی اور سوار اب زیادہ عرصہ تک خاموش نہیں گئے کیونکہ علامات بغض
اونسے اب بر ملا ہوتے ہیں ہیہ شکریہ میرے مالک نے ارادہ بنگلہ مذکورہ بالا میں انتقال کر نیچا معصم کیا اور بطبق اوکس
طامس گرین وی صاحب کی میم معہ بچگان یعنی لونی ز ۱ جو قریب پندرہ برس کے عمر کے تھی اور ہنر نگاریہ برس کا اور
جون قریب دس برس کا اور فریڈرک قریب سات برس کا اور میری قریب ساڈھے پانچ برس کے تھے مٹھ اونکے محافظ
مسماۃ مس شوارٹ کے جو غفر قریب کلکتہ سے آئی تھی اور جی صاحب اور انکی میم اور تحصیل گرین وی صاحب معہ زن و بچہ
یعنی روزین جو قریب چار برس کے تھے اور امید یاد و برس کے اور ایک بچہ و روز کا تھا بر وڈر وشن بنگلہ مذکور میں روانہ ہوئے

اور طامس گرین دی صاحب خود شام کو اونکے پاس پہنچے

اس روز یعنی بتاریخ ۵ مارچ ۱۸۵۷ء دی صاحب اپنی مایہ ناز بیٹی میم گرین دی صاحب کلان کی مجوز ہوئی کہ کاغذ
میں کتبہ دین جہان دہا اپنی بیٹی اور جو نکور دانہ کہ چکے تھے اور جو قریب سولہ میل کانپور سے واقع ہوا اونکے ساتھ جائیں اونکے
بچہ حسب تفصیل ذیل تھے یعنی فرانسس ۱۱ برس کی عمر کا لکھا آٹھ برس کی اور مارٹھا دو برس کی

بتاریخ ۵ مارچ مذکور قریب نواخت دو گھنٹہ صبح سپاہی اور سواروں نے اپنی اپنی جہاد نو کو جلانا شروع کیا اور شور مچا
مچائے ہوئے خزانہ کلکٹری کے کتبہ کے ساتھ نواب گنج میں تھاروانہ ہوئے میری مالک یعنی گرین دی صاحب کلان کی میم اور تمام
اونکے ہمراہی جن میں میم صاحبہ صاحبہ و بچکان بھی شامل تھے اب مورچال میں گئیں جس میں ایک انبوہ کثیر جمع تھا اور وہیں ایک
بارک تھی جسکو باریک تہتال کہتے تھے اور وہیں تمام انفر اور عمدہ دار عمدہ اونکی میم لوگوں کو سپاہیہ میم ہوئے اور ایک اور مکان جسکو
جو واسطے سوداگران چھاؤنی کے تجویز ہوا تھا اور وہیں ایک حصہ میرے مالک کو معاوضے کے ہمراہ ہونے کے نبل میم صاحبہ و بچہ باو گریہ
خوشیاں واقارب اور ریڈ صاحبہ مع عیال و اطفال و کرک صاحب کی میم مع بچوں کے ملا تھا یہ مکان قریب بیس فٹ طول و دس فٹ عرض
میں تھا کہ یکے پاس بستر تک نہ تھا اس واسطے ایک بوریا لاکر زمین پر فرش کیا اور میرا مالک کچھ کھانا مورچال میں لایا

مفسد یعنی سواران رسالہ دوم و سپاہ رجمنٹ ۵۳ و ۵۶ رجٹ بعد از لینے خزانے کے بمقام کلیان پور جو ۷ میل فاصلہ
بر کانپور سے ہو جا کر مقیم ہوئے اس سے تمام عیدیاں انگریزوں کے دلیمن یہ خیال ہوا کہ مفسد انکو چھوڑ گئے دوسرے روز صبح
بتاریخ ۶ مارچ کو مفسدین مذکورین میرگر دگی نانا صاحب معاوضی سپاہ و توپوں کے واپس کانپور میں آئے اور جلا نا بنگلوں کا
اور گولہ رانی کرنی اور مورچال کے شروع کیا

میرے مالک نے مع عیال و اطفال کے نہایت سختی از طرف تفکرات و جوے عطش کے اڑھائی جس کوڑے سے مورچال
میں پانی اتا تھا وہ اُن سے بڑے موقع پر ہٹا کر اوپر دشمن کا گولہ بار بڑتا تھا اور کوئی آڑاؤ کے گرد نہ تھی اس سبب سے بہت کم آؤ
پانی لینے جاتے تھے اور جو جاتے تھے وہ گویا اپنی جان سے ماتہ دھو کر جاتے تھے اس واسطے پانی ایسا گران ہو گیا تھا کہ ایک
مشک تین روپے سے گیارہ روپے تک کو ملتی تھی

تمام اسباب خورش جو میرا مالک اپنے ساتھ لایا تھا وہ گولہ توپ سے برباد ہو گیا اور گولہ طر فین سے بکثرت چلتے تھے
اونکے خوف سے میرے مالک کو ایسا خوف دلیمن سما یا کہ اوسنے کھانا چھوڑ دیا روٹی ماتہ کی کچی ہوئی مورچال میں ایسے گران
قیمت ہو گئے تھے کہ ایک روٹی آٹھ آنہ سے ویکر و پیہ تک کو ملتی تھی

سیمبول گرین دی صاحب کی میم کے دل پر ایسا صدمہ ہٹا کہ وہ دیوانے ہو گئے اور بتاریخ ۹ مارچ کو مر گئے
اور جی صاحب باعث معمری اور ضعف کے نہایت ناتوان ہو گئے تھے اونکے بیٹے بیٹے ایک پارہ مکان جو صدمہ
گولہ سے گرا تھا سرریگہ اور ایک اور تحلیف اڑھانہ کر برز دوم یعنی ۱۱ مارچ کو راونہوں نے ولایت حیات سپرد کی اس محو
میں نوئی زاکو سجا رآیا اور تین وزریا ان تین دن میں اوسکی تحلیف نہایت رنج و ہندہ تھی کیونکہ پانی کیاب بلکہ ناپاک تھا
تیسرے روز اوسنے اپنے والدین کو بلایا اور کہا کہ میں مرنی ہوں اور اون دو نو کو قوتہ آخر دیکر جان بحق تسلیم کی قریب

تین روز پیشتر اوسکے بیمار پڑنے کے اوسنے ایک سباحت طلبائی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر تو چلکتے پونچھے تو یہ گھڑی میری غار جون ترنیل صاحب کی سیم کو دنیا کیونکہ اوسکو معلوم ہو گیا تھا کہ میں اس تکلیف میں زندہ نہ ہوں گی اور نہ اوسکو دوبارہ اب بیکھونگی اس حکم کی تعمیل میں کہ چلی یعنی گھڑی سیم صاحبہ مذکورہ کے پاس پونچھا دی بعد ازاں میرا مالک پھر ستر بور پاس سے نہ اوتھا اوسکو اس گڑھی کے مرنے کا نہایت رنج ہوا وہ اوسکی بڑی پیاری تھی اس رنج اور فکر اور خوف میں ہی تاریخ ۱۷ مارچ ۱۸۷۱ء کو گیتن ڈریشیر اپنے مر نیلے اوسنے ایک پتھی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ میری بہن ترنیل صاحب کی سیم کو یا میرے بھائی ولیم کین دی صاحب کو جیسا موقع ہو دنیا کیونکہ کا غرض وقت میں مورچال سے باہر چلکتی تھی ایک سوار نے مجھے چیلینا

ترتیب تاریخ ۱۸ جون ۱۸۷۱ء میں سوارت جسکا ذکر اوپر آچکا ہے خوف آتش زندگی سے جو اوس بارک مین لگی تھی جسمیں رہتی تھی باہر بھاگی اور باہر نکلتے ہی ایک گولہ اوسکے پشت پر لگا جسکے صدر سے وہ وہیں گر کر مر گئی جی صاحب کی سیم جسکے اوپر بھی بہت شدائد و سختیاں گزری تھیں ۱۲ جون کو مر گئی اب صرف یہ لوگ زندہ تھے یعنی طاس گرین دی صاحب کی سیم مع اپنے بچوں ہر جون فریڈرک اور میرے کے اکیسویں گرین دی صاحب اور اوسکے دو لڑکے اور تیسرا جو اون ہی دنوں میں پیدا ہوا تھا باعزت نکلنے شیر مادر کے اور پینے صرف پانی کے اٹھا رہا دن کا ہو کر مر گیا تھا

قریب تاریخ ۲۵ مارچ ۱۸۷۱ء سے جیکو بی صاحب کی سیم جو بھندہ کانپور تھی ناناکا کی طرف سے ویدر صاحب کے پاس یہ پیغام سپرد کر دینکے آئی پیغام یہ تھا کہ تمام ولایتی آدمی بحفاظت الہ آباد تک پونچھا دیے جاؤ نیکے اگر وہ اپنے تین حوالے نانا سے کریں اور سب خزانہ اوسکو دیدیں جب یہ شرط منظور ہوئی تو لڑائی طرفین سے موقوف ہوئی اور اب انگریز بے خوف و خطر مورچال کے باہر ہی پرسنے لگے

سیمبول گرین صاحب اور مین اس قابو کو غنیمت سمجھا اوس مکان میں گئی جہاں مشہور تھا کہ سیم گرین دی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین دی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین دی صاحب مع اپنے عیال و اطفال کے قید میں تھے دوس مکان کے اندر جا کر کیا دیکھیں کہ ایڈورڈ گرین دی صاحب کی سیم میلے اور پٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے خالی زمین پر بیٹھی ہو اور اوسکی گود میں گرین دی صاحب کلان کی سیم کا سر ہو اور وہ ایٹھی ہوئی ہو اور ایڈورڈ گرین دی صاحب بھی زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور اوسکے نیچے فرانس لیٹا اور مارتھا بیٹون بیٹھی تھے اور انہوں نے مجھے دیکھتے ہی روٹا اور کہا کہ سیم ہو کے ہیں اور نانا صاحب کے آدمیوں نے سیمکو پانچ چہرے سے چھپا کر لے لیا اور دیا اوسکے خوش نصیبی سے جو ہشتی نانا نے اوسکو پانی دینے کو ملازم رکھا تھا وہ میرے مالک کا قدیم نوکر تھا اور یہ شخص اکثر کچھ شیرینی بازار کی یاروٹی اپنے کپڑے میں چپ کر اوسکے واسطے لے جاتا تھا

تاریخ ۲۷ مارچ ۱۸۷۱ء صاحب نے خبر دی کہ کشتیاں طیارہ میں اور طیارہ میں واسطے لی جانے انگریزوں کے مورچال سے گھاٹ تک عمل میں آئیں ہستی اور ڈولیان اوسکے اونکی سواری کو آئے اور وہ سب روانہ ہوئے لیکن میری مالکہ انہی کلم زو تھی کہ اوتہ بھی نہیں سکتی تھی اور کوئی اونکی مدد نہ پونچھا آخر کار ایک باد چھی جسکا لڑکا قدیم سے میرے مالک کا نوکر تھا اور جو اپنے لڑکے کی تلاش میں آیا تھا اتفاقاً اوسکے پاس آیا اور اوسنے سیم صاحبہ کو اکیطرف سے اوتھایا اور جون نے

دوسری طرف سے اور اس طرح مورچوں کے اس کنارے تک لاکر ان کو ایک دہلی میں ڈال دیا۔ یہ صاحب نے ایک انگشتری لکڑی کے
میری جانب ہینکی اور ایک انگشتری طلا اور باورچی کے ایک کمانہ میرے پاس اب اور کچھ دینے کو نہیں ہی یہ تم لیلہ اور انگشتری
الماس میں اس نے اب ترنیل صاحب کی سیم کو دیدی ہو تو غصے غصے کے بعد ایک سپاہی لایا اور دہلی مذکور واسطے ایک اس
زخمی کے لئے لایا اور سیم صاحب کو اتار دیا باورچی نے جب یہ دیکھا تو وہ ایک ہاتھی لایا اور اس پر سیم صاحب کو بٹھل سوا
کر دیا اور ہنری اور جون اور فریڈک اور میری پیادہ ہاتھی کے ساتھ ساتھ چلتے تھے اس طرح وہ گھاٹ تک پہنچے گھاٹ پر
رچ صاحب کی سیم بچھنے کے کمری تھی ہنری جون اور میری اور ان کے پاس گئے مگر فریڈک نے اپنی ہانک پر بڑا دوسواروں نے
سری مالکینی کو ہاتھی سے اتارا اور تین سپاہی ان کو کشتی تک لے گئے میں نے اس کو کشتی پر بیٹھنے پر مجبور کیا دیکھا وہاں
وہ ایک جگہ پشت لگا کر بیٹھ گیا اور انھیں جھکواؤں سے اس غصے میں کہی اپنے ساتھ لے گیا ہاتھ پٹنے لگی اور فریڈک اس
پس بیٹھا اب گولہ رانی تو پہلے پوشیدہ سے اور فلنگ انداز کی شتیوں پر شروع ہوئی میں نے اس کشتی کو چلتے دیکھا
جس میں یہ صاحب تھیں جب یہ فوت ہوئی تو انھیں کہہ لکھ اؤں سے اپنے آگے رکھی اور فریڈک کو اپنی نعل میں لایا اور آ
میت سے چل گئے ایک سوار نے ہنری کے ایک ہاتھ شیر کا مارا کہ اس کا شانہ رست جدا ہو گیا اس پر وہ تھوڑی
دور بھاگا اور زمین پر گر کر مر گیا اور جون اور میری تھوڑی دیر میں وہی صاحب کے دونوں کو نکلے ساتھ گرفتار ہو کر اسی روم میں
قید کیے گئے تھے

سیمول گرین دی صاحب ہی اسی وقت خبر لے کر صاحب کے ساتھ گرفتار ہو کر اور قیدیوں کے ساتھ مارے گئے
گرین دی صاحب کلان کی سیم اور ان کا لڑکا ایدورڈ اور اسکے خیال و اطفال بعضے کہتے ہیں کہ مر گئے اور بعضے یہ
بیان کرتے ہیں کہ اسی روم میں ہمراہ دیگر قیدیوں کے تاریخ ۵ جولائی ۱۸۵۷ء قتل ہوئے القصد کوئی اون میں سے اب زندہ نہیں
کوئی تحقیق حال سدر بند صاحب اور ان کی سیم کا جو ٹھکانہ میں سے معلوم نہیں ہوتا مگر یقین ہے کہ وہ بھی کانپور میں سنگام
مستندہ مر گئے وہ بھی تعلق خاندان گرین دی صاحب سے تھے خیال کریں کہ تمام ہر کفر کا پورا و فتح گڈہ میں کچھ سال
ایک خاندان کے قتل اور ضائع ہوئے فقط

احوال مندرجہ ذیل بانی ہندوستانیوں کے جو ملازم قدیم گرین دی صاحب کے خاندان کے تھے معلوم ہوا
تریب دور و بعد سنگام کا پور کے ناما صاحب کو اطلاع پہنچی کہ کچھ فرنگی ایک کارخانہ میں جو کانپور سے بہت
فاصلے پر نہیں ہے مخفی ہیں اؤں سے ایک گروہ ہندوین کو حکم دیا کہ دیاں جاکر ان کو گرفتار کر لائے و بطریق اسکے چھ سوار اور
پیادہ بجانب بخت گڈہ روانہ ہوئے اور ایک گروہ بد معاشوں کا بھی اؤں کے ساتھ ہوا جو وقت یہ خبر ایدورڈ گرین دی صاحب کو
پہنچی فوراً وہ مع اسکی والدہ اور سیم و بچے کے اور سیم ہولنگ صاحب متعلقہ اولاد و پرنسٹ کے کوٹے پر چڑھ گئے اور زمین
اور پرنسٹ لیا صاحبان موصوفین اپنی بند و قین اور اس قدر باروت وغیرہ سامان جنگ اپنے ساتھ لے گئے جس قدر لیا سکے جب
مستندین نے ان کو آگیا تو انہوں نے لڑنا شروع کیا اور دو روز تک مستندین کو اپنے پاس نہ آنے دیا آخر کار
بعد دو روز کے میجر ہولنگ صاحب مارے گئے اور سامان بھی روکھی لایا اب کوئی تبریر لڑائی یا فرار ہوئی نظر نہ آئی

اور بنی چارسی اونہوں نے اپنے تین حوالہ معتمدان کیا جنہوں نے اونکو قید کر کے اور ایک چکر سے پرہا کر جبکہ اوپر پوشش ہی
 کچھ نہ تھی کہ آفتاب سے چاول اور زون نہایت گرم تھا حفاظت ہوتی کا پیور لائے یہاں نانہ کے روہو گئے اور نانہ نے
 گرین وی صاحب کمان کی میم سے کہا کہ تیرے پاس بہت دولت ہو وہ ہکو دے اور ہم تجھے اور تیرے خاندان کو جان سے
 نہ مارینگے اور اگر زیادہ نہیں تو دو لاکہ روپیہ دے میم صاحب نے جواب دیا کہ میرے کارخانے کا مالک میرا فرزند تھا جس سے
 اوسکو اور تمام میرے خاندان کو بحفاظت الہ آباد پونجا در تو جو ہا ملو گئے وہ دونگی نانہ نے اس امر کا اقرار کیا مگر اوسوقت یہی
 حکم دیا کہ میم صاحب کو اور اوسکے فرزند اور ڈکو اور اوسکے خاندان کو سویدانام کمانجین جو کانپور میں تھا پرہہ کارو میں کہو فقط
 اور خبر جو ہمارے پاس اس واقعہ جانکاہ کی پہنچی ہو صرف یہ ہو جو ذیل میں تحریر ہوتی ہو اور غالب کہ نہایت تاسف آ
 اور بکر خون کن جو یہ خبر ملو ایک صاحب کی سہی سے ملی ہے جو جو ہر اور شکر برگیدہ خیرل میل صاحب کے کانپور میں آئی تھی
 میرے پاس زیادہ خبر وید صاحب کے شجاعانہ حفاظت کانپور کے نہیں پہنچی مگر یہ ہمارے مفقودہ جو میں نے
 پارہ ہمارے میم صاحبان مقتولین میں پائی اونسے کچھ کچھ حال معلوم ہو سکتا ہے میں نے انبار پارہ ہمارے خون اکو دین سے
 تین نقد دین بھی پائی ہیں مگر وہ میں کہی اور شہر کر ڈنگا اور اسیدواسطے بافضل اپنے پاس رکھتا ہوں جو وقت ہم کانپور میں
 بعد فتح ڈائی کے پونچے اوسوقت ایک شخص نہایت خوفناک ہماری طرف ہاگتا ہوا آیا صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی حرکت
 کا باور ہی ہے مگر بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ کوئی کراچی دفتر کے یہ تھا اوسنے خود جا کر وید صاحب سے کہا تھا کہ میں برص
 و خوشی اپنے مورچال سے باہر جا کر دریافت کرنا ہوں کہ مکہ آتی ہو یا نہایت اور ویسی ہی اطلاع آ کہ وہ لگا کر معتمدین نے اونکو
 گرفتار کیا اور پھر جاسوسان تحقیقات اوسکی کر کے حکم تین برس قید کا ہوا تھا اوسکی بہت حد تک حساب اکرم و قریب دریا
 اور جان وہ قید تھا وہاں قریب بن ہونہ کو آئی تھی اور قید سے اور اکثر انہیں کے اس واسطے ہر شے تھے کہ اونسکے پاس
 روپیہ نانہ کے دینے کو موجود نہ تھا اور جو وقت ان قیدیوں نے شور و غل ہماری فتویاب فوج کا سنا اوسی وقت اپنے کار و سنجے
 سپاہیوں پر ڈراوٹے اور اونکو مطلوب کر کے فراری ہوئے اس چارے نے اپنے گھر کے نو آدمی مورچال میں چور سے
 حبسین سے ایک بھی زندہ نہ بچا اور کس برحی سے قتل ہوئے کہ قدر وقت اوہے دیکھ کر آئی ہو جب وہ گرویش قتل گاہ
 کی لاشونکو تلاش کرتا پھرتا ہے میری دانست میں وہ اسواسطے تلاش کرتا ہو کہ شاید کچھ پتہ اوسکے خاندان مقتول کا ملے وہ بے ہوش
 پھرتا جاتا ہے اور کوئی اوس سے نہیں بولتا اور نہ کچھ اوسکے تسکین کی صورت پیدا کرتا ہو ہمارے نزدیک اوسوقت میں چھ برس
 بھی اوس سے درباب تسکین اور تسلی کے کہنا گویا نہ خندہ ہو جائیگا اکثر آدمی میان کرتے ہیں کہ وید صاحب کو سجایا اوس مقام پر
 مورچال بنائے جہاں اونہوں نے قائم کیے تھے مناسب تھا کہ میگزین میں جا کر مضبوطی کرتے اس سے معتمد بھی تو ہیں اور
 سامان جنگ اسقدر کثرت سے پنا سکے کہ سپتال تو پونجا در جبکو وید صاحب نے چند روز سجایا تھا بالکل گولوں سے چلنی ہو گیا ہے
 معتمد ونکے پاس اتنی توپیں نہیں کہ ونسے ہر ایک گولہ پونچتا تھا اور مجھے یقین ہے کہ ایک توپ ۲۴ پنی اونہوں نے لاکر وہ
 کوٹے کے قائم کی ہوگی کیونکہ یہی ایک چوبیس پنی اونسکے پاس تھی اکثر معتمدین پانی کے لانے میں مارے گئے اور خسر کا
 پانی بھی جو اوسوقت اور اوس ایام میں زندگی کا باعث تھا انہا بھی موقوف ہو گیا ایسے وقت تنگی میں شاید شر اٹھانا کے

اگر وہ صاحب مہاراج وغیرہ کانپور چھوڑ کر حفاظت سپاہ مانا آگاہ و جادے قبول اور منظور ہوئی ہوگی ہم خوب جانتے ہیں کہ سطح کی حفاظت اس حصار سے نئے اونکی کی تمام انگریز سوارے عورت اور بچوں کے خلیوں اور سنے قید کیا تھا وہ ہی گواہوں نے حسب شرائط مقبولہ طرفین اپنے تین حوالے کر دیا تھا بد غلابازی صبح قتل ہوئے

رات کو کچھ پیر پیر ہائے کاغذ پوشاک میں صاحبان میں سے جو قتل گاہ میں حسب احکام قتل ہوئے تھے ملی یہ حالات غمناک و پرچہ ہائے خون آلود پر ہیں اور تحریرات مندرجہ ذیل اور پیل سرسہ خط میم صاحبان ثبت ہو لیکن ہر پرچہ دو میم صاحبوں کے روزنامے سے جدا کیے ہوئے معلوم ہوتے ہیں زیر کہ خط دونوں کا ایک سا ہیں

ایک پرچہ میں قویہ تحریر ہے

تاریخ ۱۲ جون مامیعی والدہ مرگئی
تاریخ ۹ جون امیسی حق ہوئی
تاریخ ۲۰ جون کو جوج نے جان دی
تاریخ ۲۱ مئی کو بار کون میں گئے
تاریخ ۵ جون سالہ بہاگ گیا
تاریخ ۶ جون اول گولہ رانی شروع ہوئی
تاریخ یکم جون چاویلی مرگیا
تاریخ ۱۰ جون غالاتیلی نے جان بحق تسلیم کی
تاریخ ۲۰ جون بار کون سے نکلی اور جب دریا پر پہنچے فوراً قید ہوئی

دوسرا پرچہ اس مضمون کا ہے

تاریخ ۱۲ مئی ہم بار کون میں گئے تاریخ پنجم جون وقت نواخت دو گھنٹہ صبح سواران رسالہ دوم نے قساوت شروع کیا اور دشمن باقی رقبہ ہندوستانی بھی پٹی گئیں
روز وقت صبح ہم سب روبرو بار کون کے بیٹھے تھے کہ ایک گولہ چوبیس پنی ٹوپ کا آکر موچہ میں لگا اور اس روز سے تاریخ ۲۵ جون گولہ رانی علی الاصلہ جاری رہی اس تاریخ کو دشمن نے کچھ شہر لاطخبرل وید صاحب کے پاس شہر کین اور خبرل صاحب نے ان کو منظور کیا اور ۲۷ جون کو ہم سب نے بار کون چھوڑا اور سب دریا پر واسطے جانے آگاہ کے گئے کہ وہاں سے شہریوں پر سوار ہو کر جاؤ گے جب ہم دریا پر پہنچے تو دشمنوں نے ہم گولہ رانی شروع اور تمام انگریزوں کو اور تھوڑی سی ہم لوگوں کو مار ڈالا کشتیوں کو جلا دیا کچھ قلیل آدمی ڈوب گئے اور ہم گرفتار ہو کر ایک مکان میں یکجا قید کیے گئے ہیں

ایک صاحب جو براہ کانپور سفر کرتے تھے شروع ماہ ستمبر قتل گاہ کو دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس مکان میں اب تک اویسے ہوئے مال طویل پڑے ہیں اور ہم صاحبوں کے جوئے بھی موجود ہیں چوٹے بھونکے کپڑے اور اکثر علامات پنج آہستہ نظر آتے ہیں اور ایک ستون کے چوٹے پر نشان خون کا چاروں انگوٹھوں اور ایک انگوٹھے کا بنا ہوا ایک موجود ہے
ایک وقلنگ نگار باقی ماندہ احوال مقام کانپور کا سطح پر تحریر فرماتے ہیں کہ اس مقام میں تاریخ ۱۶ ماہ مئی خبر سہنگاش مقامات دہلی اور میرٹھ کی پونہمی اس وقت بیان یکم اور ۳۵ اور ۵۶ رجب ہندوستانی اور دوم رسالہ غیر آئین اور بچاس نفر سپاہ گور متعلق تو بچانہ موجود تھی اور مقام کانپور ایسے موقع پر واقع ہو کہ اوس میں کوئی صورت بچاؤ کی ممکن نہیں تاہم سپاہی وید صاحب نے

ہسپتال کھلوانے کے واسطے کیا یہ بارک وسط میدان پر پیشہ واقع ہو اور ضرورت ایسی مقام کی اس واسطے منظور ہوئی کہ
 ویلے صاحب کو اول ہی شبہ تھا کہ سپاہ موجودہ ضرور پیردی سپاہ دہلی و میرٹھ کی کرگی اور ہمیں بخانا صاحب موصوف نے اس مکان
 کو تعمیر ہو چال مضبوط کیا اور تمام اقواب باٹری اسکے اوپر چڑھا دیں اور ۲۲ حربٹ شاہی کی جتنی عورات اور بچے تھے اور نشتے
 سیم لوگ مقام کانپور میں موجود تھیں سب کو حکم مقام فرکر میں آئیگا ہوا اسی اثنا میں سپاہ سے علامات ہنگامہ بردازی آشکارا
 ہونے لگی شب کو پچاس تین لین میں ہوتی تھیں اور انکے ہتھیار لینے نامکمل تھے اس واسطے ویلے صاحب نے سرنہری لارنس
 کو واسطے ملک کے ٹکھا مگر گولارنس صاحب کے پاس صرف چھ ہونفری گورے کی موجود تھی اور اسی سپاہ سے انکو
 انتظام کل ملک اودہ کا کرنا تھا تاہم صاحب محترم الیہ نے ستر گورے واسطے ملک کے روانہ کانپور کیے باخراہ مئی اسی
 گورہ ۸۴ حربٹ شاہی کے اور سیکس فیوزر لیر وارڈ کانپور ہوئے اور ویلے صاحب نے گورنگا کو انکو واپس جانے کی
 اجازت دی اور تاریخ ۱۳ ماہ مئی کلکتہ کو ایک جہی اس مضمون کی روانہ کی کہ وقت بہت نازک ہے اور حفاظت چاہی
 یا پانچ سو سیم ورن قابل جنگ کرنے والوں کی جو مقیم کانپور تھے بہت ضرور ہے اور انکے پاس صرف ۵۰ ہونفری گورے کی
 بقابلہ اسقدر فوج ہندوستانی اور معتمدین شہری کے موجود ہیں مگر یہ جہی کلکتہ پونچھنے ہی پٹائی کہ تاریخ ۱۵ ماہ جون سپاہ
 ہنگامہ بردار کیا خزانہ لوٹ لیا قیدی جلیانی سے چوڑ دیئے اور اکثر افسر و فوج جو مقام مورچہ بندی کے جانب بہاگے جاتے تھے
 قتل کیا افسوس کہ اوس وقت تک اکثر عیسائی باشندگان شہر مقام ہسپتال میں نہیں آئے تھے اور وہ لوگ بچا رہے اوی
 روز قتل ہوئے اور بنگلہ باسے صاحبان اور بارکھانے سپاہ شعلہ برہوئی بعد ازین سپاہ معتمدین بجانب مورچال روانہ ہوئی
 مگر چونکہ انکے پاس توپ نہ تھی اس واسطے ظن غالب تھا بلکہ یقین ذاتی کہ اگر وہ شخص جسکا نام تابا بدہ تواریخ ہند میں روسیہ
 رہے گا بدعہدی نہ کرنا اور اپنے قول و فعل پر قائم رہتا تو ویلے صاحب تا آئے فوج ملک کے معتمدین کا ہرگز غلبہ ہونے نہ
 یہ شخص سری منت دہندہ ہونیت نانا صاحب راجہ بھٹور تھا اس شخص کو پیشوا باجی راو نے متبھی کیا تھا اور اسکے مرئیے بعد
 اوسکی جگہ قائم ہوا مگر نیشن باجی راو کی اوسکو نہ ملی الا اوسب خزانہ وغیرہ اسکے قبضے میں رہا بلکہ اوسکو گورنمنٹ کا حکم یہ بھی ہوا تھا
 کہ کچھ سپاہ اور چھ توپیں اپنے قلعہ بھٹور میں رکھا کرے یہی توپیں آج بھلا گورنمنٹ مذکور اسکے کام آئیں سابق میں جتنے صاحب
 کانپور میں تھے انکے اسکی نہایت دوستی تھی اور اکثر انکے ساتھ سیر و شکار کو جایا کرتا تھا مگر خبر ہنگامہ میرٹھ کے سننے ہی آئے
 سپاہ ہندوستانی کی رائے یعنی شروع کی اور جب انکو بھی آنا وہ فساد پایا تو فوراً آپ بھی بگڑ گیا اور اول ہی جہرکت کی
 کہ جو قریب ہو انگریزوں اور سیم وغیرہ کے فتحگدہ سے فراری ہو کر کانپور آتے تھے انکو انکے رائے میں اپنے مقام
 میں گرفتار کر کے ہلاک کیا سپاہ کانپور نے تاریخ ۱۵ اوسکو اپنے عزم بلوے کی اطلاع دی اور اوسنے اسی وقت
 اپنی چھ توپیں اور سپاہی لیکر ارادہ مقام مذکور کا کیا اور چھ توپیں بہاری اوسکے بیان زمین میں دفن تھیں انکو بھی نکالا اودہ
 سب سامان لیکر سرداری فوج معتمدین مقابلہ ویلے صاحب کانپور میں آیا اودہ گولہ رانی مقام مورچہ بندی صاحب موصوف پر
 شروع کی ہر چند ویلے صاحب کو پاس توپیں ایسی بڑی نہ تھیں کہ وہ معتمدین کی توپ کا جواب دے سکتے مگر تاہم ایسی
 حکمت سے توپ سکھاری چلتی تھی کہ معتمد قریب نہ آسکتے تھے اور ہر چند ویلے صاحب کی فوج کا ایک ٹنٹ ٹھکانہ لڑنے

جنگلے متواترہ میں کام آیا تھا تاہم صاحب موصوف نے شجاعت ذاتی اسلحہ کو خیر باد نہ کہا جب معسدرین نے اس کے قیام گاہ پر حملہ کیا جب ہی صاحب موصوف نے اڑکوار کرکس پاکیا اور اگر حفاظت اس قدر سیم وغیرہ کی اس کے ذمہ نہ ہوتی تو وہ کبھی اس کے اوس مقام سے ٹکرا اور معسدرین کو جواب معقول دیتے ہوئے الہ آباد چلے گئے ہوتے

آخر کار تباریخ ۲۶ ماہ جون و لیڈ صاحب کے پاس صرف دو روز کا کمانا باقی رہ گیا اور پانی بالکل دستیاب نہ ہوتا تھا اور سامان جنگ بھی صرف میں آچکا تھا اس واسطے انہوں نے ارادہ کیا کہ ایک حملہ کر کے معسدرین کا غلہ وغیرہ اپنے قبضے میں کر لیں اور انہوں نے ایسا ہی کیا اور معسدرین پاس پورے اور دو ہزار لائے مگر صاحب کے پاس سوار تھے کہ اس طرح کا خطا و ٹھٹھا اس واسطے معسدرین کو اور کنگ فوج اور وہ سے جو ملی تو وہ پر صاحب کی طرف آئے اور ان کو گھیر لیا کیونکہ جماعت ان کی کثیر تھی اور صاحب کی قلیل یہ حال دیکھ کر یار صاحب اپنے تین اور اپنی فوج قلیل کو بچاتے ہوئے پر مورچال میں آگئے اور تمام محنت بیکار ہو گئی جب یہ حال گذر اتوا ب ان کے پاس نہ کمانا تھا اور نہ پانی تھا اور نہ کچھ سامان جنگ تھا اور وہ ان قیام کرنا گویا موت کو خود طلب کرنا تھا اس واسطے مجبوری اور انہوں نے نانا کی شرائط قبول کی اور سب سامان و خزانہ نانا صاحب کے ہاتھ دیکر خوجان و صاحب انگریز و نکو اور عیسائی باشندوں وغیرہ کو اپنے ساتھ لیکر کشتیوں پر گئے اور ان کو یقین تھا کہ اب ہم بھیریت اپنے دوستوں سے ملینگے اور اپنا وطن پر دیکھینگے مگر یہ خام خیالی تھی جب یہ سب کشتیوں پر سوار ہوئے نانا نے غم دیا کہ جو تین کنارہ دریا کے لنگ پر پوٹھیدہ اس مطلب کی واسطے رکھیں تین سہ ہون اور ان کے کو کون سے سب کشتیاں پارہ پارہ ہو کر ڈوب گئیں کچھ آدمی جو اودن پر سوار تھے تھوڑے عرصے کے واسطے بچے اور جو ہنوز سوار ہی نہ ہوئے تھے وہ کنارے پر گرفتار ہوئے اور قید میں بھیجے گئے بعد ازاں جب نانا فی خراب فوج انگریزی کی سستی تو ان کو بھی اکر تہ مار ڈالا اور جس برہمی سے مارا اور کمال اکر تہ اور بیان ہو چکا ہے

جب چٹھی درخواست فوج گور کی ٹکلتے میں پونہی تو اتوا ب لاٹ صاحب بہادر نے جو بصلاح ستر نہری لائسن صاحب اور لاٹ انفسن صاحب کے اس بلوچکا بندوبست کرتے تھے حکم روانگی فوج کا دیا اور ہر اس حلقے سے اور سیلون سینی لنگا سے اور جزائر ایشیاس سے اور کیمپ سے فوج گورہ طلب ہوئی مگر اس عرصے میں اضلاع شری ہی اس آتش فساد و شعلہ درہو گئی تھی اور اسی سبب سے کرنل نیل صاحب کو اول ستر ادھی معسدرین بنارس اور الہ آباد لازم آئی اور جب تک وہ اس طرح راستے میں معسدرین کو ستر ادیتے ہوئے کانپور پہنچے اور وقت تک قتل انگیزیان وغیرہ مقام مذکور میں ہو چکا تھا کہ کرنل نیل صاحب نے ہر چیز اول اپنے دار دہونے سے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھ سپاہ بسر کر دی پھر رینارڈ صاحب نے کانپور کیے تھے اور اس کے بعد بارہ سو گورہ تباریخ ۱۰ ماہ جولائی زیر حکم کرنل نیل صاحب روانہ ہوئے تھے مگر سو دس نہ ہوئی سپاہیوں کو صاحب اور نیلا صاحب نیار و صاحب کی فوج سے تباریخ ۱۲ ماہ مذکور شامل ہوئی اور تباریخ ۱۳ اس فوج نانا صاحب کو بمقام فتحپور شکست دیکر پس پاکیا تباریخ ۱۵ شکست دوم فوج مذکور کو بمقام پاندی جو بمقام ۲۰ میل کانپور سے جا رہی ہے نصیب ہوئی اور تباریخ ۱۶ خاص کانپور میں ان کو شکست فاش ہوئی اور نانار و بفرار لاکر بجانب بھوپر ہاگ گیا کانپور میں پوٹھیل جو حال نزہوں اور نا ویدنی ہمارے گورہ لوگوں نے اور افسروں نے دیکھا اور سکایاں غیر ممکن ہو ایسا حال نہ کبھی سنا تھا

اور نہ دیکھا تھا کیا ذلت اور خواری سے ہمارے ہم وطن یہاں قتل ہوئے ہیں اور کس کس خرابیوں سے اونکی لاشیں پڑی ہیں
اس حال کے تحریر کرنے سے قلم بھی اٹک سیادہ روتا ہوا اور دوات بھی پارچہ سوٹ سے اپنے اشک سیاہ پونچھتی ہے
مگر کہاں تک پاس کرے کہ تمام اشکوں میں ڈوبی ہوئی ہو ناچار اس مطلب کو یہاں ہی چھوڑا

اب بعد فتح کانپور سپہو لوک صاحب نور دائہ لکھنؤ ہوئے اور جے نیل نیل صاحب واسطے بند و لبست ضلع اور سزا دی
معدن کا پور میں قیام پیر پر ہے نیل صاحب نے بھی ایسی سزا سخت معدن کو دی کہ تاباں زمانے میں بادگاہ
رہے گی کسیکو ہانسی دی اور کسیکو اول بید لگوائے اور پھر ہانسی دی اور کسی سے جو قوم کا بہت بزرگ مشہور تھا اور
جو معدن میں بھی زیادہ تر مستعد تھا اسے مکان قتل گاہ صاف کر دیا اور انواع انواع کارخانے زبون اور ناز
اون سے لیکر بعد از ان اونکو بھجائی گویا قتل کیا مگر یہ سب بدانت رستم کمتر سزا ہی کیونکہ جو جو حرکات قبیلہ اور زبون اون سے
نسبت انگریزان کے صادر ہوئی ہیں وہ حقیقت ایسی تھی کہ اگر اس سے زیادہ تر سزا اور ایسی جو کبھی سینے نہ سنی ہو
اور نہ دیکھی ہو بلکہ انسانیت سے خارج ہو دیکھا وے تو سچا اور واجب ہو

روہنگ

تاریخ ۲۲ ماہ مئی وقت شام چار صد نفر سپاہ پیادہ اور اسقدر سوار معدن مع پانچ اضراب اتواب مقام دہلی
سے بجانب روہنگ روانہ ہوئے تاریخ ۲۳ سپاہ مذکور مقام بہادر گڑھ جو علاقہ نواب دہری میں واقع ہے پہنچ کر مقیم ہوئی
اونہوں نے اس مقام کو نہ لوٹا اور دہشتے روانہ ہو کر دوسرے روز بوقت نواخت آٹھ گنٹہ صبح روہنگ میں وارد ہوئے
اور پونچھتے ہی اوپر خزانے کے حملہ آور ہوئے جو ساٹھ سپاہی متعینہ خزانہ تھے وہ معدن کے ساتھ شامل ہو گئے اور تمام
فوج نواب جھجر کی بہاگ گئی خزانہ کر انجیون پر لا دیا من بعد جھنڈانے میں گئے اور تمام قیدیوں کو نکدہ کیا قیدیوں نے فوراً بنگلہ
افسران کو ٹوٹنا شروع کیا اور شہر اکثر معدن شہر کو بھی لوٹا صاحبان انگریز مع تہانہ دار وغیرہ بہاگ نکلے قبل از روانہ ہوئے
روہنگ سے معدن نے تمام ملازمین سرکاری کو برطرف کر کے نواب جھجر کے آدمی نوکر رکھے اور منادی اس
مضمون کی باوازدہل بہادی کہ مقام روہنگ سپاہ نے انگریزوں سے فتح کر کے نواب جھجر کو دیا فقط

کلکتہ

تاریخ ۳۱ ماہ جون روز شنبہ حکام بارکپور کو دریافت ہوا کہ سپاہ تجویز فرار کی پیش نہا و خاطر کمٹی ہے اور اصلاح حکام کلکتہ
یہ تجویز قرار پائی کہ انکے اسلحہ لینے چاہیے اور بروز دوم یعنی یکشنبہ صبح ایک بازوے ۳۶ رجٹ شاہی کلکتہ سے لوکن بنگلو
کو روانہ ہوا کہ در صورت آنے سپاہ مذکور کے بجانب کلکتہ اور گوراستے پن روکین ۸ رجٹ ہاے لنڈر کو حکم ہوا کہ مقام
چنور سے بارکپور کو جاوین

بروز یکشنبہ وقت صبح بہت گاڑیاں و چکرہ جمع ہوئے بوقت نواخت ساڑھے چار بجے شام کے فوج کی بریڈ ہوئی
بازوے ۳۶ رجٹ شاہی اور ۷۵۰ لینڈر اور توپیں سانے ہندوستانی فوج کے قائم کی گئیں اس طرح پر کہ مریج کی تین
جانب بلگریری فوج قائم ہوئیں اور ہندوستانی فوج نے ایک جانب یعنی چوٹی جانب مریج کے پادریل کے فاصلے پر بناے

بعد اسکے حکم دیئے اسلحہ کا ہوا اور کچھ ایک ناراضی سے اونہوں نے ہتھیار دیدیئے
 تمام سپاہی جو کلکتہ میں اور متصل کلکتہ کے تھے سب کے معہ کلکتہ نیشیا اور آخر کار بودی گار دے کے سپاہی گئے
 اونہوں نے کچھ ٹکڑے اسلحہ میں لپی اور نئے اسلحہ اور ہی مقاموں پر بیٹھے گئے تھے جہاں وہ اس وقت موجود تھے عیسوی
 گورنمنٹ ہوسن کے گار د کے ہتھیار وہاں ہی لے لیئے اور خزانے کے خزانے میں اور گسار کے گسار میں
 اور بینک کے بینک میں اور قلعہ کے قلعہ میں ہر ایک گروہ سپاہ ہندوستانی کے سامنے فوج گورے کی گئی یہ دیکھ کر قوت
 اونکو حکم فیل کرنے اسلحہ کا ہوا سب نے بے تامل فیل کر دیئے اور بارہن پر ہینک دیئے بعد ازیں اسلحہ اور سامان
 جنگ سپاہ گورہ نے لے لیا اور سپاہ ہندوستانی کے پاس سوائے گز کے اور کچھ باقی نہ رہا اس امر سے سپاہ کی ہوا
 سی اور گنیں مگر انکا دوبارہ جی میں جی آیا جب اونکو انٹر پریٹر صاحب نے مخاطب ہو کر کہا کہ خاطر جمع رکھو تمکو خواہ ملے گی
 اور تم اپنا کام سب سے متور ساق کرنے رہو گے اور اسلحہ جو لیئے گئے تو بنظر احتیاط لے گئے ہیں کیونکہ ملک میں کچھ فساد
 ہو گیا ہے لیکن جب دوبارہ امن ہو جائیگا تمکو پھر ہتھیار مل جائیگے

تاریخ ۱۳ مارچ ۱۸۵۷ء شنبہ ایک شخص مسلمان شہر سے قلعہ میں آیا اور ایک سپاہی برہمن ۳۴ حبٹ سے جو ہرے پر تھا اول
 اور اور بارہن کے حال دریافت کرنے لگا کہ کیا تیریں فوج گورہ کی قلعہ میں کی گئیں ہیں اور کیونکہ اسکا انتظام یہ غرض
 ایسے ایسے بہت سوال کیئے سپاہی نہ کورے نے عہد اوس سے سب حال سنا اور کہا کہ تم شام کو آنا جو وقت وہ شام کو
 آیا سپاہی نہ کورے جو نمک حلال تھا اوسکو فوراً گرفتار کر کے حوالہ حکام کیا کل ملو کسی تحقیقات کورٹ مارشل میں ہوئی تھی
 اور آج حکم ہانسی کا نسبت اوس کے صادر ہوا تمام تبریں اوس کے قتل یعنی ہانسی کی درست ہوئیں رستا ایک درخت کی
 شاخ سے متصل ہسپتال دروازے قلعہ کے باندا اور ڈوم بھی موجود ہوئے مگر حکم ہانسی منسوخ ہوا

تاریخ ۱۵ مارچ ۱۸۵۷ء روز دوشنبہ وقت فوج تین گنڈے صبح جہاز دھانی کیمپس نامے بکان شاہ مغول
 اودہ تھا وہاں سے طلب کر لیا گیا ایک گنڈے قبل ازرواگلی جہاز کور مکان شاہ سے سپاہ گورہ کو حکم طیار ہونیکا ہوا
 اور اکثر انہیں کے حسب احکام روانہ بھی ہو گئے تھے اور کئی توپیں بھی اونکے پیچھے روانہ ہوئیں جب یہ فوج
 اور توپخانہ مکان شاہ تک پہنچا تو اونکو حکم محاصرہ کرنے مکان کا ہوا اور مسلح تا صبح رہے وقت صبح شاہ کو توقید
 کر لیا اور اوس کے ہمراہیوں کے ہتھیار چین لے شاہ کو اوس وقت ایک گاڑی میں سوار کر داکر بھراست دو عہدہ اراک
 متحدہ کے قلعہ کور روانہ کیا اور تلاش کو اغذ کی لیگی کیونکہ اوس مسلمان نے جو ساتھ سپاہی پہرہ والا ۳۴ حبٹ کے ساتھ
 کرنے آیا تھا اور جسکی نسبت حکم ہانسی کا ہوا تھا روبرو سے حکام کے بیان طراز ہوا تھا کہ شاہ اودہ کی تحریک اس کوشی مرن
 ہو اور کچھ کاغذ بھی اونکے پاس موجود ہیں

اوسی تاریخ کی شب کو دو صاحب پابلیٹ سر دیش کی ایک پالکی گاڑی میں سوار ہونے تھے کہ ایک دیسی ہی
 گاڑی سامنے سے آئی اور اونکی گاڑی کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ اڑتے اڑتے آگے گئی چونکہ گاڑی میں لائٹن نہ تھی اسلئے
 دونو صاحب گاڑی میں سے باہر کودے تاکہ اوس پالکی گاڑی کے سواروں کو گرفتار کریں جو وقت وہ باہر گاڑی سے آئے

تو انہوں نے دیکھا کہ دو بالواس گادی میں سے نکلے اور بہت سے کاغذ انکی نعل میں تھے اور کوچان بھی اونکے پیچھے ہی کودا اور تینوں گادی کو چوڑ کر بہاگ گئے چونکہ اس حرکات سے شبہ پایا گیا اس واسطے ہر دو صاحبان نے بالکی کی تلاشی لی اور اکثر کاغذ چاہے گئے اور تحریری اوسمیں سے نکلے گادی سو اسباب محمولہ کے حکام قلعہ کے سپرد ہوئی اور اسی سبب سے مالک گادی مذکور کا کہ ایک دو تمند دیوان تھا مقتید ہوا

از روی کاغذ اخبار کمپنی واضح ہوا کہ سبہ جولائی ایک بڑی سخت سرکشی واسطے رہائی بادشاہ مغول کے ہونے والی تھی کہ باعث افتخارے راز کے ملتوی رہی مشہور اسطرح پر ہے کہ ساٹھ آدمی حیدہ دلا اور آدمیوں نے یہ تجویز کی تھی کہ شبہ تیرہ میں دیوار قلعہ پر زینہ لگا کر قلعے کے اندر جاویں اور وہاں پھار طرف منتشر ہو کر صاحب لوگوں کو انکے بستر دن پر عالم خواب میں کر کے شاہ معتقد کوریا کریں تجویز تو بیشک نہایت دلیرانہ تھی مگر یہ ایک امر دیگر ہے کہ وہ کس قدر ممکن وقوع تھی بہر حال یہ ثابت ہے کہ کوئی مفیدین کا ہماری جانب اس قدر ہے کہ اگر اونٹے ہو سکے تو وہ ہماری رنج وین اوکھاڑدالیں

چند روز بعد ایک اور یہودہ تجویز کا افتخار ہوا یعنی مفیدین نے چاہا تھا کہ گودام جنگی قلعہ کو اوڑا دیں ایک آدمی شاہ پٹی کی جانب سے پیغام لیکر آیا کہ جو شخص گودام مذکور اوڑا دیگا اسکو دس ہزار روپیہ اور حیدر جاگیر چاہے گا ملیگی دو اور پیغام موجود ہیں سے آئے تھے اور جو ۷۰ جبٹ کے ساتھ سازش کیا جاتے تھے گرفتار ہوئے ایک عازی نے یہ تجویز کی کہ قلعہ کلکتہ میں جو جنڈا انگریزی ہوا اسکو اوتار کر جنڈا مفیدین اس کے عوض قائم کرے اور مشہور ہے کہ اس نے سب بچھلکی اس امر کی کر لی تھی اور قریب تھا کہ یہ امر وقوع میں آوے کہ عازی مذکور گرفتار ہو گیا

انبالہ

بتاریخ یکم جون جبٹ پنجم کے ہتھیار لے لیے ایک گروہ ۹۰ سپاہیوں سے جو اسی رجبت کے تھے اور بمقام کورڈا متعین تھے علامات فساد کے ظاہر ہوئے ایک اور گروہ اس جبٹ نے جو بجار سرکار بمقام سہارنپور روانہ ہوئے تھے فساد برپا کیا ۶۰ جبٹ کے سپاہیوں کے بہت ہتھیار چھین لئے اونٹے بھی حرکات مفیدانہ ظہور میں آئے تھے مگر جب بروقت ثبوت وہ تک حلال پائے گئے تو انکو اسلحہ دوبارہ دیکر روانہ رہتک واسطے مسدود کرنے فساد کے کس ہنگام تعیناتی اس ہم کے اون لوگوں نے پر فساد کیا اور مسدود سامان جنگ وغیرہ مفیدان دہلی سے جا کر شامل ہوئے بعد از روانگی اس رجبت کے آتش زنی جو اس شہر میں اکثر ہوتی تھی بالکل موقوف ہو گئی اور انیت چھاؤنی میں بحال اس باعث واقع ہوتا تھا رفع ہو گیا احتیاطاً تدبیر محافظت کی کل میں آئی ہیں اور عاٹہ گر جاگیر پر مورچاں قائم کیے گئے ہیں کہ بروقت ضرورت کا آمد ہوں مگر بعد ازین سو اسے ایک یا دو مرتبہ کے پھر تا آخر اگست کو فی اندیشہ یا علامات فساد کے ظاہر نہ ہوں

بتاریخ ۲۷ اگست کہ شبہ چھینہ تھی دو باتیں ہرے سپاہیانہ جبٹ کے اپنی چھاؤنی چوڑ کر بہاگ گئے بعد از دو وقت سے پھر باقی ماندہ سپاہ موجودہ رجبت مذکور کو حکم ریٹ کا برین غرض دیا گیا کہ سبکو جہانہ بہمیدین بروقت پرٹ اوٹنے سے قبل سپاہی آٹھ جبٹ کے متعین ضرب توپ کی جیسے سپاہیانہ جبٹ پنجم خاموش کرٹے رہے جب تک اونکا گارڈ پٹر

کوچ نہ کیا اور جب تک اونکو حکم کوچ نہ ملا بروقت حکم کوچ کے وہ بیکار ہو کر رہا گئے مگر پانچ گھنٹہ کے بعد جب اوتکا تعاقب ہوا تو اونکو ثابت ہو گیا کہ راوہ فرار اونکا بیکار اور بیفائدہ تھا تعاقب میں جو سپاہی تھے اونہوں نے ایسی غلو لہ اندازی کی کہ قریب نصف مفردین کے تو جنم حاصل ہوئے اور سپاہ تعاقب کھنڈہ منتشر ہو کر اونکے پیچھے رہی اور اکثر اونکو جو پریشان ہو کر بہاگتے تھے گرفتار کر کے قتل کیا تو پانچ سو سب ۱۲ سواران سبکہ اور چند ہندوستانی گولہ اندازوں کے راستے پر آگیا تھا اور جب یہ آگے بڑھا تو چند معتمدین جو سابق کوٹھی کے قریب صاحب میں جواب مقام قیام فرج پھالہ پر مخفی تھے غلو لہ تنگ سے مارے گئے ایک اور آدمی حاطہ کوٹھی بیک ایلن ہو کر میں کام آیا بعد از جان فوج و میل کے بجانب کرنال روانہ ہوئے اور پھر کرنال کو رنڈ کیا سپاہ معتمدین کی ۹ لاکھین متصل بارک کے شمار میں آئیں اور کل سپاہ مذکور میں سے تعاقب وغیرہ میں قریب یکصد و پانچا ہ نفر قتل ہوئے

لکھنؤ

تاریخ نویسی ام می شہداء فرج منحرف ہو گئی ایک صاحب اس حال کو اسطرح تحریر کرتے ہیں کہ بوقت نواخت نہ گھنٹہ شب فساد شروع ہوا ہم کئی صاحب مس کوٹ گھر میں بیٹھے چورٹ پی رہے تھے کہ آواز ٹوپ کی اور اوسکے بعد بند و قون کی گوش زد ہوئی سمجھنے فوراً ہتھیار باندھے اور جب افسران انگریزی میدان پر پٹ پر پونچے تو قریب پچاس مفرد معتمدین گھوڑوں پر سوار سیدھے چاؤنی کی طرف بہاگے کہ وہاں شامل معتمدین ہوں چونکہ یقیناً آج کل بہت تھی اس واسطے ہم صبح قریب دو سو نفر کے تھے قصہ جب ہم چاؤنی میں پونچے تو وہاں سوائے شعلہ ہائے مکانات آتش زندہ اور کچھ خطر نہیں آتا تھا دھانسنے ہم بطرف شہر روانہ ہوئے اور درمیان پہاڑے آہنی و پختہ کے گشت کرتے رہے اور قریب ایک بجے صبح کے چاؤنی میں اگر باہر کوٹھی رنڈی فسی کے دیرہ کیا اس مقام پر تیارہ صبح مقیم رہ کر ہر میدان پر پٹ پر جہان انگریز اور فوجین تھیں ۱۷ جب سب سے زیادہ فساد پر آمادہ تھی اور ہم اوس سے کم اور ۱۳ ابرارے نام کیونکہ ۱۲ رجسٹ کے صرف ڈھائی سو سپاہی بہاگے تھے اور اوس میں کے بھی اب بہت سے آئے جاتے ہیں اسمیں شک نہیں کہ اسوقت تک یہ رجسٹ شک حلال ہے مگر کسی پر اب اعتبار نہیں کیا جاسکتا صبح کو قریب پانچ بجے بعد فساد کے سواروں کو حکم ہوا تھا کہ جلدی بطرف مدکی پور جہان سیم کو گونگی چاؤنی تھی جاؤں اور جب ہم قریب میدان گھوڑ دوڑ کے پونچے تو دیکھا کہ تمام میدان معتمدین پر اہل ہے قریب پندرہ سو آدمی معتمدین وہاں جمع آئے اونہوں نے غلو لہ اندازی اور غل کرنا شروع کیا اور کچھ اونکے لوگ منتشر ہو گئے کہ آگے دڑ کے کوچاں لیں اس عرصے میں ایک شخص سوار لباس معتمدین وار ہوا اور اوسنے ماہر اوتار کچھ کہا جسکے سنتے ہی قریب نصف آدمیوں نے جو دراز دے ہمارے ساتھ تھے ہلکے ہوئے دیار اب ہم نہایت جراتی میں ہوئے اور ہم نے تو پین طلب کیں مگر تا آئے تو پونکے ہمارے سب ہنگے واقع مدکی پور لٹ گئے میرا جو کچھ حساب از قسم گھوڑا بچی خیر گتا میں وغیرہ تھا سب غارت ہوا اور جو کچھ ہر جسم پر ہیں وہ بھی باقی رہے اور جو سوار پہرے پر تھے اونہوں نے بھی اپنے اپنے افسر کے مکان وغیرہ حلالے لے لے لے اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ اونہوں نے ایک لڑکے کو جو چند روز سے اگر شاعری اپنی رجسٹ کے ہوا تھا اور جسکا نام ایل تھا مار ڈالا اوسکی عمر چوتھ برس سے بھی کم معلوم ہوتی تھی اور چون کہ

سواری اسب او کو نہیں آتی تھی اس واسطے وہ مقام پر رہ گیا تھا اور قلیل عرصہ پیشتر ہمارے وہاں پونچنے کے اوتارنے کے
 ہوا گیا تھا کہ اس اثنا میں اسی رسالے کے ایک سوار نے جمین وہ تھا او کو لے لیا اور گور سے زخمی کر کے
 مار ڈالا تمام سیم صاحبان اور بچے ایک قلعہ یعنی سیلی گار و واقعہ شہر میں محفوظ اور مصون رہیں یہ لوگ وہاں کچھ عرصے سے رہ گئے
 ہوئے تھے مگر انہیں حسب تفصیل ذیل مارے گئے یہ گیدرینڈر کو کم صاحب اور فلفٹ گزٹ صاحب باہر حیوٹ کے اور
 رملی منکر رسالہ مفہم کا اکثر آفسر مجروح بھی ہوئے ہیں مگر کیونکہ زخم شدید نہیں آیا اور رسالے باہر تعینات ہیں اور ان کے آفسر و
 طرف سے جنگ نام سکیل صاحب اور بولٹن صاحب اور راتین صاحب ہی ہجوٹرا فکر ہو اب ہم ہماونی میں نزدیک ۲۲
 پیادہ اور توپخانہ کے مقیم ہیں اور انہوں نے ہجوٹ نہایت ہمایا تھا کہ کل کی رات مد کی پور میں رہو تو ہم اور فلفٹ زیادہ سمجھتے
 تھے میری دانت میں اگر ہم کل کی شب وہاں رہتے تو وہ ہمارا گلا بیشک کاٹ ڈالتے کل شب کو ارادہ تھا کہ پور سے
 ۳۲ رجٹ شاہی کے ہاتھوں پر سوار کر کے روانہ سیتا پور کیے جاویں لیکن ارادہ فساد جو شہر میں ہوئے وہاں تھا اور حالت
 مصیبت جمین ہم قلیل انگیزہ گرفتار تھے مانع روانگی ہو اگر مئی نہایت شدت سے ہو اور سبب باعث یہ ہے کہ ہم پہلے
 اور کم سونے کے اور کم کمانیکے اور ایسے ایسے افسروں کے ہم کچھ دست ہو گئے ہیں دیکھو استقلال سپاہ گورہ کا
 اور کس طرح جو قلیل سپاہ ہمارے پاس ہو وہ اپنی جگہ پر قائم ہے اگر ہمارے پاس باخ سپاہ گورہ اور اجارے تو چون
 یہاں کچھ فکر ہے سسین عذر کرتے ہیں کہ ہم نے ناچار ہو کر یہ کیا کیونکہ سرکار نے ہمارے مذہب میں سختی ڈالنا چاہا تھا
 میری دانت میں تو سوئے نظام میرٹھ باعث اس سبب فساد کا ہو رہا ہے کہ تو بہر فی کو پانچ کو چوڑیوں اور عہدہ سواران
 رسالہ سوم سے وقت بوقت سختی و درستی پیش آتے ہیں

تباخ سوم چون اب ہم کپورے فرج میں ہیں اور یہاں تک تو ہمارے حق پتہ ہو اور گویاں ہی نہایت تکلیف ہے کہ اس کو
 سچا ہے کہ چند روزہ تکلیف کا خیال کرے بلکہ شکر گزار اس امر کا ہو کہ ہماری جان بچ گئی بعد از فساد و گورہ بان کے اب تک
 امن رہا ہے اور سپاہ معین کے بشرے سے پایا جاتا ہے کہ ان کے دل خوف غالب ہو آئین شکی مقرر ہو گیا ہے اور ہر روز
 کورٹ ہو کر سپاہ کی تحقیقات سب طرف ہوتی ہو ایام رحم و رعایت گزر گئے اب ہمارا سچا واسی میں ہے کہ اون
 لایا ان کے ساتھ از حد سختی سے پیش آویں ہم سب کا اکثر اسباب غارت ہو گیا اور یقین کرنا کہ میرے پاس ایک یاد و قہرین
 اور ایک اوپر کی کرنی اور دو یا تین جڑی باجلی کی باقی ہیں میرے خیال میں یہ آتا ہے کہ ہمارے نوکر ہی چور بن گئے
 کیونکہ جو انہیں لگا گرفتار ہو کر آتا ہے ایک دو بچے کپڑے کے اور کچھ پاس سے نکلتے ہیں اور چونکہ یہ لوگ ہمارے ہی نہیں ہیں
 اس واسطے ہر روز صبح شام تیس گز گرفتار ہو کر بید کھاتے ہیں اور اکثر مضرب بھی گرفتار ہوتے ہیں انہیں دھمکے سے ہم انکے
 پھانسی ہوگی بلکہ ہر روز اکثر دنگو پھانسی ہوتی جاتی ہے میں نے سنا ہے کہ ایک گروہ مضربین کا قریب تین سو و بیس کے
 نہایت شاہ حال ہیں جنکے پاس کپڑے تک ثابت نہیں اس ارادے سے سیتا پور جاتے ہیں کہ انان امان جان کی چاہیں
 مگر میرے نزدیک یہ خبر قرین صدق نہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ تین سو سپاہیوں کی جماعت کو گانوا لے لوٹ لیں اور سب پر
 جبر و زبردستی آتی ہیں اور نہ ظاہر ہے کہ معند و کو نہایت خوف پیدا ہو کہ وہ اس قدر ہر روز ہینک ہینک کہ ہمارے

جاتی میں فقط

جو سپاہ کی یہاں مقصد اور منہج ہو گئی ہو اور اسکی تفصیل یہی نصف رحمت ۸۴ اور نصف ۱۰۰ اور قلیل سپاہی حمیت کے آوروں و ترب رسالہ ہفتم کے اس فساد میں ہیں افسر تو مارے گئے اور تین زخمی ہوئے مگر نام صرف ان ہی تین صاحبوں کا ذکر ہے بریگیڈرینڈ سکوم صاحب اور لفٹنٹ گریٹ صاحب اور ریٹیل پفل مذکورہ بالا تعاقب معندین کا دوسرے روز ہوا اور اسی سبب سے اکثر اونہیں کے بہاگ کر لطیف سیتا پور چلے گئے کرنل برج صاحب مکان پر جب یہ سنا تو وہ چار کچنڈیان ام رحمت کی لیکر اونکے مقابلے کو آئے مگر معندین یہ راستہ ہی چوڑ کر گنگا پار ہو گئے

تاریخ ۱۱ جون سرسہری لارنس صاحب نے تمام تدابیر واسطے حفاظت رزٹینسی اور چھٹی ہون کے درست کر لین تین دروازے رزٹینسی کو تو بند کر ڈالے اور اونپر تیغ بھی ہو گیا بہت سی توپیں تمام جانب او سکے چڑھائی گئیں اور ہر ایک تدبیر حفاظت کی جو خیال میں آئی گئی تاکہ اگر حملہ بھی ہو تو وہی اسکی حفاظت رہے اب یہاں سپاہ اور سوار چلہ بارہ سو آدمی موجود ہے مہ صاحبوں کو اور بچوں کو مکانات گنسن صاحب اور ادینی صاحب جو درمیان رزٹینسی کے واقع تھے رہنے کو ملے نظر اسٹے کو راہ فیض آباد سے کچھ اٹھانے سے ایک دوپل پینچنگین جو متصل مجھی ہون کے تھے منہدم کیے گئے اور جو راستہ وہاں سے قطع میں جائیگا تھا وہ بند ہوا اور ایک مضبوط جامع سپاہ گورہ کی متصل مل کے قائم کی گئی تمام سڑک قطع میں گیا اور رسد بکثرت جمع ہو گئی ہزار ہا من غلہ شہر سے خرید ہوا اور سوچی اور شکر بکثرت کا پورے سے قبل از مسدود ہونے آمد و رفت کے آگئی تھی

بعد از اس فساد کے چھاونی میں کوئی امر مختل امن اور باعث فساد کا شہر میں واقع تھا تاریخ ۱۱ جون یا قریب اس تاریخ کے سید حسین کی رحمت کو جو سابق ملازم شاہی تھی حکم ہوا کہ متھیار رکھ دو مگر اونہوں نے اسوقت تک انکار کیا جب تک توپیں اونکے سامنے ہوئیں اسپر اونہے اسلحہ چھین کر اوکو شہر بدر کیا

تاریخ ۲۰ جون سب امن و امان رہا بعد ازین سنا کہ ایک جماعت معندین کی کسی مقام پر جو ۱۲ میل لکھنؤ سے ہے جمع ہوتی ہے اسکا ارادہ یہ ہے کہ جب سب فوج و امان جمع ہو جائیگی تو لکھنؤ پر حملہ آور ہونگے ایک جماعت فوج قلعہ داری لکھنؤ جسکو زبان انگریزی میں گریس کہتے ہیں مع چار توپوں کے واسطے مقابلہ معندین کے جو شہر سے باہر جمع ہوئی تھی گئی لڑائی درمیان معندین اور فوج گریس کے بتاریخ ۲ جولائی برپا ہوئی فوج گریس بسرگردی سرسہری لارنس صاحب کے گئی تھی اس جنگ میں لارنس صاحب کے پیڑ میں زخم آیا اور چوتھے روز وہ شخص جو نہایت تابندہ جواہر کان انسانی اور مہر خشنہ آسمان کا روانی اور وہ شخص جو اس تازک وقت میں بہت ضرور تھا اس جہان سے اڑ گیا اسکی تدابیر سے فوج قلیل لکھنؤ ایسی مضبوط ہو گئی تھی کہ اونہوں نے معندین کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور اپنی جگہ پر اسوقت تک قائم رہے جب تک اور تک انکے پاس پونچ گئی

ایک صاحب احوال لکھنؤ بعد از وقوع وقائع مذکورہ بالا اسطرح تحریر فرماتے ہیں انکے بیان سے حالات دلاور دیا

دو افراد ہی سے حفاظت رزیدنسی کی بجائے بیشمار انہو معسدين تشنه خون محافظين مقام مذکور کے واضح ہوتا ہو کسی تواریخ
 میں ایسا حال نظر نہیں آیا جیسا اس بیان سے پایا جاتا ہو یعنی آجکے دن تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا جس میں ایسی شجاعت
 و استقلال ہوشیاری و تحمل شاندار و گرسنگی و ماندگی کسی سے ظہور میں آئے ہوں جیسے محصورین لکھنؤ سے روسے کار
 آئین اور اس حفاظت رزیدنسی میں صرف وہ ہوشیاری و دلاوری ظہور میں نہیں آئی ہے جو انگریزوں نے ہنگام کارزار
 وقوع میں آتی ہو بلکہ وہ شجاعت و مردانگی ظاہر ہوئی ہو جو بخلاف بیشمار مضرت اور نقصان اور نا اسیدی و محنت و مشقت
 و تفکرات بے اندازہ اور بیرون از قیاس کے مستقل اور قائم رہے ہیں اور آخر کار مقصد محال اور سرسبہ پر فتحیاب
 ہوئے ہیں یہ موقع ایسا دشوار و سخت تھا کہ اقواب قلعہ شکن معسدين کی بچاس گز کے فاصلہ پر مورچال رزیدنسی سے
 قائم تھیں اور اس قدر قریب تھیں کہ کلمات خوش آمد اور دہکاوٹ اور طعن و تشنیع کے جو معسدين ہندوستانی محصورین رزیدنسی
 سے کہتے تھے سب بخوبی سماعت میں آتے تھے اور کوئی ہندو تو قون معسدين کی وہاں تک نہ پہنچتی تھی جہاں میم لوگوں اور
 سچے اور زخمی رہتے تھے اور معسدين اکثر نرنگ دیوار رزیدنسی میں دوڑا کر ارادہ داخل ہونے مقام مذکور کا کرتے تھے اور
 ہمیشہ نرنگ اونکی بنا کرتی تھیں اور محصورین کا حال یہ تھا کہ ہر روز بلکہ ہر وقت منتظر آمد فوج ملک کے رہا کرتے تھے اور انتظار
 حد سے زیادہ بڑھتے جاتے تھے اور گولنداز جنگی موجودگی بہت ضرورتی ہر روز کم ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ توپ چھپے
 ایک گولنداز بھی باقی نہ رہتا یعنی جس قدر ضرب توپ تھیں اوشے کم نفری گولنداز اونکی باقی رہ گئی تھی القصد یہ حال ایسا تھا کہ جو
 ہم وطن اور دلاوران رزیدنسی کا ٹھیکہ اوسکو نہایت وقت اونکے حال پر آو گئی اور اودن لوگوں کو بخوبی نصیحت ہو گئی جو طبی
 یہ ارادہ کریں کہ دغا بازی یا کثرت از دھام یا بربلا ہنگامہ پر دازی شجاعت و پردلی انگیزان میں کچھ نقصان یا کمی گرین
 تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ روز ہنگامہ پر دازی کے شام کو یعنی ۲۹ جون وقت شام سترہ ہری لارنس صاحب
 بہادر کے پاس مختلف خبریں اس مضمون کی آئیں کہ فوج معسدين جو کثرت موجود تھی مقام چنٹ سے جو قریب آٹھ میل کے
 فاصلہ پر لکھنؤ سے اوپر رہتے فیض آباد کے واقعہ سے دوسرے روز وقت صبح حملہ آور ہو گئی یہ سبکہ صاحب مدوح کو
 نے یہ چاہا کہ کوچ کر کے اونکو ایسے مقام پر متصل شہر گئے روکین جہاں وہ زیادہ مضرت نہ پہنچا سکیں اور اگر ایسا ممکن نہو تو
 پل نہ کہ کو کمال پر اوشے جنگ جو ہوں یہ ناکہ راہ فیض آباد کو کٹ کر قریب نصف راہ درمیان لکھنؤ اور چنٹ کے جاری ہو
 فوج مفصلہ ذیل واسطے روانگی کے طیار ہوئی چار توپیں اسپر فیلڈ باری دو توپیں اسپر فیلڈ پاٹری اور ایک عتبارہ
 آٹھ انچہ کا اور رسالہ دو لکٹر اور ۱۲ سوار متعلقہ سواران اول دوم و سوم اودہ رسالہ اور تین سو گورہ ۳۲ حربہ شاہی اور
 ۵۰ ایسا دھپا سپاہی ۱۳ حربہ ہندوستانی اور ۶۰ سپاہی ۴۰ حربہ ہندوستانی اور ۲۰ سپاہی ۱۷ حربہ ہندوستانی جو
 قوم تھے مکہ تھے سب طیار ہوئے

فوج مذکورہ بالا کو مجبور نے اخبار غلطیوں پہنچا کر قریب دیا اور کہا کہ مقامات لکھنؤ اور چنٹ کے درمیان کوئی معسدين
 نہیں ہو اور اگر ہونگے تو کم نفری اونکی ہو گئی یہ سبکہ فوج مذکورہ معینہ سے آگے بڑھی اور آستے میں معسدين دشمنوں میں
 اس قدر پوشیدہ ہو کر کہ میں نے کسی گارو کے متلاشی نہ آئیں اور انکو نہ کیا جب تک کہ چار طرف سے معسدين

کیسا رنگی نکل آئے اور فوج مذکور کو گمراہ کیا فوج گمراہ اور غبارہ والے گولندازان نے انکو عرصہ قلیل تک روکا اور انکا مقابلہ بجا تمام کیا اگر تو بچا نہ اودھ اور سواران سکہ ہمراہ رہتے اور سیطیح کوشش کرتے تو فوج ضرور نصیب اولیای دولت ابدیت سرکار ہونی کو سپاہ سکہ کا بہت کم تھی اور معتمد بکثرت تھے مگر گولندازان اودھ تو دغا باز تھے انہوں نے توپین کو خندق اور غار و غنیمت قتل میں اور سکین گھوڑوں کی کاٹ کر انکو چھوڑ دیا اور آپ شامل معتمدین ہو نیکے واسطے فرار ہوئے ہر خیداونکے افسروں نے اور خود سربراہ لارنس صاحب اور اونسکے ہمراہ افسروں نے انکو فہمائش کی بلکہ سربراہی صاحب نے آخر کار شمشیر آبدار کو اونسکے خلاف دومین لایا مگر کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا اور معتمد قریب ہزار گئے اور دو جانب سے ایسا زور ڈالا کہ فوج سرکاری کو سوائے گریز کے اور چہ چارہ نظر نہ آیا اور سوار اور پیادہ معتمد کا ایسا زور ڈالا کہ تین توپیں سرکاری اونسکے ماتہ آئیں اور بہت سپاہ دغا بازی اور بیکراہی گولندازان اودھ سے اس کارزار و غل اور فصل میں کام آئے اور چونکہ سوار سپاہ سرکاری میں نہ تھے اس واسطے عقب فوج کے حفاظت و تحفظ ہو گئی اور باعث شدت گرا وقت سامان جنگ جو ہنگام کارزار سب کام میں آگیا تھا اور عدم موجودگی سواران کی مرہبت میں سکھو نہایت تکلیف ہوئی اور ہمارا بہت نقصان بھی ہوا

سابقہ لارنس صاحب کا یہ ارادہ تھا کہ دو مقاموں میں سب صاحب جو بلی گار دین تھے رہیں یعنی کچھ مقام ریزیدنسی میں اور کچھ مقام ممبھی بہون میں اور ممبھی بہون ایک قلعہ قدیم تھا مگر شکستہ اور اسی محاذ صاحب ممدوح نے اوسکی کچھ مرمت کی تھی مگر تاہم مخفی استحکام اوسکا نہ تھا اور یہ مقام قریب مکانات شہر کے واقع تھا اور اوسپر اسی سبب سے زراون مکانات کی تھی مگر ہنگامہ بہون نے اسقدر نقصان فوج سرکاری میں کیا تھا کہ سبیلہا باقی ماندہ واسطے حفاظت و دو نو مکانات کے کافی باقی نہ رہے تھے اس محاذ سے لارنس صاحب نے مقیمان ممبھی بہون کو حکم بھیجا کہ بوقت شب مقام مذکور کو خالی کر کے اڑا دو اور مقام ریزیدنسی میں داخل ہو تعمیل اس حکم کی اس خوبی سے ہوئی کہ بوقت توخت ۱۲ گنٹہ شب یعنی وقت نیم شب فوج ممبھی بہون تمام سبب خانہ اور سامان جنگ و توپ وغیرہ ہمراہ لیکر بغیر اطلاع کسی سپاہی ہمراہی کے مقام ریزیدنسی میں داخل ہوئے اور عرصہ قلیل کے بعد اڑنے لگے ۳۰ گھنٹے بارون اور سائہ لاکہ کار توں جنگی سے جو مقام مذکور میں چھوڑ آئے تھے لارنس صاحب اور دیگر افسران کو متعین ہو گیا کہ ممبھی بہون اور جو بلیا دین باقی رہا تھا سب اڑ گیا اور معتمدین کے ماتہ اوس مقام میں سے کچھ نہ آبا اگر یہ تیرہ صائبہ عمل میں آتی تو غالب تھا کہ کوئی شخص مقیمان ریزیدنسی اور ممبھی بہون سے زندہ باقی نہ رہتا کیونکہ ابھی بیان ہو چکا ہے کہ ممبھی بہون ایسا مقام تھا کہ اوسپر نہ واکٹر مکانات شہر سے تھے اور سوائے اسکے سامان تو بچا نہ بھی اوسمیں کم تھا اور جو جو تحالیف اور شہداء مقیمان ریزیدنسی نے باوجود شامل ہونے فوج ممبھی بہون کے گوارا کیں ہیں اور جس جس وقت اور شہقت سے انہوں نے مقام مذکور کی حفاظت کی ہے وہی کافی دلیل اس امر کی ہے کہ اگر دو نو مقاموں میں قیام ہوتا تو ایک بھی نہ بچتا اور دو نو مقام معتمدین کے ہتھ میں آجاتے

تاریخ یکم جولائی ایک سیل کا گولہ آٹھ انچ کا اوس مقام میں آیا جہاں لارنس صاحب بیٹھے تھے اور اگر اونسکا اور کچھ اسکے درمیان میں کہیں آکر کسکو ضرب نہ آتی اب کچھ صاحب اور دیگر صاحبان نے لارنس صاحب سے کہا کہ اس مقام کو چھوڑ کر کہیں اور قیام کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ مقام اب گویا نشانہ گولہ ہا توپ و فنگ معتمدین کا ہو گیا ہے ہر ہتھ صاحب موجود ہے تبسہ نشان

جواب دیا کہ ایسے سکاٹن خرمین یقین جانو کہ اور گولہ ایک اگر نگرے گا مگر حکم خدا کا اور طرح پر جاری ہونے والا تھا اور بے زور
اوسے مقام پر ایک اور گولہ آکر بیٹا اور ایک ٹکڑا اوسکا صاحب موصوف کے ایسا لگا کہ جس نے زخم کاری پونچایا اور صاحب
اوس سے جان بڑھوئے اوسے موقع پر کیتان ولسن صاحب ڈبئی اسپسٹنٹ ایجنٹ جنرل صاحب کو بھی گولہ فوگور سے صدمہ
پونچا تھا

مسٹر ہیری لارنس صاحب کی مرگ کا صدمہ ایسا تھا کہ ہر ایک مفہم رزیدنسی کے دل سے کئی روز تک نہ بھولا اور جب
اوسکا بیچ دور ہوا تو ایک اور رینج نے اونسکے دل پر غلبہ کیا یعنی سچرنگ صاحب جو بجائے لارنس صاحب کے کام کرتے تھے
وہ بھی غلوہ انفنگ سے تباریخ احمد جلائی اسطرح پر کام آئے کہ وہ ایک مقام رزیدنسی میں کھڑے دیکھ رہے تھے کہ اونسکے
سر میں گولی لگی اور فوراً اونہوں نے جان بحق تسلیم کی

جب محاصرہ اور گولہ اندازی مقام رزیدنسی میں شروع ہوئی اوس وقت تک صرف دو مورچال رزیدنسی میں طیارے تھے اور باقی
مقامات حفاظت کے ناتمام تھے بلکہ وہ عمارات جو قریب رزیدنسی کے تھے اور جس میں معسینین بھٹاٹت ہشک غلوہ اندازی کرتے تھے
وہ بھی صاف اور منہدم نہیں ہوئے تھے جن کو یہ کہ ہمارا امانت جان جو رزیدنسی میں ہوا وہ اول انفنگ چھوٹی گولیوں سے ہوا جو ہر
اور دیگر سکانات متصل رزیدنسی میں سے غلوہ اندازی کرتے تھے اور ان مقامات کے انہدام کے واسطے اکثر صاحب انجنیر
یعنی مہتمم عمارات نے سر ہیری لارنس صاحب سے کہا تھا مگر صاحب مدوح نے یہی جواب دیا تھا کہ حتی الامکان عمارات مذہبی و
سکانات رعایا کو بچانا ہر سہ اس بخاوند بہ اور خیال فائدہ رعایا و سپاہ مفسد کا انجام یہ ہو کہ ہمارا ایسا بڑا صاحب مارا گیا اور انصار
جان و مال اس قدر زیادہ ہوا انقصہ جب معسینین نے محاصرہ رزیدنسی کا کر لیا تو اونہوں نے اون عمارات پر جو متصل اور اس قدر قریب
تھیں کہ پستول کے گولی بھی وہاں کام کرتی تھی قبضہ کیا اور انکی دیوار و زمین سو باخ برائے بندوق کے کر کے وہاں سے شبانہ روز
گولیاں مارنی شروع کیں جس سے ہر روز ہمارے بہت آدمی خستہ و کشتہ ہوتے تھے کیونکہ ایک مرتبہ اون مقامات سے قریب ایک ہزار
گولی کے ہمارے مقام پر پڑتی تھی اور کوئی مقام رزیدنسی میں ایسا نہ تھا کہ جو اسے محفوظ رہتا یہاں تک کہ جو مقام ہسپتال کا تھوڑے
بہو تھا اور اس کے بیٹے گولیاں پہنچتی تھیں اور بیمار و نکو اونسکے بستر پر ہلاک کرتی تھیں جو مقام میمون کے واسطے محفوظ تصور ہوتا تھا
اوس میں بھی ٹھٹھٹھٹھ صاحب کی سیم اور دیگر سیم صاحبان اور سچے گولیوں سے نہ بچے معسینین نے اسی عرصہ میں مورچال بھی
کر لیے اور چالیں یا نیتیا لیں تو میں جن میں ہمارے تو میں بھی تھیں اور پڑ پڑا دین اور انہیں سے بعضے بعضے بچا س کر کے فاصلے سے
بھی کم فاصلے پر تھیں اور مقام اونسکے ایسے محفوظ تھے کہ ہماری تو میں وہاں کچھ کام نہ کرتی تھیں اور اونسکے گرد و معسینین نے
دیوارین حفاظت کی طیار کر لیں تھیں تو ہمارے غلوہ ہائے انفنگ بھی وہاں پر کچھ کام نہ کرتی تھیں تاہم اس کے ہمارے سیل
کے گولے بھی وہاں بکارتے تھے کیونکہ معسینین نے ہر ایک ٹوپ کی پشت پر خندق آؤٹ کے عمیق بنا کر باسن گاہ کو لی تھی
کہ جو وقت ہماری سیل کی گولی چلتی تھی وہ خندق میں پہنچ جاتی تھی بلکہ خندق ایسے بنائے تھے کہ جو وقت معسینین کو ب
بہرے تھے تو سوسے اونسکے ہاتھ کے اور کچھ میں نظر آتا تھا

الغرض تا تاریخ دہریاہ جل معسینین بطور مذکور بالا شبانہ روز گولہ رانی میں مشغول رہے اور تاریخ مذکور کو یوسف زوٹ

جاگمٹہ قبل از دو پہر اونہوں نے ایک سڑنگ اڑا کر جو قریب مورچال رزیدنسی کو تھے اور یہ سبھا کہ مقام مذکور اڑ گیا مگر اس سے
ہمارا کچھ نقصان نہ ہوا اور جب دھواں فرو ہو گیا تو اونہوں نے مقام مذکور پر حملہ کیا مگر ادھر سے اون پر ایسی گولہ رانی اور آتش باری
ہوئی کہ غصہ قلیل کے بعد وہ پس پا ہوئے اور اونہوں نے بڑی بڑک اڑائی اسی عرصے میں ایک اور دستے نے انس صاحب
کے مورچال پر حملہ کیا وہاں ٹھنٹ ٹوٹ صاحب متعلق ۳۲ رجٹ ہندوستانی سرگروہ تھے اور ان کے تحت چند صاحب لوگ
جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہوئے تھے اور کچھ گورہ ۳۲ رجٹ شاہی کے اور کچھ سپاہ ۳۲ رجٹ ہندوستانی کی تھی اونہوں نے
ایسی داؤد شجاعت کی دی کہ صفیر و زنگار پر اونکا نام نقش ہو گیا اور مفندین وہاں سے بھی شکست فاش کما کر رو بفرار لائے اور اکثر
اونہیں کے کشتہ خستہ میدان جنگ میں خاک و خون میں غطایاں پڑے تھے سو احوال حملوں کے مفندین نے اس روز ہر ایک
مقام رزیدنسی پر حملہ کیا اور سب جگہ سے شکست کما کر فراری ہوئے یہ سبھا کہ حملہ آوری اونکا تابناختہ دو گنٹہ بعد ویکہ
گرم رہا مگر جب اونہوں نے دیکھا کہ کہیں پیش رفت نہیں ہوتی ناچار اس حرکت سے باز رہے مگر گولہ اندازی شبانہ روزی
اونکی جاری رہی اور تاریخ ۱۰ ماہ اگست کو مفندین نے ایک اور سڑنگ اڑائی جس سے باہر کی دیوار ہماری مورچہ پر کی گئی
کی اوڑھ کر اندر آ رہی اور جب تاریکی فرو ہوئی تو ایک شق دیوار مذکور میں ایسا بڑا معلوم ہوا کہ جس میں سے اگر فوج آ رہے ہو تو ایک
پوری رجٹ بٹھل آوے اور مفندین کے کچھ سپاہی اوس میں سے اندر دیوار کے آتے نظر آئے مگر یہاں سے ایسا اچھا اونکا استقبال
ہوا کہ وہ لوگ بہت جلد رو بفرار لائے اور جو لوگ اونہیں نہایت دلیر اور متقل مزاج تھے وہ نہ بھاگے اور اسی جگہ سب نے جان
دی اسی عرصے میں ایک دستہ مفندین اوس مورچال پر جو جانب کانپور واقع ہے حملہ آور ہوئے اور اوس کے خندق تک پہنچ کر
کچھ عرصے تک وہاں مقیم رہے آخر کار سپاہ رزیدنسی نے اونکو وہاں سے نکال دیا ایک اور دستے نے کپتان اندرس صاحب کے مورچال
پر حملہ کیا اور زینہ ہاے چوہین انکر دیوار پر لگا دیں مگر یہاں جو فوج متعینہ تھی اونہوں نے ایسی جوا فزوی کی کہ مفند جگہ نہ بکڑ سکے
اور آخر کار زینہ وغیرہ چوڑ کر فرار ہو گئے اور اپنے اپنے مورچال پر جا کر حسب دستور گولہ اندازی شروع کی اس سبھا کہ میں
جتنے افسران کے ساتھ آئے تھے سب کام آئے صرف سپاہ فراری ہو گئی تاریخ ۱۸ ماہ اگست دشمنوں نے ایک
اور سڑنگ جو روبرو مورچال سکھان کندہ کی تھی اڑائی اس کے صدھو سے ہمارا نہایت نقصان اور آفات جان
ہوا کپتان اور صاحب جو فوج سرکاری کے ملازم نہ تھے اور ٹھنٹ می صاحب اور ٹھنٹ سوپ صاحب جنکے زیر حکم
ایک گروہ باجہ نواز دنگا تھا اس سڑنگ سے اڑ گئے مگر قدرت خدا اور حفاظت حافظہ حقیقی سے جب زمین پر گری تو سوپ
صدھو اڑنے اور گرنے کے اور سپر جھکا آسب اونکو نہیں پہنچا مگر انکی سی خوش نصیب اور محصورین بلی گار دینی رزیدنسی
نہ تھے کیونکہ گیارہ آدمی اس سڑنگ کے گرد کے نیچے دب گئے اور باعث شدت اور کثرت گولہ اندازی مفندین نے
اونکا کالٹو شوار تھا اس واسطے وہ سب وہیں دفن ہو گئے اس سڑنگ سے ایک دیوار شق ہو گئی اور اوس میں سے مفندین
نے حملہ کر کے چاکا اندر بلی گار کے آجا دیں مگر دلاوارانہ سہکاری نے اونکا مقابلہ کیا اور ایسی داؤد و اگلی کا دی کہ
دشمن پس پا ہو کر رو بفرار لائے مگر چند مفند شق دیوار کی بنیاد میں بیٹھے رہے اور اونکو بوقت شام گورہ ہاے
متعلقہ ۳۲ اور ۸۴ رجٹ شاہی نے سنگینوں سے مار کر بھگا دیا تاریخ ۵ ماہ اکتوبر مفندین نے ایک اور حملہ بشد و

بسیار کیا یعنی ایک اور سنگ جو اونہوں نے بمقابلہ مورچہ اپنی توپ کے جان بچا کر پھوپھ صاحب حکمران سے
اڑا کر لیا اور بعد ازاں نہایت جدوجہد و کدکوش سے مورچہ مذکور پر حملہ کیا حتیٰ کہ نزدیک دیوار کے آکر زمینے لگا دیے
اور اونکے وسیلے سے مورچہ تک پہنچ ہی گئے یہاں پر ہنگامہ زد و ضرب کا خوب گرم ہوا آخر کار عسکریں پس پا ہوئے
چند خطے کے بعد اونہوں نے ایک اور سنگ جو دروہوئے پر گئیہ میں کوٹ کر کے طیار کی تھی اڑائے اور بعد ازاں
حملہ آور ہوئے مگر شجاعت اور مردانگی را افضل والوں کی فی الیسا زور دیا کہ عسکر یہاں سے ہی گریزاں ہوئے اور ایسی بجو
سے فزاری ہوئے کہ زمینہ وغیرہ سب چھوڑ کر بہاگ گئے اور ایک سردار اونکا اس ہنگامے میں کام آیا یہ سردار بہت دیدار و
اور جانبدار تھا اور سکے قتل ہوئے سے عسکر نہایت پریشان ہوئے اور اسے مقامات مذکورہ بالا دشمنوں نے اور چند مقامات
پر اس روز حملہ کیا مگر کہیں فتحیاب نہوئے اور یہ جگہ شکست کھا کر واپس لائے اس روز دشمنوں کا نہایت اٹکاف جان ہوا کیونکہ
اس روز وہ بہت زور و شور سے آئے تھے اور بلکہ شب کو دیکھا کہ وہ بہت سی لاکھیں دریا کے پار بجانب جہاونی لیجائے تھے
یہ روز گویا آخر دن عسکریں کے زور آزمائی کا تھا اس واسطے اونہوں نے بھی جان توڑ توڑ کر ہنگامہ جنگ گرم کیا تھا مگر دروہوئے
ہماری شجاعت و کوشش پر رفت نہوئی اور یہ چار ہنگامہ جنگ دیکھ کر کے ایسے سخت اور صعب تھے کہ اگر اونہیں سے ایک
کا بھی بیان کیا جاوے تو ایک دفتر بن جاوے مگر ہمارے نواب گھر و خیرل بہادر باجلاس کو نسل خود خیال فرماوینگے کہ ایسے
نازک وقت میں جب آدمی بھی کم ہوں اور اونہیں فوج کے آدمی اور بھی کم ہوں اور مقام الیسا ہو کہ سب طرف سے محصور اور
دشمن بکثرت ہوں اور ایسے نزدیک کہ سنجو بی بھلا م ہو سکیں اور قواعد وغیرہ فن جنگ اوری سے خوب باہر ہوں تو ایسے
وقت میں سوائے تائید آسمانی اور ہوشیاری اور مردانگی سپاہ محصور اور کیا تصور کیا جاوے ہمارے جزوی آدمی ہر وقت ہوشیار
رہتے تھے کیونکہ دشمن کسی وقت گولہ اندازی سے غافل نہ تھے اور اگر سنگ کی شکست کے باب میں کوشش نہوئی تو
ہم سب اب تک کہیں کے کام آگئے ہوتے اور مقام رزیدنیسی بھی قبضہ عسکریں میں آگیا ہوتا مگر ہم نے ایسی کوشش سے
شکست سنگ کی کی کہ اونکی کئی سرنگیں ادھر سے اور ادا میں بلکہ ایک سرنگ کے اڑانے میں تو اونکے اسی آدمی مر گئے
اور دوسرے کے اڑنے سے قریب بس سپاہی جان سے ہلاک ہوئے قصداً ایسی ہوشیاری اور جان نثاری سے
ہم نے مقام رزیدنیسی کو ہاتھ سے بچانے دیا اور جو کچھ ہمارے پاس تھا اور جو ہمارے ساتھ تھے اونکی حفاظت میں جان و دل
سے مشغول اور مصروف رہے

سوائے معرکہ آرائی کے ہمارے سب آدمیوں کو اندیشہ جنگ و حملہ و نشانہ ہا کرتا تھا اور اس سب سے وہ بہت تنگ
تھے عسکر ہمیشہ شور و غل مچاتے تھے اور گولہ اندازی اور ایسی ایسی باتیں کرتے تھے کہ جس سے ہم لوگوں کو یہ معلوم ہوتا تھا
کہ وہ مستعد ہوا آوری ہیں مگر آخر کو وہ اپنے مقامات سے حرکت نہ کرتے تھے اور ہم لوگوں کو ناواقف ہر وقت مستعد اور آمادہ سنا
پر نہ تھا کیونکہ ہمارے پاس اتنی فوج وافر نہ تھی کہ کچھ اوسمیں سے ہوشیار اور نگران حرکات عسکریں رہتی اور باقی ماندہ چھ
آرام کر لیتے اس واسطے جتنی فوج تھی سب ہر وقت اور خصوصاً وقت شب کمر بستہ رہا کرتی تھی اس استعدادی لا حاصل سے
ہمارے سب آدمی بہت تنگ اور ماندی ہو گئے تھے اس طرح اور کوششیں روز یعنی قریب بنیں جن سے کسب کرنے پرے

بعد اس عرصے کے ٹرسٹری اور ام صاحب تشریف لائے اور ان کو اس مقام پر دس سے ساٹھ بجی ماوراء ان سب باتوں کے
ہمارے آدمی کو موت توپ وغیرہ کی کوئی بڑی تھی اور شہرہ خستہ حیوانات کو دفن کرنا ہوتا تھا اور سرد و سامان جنگ وغیرہ
ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچانا پڑتا تھا اور سوائے اسکے اور اکثر امور کیا کرتے تھے جنکا بیان یہاں بحال ہے
اور جنکے کرنے سے بڑی دقت ہوا کرتی تھی

جب ہم اول محصور ہوئے تھے تو کچھ کچھ خبر باہر کی معلوم نہوتی تھی اور کچھ خبر اور برادران صہبت زدہ کی پہنچ نہیں سکتی
تھی ہر چند کہ کسی کسی جاسوس باہر سے واسطے درغلانے ہمارے رفیقوں کے آتے تھے اور ظاہر میں وہ کچھ کچھ خبریں بیان
کرتے تھے مگر وہ جب قابل اعتبار کی تھیں اور جو شخص ہمارے پاس سے باہر جاتا تھا وہ پہر و پس نہیں آتا تھا مگر ۲۵ دن بعد
ایک شخص انگڈا سے واپس آیا اور بیان طراز ہوا کہ خبرل ہو لو کہ صاحب کا مکیو واسطے ملک کے آگے اور باغ یا چہ روز
بعد یہاں پہنچ گیا خبر سنکر میں فوراً ایک قاصد روانہ کیا اور مکیو سے مذکور کو کھلا بھیجا کہ جب تم نزدیک شہر کے تم ونگے
اور سوقت دو برج اتشازی کے آؤنا تاکہ ہم کو تمہارے آمد کی خبر ہو اور ہم یہاں سے تمہارے شامل ہونیکو اور معتمدین سے
مقابلہ کرنیکو باہر آویں اس انتظار میں چہ دن گزرے مگر کوئی علامت اونکی آمد کی ظاہر نہوئی بلکہ کسی روز بعد تک اونکی کچھ خبر
نہ آئی اور نہ کوئی سچ نظر پڑا اس انتظار میں نہایت حیرانی و پریشانی ہوئی اور بعد ازیں سب سے تاریخ ۲۹۔ ماہ اگست یعنی ۵ ذی
کے بعد سنا کہ فوج آتی تھی مگر باعث نہ ہو چکنے ملک کے واپس چلی گئی اور اس خبر کے بعد پہر سنے کچھ دس گنا
کیا ہوا جب تک دو روز قبل از وارد ہونے خبرل اور ام صاحب کے خبر آمد آمد فوج خبرل صاحب مدوح علی گوش زد
سامع افروز ہوئی اور خبرل صاحب خود تاریخ ۲۵۔ ماہ اگست وارد ہوئے

ایک اور خرابی و پریشانی عاید حال ہم لوگوں کے تھی یہ تھی کہ نفری گولندازوں کی اس قدر کم ہو گئے تھے کہ گولنداز
۳۲ رجٹ شاہی اور وہ صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہو گئے تھے اونکی امداد کرتے تھے مگر تاہم اون کو
حبط فوج معتمد کا زور ہوتا تھا اور طرف اسنے مقامات قدیم چور کر جانا پڑتا تھا اور وہاں سے ہر جان اور زور معلوم
ہوتا تھا وہاں اونکو جانا پڑتا تھا کیونکہ جس قدر توپیں تھیں اور جس قدر گولنداز نہ تھے حتی کہ نفری گولندازوں کی ۲۴ تھی اور اکثر
اقواب معہ غبارہ وغیرہ تیس تھی اس سے خیال کرنا چاہیے کہ فی توپ ایک گولنداز ہی موجود تھا پس کیونکر انتظام
توپوں کا بغیر جانے گولندازان عارضی کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جان ضرورت زیادہ معلوم ہوتی تھی یہاں
ہمارے ساتھ جو فوج ہندوستانی تھی اونکی ٹھکانہ حلالی اور وفاداری سرون از تحریر و تقریر ہے کیونکہ باوجودیکہ
اونکو کہا ناہی اچانہیں ملتا تھا اور مکان ہی اونکے واسطے موافق نہ تھے اور اونکے مقام پر خصوصاً ۳۱ رجٹ کو قائم
پر و شمنوں کی گولیاں اس کثرت سے پڑتی تھیں کہ اونکے آدمی بہت ضائع ہو گئے تھے اور وہ معتمدین کے نزدیک ہست
تھے کہ آپس میں گفتگو ہوا کرتی تھی اور معتمدین طور سے اونکو ہمایش کرتے تھے اور دباغت و کما کے تھے مگر اونوں
نے ہماری رفاقت سے تن زدوی نہ کی اور اگر وہ بھی ایسا ہی کرتے اور اونکی دباغت میں اجاتے تو ہم دلائی کی
توڑے سے سب کبھی معتمدین سے جان برہنہ ہوتے فقط

ایک وقیعہ نگار احوال لکھنؤ کا سوائے اس کے جو سابق مذکور ہو چکا ہے اس طرح پر بیان کرتا ہے کہ جب انگریز ان محصورین نے
یہ سنا تھا کہ فرج عظیم واسطے رہائی اور نکلے لے کر دگی خبر ہو لو کہ صاحب آتی ہے تو ان کو نہایت خوشی ہوئی تھی بلکہ جان تازہ
قالب نیم جان میں آئی تھی مگر جب انتظار حد سے گذر آ تو اور یس زیادہ از سابق رونما ہوئی تھی اور سوائے صبر اور شکر
کے اور کچھ چارہ نظر نہ آتا تھا مگر سپر ہی انہوں نے شجاعت اور مردانگی کو بچھوڑا اور سیدہ راوہ مصمم تھا کہ جہان تک ممکن ہو سکی گئی
کو بھائی اور جب کسی صورت بیدار اسکا نہ کر کے تو جان عزیز کو حقد قہریت گراں پر ہو سکے فروخت کیجیے القصد اسی طرح
اور کو ایک مہینہ گذر اس عرصہ میں خبر ہو لو کہ صاحب کلکتہ سے روانہ ہو کر اور راستہ میں معسین کو سزا دیتے ہوئے اور
تین مرتبہ نانا کی فرج کو شکست فاش دیکر وارڈ کا پور ہوئے اور وہاں سے تیار پنج ۲۰ ماہ جولائی عبور دیا ہے گنگا کے کنارے
اور وہ میں با فرج جہاں داخل ہوئے اور اسی روز حکم معسین کا مقابلہ مقام اوناؤ کیا سیدہ مقام معسین نے خوب مضبوط کر لیا تھا
تمام مکانات شہر میں دو روپہ دیواروں میں بند و قوتی نال کے برابر سدراخ کر کے تھے اور انہیں سے گولی مارتے تھے
اور آپ مکان کے اندر دو فرج سرکاری سے امن میں تھے اور سوائے اسکے شہر کو رچا فرج معسین تھا اور اس کے
پاس پندرہ ضرب توپ کی موجود تھیں اور مقام مذکور ایسے موقع پر تھا کہ سوائے حملہ کے اور کس طرح وہ قبضے میں نہ آتا سوا
فرج سرکار کے ایک بارگی حملہ کر کے دشمن کی توپوں پر جاگری اور دو تین مرتبہ دیان سنگین کے لڑائی ہوئی اس میں فرج
طرفین خوب لڑی آخر کار تاب زد و ضرب فرج سرکاری کے نہ لاکر دشمن پس پا ہوئے اور شہر اوناؤ و قبضہ اولیاء دولت
سرکار میں آگیا اس شہر کو فتح کر کے فرج سرکاری آگے بڑھی اور فتح پور چلاسی پر حملہ آور ہوئے اس میں جہاں سنگہ مقبضہ تھا
اور شہر کے عقب میں تو بھانہ معسین جمع تھا اول صاحب مقام معسین مذکور میں پور بھانہ فٹنٹ و پنج فیلڈ متعلقہ سندس فوڈیر
تھا اس کے بعد فرج ہی دیان جا پونہ بھی اور مقام مذکور پر قبضہ کر لیا ان دونوں یونین ہماری فرج کا بہت نقصان ہوا اور اس
نقصان کے ہونے میں ۸۰ سپاہی ہمارے خستہ اور کشتہ ہوئے جنگا بھکو نہایت افسوس ہے
کچھ مجب بنیں ہے کیونکہ معسین جیسے موقع پر قیام پذیر تھے اور تیار ہی ان کی ابھی تھی اور ہم ہر طرح میوقع مقاموں سے
لڑتے تھے اور جو تہادہ ہمارا دشمن تھا لگتا ہم فتح ہماری رہی اور معسین دو نو مقاموں سے فراری ہوئے یہاں سے بھی
ہماری فرج نے اب غم پیش قدمی کا کیا مگر وہاں سے قبضہ اس سرور دشور سے ہماری فرج میں پہلی گہ سوائے مراجبت کے
اور کچھ چارہ نہ تھا لہذا بنا چاری خبر ہو لو کہ صاحب اپنی فرج فتحیاب کو واپس مقام کانپور لے گئے
معسین اس قابو کو ضمیمت جاکر پرتابہ دیارے گنگا اگر قابض ہو گئے اور کنارہ دریا پر مورچاں ایسے موقع سے
طیار کیے کہ جنگی نہ و دریا پہنچی اور جیسے سبب ان کی فراست میں سدا رہ فرج ظفر فرج ہو گیا تھا مگر جب کانپور میں اور فرج
سرکاری آئی تو خبر ہو لو کہ صاحب نے پھر غم عبور دیا کیا اور تیار پنج ۹۰ ستم معسین جی توپوں کے روبرو ہو کر عبور کیا اور
وہاں سے دشمنوں کو ہٹا کر معسین وہاں سے ہٹ کر ایک مقام پر جمع ہوئے اس مقام کا نام منگوار تھا فرج سرکاری یہی
اون کے تعاقب میں وہاں گئی اور تیار پنج ۲۰ اول پر حملہ آور ہوئے چار گھنٹے میدان جنگ گرم ہوا آخر کار مفید شکست لگا کر
رو دیوار لائے اور پنج توپ اپنی اور دو ضرب باٹری جی چھوڑ گئے یہ سب فرج ظفر فرج کے قبضے میں آئیں اسی روز

فوج سرکاری نے آگے کوچ کیا اور بیس میل تک معسدرین کو مارے ہوئے گئے اور جا کر لشکر گنج پرقبضہ کر لیا معسدر اس
 جنگ آوری فوج گورہ سے ایسے بدحواس ہو کر ہلکے تھے کہ اکثر قوسیں اور ہونے کو دشمنین ڈال دیں اور تھپا میدا فون میں
 پسینک کر فرار ہی ہوئے اور بل مقام بنی کا بھی اونے توڑا گیا القصبہ ثعالب معسدرین میں ہماری فوج نزدیک لکھنؤ کے پورنہی
 قریب دو تین میل اس جانب لکھنؤ کے دشمنوں نے ایک نہایت مضبوط مورچہ چال طیار کیا تھا وہاں پچاس جن سرب توپاؤں کی
 موجود تھیں یہاں پر خوب لڑائی ہوئی اور ہمارے سپاہیوں نے داؤد شجاعت کی دی اور دشمنوں پر ایسا ہنگامہ زدہ ضرب
 گرم کیا کہ وہ تاب نہ لا کر ہلکے ہوئے اور ہماری فوج کو یہ تو عالم باغ میں رہی اور کچھ واسطے رہائی محصورین ملی گار دے آگے
 پیش ہی اور جب وہ بلی گار میں پونہچے تو اس قدر غرضی محصورین کو مونی کہ گوارا کی زندگی دوبارہ ہوئی اور فی الحقیقت یہ امر ایسا
 تھا کیونکہ اس وقت معسدرین ایک سنگ طیار کرتے تھے اور وہ تھوڑی باقی رہ گئی تھی اگر اور ایک یا دو روز یہ فوج اذکی
 رہائی کو نہ پونہچتی تو اس سنگ سے سب بلی گار دالے اور جلتے مگر مشیت ایزدی اور ہی طرح پر نہی اور ابھی رہائی
 اونکے مقدر میں نہ تھی کیونکہ معسدرین نے کیا کیا کہ جب یہ فوج داخل ملی گار مونی اور ہونے چار طرف سے مقام فرکو
 کو گھیر لیا اور بل جو درمیان لکھنؤ اور عالم باغ کے واقع تھا اس کو توڑ ڈالا اسی پل کے شکست ہونے سے آمد رسد اور خیر
 رستہ عالم باغ کی مسدود ہو گئی

جبوقت سے کہ ہماری یہ فوج داخل رزڈنسی ہوئی ہے اس وقت سے ایک لمحہ بھی گولہ رانی موقوف نہیں ہوئی ہمارا
 کوچا نہ بھی شہر پر گولہ ڈالتا ہے اور قریب باغ میل کے مکانات شہر حدات گولہ سے صاف ہو گئے مگر چونکہ معسدرین کی کمک
 اب مقام دہلی سے آنے والی تھی کیونکہ مقام مذکور قبضہ اولیا و دولت میں آگیا ہے اور وہاں کے معسدر ہلکے کر یہاں آنے
 والے ہیں اگر یہ آگئے تو ہماری فوج کو بھی اور درد و کار ہوگی فوج انگلستان سے جلی آتی ہے اور کچھ مقام کلکتے میں بھی
 وارد ہو چکی ہے اور کلکتے سے بھی سواری گاڑی و ڈاک گاڑی وہاں گاڑی و ڈوئی غرض جو کچھ دستیاب ہوتا ہے اس پر
 سوار کرتے روانہ ہوتی جاتی ہے اسی اثناء میں سرکوبن کپٹن صاحب بھی مع صاحبان ہمراہی کلکتے سے روانہ ہو کر مقام
 کانپور وارد ہوئے اور چیدے قیام پذیر ہو کر عبور دیہے گنگ کر کے روانہ لکھنؤ ہوئے اور جو چوکارا سے نمایاں
 اونے سرزد ہوئے وہ محتاج بیان کے نہیں اور اس مختصر میں اس کی گنجائش بھی نہیں اس واسطے یہ مضمون اس قدر
 رہا آئندہ اگر موقع ہو تو مفصل حال جنگ لکھنؤ کا درج صفحات کیا جاوے گا

ایک دوست کے خط سے حال مرقومہ ذیل جو بمقام اودام واقع ہوا تھا دریافت ہوا اور واسطے اطلاع و تغیر
 تواریخ درج کیا جاتا ہے کہ ہنگام بلوچ میں ایک صاحب شیونگ نامے تھانہ دار ستر اوان ضلع اودام کے تھے تباریح
 ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۵۷ء اور ۲۶ ماہ مئی سنہ مذکور باغیوں نے جو قریب چار ہزار سوار اور پیادے کے تھے بس گدی
 امر اوٹنگ اور رگھو سنگ اور دھکا سنگ اور اوکا سنگ تھانہ مذکور کو صبح سرور کے دست زد و ضرب سپاہیان تھانہ
 پر دھاڑ کیا اور صبح سے تا یکیاں روز ہنگامہ جنگ و پکار گرم رہا مگر باغیان مذکور کس طرح غالب نہ آئے اس عرصہ میں
 جناب پیر کارنگی صاحب جو اس وقت میں ڈپٹی کمشنر ضلع بنی تھے اور جناب لارڈ لٹ صاحب اسٹنٹ کمشنر ستر اوان

شملہ

تشریف لائے اور باغیہ کو پس پالیا دو نو تیرہ یعنی ۲۵ اپریل اور ۲۶ مئی کو ایسا ہی پہاڑیات نمایان کے جلد میں تمام ہوا
تھانہ نہ کہہ کر جو صرف ایک سو چار سوے لغری تھے سرکار سے انعام محنت ہوا اور سب رنجیت سنگھ والدہ صاحبہ شہنشاہ صاحب
کو بیاعت اور انکی خیر خواہی اور خدمات شایستہ کے اعلقہ کا پٹہ وغیرہ جسکی مالگذاری معلوم ہے یہ بنظوری حکام عنایت
اور خیر غمازیت کر سہی ہی روبرو سے حکام کے لئے اور جب تسلط سرکار اس ضلع میں ہو گیا تو شہنشاہ کو اور پرتانہ داری
پورہ سرفراز کیا یہاں ہی اونٹے اور باغیہ نے جو زیر حکم مینی ما دو بخش کے تھے ایک لڑائی ہوئی اس میں بھی باغی اپنی
مرا کو نہ پونچھے فی حقیقت جو اپنے آقا اور مالک کی خیر خواہی کرتے تھے اور سکو کہی دنیا اور عقبی میں نہ است اور شہانی نصیب
نہیں ہوتی اور گو چند روز اس عمل کے کر نہیں تکلیف بھی ہوتا تھا آئندہ فرزند نیک اور سکو حاصل ہوتا ہے شہنشاہ کو ہوا
کہ بیاعت اور سکی خدمات کے وہ رفتہ رفتہ صوبہ دار اور افسر نو پس ہو گیا اور کل کام اوسکے ضلع کا اوسکے اعتبار پر چھوڑ گیا

شملہ

تاریخ ۱۴ مئی کمڈر انجین صاحب مع رفقا کے اس مقام سے روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سپاہ ولایتی یعنی گورہ نہا
موجود نہ تھی اس واسطے باشندگان مقام ہذا تا زیر واسطے اپنی حفاظت کی عمل میں لائے اور قریب ایک سو صاحب لوگ
کے جمع ہو کر ایک کمیٹی مقرر کی اس میں حاکم اول خیر مینی صاحب ہوئے اس کمیٹی میں یہ تجویز ہوئی کہ کوٹھی بنگ بہت مست
موقع ہے اور یہ صلاح قرار پائی کہ اگر فساد ہووے تو سب صاحب لوگ وہاں پر جمع ہو جائیں اور خبر کرنی کی تجویز ہوئی کہ دو
آواز توپ کی ہوگی اور تمام گنتے جو گر جا گریں میں وہ بھیجیں گے بس اور انکی آواز شکوہ سب کو اطلاع فساد ہو جاوے گی ہتھیار اور
سامان جنگ سب کو تقسیم ہو گیا اور پتہ دل اور پیرہہ جا بجا مقرر ہو گئے

تاریخ ۱۵ خیر آئی کہ فوج گور کہ جب انکم انالہ جانے سے انکار کر فی ہے یعنی آئندہ فساد ہے خیر صاحب نے حکم دیا
کہ آج چار بجے سب سپاہ گور کہہ کی گنتی ہوگی مگر بیاعت چند در چند تین بجے ہی گنتی شروع ہوئی اب خبر آئی کہ سپاہ گور کہہ نے
فساد کر دیا اور خزانہ اور میگین بھی قبضے میں کر لیا اس میں باواز توپ اور گنتہ نہ کہہ ہالاکر سب کو خبر بنگ گھر میں جمع ہوئے کی
ہوئی یہ عجیب موقع تھا ایک سو کوٹھی نہیں سے جو اس مقام میں ہیں عورت اور بچے نکل نکل کر کوئی سوار اور کوئی پیادہ اور
کوئی کسکی گورہ میں بہا گئے ہوئے بنگ گھر کی جانب چلے آتی ہیں بازار میں بھی اندیشہ پیدا ہوا اور کچھ انتظام صاحب کو گھنٹن
پر بعض بعض صاحب لوگ نہایت بد وضع معلوم ہوئے ہنگام غروب آفتاب یہ خبر آئی کہ گور کہہ نہایت درجہ بگڑ گئے اور
اونکے افسر و مان گھر گئے اور ہر خطہ گوش بر آواز تھے کہ اب آواز سڑ و غل اور قتل کے گوش زد ہو کر یہ نکل اور اندیشہ چھہ
کم ہو گیا جب قریب نواخت دس بجے رات کے لاٹ ولیم ہی صاحب دوٹی شہنشاہ چاوانی کو کہہ سے پٹر لٹ من جانب

لاٹے

اول یہ کہ گار د گور کہہ دوبارہ خزانہ پر مقرر کیا جاوے

دوئم یہ کہ وہ جینے کی تحراہ اور نمود دیا جاوے

سوم یہ کہ جو ہتھیار اور سامان اونکے میگین میں ہے نکال لیے گئے ہیں وہ واپس انکو عطا دین

پچھلی شب الہیہ ناگوار تھی مگر لاٹ ہی صاحب نے صلاح دی کہ اگر شرائط مذکورہ منظور نہ ہوگی تو نتیجہ منجملہ کے مطابق بھوکا آؤ کار
یہ صلاح قرار پائی کہ اپنا مقام اور اپنے اسلحہ صبح تک نہ سینے چاہیے اور یہ صاحبان اور رٹکے شب کو جدا کیے گئے کہ شبانہ شب
طیاری کر کے صبح کو شملے سے فرار ہو جاویں اور تا صبح اکثر شجاعان شملہ غائب ہو گئے بلکہ اپنی اپنی ملٹن کو بھی چھوڑ کر اکثر افسر ہائی
بروز شملہ قریب نواخت نہ گئے صبح کار دگور کہہ نے بسیر کر دی سیڑھیں صاحب کوچ کر کے خزانہ پر اپنا گارڈ فینیاٹ کیا اور
وہاں سے جا کر کوٹھی بنگ کا قبضہ کر لیا خبر بالامین تزانہ اور مبلغہ ہوتے ہوئے ایسا اختلاف ہوا کہ تمام شملہ میں یہ خبر اسطور پر شہر ہوئی
کہ گورکھ نے مکانات مذکورہ کا قبضہ کر لیا اور فرار پر قرار داد عام ہوا

بروز یک شنبہ خبریں آئیں کہ گار دگور کہہ نے خزانہ کسولی لوٹ لیا اور کسولی اور دکن شاہی دونوں میں فساد ہوا اور سب مقیم مقامات
مذکورہ مسلح ہوئے اور ڈاک شیلہ راستے میں گرفتار ہو کر جلادی گئی اس عرصہ میں کپتان برگ صاحب کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر
نے باختیار کل ہیان بھیجا کہ جیسا مناسب ہو ویسا سپاہ گور کہہ سے پیش آویں صاحب موصوف نے اگر حکم دیا کہ قصورات گزشتہ
ہر ایک کے معاف ہونگے اگر وہ آپ بھی انبا کہ کوچ کر جاویں پیشہ سپاہ نے منظور کی اور تاریخ ۲۴ مقام مذکور سے کوچ کر کے
سب باشندگان شملہ کو اطمینان دی

جن گورکھوں نے خزانہ کسولی کو تھماؤں کو اون ہی کے ہجوم اور ہم وطن نے جو چاؤنی جنوگ یعنی چاؤنی شملہ میں تھی
گرفتار کر کے بطور قیدی ان اپنی چاؤنی میں لایا اور سب روپیہ غزوہ اونسے واپس لیکر داخل خزانہ سرکار کیا

روٹکی

تاریخ ۱۲ ماہ مئی خبر آئی کہ میرٹھ میں فساد ہوا اور مقام میرٹھ سے درخواست اس مضمون کی آئی کہ چیمپنی سپر مائیر کی منجملہ
آٹھ کمپنی موجودہ روٹکی بارے کار ضروری مقام مذکور میں روانہ کریں اور یہ کمپنیاں اسی روز براہ تری کشتیوں پر روانہ ہوئیں تاریخ
۱۷ وقت شنبہ بارک چاؤنی گورہ واقعہ احاطہ مدرسہ میں آگ لگی اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کہ گانی ہویشہ نسبت کمپنی سپر مائیر
کے حاضر ہوا اور اونکے اور اطوار شہر سے تباہ حفاظت مقام مذکور کی ضروری متصور ہوئی باشندگان مقام مذکور پتھر پھینکے اور
کارخانجات کو ایسا درست کیا کہ وقت ضرورت تمام آدمی اوسمیں آکر جمع ہو سکیں

کمپنیاں سپر مائیر نے جو قریب تین سو نفر کے تھیں تاریخ ۱۸ و ۱۹ وقت شنبہ فساد شروع کیا مگر ایک قطرہ خون ہی اس
فساد میں زمین بھر کر ایک کمپنی کو حکم واسطے شامل ہونے کا لم کمنڈر انچیف کے ہوا تھا اور وہ روانہ ہو کر نصف راہ سہارن پور
ہمک پونجی تھی کہ اونکو خبر فساد میرٹھ کی پونجی جمیں کپتان فریز صاحب مارے گئے تھے یہ خبر سنکر اونہوں نے آگے جانے
سے انکار کیا اور اپنے انسرو کو ساتھ لیکر واپس اپنی چاؤنی روٹکی میں آئے اور اس اثنا میں اپنے افسر و فوجی عزت اور توقیر
کو بے شرف کیا جب وہ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ نقشت ڈرامند صاحب اور نقشت بیگم صاحب اور نقشت فلفور صاحب
کو افسران ہندوستانی چاؤنی سے لیجا کر مدرسہ میں پونجیا آئے تھے اور اونکے شریک ایک جماعت پڑانے سپاہیوں کی بھی
تھی جنہوں نے ایک گروہ میل کا جواؤ نہیں چاہی وہیں سے تھا اور جنہوں نے یادہ قتل اگر زیاد کیا تھا اور اوس امر کی سبکو صلاح
دیتے تھے بقابلہ ہو کر فسخ ارادہ کر دیا تھا

تین عہدہ دار جن میں ایک ملکی تھا اور دو غیر متعہد تھے مورچہ مورچہ اور چھ لڑکے بوقت نصف شب کا رخانے میں پہنچ گئے ایک گھنٹے کے بعد نقشب پھر بن صاحب اور نقشب جیفری صاحب معاہد ایک کنڈ کٹر اور چار عہدہ داران غیر متعہد کے صحیح و سالم اگر ان کے شامل ہوئے بلکہ تمام انگریز متعلقہ فوج مذکور محفوظ اور امن میں تھے بوقت صبح ایک جماعت مضبوط کو حکم ہوا کہ بھر گولی پکٹان میں ایک لیکن صاحب جاکر چاؤنی پر اپنا قبضہ کر کے اسباب سرکاری اپنے اختیار میں کر لیں دیان پورہ نچکر دریافت ہوا کہ سب سپاہی شب کو ایک کمرہ باندھ چکے تھے اور صرف دو عہدہ دار ہندوستانی اور قریب چالیس سپاہی کے چاؤنی میں موجود تھے سپاہیان موجودہ کی زبانی معلوم ہوا کہ سپاہی خوف اس کے بہاگ گئے کہ شاید سپاہ کا رخا نجات جنوں نے تین توپیں چھپنی طیار کی تھیں اور جنگ کے پاس گولہ ہائے گراب و کانٹر موجود تھے اور پھر حملہ آور ہوں

جو کھیرسن یعنی فوج قلعہ کا رخانے میں تھا اور تین قریب سو نفر کے لشکری اور غیر متعہد آدمی تھے اور پچاس عورت اور سینتالیس لڑکے بچے بعد از حفاظت کامل کرنے کھیرسن کے گروہ سپاہ بطور تبردل دیہات گروہ و فوج میں بھیجے گئے تاکہ فوج بد نظمی ہو جو گوجر اور پنجاروں نے غارتگری اسباب و امداد جان شہر و ع کی تھی اور نیز گوجر وغیرہ نے ذردی بتقدی اور قتل اور آتش زنی پر کمر باندھ ہی تھی اس گروہ تبردل نے بڑا کام بیچ دوبارہ قائم کرنے انتظام کے اور تسلی دینے ہشندونکے کیا اور قریب پندرہ یا بیس میل تک با تا م بلوہ آئندہ امن و امان رہا گو خد خفیت وار و اتین بھی ہو میں تھیں مگر کوئی صوت بلوے کی نمودار نہ ہوئی

تاریخ ۱۱ جون ایک جماعت ملکی اور غیر متعہد ہشندگان بجنور نے روز کی میں اگر پناہ لی اور کو فوراً آرام اور آسٹیا ہر طور کی دی گئی

تاریخ ۱۲ جون روز شنبہ انیت مقام ہذا میں کچھ تغلل باعث اسکے واقع ہوا تھا کہ ضرورت ہتھیار چھین لینے اس گروہ سواران کی ہوئی تھی جو جماعت بجنور کے ساتھ آئی تھی کیونکہ مشہور یہ ہوا تھا کہ سواران مذکورہ و دار جانی سوار کھڑے ہوئے اور کہتے ہیں کہ کچھ خواہش کی دو توجا دین اور چونکہ ایسے امر میں ہتھیاری تمام عمل کرنا ضرور تھا اس واسطے ایک جماعت انگریزوں کی مع ایک ضرب توپ ان کے مقام گاہ میں گئی اور ان کو گرفتار کر لیا اسی شب کو ایک جماعت بمقام ہر دو ر روانہ ہوئی کہ سب کید کر سبتون صاحب اور ان کی سیم اور گور پورل برس صاحب جو روہیلکھنڈ سے بچکر ہنا گئے تھے اور یہی صرف بچے تھے اور اب بنجیب آباد سے آتے تھے لاوین اور دوسرے دو صاحبان مذکورین کو لے آئے

کارخانے میں اب کام شروع ہوا اور گولہ وسیل اور توپیں ڈیلنے لگیں تین تین بنی اتواپ اور ایک غبارہ ڈھکے طیار ہوا چار لہری لوہی کی ۱۸ اپنی جو کارخانے میں واسطے دوبارہ ڈیلنے کے بھیجی گئی تھیں اب ان کو پھر پرچہ دیا اور ایک انہی کی دیوار پرچہ بائی گئی تاکہ دروازہ کلان کی حفاظت رہے اور تین باقی ماندہ اوس دہرہ پرچہ باہر واسطے حفاظت جانب شہر کی مکان مذکور کے طیار ہوا تھا چڑ بائی گئیں اس سمیت جنگی نے اون تمام آدمیوں کے جو نزدیکی اس مقام کے اگر اسکی طیار دیکتے تھے ارادہ بلوہ پردازی کو دل ہی دل میں ہوک رکھا

گوالیار

بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۱۵ء کو علامت فساد بہاری فوج کشنٹسٹ سے ظاہر ہوئی پوٹھل اخیٹ صاحب اور برگڈیر کمانڈنگ صاحب کو اطلاع ہوئی جو معتمد اور سکے جان کے درپے ہیں دوسرے روز قریب تین بجے دن کے ایک لمیس دفعہ در سالہ اول برگڈیر صاحب کے پاس آیا بعد اس کے کہ اطلاع دی کہ گج شب کو قریب گیارہ بجے کے فوج فساد برپا کر گئی اور اپنے افسر و فوجیوں کو مار کر لٹا دیے اور اپنے ہونہار ہو گئی اور اس نے بیان کیا کہ چارم سپیل اور دو باٹری تو سچانہ اور توڑیے سوار اس سرکشی میں شامل ہو گئے ہیں کپتان ہاکنس صاحب کمانیر تو سچانہ کو اسکی اطلاع دی گئی مگر انکو یقین نہ آیا کہ اس کے سپاہی شامل ہوئے ہوں اور صاحب موصوف نے اپنے ہندوستانی افسر و فوجیوں کو برگڈیر صاحب اور سچرنگ صاحب نے جو ماتحت برگڈیر صاحب کے حکم فرماتے انہار اس آدمی کے سماعت فرمائے اسی اٹھارہ ایک اور سوار نے اگر کہا کہ مجھے کچھ برگڈیر صاحب سے عرض کرنا ہے اس کے انہار یہی موافق بیان دفعہ کے تھے بلکہ اس نے یہ بھی کہا کہ برگڈیر صاحب کا دار فہ جواسے انہار نوکر ہے وہ وہی برگڈیر صاحب کے مار فیکو مستعد ہوا ہے اور تجویز ہوئی ہے کہ سوار چاوانی سے باہر برسرِ شرک متعین ہونے تاکہ جو کوئی افسر فرار ہوگا اسکو راستے میں گرفتار کر کے قتل کرینگے بعد از مشورے کے یہ صلاح قرار پائی کہ سیم صاحبان اور لکھنؤ کے فوجیوں کو بلائی فرما چاوانی سے کوٹھی رزیدنسی میں جاوین اور ایسا ہی ہوا اور یہی تجویز ہوئی کہ کسب افسر بوقت معمولی مس کوٹھ میں کمانا کہہ کر اپنی اپنی چاوانی میں جا کر شب بکس ہوں تمام افسر تو اپنی اپنی جھبٹ میں اور برگڈیر صاحب مع اپنے رفقاء کے تو سچانہ میں رہیں اور ایسا ہی عمل میں آیا اس سبب سے شب کو چھ فساد نہوا مگر یہ ثابت ہو گیا کہ ارادہ فساد ہوا تھا اور کسی وجہ سے ظہور میں نہ آیا

بتاریخ ۳۰ تمام اندیشہ فساد و اظہار برقع ہو گیا اور سیم صاحبان ہی اپنے اپنے مکانوں میں واپس آ گئیں بتاریخ ۳۱ جون بوقت طلوع آفتاب سب سپاہ کی ٹریٹ ہوئی اور انہوں نے سنا کہ ہم سب راضی ہیں جہاں باہر وہلی لکھی اور جگہ بمقابلہ معتمدان سکھو مسجد و بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۱۵ء گرجا گھر میں ہوئی بوقت لوخت ایک گنٹہ بعد دوپہر ایک بجے جہاوانی میں واقع تھا اوسمیں گل لگی اور توڑی دیر کے بعد مس کوٹھ میں سے جو قریب انتی پانٹی گز فاصلے پر اس جگہ آتش دیدہ سے نہاگن ہوئی اور دو فوجی بالکل خاکستر ہو گئے اور جگہ سس پاتہ بھی جگہ خاک ہو گیا اور بڑی شکل سے کپتان سوارٹ صاحب کا بنگلہ بج گیا اظہار معلوم ہوا کہ اگر کسے لگائی شئی اتفاقی نہ تھی اب علامات فساد بر ملا ہونے لگے اور چند افسروں نے چاہا کہ اپنے عیال و اطفال کو کسی اور مقام پر روانہ کریں مگر خیال اس امر کا کہ سپاہ پراگئی ہے اعتبار یہی ظاہر نہورنہ فساد بر ملا ہوا اور گجائیسر ظن غالب تھا اوساں سے دوسرے جہوں نے ارادہ کیا تھا اس امر سے باز آئے چند ساعت قبل از نو بجے شب کے یہ خبر چاوانی سے آئی کہ تو سچانہ بگڑ گیا اور انہوں نے توچین بہرین میں

افسران تو سچانہ یعنی کپتان ہاکنس صاحب اور کپتان سوارٹ صاحب یہ خبر سنا چاوانی میں گئے اور دیکھا کہ اس کے آدمی مصروف ہیں اور جبارتی کر رہے ہیں بروقت استفسار سپاہ نے بیان کیا کہ حکو یہ خبر آئی تھی کہ ہر جگہ ہونے والا ہے

اس واسطے پہنچے اپنے بچاؤ کے واسطے یہ سامان کیا تھا افسردہ نے اونکو بچا دیا اور مطمئن کر کے اونکو چاؤنی کے گھر لے گیا بعد ازیں افسرانِ مذکورین بریگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور اونکو اس حال کی اطلاع دی اور طمانیت کہہ دی کہ اب بالکل امن ہے اوسی وقت فوج کے کی توپ سر ہوئی گورڈز کی شنبہ فوج کی توپ باعث اسکے سر نہیں ہوا کرتی تھی کہ ایک توپ قبل از نماز شام بمبوض اور کے سر ہوا کرتی تھی اس آواز توپ سے چند آدمیوں نے اگر کہا کہ فساد چاؤنی میں ہو گیا اور توپ اطلاع فساد کی سر ہوئی یہ سنکر سب صاحبوں نے ہتھیار باندھے اور بریگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ اپنی چاؤنی میں جاؤ اور وہ سب بموجب حکم کے گئے افسردہ کے نام ذیل میں درج ہوتے ہیں یعنی میر سحر شریف صاحب کپتان ہائیکس صاحب کپتان سٹوارٹ صاحب لفٹنٹ کلارک صاحب لفٹنٹ رائیڈز صاحب اور ڈاکٹر میک کیلر صاحب جبوقت یہ سب صاحب بجانب چاؤنی روانہ ہوئے اوسی وقت آواز بند توپ کی دہائی طرف چاؤنی سے گوش زد ہوئی بازار پاس چاؤنی میں آدمی مسلح جمع ہوئے اور جو سامنے اونکے آتا تھا اوسکو وہ مارتے تھے چند بنگلوں کو بھی آگ لگا دی اور شور و غل اور تردد و کثرت پیدا ہوا جبوقت پہلی آواز میں بند توپ کی سر ہو چکی تھیں چند سپاہی ۱۲ رجٹ کے نے ڈاکٹر میک کیلر صاحب سے کہا کہ چلو چاؤنی میں چلو میر بٹنک صاحب کو دیکھو وہ زخمی پڑے ہیں ڈاکٹر صاحب اوس طرف کو روانہ ہوئے اور اونکے ساتھ لفٹنٹ پیرسن صاحب اچین رجٹ کے اور لفٹنٹ رائیڈز صاحب متعلقہ ۱۲ رجٹ بھی گئے رہے ہیں کئی مرتبہ اونپر گولیاں سر ہوئیں اور لفٹنٹ پیرسن صاحب کا گورا گولی سے مارا گیا مگر تینوں صاحب نہ رُکے اور وہاں پہنچ کر دیکھا کہ میر بٹنک صاحب کے سینے کے پار گولی ہو گئی تھی اور وہ زمین پر پڑے تھے اور اوز کا گورا مارا ہوا اونکے نزدیک پڑا تھا چند سپاہیوں نے افسوس ظاہر کیا مگر اس طرح سے کہ اونکی باتوں سے بناوٹ پائی جاتی تھی اس عرصے میں چند سپاہیوں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ اور ڈاکٹر صاحب اور لفٹنٹ رائیڈز صاحب دو نو برہنہائی سپاہیان مذکور وہاں سے روانہ ہوئے راستے میں اکثر اونپر گولیاں پڑیں اور کئی مرتبہ خطرات جان ہوا مگر سب سے بچ کر وہ دریا پار ہو گئے اور بجانب اگرہ روانہ ہوئے بندوقین وغیرہ قریب یون گھنٹے کے سر ہوئی رہیں بعد ازاں موقوف ہوئیں اس عرصہ میں میڈ صاحب اور میرے صاحب مع عیال و اطفال اور پانچ یا چھ نوکر و نزن و مرد کے کئی سو گز کے فاصلے پر چاؤنی سے اوس طرف دریا کے کٹے تھے اور اس فکر میں تھے کہ کیا کیا جاوے کپتان مری صاحب نے اپنا بچلہ ہسنگام آتش زدگی خالی کر کے مع عیال و اطفال میڈ صاحب کے شگلے میں سونیکو جاتے تھے اور میڈ صاحب خبر فساد کی سنکر بریگیڈیر صاحب کے پاس جاتیکو تھی کہ آواز ہائے بناوٹ اونکے گوش زد ہوئیں ان صاحبوں نے جب دیکھا کہ جس مکان میں وہ سونیکو میں اوسکے گرد و پیش بہت سپاہی پرے وغیرہ پر ہیں اونہوں نے چاہا کہ اگر ممکن ہو تو ہم صاحبوں اور بچوں کو باہر مکان مذکور کے پورنچاؤ میں اور اس ارادے سے اونکو پچھلے گارڈ کے مکان میں لے گئے جسکے حوالدار اور سپاہیوں نے اقرار اونکی حفاظت جان کا کیا بعد ازیں کپتان مری صاحب اور کپتان میڈ صاحب بریگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور اونکو اپنے اطمینان کے روبرو دیکھا ہوا پایا صاحب مروج نے اول دو نو صاحبوں سے کہا کہ اب چاؤنی میں جانا بے فائدہ ہے کیونکہ سپاہی راستے میں موجود ہیں اور سیکو سلامت جانے نہیں دیتے اور اب کچھ نہیں ہو سکتا

اس عرصے میں ہندو تین سب طرف چاؤنی کے اور شمال و غرب کے جانب اس مقام کے سر موئی شروع ہوئیں گولیان اب
نزدیک آنے لگیں اور بریڈری صاحب اور اونکے ہمراہی اسطبل کی پشت کی طرف واسطے حفاظت جان کے چلے گئے۔ جب
اونہوں نے دیکھا کہ اب کچھ چارہ نہیں ہو سکتا وہ ہنگامہ دیکھ کر طرف آئے اور ہمراہ حوالدار و چارسپاہی مذکورہ بالا کے دریا پار ہوئے
راستے میں اونپر کوئی گولی نہ چلی تھی کیونکہ اونکو سپر کی تحلیف دی

دس بجے کے وقت تمام ہمراہیں ہو گیا اور گھنٹے حسب دستور بجنے لگے

سوار یونکی نل پر گزرنے کی اجازت نہ تھی اور جو گارڈ وہاں متعین تھے وہ ڈراتے تھے کہ جو ہمارے نزدیک آویگا
اوسکو ہم مار ڈالیں گے اس گروہ کو میدان میں جاتے ہوئے نہایت اندیشہ پیدا ہوا اور کبھی اونکے دل میں آتا تھا کہ چاؤنی میں
جاؤں اور کبھی یہ کہتے تھے کہ پھول باغ میں جانا بہتر ہے آخر کار صلاح یہ قرار پائی کہ پھول باغ ہی جانا مناسب ہے کبھی
وہ صدر بازار سے جانب جاتے تھے تاکہ دریافت کریں وہاں کیا ہوتا ہے کیونکہ اب بالکل امن معلوم ہوتا تھا اور
کچھ شور و غل نہ تھا اب قریب بارہ بجے تھے جب وہ قریب دریا کے پونچھے اور دریا اونسے چند قدم قدم رہ گیا تھا کہ
بنگلے میں آگ لگی اور اوسکی روشنی سے تمام میدان گرد و فواج کار و روشن ہو گیا اور تھوڑی گولیان بھی اوس جانب کو سر ہوئیں
یہ سنستے ہی اونہوں نے چاؤنی کے طرف پشت کی اور پھول باغ کا راستہ لیا اور قریب ایک بجے رات کے مقام مذکور میں
پونچھے بریڈری صاحب اور شیٹ صاحب بھی اوسی وقت وہاں پونچھے تھے اور مہاراجہ صاحب نے اونکی نہایت خاطر داری
کی تھی اور مہاراجہ صاحب نے اپنی فوج کو وہاں مسلح طیار کر رکھا تھا اوسے گھنٹے کے بعد نیم ہنسی صاحب اور کرشی صاحب
میتھنسی صاحب کے وہاں پونچھیں اور قریب تین بجے صبح کے پولیکل اخبٹ صاحب مع اپنی ہمراہی کے اور شفٹ سمیل صاحب
انجیر کے وہاں پونچھے ہنسی صاحب اور اونکی ساتھ کی سیم صاحب مذکور راستے میں نہایت مشکلات پیش آئیں تھیں اور اونکی
حفاظت کے واسطے سپاہی گراڈیل رجٹ کے ساتھ ہو گئے تھے

مہاراجہ صاحب کو ہر لحاظ سے خوشی تھی کہ کیا چاہتے ہیں یا ہوا اس واسطے یہ تجویز قرار پائی کہ صبح کو سب صاحب اگر روانہ ہوں
کیونکہ مہاراجہ اونکو معتمدین سے بجا نہ سلکین گے کیونکہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مہاراجہ کی فوج بھی شریک صلاح فسادات معتمدین کی تھی
گو اونکی فوج مڑ شامل اور شریک نہ تھی مگر وہ تھوڑے سے یعنی قریب نصف کے اور نصف فوج اور اقوام کے بھی جو شریک صلاح
مفسدان تھے

دوسرے روز وقت صبح سیم صاحب مہاراجہ کی گاڑی میں سوار ہو کر سبانت اگرہ روانہ ہوئے جب ہم رزیمینسی کی
کوٹھی میں پونچھے تو دیکھا کہ وہاں بھی کئی صاحب چاؤنی سے بہاگ کر پناہ گیر ہوئے تھے آدھ گھنٹہ وہاں کٹ کر کے پیر تھم پان
سے ہمراہی سپاہ بودی گارو مہاراجہ صاحب روانہ ہوئے

ہمارے گروہ میں صاحبان مفضلہ الذیل تھے سیم برنگ نرسن صاحب پولیکل جنٹ بریڈری دامری صاحب
کمانر فوج کٹھنٹ کپتان میٹھ صاحب بریڈری نرسن صاحب انجیر شفٹ پیرن صاحب جیٹن دوم حبٹ پاد
کپتان مری صاحب ماتھت بریڈری یعنی حاکم ثانی چارم پیدل شفٹ صاحب ڈاکٹر ہارم پادہ ہنسی صاحب

گاران صاحب اور راتین صاحب اور دیگر صاحبان متعلقہ محکمہ تاربتی کپتان میڈ صاحب، رعبٹ شاہی آفس صاحب کی میم اور کسٹیس صاحب کی میم اور ایک بچہ تہنسی صاحب کی میم اور ایک بچہ اور میڈ صاحب کی میم مع دو بچہ مری صاحب کی میم اور ایک بچہ اور فرس صاحب کی میم اور تین بچہ سرسن صاحب کی میم اور اس صاحب کی میم اور اونکے نواسے راستے میں ہکوفٹنٹ کلارک صاحب حاکم نانائی دوم رعبٹ پیادہ اور ڈاکٹر کوکیک صاحب نمبر ۱۱۱ گینبی توپخانہ جو شکل عمارت سے بہاگے تھے آئے اونکے بیان سے ہکونہایت اندیشہ قتل اور صاحبان کا ہے جنکا پتلا بنگ نہیں ملا

ہم سب بمقام چندا جوہ امیل گوالیار سے ہے بوقت نواخت نو بجے صبح کے پونچھے اور چار بجے شام تک قیام کر کے پھر روانہ دیہلی پور ہوئے بروقت وارد ہوئے بمقام ہنگونا ہکوفٹنٹ ملی کہ بہت آدمی مسلح مقام مذکور میں موجود ہیں اور انکا ارادہ مصمم ہے کہ ہکونکے نہ جانے دین ہوشیاری ہر طرح کی در صورت حملہ آور ہونے کو وہ مذکور کے عمل میں آئے اور بعد از بہت توقف اور اندیشہ کے ہم روانہ ہوئے اور بحیرت مقام مذکور سے آگے ٹہرے اور آگے جا کے سنا کہ دریائے جمیل کے غار و غنیمت معند توپ لیے بیٹھے ہیں اور اونکا ارادہ حملہ کرینکا مصمم ہے یہ سنکر قریب مقام ہنگولی کے پہنچے تا صبح قیام کیا اور تمام شب فکر و تردد میں گزری صبحی ہم دہانے ہی روانہ آئیندہ ہوئے تھوڑی دور گئے تھے اور یہاں سے مقام ہکوفٹنٹ امیل تھا کہ جو سپاہ ہمارے ساتھ تھی اور سننے واپس جانیکا ارادہ کیا اور کہا کہ شہر گوالیار کو معندین نے حملہ کیا ہے اور ہمارا حکم کیا ہے کہ ہمارا دہان واپس جانا بہت ضرور ہے اور وہ واپس چلے گئے اور اونکے عوض بہت سے ٹہاگر ہماری محافظت کو آئے اور ہمارے ساتھ تا دیہلی چلے گئے یہاں کچھ سپاہ رانا صاحب کی اور باقی ہمارے واسطے منتظر تھے ہم نواخت شہر پہ وہ گنڈہ صبح بمقام دیہلی پور وارد ہوئے اور بوقت غروب آفتاب دہانے بجانب اگرہ روانہ ہوئے میم صاحبان کی اور بچوں کی سواری میں گاڑی ہندوستانی تھیں اور صاحب لوگ ہاتھیوں پر سوار اور سپاہ رانا محافظ اور ہمراہ تھی شکوہ سستے میں تین مرتبہ اندیشہ ہوا تھا مگر آخر کار قریب نواخت دس بجے صبح کے ہم نے سفر طے کیا اور بچا دنی اگرہ پونچھے یہاں پہونچکر ہم شکر گزار ہوئے کہ بعد از ایسے واقعات کے ہم صحیح و سلامت ہر مقام حفظ و امن میں فائز ہوئے

روز جمعہ وقت صبح میم صاحبان مندرجہ ذیل گوالیار سے وارد اگرہ ہوئیں اور کوہستان میں بہت تکلیف اور وقت ہوئی اور لوگ اونکے ساتھ بہر زبانی و سبے آبروئی مش آئے اس گروہ میں کسٹیل صاحب کی میم اور اکیس صاحب کی میم اور بروکر صاحب کی میم اور کرک صاحب کی میم اور بنگ صاحب کی میم اور گولینڈ صاحب کی میم اور چند عورات بچہ ہادی دلائی لئی پور میں بھی اونکے ساتھ تھے اور اور ڈاکٹر کوکیک صاحب کی میم واپس چلے گئے لیکن میں مکان اور صدر موسم سے جان بحق ہوئیں اس گروہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ معندین نے صاحبان معصلہ الذیل کو قتل کیا

میجر بلک صاحب جو خبر فساد کی سنکر میدان پر پٹ پر گئے تھے اونکو اونکے اپنے سپاہیوں نے زخمی شدہ کیا اور میجر شرف صاحب بھی اوسی موقع پر پھرب گولی ہلاک ہوئے کپتان سٹوارٹ صاحب تو اوس وقت زخمی ہوئے تھے مگر دوسرے روز معندین فوج بیدل نے اونکو قتل کیا اور کپتان ہاکنس صاحب مع دو بچے اور میم سٹوارٹ صاحب کی مع ایک بچے کے بمقام ہادی رات بوقت نواخت ایک گنڈہ شب معندین سپاہ پیادہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئی اور لفٹنٹ بروکر صاحب

اور جنہی ڈاکٹر کرک صاحب اور پاچری گولینڈ صاحب درمیان چہرہ اور آٹھ گھنٹہ صبح بروز دوشنبہ تا پنج شنبہ قتل ہوئے ماسوائے انکے سارجن گولیشیم اور سارجن فریب اور سارجن بابک اور سارجن کیلی اور سارجن کرنتی اور پٹن خزانہ بل اور کونرا اور سیم پانک صاحب اور سیم ترو صاحب بھی مفسدین کے ہاتھوں سے جان دے بیٹھے القصد ۹ صاحبوں کی قتل کی تو خبر آگئی اب بھی کچھ اور صاحب لوگوں کا پتہ نہیں ملتا

سیم ہاکنس صاحب معین بچپنکے اور چند دیگر مفروین کے بتاریخ ۲۲ بعد از گوارا کر کے تکالیف اور سختی موسم کے وارد اس مقام آگرہ کی ہوئیں

صاحبان مفضلہ الذیل ابدالین سلامت مقام آگرہ وارد ہوئے مسماۃ سارا کرنتی مع ایک بچہ کے اور مری ہل اور مری مونکس مع دو بچپنکے بی بی وب صاحب اور سیم تولیشیم صاحب مع پانچ بچپنکے اور بہتہ صاحب اور مورس صاحب مع سیم صاحبہ اور سارجن پانپ صاحب مع سیم صاحبہ

دوسرا بیان جو ذیل میں درج ہوتا ہے اس سے دیگر احوال باقی ماندہ فساد واضح ہوگا
بروز شنبہ گذشتہ یعنی ایک روز قبل از وقوع فساد کے چند بنگلوں میں آگ لگی بہت سے صاحب لوگ اور ایک یا دو سیم مقام داروات پر بدین ارادہ گئے کہ اونکی مدد میں حفاظت اسباب وغیرہ کریں اور سیم اسواسطے گئیں کہ اون بنگلوں کے سیم اور بچپنکوں کو اپنے بنگلے میں لے آویں وہاں جا کر دیکھا کہ سپاہی بدل بنا کر گئے اسباب میں مصروف ہیں اور گھر چل رہے ہیں کوئی امر ایسا نہ تھا جس سے ارادہ فساد ظاہر ہو بلکہ اونکی بدل مصروفیت نے کوئی شک جو نسبت وفاداری اور محکم خلائی اور انکے عائہ ہوا تھا باقی نہ کیا چند اونہیں جو حرام زادے تھے اونکے طریق سے کچھ ستاخی پائی جاتی تھی بلکہ ایک نے اونہیں سے کہا دازپہ و خفیف یہ کہا تھا کہ آج تو آگ کا تماشا دیکھنے میں آیا کل کچھ اور تماشا دیکھنا پڑ گیا یہ کلمہ مفسدانہ سننے میں آیا تھا مگر چونکہ یہ صفائی اور آواز بلند سے نہ کہا گیا تھا جس شخص نے یہ سنا تھا اونہیں دو چار سے اسکا تذکرہ کیا مگر اپنی حفاظت کی طیاری در صورت فساد پر پابندی کے کر رکھی تھی روزیکہ شنبہ تمام دن بخریت گذرا اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہ ہوئی تاں ہنگام سر ہونے تو شب کے جب بوگل بجا اور سب فوج باہر ہو گئی اس وقت تک سب افسر اپنے سپاہ کی محکم خلائی پر اعتماد رکھتے تھے فساد اول پریٹ پر شروع ہوا چند افسر دن پر گولی چلی اور کچھ ہلاک گئے مگر معتمد اس پر بھی راضی ہو کر بجانب بنگلہ برگیدیر صاحب کے گئے اور وہاں جا کر اونکو با دازگستاخانہ بولایا اور جب وہ باہر نہ آئے تو گولیاں مارنی شروع کیں وہ قدرت خدا سے بچ گئے کیونکہ جب وقت وہ کمرے سے باہر جاتے تھے ایک سپاہی نے اونکا ہاتھ پکڑ لیا تھا مگر اس سے بچکر وہ حلقے کے باہر ہلاک گئے اور غارونہیں جو متصل تھے چلے گئے معتمدین نے جب برگیدیر رامزی صاحب کو پایا تو انکا اسباب سب لوٹ لیا اور انکے بنگلے کو آگ لگا دی ایک اور اندر کو انکے گارڈ کے سپاہی نے دس بجے رات کو بنگلہ بولایا اور اون کو نفر سپاہیوں سے جو انکے حلقے میں تھے ایک سپاہی صاحب کے پاس گیا اور اونہیں جا کر کہا خاوند ہاگو سب بگڑ گیا سپاہی اسہی اونکے پاس سے علیحدہ ہوا تھا کہ سب سپاہی ہلاک کر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مکانات جلتے ہیں اگر حکم دو تو ہم اپنی بند و بن برین مگر صاحب نے کہا کہ آگ کے منطقی کر نکو بند و بن کا بہرنا لیک امر بیوقوفی کا ہے پس سپاہی واپس چلے گئے اور صاحب

اپنے بنگلے میں گئے اور وہاں جا کر ایک درخت پر بیٹھ کر دیکھا کہ سب سپاہی باہر تکی اپنی اپنی بندوبست میں یہ دیکھ کر صاحب موصوف نے اپنے نوکر کو بگایا اور مکان کے عقب سے راہ فرار لی دو گولیاں اس پر سر ہوئیں مگر کوئی نہ لگی وہ وہاں سے بجانب دربار وان سوئے اور غار وغین جا کر پوشیدہ ہو رہے یہاں بھی چار گولیاں اونسکے اور اونسکے خاندان کے سر پر سے گئیں مگر کوئی نہ لگی اندیشہ اور خوف اب عام ہو گیا اور تمام عیسائی اس مقام کے مرد و زن و بچہ بجانب مکان راجہ صاحب بھاگے جاتے تھے فی الحقیقت یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اس قدر میم لوگ اور بچے کیونکہ بھاگے ہیں اور سپاہی بنگلہ اندکور ہے کہ انہوں نے ایک میم اور اسکے بچوں کی جان بچائی تھی اس طرح پر کہ انہوں نے میم کو معجزہ کے ایک کوٹھی کے چھت پر بٹھا دیا تھا اور جب تک معتمدین بنگلہ بنگلہ تلاش کرتے رہے انہوں نے انکو اسی مقام پر چھپا رکھا مگر جب دیکھا کہ وہ لوگ اب اور بنگلہ کی لوٹنے میں مصروف ہیں اس وقت انکو وہاں سے اتار کر مقام محفوظ پونہا دیا اس وقت میں معتمدین کا کام اسے لوٹنے اور ضائع کرنے اسباب کے اور کچھ نہ تھا تمام جو صاحب لوگ بھاگ گئے انکو ہمارا راجہ صاحب نے بروز دوم وائے اگرہ کیا مگر وہ لوگ تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک سوار نے جا کر خبر دی کہ دربار میں فساد ہو گیا یہ سن کر جو سوار ہر اسی اوان صاحب لوگوں کے تھے انہوں نے کہا کہ ہم واپس جاؤینگے اور انکو وہاں تنہا چھوڑ کر چلے گئے اس حالت غیر حفاظت میں وہ لوگ بجانب ملک اچھے گئے اور راجہ صاحب نے ازراہ مہربانی اپنے آدمی اونسکے ساتھ تا اگرہ دے کر یہ آدمی جو ہمراہ تھے سنا ہے کہ ایسے بد ذات اور ستاخ تھے کہ اوان سب صاحب کو ہر وقت اندیشہ اپنے قتل ہو گیا دلمین آتا تھا اس واسطے کہ وہ سوار بجانب اونسکے بنگاہ وحشت لگ کر بیٹھتے تھے اور زبان انگریزی کی نقل کر کے طعنہ اور تشنیع کے کلمات زبان پر لاتے تھے مگر خوش نصیبی اوان صاحب کی ہے اول سواروں کے دلمین اراڈہ فساد نہ آیا اور وہ سب اب اگرہ میں موجود اور زندہ ہیں مقام رقت اور تاسف کا ہے اور بھوکا بڑا بچہ ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ چند میم صاحب کا جسم رقت بہا گئے کے غار ہاں پر خار میں اور چلنے کو سنگ ریز پر پکٹ گیا تھا اور قیہ ہو گیا تھا

افسران و میم صاحبان فصلۃ الذیل جو متعلق ہو گوالیار کنٹونمنٹ کے تھے سب سلامت اگرے اور بھونگ آباد میں پہنچے لفٹنٹ لیما رکنڈ اور لفٹنٹ رائل اور لفٹنٹ میک دوکل اور کپتان کارٹر اور کپتان بیریس اور ڈاکٹر ورسن اور ڈاکٹر سیلفٹ اور بی بی برلٹن معہ سچ اور بی بی ہرسن معہ تین بچے اور بی بی لیما رکنڈ معہ چار بچے اور بی بی سمین معہ سس سمین اور دو سارجر سٹرک اور دو عورتیں اور تین بچے جب کا نام مذکور نہیں ہے۔

کوہ منصور

بمجر و وصول ہونے خبر قتل موقوفہ مقام میرٹھ و دہلی خوف ہر ایک ساکن کوہ نڈا کے دلمین سپاہی اور چھان اور ڈانڈے اور اور میم لوگ گھوڑوں پر ہوا رہا لباس خانگی اور سنگ ولایتی یعنی وہ سنگ جو ہمیشہ فلاح وغیرہ پارچہ کریم میں رہتی تھی اور جانوران خوش آواز اور طوطے وغیرہ تمام بجانب کلپ ہوس حبیب دو مکان تھے ایک تو کھانا کھانا کا اور ایک آرام کرنا کا اور ان تھے پچھلے مکان یعنی آرام گاہ میں میم لوگ جا کر جمع ہوئیں اس وقت ایک عجب عالم مکان مذکور میں تھا کہ کسی کسی پہاڑی آدمی نے نہ دیکھا تھا اور پہاڑی اپنی اپنی میم لوگوں کا جسکے وہ نوکر تھے اسباب ضروری

لیے جاتے تھے اور سرگوشی کرنے سے روز دوم یہ خوف کم ہو گیا خصوصاً دلیرانہ استقلال حیدر میم صاحب کے سے جو اپنے مکانوں سے کلب پوس میں نہیں نکلتے تھے صاحب کا ٹکٹ معتاد ہندو ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت اور قائم رہنے انتظام کے عمل میں لائے ایک اجتماع ساکنان مندھوری کا بمقام کلب پوس قرار پایا بعضے متعجب ہو کر کہ اسپین سرگوشی کرتے تھے اور باقی اس حال عجیب و غریب کو دیکھ کر فقہہ مارے تھے اور آپس میں شخ اور مذاق کرتے تھے فی الحقیقت یہ حال بسیار عجیب و غریب تھا اندفاع اس خوف کا اس طرح ہوا کہ بعد فراغت چند گھنٹے شام سپاہی مہمند وق گشت کرتے تھے اور اگر کوئی بعد اوس وقت کے اونکی حد میں چلا جاوے تو اوس سے اول پوچھتے تھے کہ کہاں جاتے ہو اور کون ہو اور اگر کسی سبب سے جواب دینے میں ذرا بھی توقف ہوا تو گولی مارنے سے موجود ہوتی تھی میں نے سنا ہے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا اور گشت والوں کے سوال کے جواب دینے میں کچھ تعویذ ہوتی وہ فوراً گولی سے قریب مرگ ہو گیا کوہنڈو کے دوسری حد پر پادری میڈل صاحب کے مدرسہ کے لڑکوں کو مسلح کیا تھا اور وہ شب کو گشت روند کرتے تھے اور نہایت خوشی سے ایک کھیل سمجھ کر تمام شب پر تے رہتے تھے اس میں شک نہیں کہ انکو اس گشت سے نہایت خوشی تھی مگر چکارا کا آرام جاتا رہا تھا انکو تو بہت ہی اچھا معلوم ہوتا ہو گا آخر کار جو نہایت خوفناک تھے وہ کوئی تین روز یہ سختی اٹھا کر اپنے اپنے قدیم مکانوں میں واپس چلے گئے

احتیاط اور تدبیر طرح کی عمل میں آئی کہ اگر بازار دار کو کچھ نسا دیا کریں تو اوس کے اندفاع کے واسطے کارآمد ہو گا اور سپاہی کنوینٹ ڈیو کی سب مسلح کیے گئے اور بازار میں اور دیگر مقامات مندھوری میں واسطے پہرہ کے تعین ہوئے صاحب لوگ بھی خوشی مستعد ہو کر ہر شب راستہ میں گشت کرتے تھے ماسوا اور شہید و تقیر عید کے اور کسی روز کی طرح انڈیشہ سوئے انتظامی کا مندھوری اور مندھور میں ہوا اور وہ انڈیشہ بھی خفیف اور بے اصل تھا

برہما مہو پور

تاریخ یکم اگست گھاٹ سے درود ہونے رحبت کشا ہی کا فدیہ اسکو گرنج سپاہ سوار دیا وہ مقام ہذا کانیک تصور کیا گیا سپاہ گورہ خشکی پر گھر مقیم ہوئی اور سپاہ ہندوستانی کو حکم پریٹ کا صادر ہوا اسی اثنا میں جہاز سے دھانی پر چمک گیا تھا کہ وہ بھی اپنے تین مقابل میدان پریٹ کے لگا رکھیں بعد از قبیل قواعد کے ایسی ترکیب ہوئی کہ سپاہ گورہ کو دو فوجاں سپاہ گورہ آگئی اور سوار مقابل میں تھے اس موقع پر حکم ہوا کہ ہتھیار تھوڑے سپاہ پیاوہ نے فوراً قبیل حکم کی اور سواروں نے بھی اعلیٰ کی مگر بعد از نامل جب اسکو پریٹ پر لے لیے تو سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اور ہتھیار چاؤنکی چاؤنکی میں اور بازار میں ہوں وہ بھی تلاش کر کے لے آدین ان دونو مقاموں سے بھی بہت ہتھیار برآمد ہوئے بعض بعض بند و فوجین جو سپاہ سے لی گئی تھیں گولیان بھری ہوئی تھیں اور بعضے سواروں کے زین میں سے ماسواے کار توں وغیرہ مہولی کے اور کار توں اور گولیاں برآمد ہوئیں

مادھو پور

تاریخ ۱۸ مئی ہندوستانی نہیں یہ خبر نشر ہوئی کہ رحبت ہندوستانی بمقام نور پور جو ۲۰ میل کے فاصلے پر پاکپ

اس سے زیادہ مقام مادی ہو پور سے واقع ہے شب پیوستہ کو کیر گئے اور انہوں نے اپنے افسر و نکو قتل کیا اور شہر کو لوٹ لیا اور اب وہ اس مقام پر نہ آئے کوئٹہ کو آئے ہیں دراصل یہ خبر غلط تھی کیونکہ جب چارم تمام فوج ہندوستانی میں بہتر اور نیک وضع تھے اور اس خبر کی کچھ اصل نہ تھی مگر تاہم ایک اندیشہ اس سے پیدا ہوا ہم لوگ اور لڑنے کے آدھے گھنٹے کے عرصے میں طیار ہوئے اور قرار شمال شیلہ بیان بھی عام ہو گیا اور ایک ایک مکان میں بہت سے لوگ جمع کیے گئے گو گرمی بروز شدت تھی دسٹل میم صاحبان اور بارہ لڑکے ایک دوسرے کے مکان میں جو بفاصلہ قریب ۲ میل کے چادنی سے تھا جمع ہو گئے اور وقت شام ہوا سب دوسرے سب وہاں سے روانہ ہو کر براہ گورداس پور بمقام امرت سر وارد ہوئے

ادھر تذاویر واسطے مقابلے معندین کے عمل میں آئیں اور وہ یہ بتیں اکر کیموٹو انجنیر کا دفتر خانہ مقام مناسب واسطے مقابلہ کے تصور ہوا اور دو کمنہ توپیں جو صرف دیدار و تہین اور کارائز تہین کا رخساجات سے لاکر بالا خانہ مکان مذکور پر چڑھائی گئیں اور خندق گرد مکان کے کندہ ہوئی اور دروازے تختہ سے پاٹ دیے گئے اور دیوار بالا خانہ پر لوہے کی چادرین کھڑی کی گئیں کہ محافظین کی حفاظت کریں اور طول و قعداری کا عمل میں آیا اس مقام میں جاسجا گار دے مضبوط برتن ازان قائم کیے گئے ہر ایک شخص اپنا مکان چھوڑ کر شہر و دفتر مذکور میں مع اسلحہ آکر رہتا تھا یہ طریق قریب ایک عشرہ یا تین ہفتوں تک جاری رہا بعد ازاں چونکہ کوئی علامت فساد کی ان اقلع میں نظر نہ آئی ہماری گرم جوشی اور شجاعت کم ہو گئی اور شب کو اوٹھ کر ایک گھنٹہ گشت وغیرہ کرنا ہر ایک کو اب ایک ہر معلوم ہوئی اسلئے ہم سب اپنے قدیم طریق پر چلنے لگے اور ہماری اوقات معین دوبارہ قائم ہوئی

انیت مادی ہو پور کی ایک مرتبہ ہر باعث فساد و سیا کلوٹ کے تھلل نہر ہوئی تھی معندین مذکورین نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مقام مذکور میں آویں بلکہ اکثر لوگ اونکے ہیر کے بازار میں آ بھی پونچھے تھے مگر مجلس صاحب نے کہ ہر پنجاب سے اونکے تعاقب میں آکر اوکو مار کر وہاں سے نکال دیا

کوہ مینی تال

بعض شخصوں نے یہ خیال کیا تھا کہ مثال فساد و شہید و مضموری اس کوہ پر کچھ فساد نہ ہو گا کیونکہ زمانہ فساد مذکور کو بہت گزر گیا تھا مگر یہ خیال باطل ہو گیا اور یہاں بھی باشندہ کو اندیشہ جان پیدا ہوا باعث اسکا یہ تھا کہ ایک چٹھی ضروری کپتان راغری صاحب کے پاس سے اس مضمون کی آئی کہ تین ہزار مضمونین بریلی جگہ خان بہادر خان نے آمادہ کیا تھا بجانب کوہ مذکور آئے تھے اور دیکھا گیا کہ کوہ بفاصلہ ۲ میل وہاں کوہ چل رہی ہے اور جہاں ترانی بھی واقع ہے عبور کر چکے تھے یہ خبر وحشت اثر نہ کر سب میم صاحب کو کہ وہ کوہ الموتر کیا یہ اندیشہ فساد آخر ماہ اگست میں پیدا ہوا تھا مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت میں آگئی اور میم لوگ واپس یہاں آکر بطور سابق جاگزین ہوئیں

سباہ آئندہ یعنی ماہ ستمبر ایک اور خبر اس مضمون کی آئی جس سے لوگوں کو میرا اندیشہ جان پیدا ہوا کہ مولی خان معین نرا سپاہ کے کنارہ دریائے کچا پر آ پونچھا ہے اس پر پچاس سپاہی گورگہ بسر کر دی گئی کپتان بلول صاحب اور لٹننٹ جین صاحب مع تمام سواران غیر آئین جو ہمراہ عمدہ داران بریلی آئے تھے بسر کر دی گئی ان سب صاحب بمقام ہلدوانی جو براہ بریلی واقع ہے

روانہ کیے گئے قریب تین بجے صبح کے کپتان صاحب موصوف نے لکھنؤ سپاہ کے دشمن سریب ہین گرشا فرج معلوم سین کے کتنی ہین نیز خبر سن کر ایک اور کمپنی گورکھ کی لبر گروگی لفٹنٹ گرویس صاحب اور تمام سپاہ پولس زیر حکم ریڈ صاحب روانہ ہوئی اور فرج ٹیٹا کو حکم ہوا کہ جو وقت توپ اطلاع ہو اسی وقت روانہ جنگ گاہ کے ہوں تمام افسران شخصی مع کالون صاحب اسٹنٹ گنر کو حکم ہوا کہ وہ الموراسے اپنے مقام پر آکر شامل اس خونریزی کے ہوں مگر دیکھو کہ تمام خیالات سر در غیبت کے اور بدلتا رہے ریم کی اور دیگر سامان سفر یا لٹرائی وغیرہ کے جو ناگوار تھے مگر اسباب میں باندھے جاتے تھے ایک دوسری چٹی کپتان صاحب موصوف سے رفع ہو گئی مضمون اسکا یہ تھا کہ سب اندیشہ بار مذکورہ سابق کا یہ تھا کہ چند زمینداروں نے بند و قین واسطے بھگاتے شیر و نکلے سرکنت سین خبر گمان آمد فرج عند کا کیا گیا تھا مگر نئی تال میں ایک تیر اور بھی اندیشہ ہو یعنی تباریخ کے تسمہ خبر کوئی خان بہادر خان کی سپاہ نے اگر مقام ہلدوانی لے لیا صداقت احسن سبر کی اس سے اور زیادہ ہوئی کہ چند عہدہ داران ہندوستانی د دیگر مفرو رین مقام مذکور سے یہاں وارد ہوئے باستماع اس حال دو سو اتسی سپاہ گورکھ اور کستہ سپاہ نو بہرتی اور باقیانہ سواران شہم رسالہ غیر اٹھن معاہد ایک دستہ فرج ٹیٹا کو حکم کوچ کا ہوا اور وہ سب روانہ ہو گئے

رب وقت زیر کوہ پونہجنے اس فرج کے علامات دست برد معندین نمودار ہوئیں یعنی معندین نے ایک گانہ جلا دیاتھا اور ڈاک بنگلہ واقع کاٹھ گودام کو ٹھٹی آگ دے دی تھی اور قریب یکصد دیوچاہ پالکی اور ڈولی کو اور دیگر اسباب کو ضائع کر دیا تھا جبکہ یہ فرج آگے بڑھی تو اسے بھی اطلاع دی کہ مقام ہلدوانی دشمنوں کے قبضے میں ہے اور وہ استعداد پیکار میں اس فرج میں اب طیارے حملہ کر چکی ہوئی اور ہماری یہ جبری فرج بائیں شاخہ و طریق بہتہ قدم زن پشت کی ہوئی سامنے تو سواری رکھے گئے اور کستہ یعنی سپاہ منتشر دونوں جانب بنگلہ نمین دیکھتے ہوئے جاتے تھے اور فرج واسطے بائیں قواعد بہتہ قدم زن تھی بعد از قلیل عرصے کے ہلدوانی نظر پڑی اور اس کے سامنے دشمن بھی صف بہتہ کڑے تھے پانچ یا چھ چھٹی لہرا رہی تھی اونکی تعداد شمار نفری اسوقت میں ناممکن تھا مگر از روئے اخبار و نکلے اور اطلاع کے اور اونکی شوکت اور شان کے معلوم ہوتا تھا کہ کم از پانصد دیوچاہ پیش قدمی ہونگے ہماری فرج نہ بہتہ آہستہ آہستہ قدم زن تھی جب قریب دو سو گز کے فاصلے پر پہنچی تو سوار و نکلے حکم ہوا کہ سامنے سے رست چپ ہو جاوین اور گانہ کے گرد ہو کر دشمن کا عقب مارین اور سپاہ پیادہ اونکے آگے سے حملہ آور ہوگی جو وقت دشمن نے یہ ترتیب دیکھی اونمیں بھی ایک حرکت پیدا ہوئی مگر فرج پیادہ نے فوراً حملہ کیا اور ایک صدا ایسی شور انگیز کیا کہ حرا فرادے تاب نہ لا کر متفرق ہو کر فراری ہوئے اور اب تماشہ ہوا کہ شجاعان گورکھ نے قدم دو چند بڑھا کر حرا فراد و نکلے لیا اور دس دس بارہ بارہ آدمی کو ہر قدم پر مارنا شروع کیا چونکہ جنگل دو دو جانب راستے کے نہایت گنجان تھا دشمن جہاں یوں میں بھاگ گئے مگر گورکھ نے یہی بقاعدہ سکھش منتشر ہو کر اون کا عقب کیا اور جہاں جو ملا وہیں اسکو خاک کے برابر کیا اور نقاب کیٹی میل تک کر تے رہے اور ہزاروں نے بھی اہل عادت معندین کا نقاب کیا تھا اور اونکو گھر کر قیمہ قیمہ کٹوا لایا تھا قریب پانچ میل تک کاٹنا اور قتل کرنا جاری رہا حتی کہ کوئی آدمی دشمن کا نظر نہ پڑتا تھا کیونکہ جو بھگہ بھاگ گئے تھے وہ جنگل میں چلے گئے تھے اور جنگل ایسا گنجان تھا کہ اوہیں تعاقب

غیر ممکن تھا اور سپاہ پیادہ نے دشمنوں کا نقاب دیاں تک کیا جہاں تک اوسے ہوسکا

ملتان

بروقت آنے خبر فسادات مقامات مختلفہ سے سپاہیوں نے سکندر صاحب کے سواروں سے سازش کرنی شروع کی
خبر کو انہوں نے بہتیرا جا پا کر اونسکے شامل ہون مگر وہ نہوٹے سواروں نے یہ سب حال سکیم و کاست اپنے کمانڈنگ افسروں
کے گوش گزار کیا اور افسروں نے حکم دیا کہ ایک کمپنی سب عہدہ داران ہندوستانی ۶۲ اور ۶۹ رجٹ ہندوستانی اور
سواران سکندر صاحب کے جمع ہوا اس کمپنی میں مقدمہ کار توں کا پیش ہوا اور سب ہندوستانیوں کو بخوبی سمجھا دیا گیا کہ یہ کار توں
روہی ہیں جو شیل برس سے وہ لوگ برستے ہیں اور ان سب سٹے فہم میں بھی آگیا اور سب راضی رضا خست ہوئے
بروز دوم وقت صبح سب سپاہ کی پریٹ ہوئی اور اونسے دریافت کیا گیا کہ اوںکو کچھ عذران کار توں میں باقی ہے یا نہیں
کیسے عذر پیش کیا مگر ہر طرح کی تدبیر عمل میں آئی کہ ناگمانی فساد سے بھی کچھ اندیشہ باقی نہا خزانہ قلعہ میں بھیجا گیا اور توہینا نہ بھی
قلعہ ہی میں رکھا گیا جو پھرے پلیٹن پولس کے تھے اوںکو حکم ہوا کہ قلعہ میں جا کر اپنی چھاونی میں رہیں سواران پولس بھی جو باہر
تعیینات تھے وہ بھی ملتان میں طلب ہوئے

شروع ماہ اگست میں ۶۲ اور ۶۹ رجٹ نے کچھ کچھ ارادہ فساد کا ظاہر کیا اول رسالہ غیر آئین اب تک نمک حلال
اور جاؤہ اطاعت میں مستقیم تھا اور جب اول رسالہ پنجاب اور دوم پیدل پنجاب ملتان میں وارد ہوئے دو فور رجٹ ہاے
مذکورہ بالا یعنی ۶۲ اور ۶۹ کے ہتیار لے لیے گئے اور قبل از لینے اسلحہ کے ایک صوبہ دار سیر اور ایک حوالدار سیر اور نو
سپاہی ۶۰ رجٹ کے توپ سے اڈٹائے گئے تھے اور یہ امر ثابت ہو گیا تھا کہ دو فور رجٹ مذکورہ بالا نے ارادہ مصمم
کیا تھا کہ فساد کر سٹے ہر ایک انگریز کو قبل از وارد ہوئے سپاہ مطلوبہ کے قتل کرین مگر خوش طالعی سے ایسا نہ ہونے پایا
ایک وقائع نگار بقیمانہ حال اس مقام کا اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب تدابیر ضروری واسطے مقابلہ کرنے معینین
کے عمل میں آئیں تو یہ بھی گمان توں پر حکم بھیجا گیا کہ جو شخص فوج سے بہاگ کر گھاٹ پر آوے یا بروقت استفسار سب معقول
واسطے عبور دریا کے بتلانہ سکے تو اوںکو گرتا کر واپ تیار کر ۱۰ جون کچھ علامات فساد کے رجٹ ہاے ۶۲ و ۶۹ سے
نمودار ہوئے اور یہ تجویز قرار پائی کہ انکے ہتیار چین لینے چاہیے اور سیر جرنلین صاحب کمانڈنگ اول رسالہ غیر آئین نے
ایسی غریب اور اسلوبی سے اونسے اسلحہ لینے کہ ایک قطرہ خون بھی نہ گرا جب ان دو فور رجٹوں کے ہتیار لیے تو ایک کمپنی گورنر
متعلق توہینا اول رسالہ غیر آئین اور اول رسالہ کشادہ پنجابی اور دوم رجٹ پنجابی موجود نہیں جب یہ امر ختم ہو چکا تو افسروں کو
یہ تجویز ہوئی کہ تحقیقات سپاہ درباب بلوہ برداری شروع ہو اور باعانت میر برکت علی وردی سیر اول رسالہ غیر آئین کے اشر
سپاہی مجرم ثابت ہوئے حسب اطلاع ہی سیر مذکور کے صوبہ دار سیر ناہر خان گرفتار ہوا اور جرنل کورٹ مارشل میں اوسکی تحقیقات
ہو کر جرم ثبوت اور سپر ثابت ہوا اور اس جرم کے پاداش میں روبرو سب سپاہیوں کے توپ سے اوڑا دیا گیا اور کچھ
سپاہی وغیرہ ان رجٹوں کے اسطرح اڈٹائے گئے

بہار ستمبر تو قلعہ خانہ بدیشان نے جو قریب گوگرہ کے رہتے تھے کچھ فساد کیا اور انہوں نے تحصیل ثرنا اور تھانہ کاٹوا

اور چند دیگر مقامات پولس پر چوبہستہ ملتان درمیان مقامات دو برجی اور گورہ کے واقع تھے حملہ کیا یہاں سے تین دستہ فوج
سب گردی میجر جرج لین صاحب اور کپتان سمن صاحب اور کپتان ہوسکن صاحب روانہ ہوئے اور تاریخ ۲۵ ستمبر کو شکست فاش دی
اونکا اسمن نہایت نقصان جان ہوا مگر بیماری جانب ہی برکلی صاحب اکستہ اسسٹنٹ کاشنر گورہ کام آئے اونسکے ہمراہیوں
نے اونکو چوڑ دیا تھا اور وہ تنہا کر مر گئے ایک روز پیشتر اس واردات کے کپتان سمن صاحب بدستہ چیمین ۱۰ سوار اور ۱۰
پیادے سے تھے مفسدین بمقام جلیہ حملہ آور ہوئے تھے اور اونکا مقابلہ اس جانب سے خوب ہوا آخر کار تاب نہ لاکر مفسدین فراری
ہوئے اور مقام جلیہ قبضہ فوج سمن صاحب میں آگیا سوائے ان اتوارم کے ایک اور قوم نے جو بنام کہل مشہور تھے کبیر دلی
احمد خان کچھ نسا دریا کیا تھا مگر کچھ فوج لاہور سے اور کچھ ملتان سے وہاں گئی اور احمد خان گرفتار ہو کر قتل ہوا اوسکے گرفتار
ہوئے ہی تمام قوم منتشر ہو کر بھاگ گئی اور پھر اگر انہوں نے اپنے تین سپہ دادلیاے دولت ہر کار کر دیا

فیروز پور

تاریخ ۱۳ ماہ مئی وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر ہوئی ۱۴ مئی اور ۱۵ مئی جب آماؤہ فسادین اسلیے تمام سیم لوگوں کو اور
عیسائی عورتوں کو ہراسیت ہوئی کہ میگڈین میں جسکے گرد خندق وغیرہ طیار کی گئی ہے جا کر رہیں اور دو نور چٹھاسے مذکورہ بالا
اور رسالہ دہم غیر آئین کی اسنے اپنے میدان پر پٹ پر پٹ ہوئی
رسالہ متصل دیوار اسپنل کے نصب کیا گیا اور ۱۶ مئی جب ہندوستانی کو حکم ہوا کہ عقب چھاؤنی گورہ جا کر قیام کر لیں
اور ۱۷ مئی جب ہندوستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے جا کر مقیم ہوں مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہنچے تو انہوں نے
وہاں کس کیا اور آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی بند و قین بہر کجا بجانب میگڈین پلٹ پڑے اور وہاں جا کر شمالی و مغربی
برج میگڈین پر جا کر کھڑے ہوئے اور دہلین فکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس فکر میں تھی کہ کمپنی ۱۶ مئی جب
میگڈین کے اندر تعینات تھی اونکو اطلاع دی کہ اس برج میں رسی اور زینہ موجود تھے بعضے شخصوں نے یہ سامان مفسدین
کے پاس ہینک بھی دیا جسکے ذریعے سے وہ برج پر چڑھ کر باہر کی دیوار میگڈین پر زینہ لگا کر چڑھ گئے یہاں یہی بیان کرنا چاہیے
کہ قبل از پرپٹ کے ایک کمپنی گورہ ۱۶ مئی جب شاہی قبل از کوچ چڑھنے سپاہ ہندوستانی کے میگڈین میں واسطے بدرلنے چھینی
۱۶ مئی جب کے جو وہاں تعینات تھی روانہ ہوئے تھے اور اگر انکی پیشپاری مہم نوتی تو مقام فیروز پور کچھ عرصے کے واسطے
ہمارے قبضے سے نکل جاتا جب مفسدین کے تین سو سپاہی میگڈین میں گھس گئے انہوں نے خوب شور و غل کیا اور اس
دروازے کی طرف روانہ ہوئے جس میں سے راستہ گودام اسباب جنگی وغیرہ کی جانب جاتا تھا مگر پانچ سپاہی ۱۶ مئی جب شاہی نے
اونکو وہاں سے نکال دیا اسطور پر کہ سب نے ایک مرتبہ اون پر بند و قین سرکین جسکی گولیوں نے قریب بارہ مفسد مارے گئے اسکے
بعد وہ وہاں سے بھاگ نکلے اس ہنگامہ میں کرنیل رڈ ہند صاحب کانیر گورہ کے زانو پر زخم گولی لگا تھا مفسد اسکے بعد بجانب
غرب اس راہوں سے روانہ ہوئے کہ فوج گورہ کے عقب جا کر مارین گراہمین ہی انہوں نے غلطی کی کیونکہ ۱۶ مئی جب شاہی
نے اونکو ہر جگہ سے نکال دیا انکا مفسد دیوار پر سے باہر کو پھانڈے اور گورہ سپاہی نے اونکو مار کد و سکے پیچے گرا دیا فوج
لگب لگ کو دھمکی اور سپاہ گورہ ۱۶ مئی جب کی اور دو توپیں زیر حکم لفٹا انچلو صاحب کے آئین اب جو کمپنی ۱۶ مئی جب ہندوستانی

قلعہ میں تھی اور اُن سے بھی علامات فساد کے ظاہر ہوئے یعنی انہوں نے ایک روز بغیر حکم کے اپنی بندوقین بہر فی شریعہ کین مگر نقضت اس کے
نے اپنی دونوں توپیں اونکی جانب درست کیں اور انہیں گرا ب بہر نیک حکم دیا اس تدبیر سے بعد ۱۰ جھٹ شاہی اونکے ہتھیار چھین لیے
اور انکو قلعے سے باہر کر دیا ۵۴ رجٹ ہندوستانی سبانب برف خانہ روان ہوئی اور اپنی سپاہ مقتولین کو اور ہٹائے گئی اور ہندوستانی
جو متصل قبرستان انگریزان واقع ہے لیجا کر ڈال دیا شب کو قریب دو سو مہند واپس چھاؤنی میں آئے اور وٹس وٹس ٹپس بڑا
سپاہی لیجا ہو کر آگ لگانے میں مشغول ہونے لگے کہ جاگہر پرتھوٹ کا اور کسینے رومن کتھلک کا جلا دیا اور اس طرح دو خانہ
سپتال اور ۱۰ رجٹ شاہی کامس کوٹ گہ اور بلار و گہ اور بنگلہ ہائے افسران اور پاٹڈ ماسٹر کا بنگلہ اور کپتان ملوم فیلڈ صاحب کا
اور کپتان سیلینڈ صاحب کا اور میجر ہار دی صاحب کا اور کپتان کاش صاحب کا اور میجر الفرت صاحب کا اور نقضت میک صاحب کا
بنگلہ جلا دیا اور براندرتہ صاحب کا بنگلہ سمار کر دیا اور طول صاحب کا مکان توڑ ڈالا نقضت گنڈی صاحب کا بنگلہ جلا دیا غرض کہ
کل ان بنگلے جلا کر خاک کر دیے اس آتش زدگی میں کسینے اونکو منع کیا اور نہ کوئی اونکے برروا یا گرجہ گرا گہر رومن کتھلک کا
جلا نا شروع کیا بیس صاحب سوداگر کے بیٹے نے اونکے ایک سپاہی کو گولی سے مار دیا اور سکے مرنے سے سب خائف
اور خوف زدہ ہو گئے روز دوم مہندین نے لوٹنا مکانات افسر انکا شروع کیا مگر ایک دستہ ۱۱ رجٹ شاہی اور دہم ہالہ خیر گز
نے آکر اونکو نکال دیا اور چند اونکے آدمیوں کو مار دیا

قریب سات بجے صبح کے اسی روز بدین اندیشہ کہ میگزین ۴۵ اور ۵۰ رجٹ کا مہندین کے ماتہ نہ لگ جاوے تو سچا
دو تو سہ دو توپیں طلب ہوئیں اور دو گولی اوسمین ماری کہ وہ سب میگزین اوڑ گیا اسی روز ۵۰ رجٹ کے ہتھیار چھین لیے اور
مہندین ۴۵ رجٹ ہندوستانی نے جو قریب دو سو کے تھے خود آکر در دی اور اسکو اور نیز اپنے تین سپرد کار کر دیا
ہر طرح سے اب امن معلوم ہوتا تھا ساکنین جدر بازار شہر فیروز پور میں چلے آئے اور شہر کی مضبوطی کی گئی اور سپاہ
جو میجر ہار دین صاحب نے خاصکد واسطے حفاظت شہر کے بہر تھی کی تھی شہر میں تعینات ہوئی تمام صاحب لوگ مع قیال اطفال
کے میگزین میں آگئے صرف کوٹ صاحب اور بیس صاحب سوداگر اپنے اپنے مکانوں میں رہے مگر انہوں نے اپنے
مکانوں کی سب طرح مضبوطی کر لی تھی اور سوداگران پارسی نے بھی اپنے مکانوں کو خوب مضبوط کر لیا تھا اور وہ بھی میگزین وغیرہ
میں نہ آئے

سیان پر یہ بیان نکرنا انصاف سے بعید ہے کہ رسالہ دہم نے اور اول سواروں نے خکو میجر ہار دین صاحب نے
بہر تھی کیا تھا بہت کار نمایان کیے اور اونکا چلن بہت درست اور عمدہ رہا اور استقلال اور جفاکشی برکثیر افس صاحب اور
میجر ہار دین صاحب اور کپتان یوئیس صاحب اور کپتان سمسن صاحب اور کپتان مر صاحب کے معہ جزل کوڑ ٹنڈ صاحب
کے درباب انسداد مہند سچے حق تعریف اور توصیف کے ہیں

ایک روز رپورٹ سے حال ۵۰ رجٹ ہندوستانی کا اس طرح واضح ہوتا ہے کہ تاریخ ۱۳ ماہ مئی ۷۰ رجٹ کو حکم ہوا تھا
کہ وہ چھاؤنی سے کوچ کر کے ایفا صلہ ایک میل سٹرک کلان پر قیام کریں جو وقت فواخت پانچ گھنٹہ صبح کے روانگی شروع ہوئی
اور سپاہی باہتمام تمام بطور شائستہ روانہ ہوئے اور سب چیز اپنی سوا سے کوٹ کے لین میں چھوڑ گئے اور بوقت دارد ہوئے

مقام مقصود پر اپنے کار و بار شب بامشب باقی رہا اور درباب سوخت کرنے چھاؤنی کے اونہوں نے کچھ نکھار دیا۔
گندرا ہوگا کہ میگنہین رجٹ کا اڈا دیا گیا اس واقعہ سے لوگ کچھ جاؤہ استقلال سے علیحدہ ہونے کو تھے مگر جب اونہوں
نے پسنا کہ یہ واقعہ جو صاحب برگیڈیر عمل میں آیا ہے وہ پورا قائم ہو گئے اور اپنے خیمہ وغیرہ نصب کرنے لگے تھوڑے
عرصہ کے بعد برگیڈیر صاحب تشریف لائے اور بے تامل آکر کہا کہ حکم سرکاری ہے کہ ساری رجٹ اپنے ہتھیار دیوے
یہ سنکر البتہ سب سپاہی متامل ہوئے اور آپس میں سرگوشی کرنے لگے بعد ازیں کمان افسر لائٹ کمپنی نے اپنے سپاہیوں
کو اسلحہ کے حوالہ کرنے اسلحہ کے کہا اور ساری کمپنی نے بے تامل اور بلا ٹکڑا اپنے ہتھیار سب سر دے کر دیے ایک ٹونڈر نے
پایا تھا کہ صاحب کمانیزر کو رنے دوبارہ اونکو اسلحہ حوالہ کر دیے اور اونکو برگیڈیر صاحب کے بنگلے پر لگیا ومان بھی سب
سپاہیوں نے حسب احکم ہتھیار حوالہ کر دیے اور موافق حکم کے اپنی چھاؤنی میں گئے اور اونکے افسر بھی اونکے ساتھ لین میں
گئے بہت عرصہ اونکو چھاؤنی میں وارد ہوئے گندرا تھا کہ تمام چھاؤنی ۶ رجٹ شاہی اور سوار اور توپخانہ سے چھر گئے لوگ
بتعاقب ۴ رجٹ ہندوستانی جنہوں نے رخ چھاؤنی کا کیا تھا آئے تھے اب کسی شخص نے سپاہیان رجٹ ۵۷ جو اپنے
مقام پر تھے خبر دی کہ لائٹ کمپنی قتل ہو گئی اور اس کے ہندوستانی افسر و نکو فوج گورہ نے مار ڈالا اس خبر سے وہ لوگ سب
گھبراٹے اور یکبارگی سب نے اپنے ہتھیار اوٹھا لیے اور اونہیں سے قریب دو سو چھاس یا دو سو شتر سپاہیوں کے
دھانے دوڑ پڑے اور باقی سب اپنے مقام پر رہے اور شام کو بنگلہ برگیڈیر صاحب پر گئے اور اپنے ہتھیار حوالہ کرنے کے
اپنی چھاؤنی میں واپس گئے بعد ازیں اونکا طریق اور روئے مثال سپاہیان نیک وضع رہا اور اکثر اونہیں کے کار سرکار پر

موجود ہیں

تاریخ ۲۷۔ باتیمانہ سپاہ ۵ رجٹ ہندوستانی کے جنہیں فوسر وار اور ۳ حوالدار اور ۵ اسپاہی تھے ہتھیار چھین لئے
بعد ازان بوقت نواخت ۶ گنٹہ صبح ایک بازو ۶ رجٹ شاہی کا جبکی ہر دو جانب تین تین توپیں رکھی گئیں تھیں اور ایک
دستہ سواران رسالہ دہم میدان میں آئے اور عسکین ۵ رجٹ ہندوستانی بلباس قدیم یعنی اپنی پوشاک ہندوستانی
پہنے ہوئے بجانب رست جمائی گئی اور ۵ رجٹ ہندوستانی بجانب چپ کٹری ہوئی اس طرح سے تین ضلع ایک
مربع کے بنائے بعد توپخانہ حاکم میں آیا من بعد ٹنٹ ہو گن صاحب کو ارڈر ہاشترہ ۴ رجٹ کے نے آگے بڑھ کر
اور ۵ رجٹ کے کھڑے ہو کر آواز بلند زبان صاف اور با محاورہ اور دوہیں حکم سنایا اور ۵ رجٹ کو بھی
حکم سنایا گیا بعد ازان سپاہیان ۵ رجٹ کو جو معہ ہو گئے تھے حکم ہوا کہ سیدے ہو کر چھاؤنی سے باہر چلے جاؤں
اور وہ توپیں اور دستہ رسالہ دہم اپنے ہمراہ ہوا

عینی تا بعد ازیں اور شک حلالی دیکھ کر کون خیال کرنا کہ یہ رسالہ جس نے اس وقت ایسا کارنایا کیا یعنی مفید کم
باز نکالا اور آپ جاؤہ اطاعت قائم رہا چند روز بعد حضرت ہو جاوے گا مگر ایسا ہی ہوا یعنی چند عرصے کے بعد یہی سرکار
برستہ ہو کر معین میں شامل ہوا
رسالہ دہم نے بھی آخر کار یردی اپنے بھائی معین کی کی اور من صاحب ٹما کٹر سپان یعنی ساوٹری ولایتی کو

مگر خیر اسی پہلو کے روز گورہ لوگوں کو اور خصوصاً گولندازوں کو کہانے پر دیکھ کر اور اس موقع کو مفید تصور کر کے بہرہ رسا ایک قویوں پر گرا اور جو دو ایک گورہ دمان سے اونکو قتل کیا لیکن جو جڑوی سپاہی گورہ ۱۱ رحمت شاہی کے دمان موجود تھے حال فساد کا دیکھ کر معسندین پر حملہ کر دیے اور توپوں اور قویوں سے چپین لین اور اشارات اطلاع دی فساد خطا پر کیے اس پر توپیں میگزین کی سرکاری شروع ہوئیں اور گرا ب اور کانسٹرکٹوں سے بہت گھوڑے اور سپاہی مارے معسندین تاب مقابلہ نہ لاکر روئے لڑائے اور جو گھوڑا اونکو ملا اس پر سوار ہو کر بہانے راستے میں جو کوئی صاحب لوگ یا عیسائی ملا اونکو قتل کر دیا اور تمام شہر میں منتشر ہو گئے میں نے سنا ہے کہ صاحب بریڈبر اور دو ایک اور افسر بشکل معسندین سے جان برہوے جو سواران معسند گھوڑوں سے جدا ہو گئے تھے جہاں کچھ بھی پناہ کی صورت دیکھی دمان پر متواری ہوئے لیکن سپاہ فیوز لیر اور سترمٹ پیاوگان پنجابی نے اونکو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا بعد ازاں ایک کہنے بازاروں کے پیدارادہ ہوا کہ اونکی چاؤنی کی تلاشی کرنی چاہیے اور قبل ازاں کہ یہ وہاں پونچھیں دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بڑا گورہ قریب ایک سو پچاس یا ایک سو اسی سواروں کا اپنی ٹریٹ پر بٹھا تھا دو سو بیس یا دو سو پچاس قدم سگے رو برو چاؤنی کے بارام تمام بلاؤسوسہ یا دغندہ گشت کرتے ہیں اور ٹوڑے عرصہ کے بعد ایک مرتبہ اپنی تلوار اونکو چمکا دیتے ہیں افسوس کہ ایسے موقع پر توپیں نہ آئیں ورنہ سب قتل ہوئے باعث نہ ہو چکنے توپوں کا یہ نہ تھا کہ سائیس درباری موجود تھے اونہوں نے آگے بڑھنے سے انکار کیا اس واسطے توپیں موقع پر نہ پونچھیں اب وہ سائیس وغیرہ سب قید ہیں اور یقین کہ اپنے کفر کو دار نکوسیدہ کو پونچھیں گے

میں شکار صاحب متعلقہ شکر آہنی کی چٹنی سے یہ مختصر حال اس واقعہ کا معلوم ہوا

قریب ۳۵ یا ۴۰ سوار اول ملکر توپوں پر اور توپخانے کے مقام گار دو اطمینان پر جو عقب توپخانہ واقع تھا حملہ آور ہوئے اونہوں نے اول ہی بند و قون کو جو گار دو توپخانہ کی تھیں لے لیا اور میں بعد ارادہ قبضہ کر کے توپ کا کیا کہ توپیں لیکھاؤنی گورہ پر سر کرنی شروع کر دیں بلکہ ایک دو توپوں پر ہاتھ بھی پڑ گیا تھا اس عرصے میں گولندازان گورہ جو بارک متصل میں کمانا تھا تھو اہراد گار دو کو پونچھے اور اونکی کمک کو سپاہی ۱۱ رحمت شاہی جو ہسپتال میں موجود تھے آئے غرض کہ ان سب نے توپیں معسندین سے چپین کر دیں سر کرنی شروع کیں معسندین توپیں چوڑ کر اپنے گھوڑوں کی جانب جو رو بروے توپخانے کے کھڑے تھے بہانے گئے اول جسے معسندین پر گولی ماری تھی ایک گورہ سسی مری ۱۱ رحمت شاہی کا تھا اور چونکہ یہ رحمت بارک متصل میں قیام فرماتا تھا اس واسطے یہی اول توپخانے کی کمک پونچھے تھے کیونکہ بارک سے نکلتے ہی اونہوں نے خیر اپنی بند و توپ کا معسندین پر کیا اور بعد ازاں توپوں پر گورے

سپاہ فیوز لیر بغور سننے خبر کے اپنی بابک سے بہانے لگاؤنی بارک دو دوسرے سب چاؤنی پر تھی اس واسطے جب تک وہ پونچھے اس وقت تک توپیں معسندین سے گولندازوں نے اور سپاہ ۱۱ رحمت شاہی نے دوبارہ لے لیں تھیں پچ نقاب کے اکثر سواران پنجابی زخمی گولیاں پتوں سے ہوئی تھے اگر سپاہ کے ہتھیار لے لیے تھے مگر ہم تعجب نہیں ہے کہ ہنگام فساد میں ایک کے پاس سنبول اور تلوار موجود تھی اور جیسے دیکر موقع فساد پر کچھ علامات فساد کو ظاہر ہوئیں تھیں یہاں ہی ویسی ہی علامات قبل از فساد کے ظہور میں آئیں تھیں اور اگر حکام اونکا تدارک کرتے یا اونکی تحقیقات کرتے

چاونی رسالہ دہم میں شکتی قبل از فساد کچھ غل اور آواز پتہ ہلے گا ڈی غیروقت سماعت میں آئی تھیں اور گھوڑے اچھلے
 باہر معلوم ہوئے تھے اب اور سکا سبب معلوم ہوا کہ اس شب کو عورت سپاہیان فیروز پور سے روانہ کی گئی تھیں
 چند سواران جو تک حلال اور با وفا مشہور تھے انکو قلعہ میں لایا تھا کہ انکے جان بچی کل شب کو انکے صاحبان فرسوں نے
 انکی خدمت کرائی اور جب وہ دروازے کے باہر جاتے تھے تو چند سواروں کے بستر وین میں سے چند ضرب پستول گڑبڑی اور
 گورون نے اٹھا کر اسکی اطلاع سارجن گورہ نے اپنی افسر کو کی اور صاحب افسر نے انکو حکم دیا کہ تم ان پستولوں کے ذریعہ
 ایک قتل نگار احوال بلوہ رسالہ دہم کا اس طرح بیان کرتا ہے کہ تاریخ ۱۱ ماہ جولائی کچھ علامات فساد کے رسالہ مذکور سے
 جی اے تک تک حلال اور وفادار تھا اور جسے فساد چہاں سے مذکورہ بالا میں تھکے کیسے کارہے نمایان کیسے تھے ظاہر ہوئے
 اور اسی سبب سے انکے ہتھیار چھین گئے سواروں نے بغیر عذر اور تکرار کے اپنی تلواریں دے دیں اور ہمیں سبب کچھ ضرورت
 تہا بے سخت اور درشت کی نہوئی کچھ عرصے بعد یعنی تاریخ ۲۰ ماہ اگست سواروں نے اختیار ہو کر مصدر حرکات معقدانہ ہوئے
 انہوں نے اس تاریخ تو سچا نہ کیا تھا کہ صاحب پر بدین خیال حکم کیا کہ اسکو قبضے میں کر لیں اور قلعہ پر گئے اور وہاں جو
 گورہ سنتری پہرے پر تھے انکو قتل کیا اور دو توپیں قبضے میں لاکر انکا رخ بجانب چاونی گورہ جو اسوقت کہلنے پر تھے
 پھیر کر فیر کرنا شروع کیا مگر گورہ فوراً اڑ پڑے ہوئے اور معندین پر حملہ آور ہوئے اسی لمحے میں ۶۱ جھٹ ٹاشی ہی موجود
 ہوئی اور سب معندین کو دیا نہ مار کر ہنگامہ دیا اور پوچھی کی فیوز لیر جو وہاں آگئے تھے انکو تعاقب معندین کا حکم ہوا اور تو سچا
 میگزین بھی بخلاف معندین کام میں آیا اور انکے گولوں سے اکثر سوار اور گھوڑے سہ کاری مارے گئے قریب دو سو گھوڑے
 سواروں کو مارے اور وہ سوار ہو کر بہا گئے راستے میں بسن صاحب ڈاکٹر سپان کو قتل کیا اور جو صاحب عیسائی انکے روبرو آتا
 وہ گویا اپنی موت کے سامنے آگیا تھا یا سوار بجانب چیلنا نہ روانہ ہوئے تاکہ قیدیوں کو رہا کریں مگر جو سبکھ سوچ بھی جھٹ کی ہاں
 موجود تھے انہوں نے یہ امر نہونے دیا بلکہ ایک شخص کو انہیں سے گرفتار بھی کیا اور بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی صاحب
 کا بہر یعنی کمار تھا اس ہنگامے میں میجر پارسلین صاحب بہت مشغول اور مصروف تھے صاحب موصوف اول لیں سوارانہیں کیے
 بعد ازاں جہان جہان میم لوگ اور بچے تھے انکو جا کر دیکھا پر چیلنا نے میں گئے اور وہاں گارڈ وغیرہ کا سب بندوبست کر کے
 مقام کچری کو گئے بعد ازاں جو کپتان سلین صاحب نے نئے بہرتی کی نہیں انکی افسری لیکر تعاقب معندان میں روانہ ہوئے
 مگر چونکہ سپاہ پیدل سے تعاقب سواروں کا غیر ممکن تھا اس واسطے انکو جوڑ کر سواران ہمارا چٹیا لہ ہوا لیکر انکے تعاقب میں گئے
 اور چونکہ انکے پاس جمعیت کافی واسطے قتل کرنے یا مقابلہ کرنے معندین کے نہ تھی لہذا وہ اس طرح پر انکے تعاقب میں
 رہے کہ انکی حرکات دیکھتے جاتے تھے اور انکو اپنی نظر سے غائب ہونے دیا اس سے غرض یہ تھی کہ جب اور رنگ
 آوے تو معندین کی تلاش نہ کرنی پڑے مگر قریب دو میل کے فاصلے پر جا کر معندین چکل وغیرہ میں شہ ہو کر بجانب کتیرہ
 بہاگ گئے اور اسطرح صاحب موصوف کی نظر سے غائب ہو گئے اور توپیں جو وہاں پونجی تھیں اور شے بھی کچھ فائر تشریف نہوا
 تعاقب معندین کا موضع ہالیہ تک کیا گیا یہ مقام ۵ میل کے فاصلے پر چاونی سے ہے اور یہاں بخیاں اسکے کہ گئے

بے سود ہے اونکی پیروی نہی اور جب سواروں نے دیکھا کہ اب اونکے تعاقب میں کوئی نہیں وہ ہر جمع ہو کر بائیں دستہ رسالوں کے بجانب دہلی روانہ ہوئے

واقعہ نگار لکھتا ہے کہ اس موقع پر سو و انتظامی افسر فوج کی طور میں آئی ورنہ اس قدر فساد بھی نہوتا بد انتظامیوں کا مفصل حال لکھنا اور اس صاحب تک جرم کو یونہی ناجوا سمین اصل کار پر داز تھا مناسب نہیں اس واسطے اتنا ہی بیان لکھنا کافی ہے کہ برگیدیر انس صاحب کار فوج سے موقوف ہو گئے

اس مقام پر چونکہ میجر باسدین صاحب کی مصروفیت کا حال لکھا گیا ہے اس واسطے بدانت رتھم اگر کچھ مختصر حال صاحب موصوف کا بیان درج کیا جاوے تو شاید بے محل نہوگا اس واسطے لکھتا ہوں کہ یہ صاحب قبل از فساد ڈوٹی کشنز گوگرہ کے تھے اور وہاں سے شخصت ولایت جانیکی لیکر مقام فیروز پور اس خیال سے تشریف لائے تھے کہ بیان سے سوار میشتی دریا سے ستلج کا سفر کر کے سندھ کو تشریف لیجاوین اور وہاں سے براہ سبئی ولایت جادین مگر ہنوز بندوبست گشتی سوار یکا نہوا تھا کہ فساد دہلی اور میرٹھ میں شروع ہو گیا اسکا حال سنکر صاحب مدد کو جوش شجاعت ولین آیا اور خود بھی اس مضمون کی لکھ کر روانہ صدر کی کہ جب تک یہ فساد موقوف نہوگا ہم ولایت بنجا وین گے چونکہ اونکی درخواست جوش طبعیت سے تھی اس واسطے منظور ہوئی اور صاحب موصوف مقام فیروز پور میں رہے اور وہاں ایسے ایسے کارہائے نمایان اونسے ملوے میں آئے کہ مستوجب تحسین اور آفرین حکام پنجاب اور نواب گورنر جنرل کے ہوتے

روشنی

تاریخ ۱۲ ماہ جون روز جمعہ قریب نواخت نو گنٹہ شب میجر میک دونلد صاحب کی انڈینٹ رسالہ پنجم اپنے بنگلے کے محلے میں معتمد نور من لیلی صاحب اجیٹ اور ڈاکٹر گرنٹ صاحب کے چائے نوش کر رہے تھے کہ تین آدمی دھونی لگائے ہوئے اور غواریں ہاتھ میں لیے ہوئے اونکے پاس آئے اور کیرتہ مارنا شروع کیا

سر نور من لیلی صاحب ایک نیچی کرسی پر بیٹھے تھے اونکے شانے پر ایسا سخت زخم لگا کہ وہ آگے کو گر گئے اور بعد ازاں کیٹی اور زخم اونکو لگے میجر میک دونلد صاحب نے بھی زخم ہائے شدید لگے اور ڈاکٹر گرنٹ صاحب کو بھی دو زخم ایک بازو پر اور دوسرا زانو پر لگا مگر ان دونوں صاحبوں نے کریان آگے کر لین اور اپنے تین بچائے ہوئے اونکو دروازے سے باہر کر آئے مگر سر نور من لیلی صاحب کے ایسے زخم ہائے کارے لگے تھے کہ وہ آدھ گنٹے بعد اس واقعے کے مر گئے اس حال کو میجر میک دونلد صاحب نے اس طرح پر تحریر کیا ہے

تاریخ ۱۲ ماہ حال نصفٹ سر نور من لیلی صاحب اور ڈاکٹر گرنٹ صاحب حسب معمول وقت شام میرے بنگلے پر چائے پیئے آئے قریب پانچ گنٹہ نو مین باقی تھا کہ ڈاکٹر گرنٹ صاحب اس واسطے اوٹھے کہ بنگلے میں جا کر گنٹے کو کچی لگا دی کہ یکایک اونکی زبان سے نکلا یہ کون ہے اور اتنے ہی میں صدائے پاگوش زد دھونی گویا سہاری طرف کوئی آتا ہے میں نے سیکر اوٹھنے ہی کو تھا کہ تین زخم میرے سر پر لگے اوسکے بعد میں نے کرسی اوٹھائی اور اوس سے اور تین زخم جو بھیہر مارے تھے روکے اور کرسی سے ایسا دھکا ایک آدمی کو مارا کہ وہ متوجش ہو کر بھاگا اور اوسکے پیچھے باقیاندرہ دو آدمی بھی بھاگ گئے

میں خون میں ڈوبا ہوا ہونگے کی طرف چلا نا کہ زخم دیکھ کر ڈاکٹر صاحب نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو دوزخ میں جیسے عیسٰی لگے ہیں ایک بازو پر اور دوسرے پر اس کے بعد ہم لیلی صاحب کو دیکھنے چلے اور دیکھا کہ زمین پر نزع میں پڑا ہوا ہے اور سکو اول ہی زخم کاری لگا ہو گا کہ جس کے سبب وہ منہ کے بل زمین پر گر ا تھا کیونکہ بعد ازاں جتنے زخم لگے تھے سب پشت پر تھے اور ایک ایسا عیسٰی تھا کہ پیٹ کا شکر خیش کو زخمی کر کے اسٹھان سینہ تک پہنچا تھا اور کیسے زخم سہرے لگے تھے گراں تک ہوش میں تھے اور جب میں ان کے دیکھنے کو جھکا تو کہنے لگے آئے میک وڈ لڈ اسطرح پر میرا ٹھہرا سخت ہے اور کہا ہاے میری بی بی اور بچے تمہارا کیا حال ہو گا میں نے اسے کہا کہ اب چند انفاس زندگی کے باقی معلوم ہوتے ہیں اب تم کسی کا فکر نہ کرو تمہاری بی بی اور بچے کے واسطے حسب قدر ممکن ہے رعایت ہوگی تم اپنے خدا کو یاد کرو یہ سنکر وہ نہون نے خدا کا نام لیا اور اس کے نام کا ورد تا دم واپسین رکھا میرے پوچھنے کے بعد کوئی نیم گھنٹہ وہ زندہ رہے یہ شب تاریکی اور مہتاب بھی طلوع نہیں ہوا تھا اس سبب سے جب تک وہ حرافر اسے ہمارے برابر تک آگئے تب تک سیکو کچھ خبر نہوئی اور سنتری شمال کی جانب کے دروازے پر تھا اور ہم بجانب مشرق بیٹھے تھے اور چون کہ کیا بارگی ہم پر حملہ ہوا اور چھپو شور و غل ہی ہوا تھا اور کوئی ایک منٹ میں یہ واقعہ ختم ہی ہو چکا تھا سیکو اسکی خبر نہوئی بلکہ ہمارے نوکروں تک بھی اسدہم تک اس واقعے سے خبر دار نہوئے جب تک ہم ان کے سامنے غل آکر نہ گئے اور جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو ایسا گہراے کہ کسی میں جرات اتنی نہ تھی کہ چاؤنی میں جا کر سب جھٹ کو یا حسب قدر سپاہی اس چاؤنی میں موجود تھے انکو حکم طیاری کا دیوے

ایک گھنٹہ بعد سب سپاہی جنگا پہرہ نہ تھا ہمارے گرد آئے اور بہت نرم دلی اور رحم جانے لگے اور اس حرکت کو نہایت قبیح بیان کرنے لگے

سبب تاریکی شب کے کچھ سرائے ان حرافروں کا نہ ملا چند سوار دیو گڈہ کو واسطے دریافت حال کے روانہ ہوئے مگر وہاں سب طرح امن تھا اور توڑے عرصے کے بعد فٹنٹ کو بڑا صاحب کمانڈ تک ایک دستہ ۲۴ رجٹ ہندوستانی میوچا سپاہی آکر وارد ہوئے مگر میں نے انکو کہا کہ تم واپس جا کر اپنے مقام پر پہنچا رہو میرے پاس جو سوجان ہیں وہ بقول اولیٰ وارڈ کے حسب قدر غصہ آویگے ان کے تدارک کے واسطے بہت ہیں

ڈاکٹر گرانٹ صاحب کہتے ہیں کہ ہم دونوں کو یعنی مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی زخم کاری نہیں لگا ہے اگرچہ ایک جسم سے میری کھوپڑی کے اوپر کی ہڈی کٹ گئی تھی اور وہ ہڈی دوسری صبح موقع واردات سے پڑی ملی اب مجھے زیادہ نہیں لگتا جانا کہ ضعف طاری ہوتا جاتا ہے اور ہاتھ میں لڑوہ سا پیدا ہوتا ہے جنہوں نے ہمارے زخمی کیا اور انکی صورت سپاہیوں کی سے تھی مگر وہی نہ تھی آج میں نے یہ سنا ہے کہ کچھ سپاہی موقوف شدہ شہر میں پہرتے ہیں اور اقامت سو نہتال کا ذکر کیا کرتے ہیں اور غالب ہے کہ انہوں نے یہ تصور کیا ہو گا کہ اگر افسران انگریزی کو ہم مار ڈالیں گے تو جتنے سپاہی ان کے ہیں وہ سب بیدل ہو کر ہم میں آ شامل ہونگے اور اگر شامل نہ ہونگے تو بغیر افسران انگریزی کے وہ کام بہ وقت لڑائی نہ کریں گے جو سب گروہ کی دشمنی مذکور کرے ہیں ڈاکٹر صاحب اور میں دونوں خدا کی قدرت سے بچے و نہ کوئی صورت بچنے کی نہ تھی مجھے نہیں معلوم ہوتا

کہ وہ تینوں کو اسلحے پہاگ گئے کیونکہ ہم تو اس حالت مجروحی اور بیکسی میں تھے پہاڑ کا بہکانے والا سوا سے حافظ حقیقی کے اور کون تھا

صاحب کمانڈنٹ نے فوراً سب سپاہ کو جمع کیا اور سبکی تیارین دیکھیں سب صاف تھیں اور کسی پر کوئی دھمک نہ آؤ کار وہ تینوں آدمی گرفتار ہوئے اور کورٹ مارشل کی تجویز سے پھانسی دی گئی یہ لوگ نئی بہرتی متعلقہ رسالہ پنجم کی متو لک باعث اور انکے اس حرکت قبضہ کا اب تک معلوم نہوا

حصار

تباریخ ۱۲ ماہ گذشتہ ڈاک معمولی جو دہلی سے آتی تھی بیان نہ پونہچی جسکے باعث خیالات چند در چند ساکنین کے دل میں گدڑے لگا اصل باعث کسیکے مخیلہ میں نہ آیا تباریخ ۱۳ ستمبر مفسدین آئی کہ مفسدین نے بدوہ کر کے شہر دہلی پر قبضہ کر لیا اور انگریزوں کو نوگیر عیسائیوں کو قتل کیا یہ خبر سنکر ڈیڑہ برن صاحب کلکٹر نے خانہ جو کلکٹر سی کے پاس تھا اور ٹھوکر قلعہ میں بھیجا یا اہل آپ سہو عیال واطفال بچکے دیو گر صاحب سے جہان وہ رہتے تھے قلعہ میں نقل کر کے ہمراہ ٹھوکر صاحب کے رہنے لگے خانہ پر پرہ سہو جان سپاہی ملٹن ہریانہ کا تھا فٹنٹ بار ویل صاحب آجین سپاہ ہریانہ معہیم صاحب کے ڈیڑہ برن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اولٹنی سپاہی ہانسی سے واسطے لگ گئے آئے اور چوسو سوار نواب داوری بسر گردگی شیخ نور خان سالار کے آئے تھے اوکو باغ میں جگہ دی اور میں سوار نو بہرتی باہر دروازہ مغربی باغ کے قیام پذیر ہوئے اور ایک گارڈ چھتری تحصیل اور پھری صاحب کلکٹر میں تھا ایسے ایسے انتظام واسطے حفاظت شہر اور امنیت ضلع کے تباریخ ۱۴ ماہ مئی ہوتی رہی قبل از فساد کے پندرہ روز تک نو سپاہی اور چیر سیونین سے کہنے کو یہ علامت فساد چلی ظاہر کی اور یہ سب آدمی اندر قلعہ کے بظاہر واسطے حفاظت کے رہتے تھے اس عرصہ میں ایک خبر مشہور ہوئی کہ اسپٹنٹ شیر دل مقام لاہورانی جو شہر دار ملازمین ریٹ کو طلب کیا ہے کہ اس کے ساتھ ہو کر آمادہ سرکشی ہوں اور اس خبر کے سننے سے ہی کوئی وجہ تبدیلی حرکات عادات مائل مضاعفہ میں نہ آئی بخیال زیادہ تر احتیاط کے ڈیڑہ برن صاحب نے پچاس سوار اور نواب داوری سے کہے مگر یہ کسی کام کے نہ تھے کیونکہ بعد از بدوہ یہ بھی معذہ ہو گئے تھے صاحب موصوف نے اور بھی تجویز بہرتی کرنے سواروں کی اور نئے سپاہی اور سوار بہرتی کیے مگر یہ بھی کسی کام نہ آئے کیونکہ یہ سوار باہر دروازے کے تعینات کیے گئے تھے اور سپاہی اندر قلعہ کے تھے اور دروازہ قلعہ ہر وقت کشتب و روز بند رہتا تھا اور سوا سے انزین وہ لوگ قلعہ کی دوسری جانب اوس مقام سے رکھے گئے تھے جہاں کے سپر حکا انڈیشہ حملہ منصوبہ تھا

یہ خبر مشہور ہوئی کہ ۱۴ ماہ مئی روز عید کو فساد ہو گا گوارا دس روز سوا سے تکرار فیما بین اقوام ڈوگر اور مالی اور کچھ نہوا تباریخ ۱۵ قریب نو اخت یک ونیم گھنٹہ روز سرکشی بکھر خوں کن و دل شکن شروع ہوئی اول چند سواران داوری رہتے ہانسی پر اس طرف آئے ہوئے نہوا دار ہوئے سواران مذکور اول بجانب دہلی دروازہ شہر گئے اور دروازہ کو لے کر کھار دروازہ کھلا اور چند سوار منجملہ پچاس سواران داوری جو بار دوم آئے شامل اور انکے ہو گئے بعد ازاں وہ سب جمع ہو کر جانب جملنا قلعہ قدیم روانہ ہوئے جہاں بھی گارڈ کی سپاہ اور انکے ساتھ شامل ہوئی اور دروازہ جملنا نہ کھول دیا تمام قیدی آزاد ہوئے اب چند مفسد سبانت کا رفا

جہاں پچاس قیدی کام پر تھے گئے اور باقی ماندہ سوار بطرف جہانانہ جدید روانہ ہوئے کارخانے کے قیدی بھی آزاد ہوئے اور سب گارڈ جہانانہ اور قیدیوں نے تمام اسباب جہانانہ جو قیدی بنائے تھے لوٹ لیا بعد ازیں مسندین سمیت صاحب و جعفر کے بنگلوں میں گئے اور سمیتہ صاحب کے بنگلے کے پہرہ والوں سے جو چہ راگٹ اور کٹل چیر اسی پرٹ کے تھے پوچھا کہ صاحب اور ان کے عیال و اطفال کہاں ہیں انہوں نے جواب دیا کہ باہر ہیں یہ سنکر مسندین نے اونکو خوف دیا مگر یہ قابل یقین نہیں کہ مسندین نے دیکھا یا ہو بہر حال وراٹھر سہیان بوجلی بخش اور پانڈو دونوں جاے پناہ صاحب پر بھٹہ تمام جو مقام قریب دو سو قدم طویلہ اسپان کی جانب واقع تھا گئے اور وہاں سمیتہ صاحب کی میم کو معہ پانچ بچوں کے قتل کیا ہر چند میم نے بے عزت و اہاج تمام امان مانگی اور سب زلیور وغیرہ جو وہ لیکر نکلیں تھیں دیکھا مگر کچھ شہر پذیر نہ ہوا جعفری صاحب کی میم جو مہسن تھیں سمیتہ صاحب کی تلاش میں آتی تھیں کہ اونکو بھی سر راہ رو برو سے بنگلہ کے مار ڈالا جبکہ سوار جہانانہ قدیم میں سے قیدیوں کو آزاد کرتے تھے اور نہ جہانانہ جدید میں نہیں پونچھے تھے اور نہ کارخانے میں آئے تھے کہ ایک حیرت پرٹ صاحب کلکٹر کی کچہری میں آیا اور اگر صاحب کلکٹر اور جعفری صاحب اور سمیتہ صاحب کو اس واقعہ کی خبر دی ان صاحبوں نے بزودی تمام دفتر بند کیا اور باہر آکر دیکھا کہ قریب تیس سوار دروازہ جہانانہ جدید پر کھڑے ہیں وٹل خطہ بھی نگذر نے پائے تھے کہ چند جوان اور سواروں میں سے صاحب کلکٹر اور دونوں کرانیوں کے تعاقب میں آئے بھاگتے ہوئے صاحب کلکٹر نے اپنا پستول ایک سوار کی جانب سر کیا مگر اس سوار نے ایسی ایک گولی ماری کہ صاحب موصوف زمین پر گر کر حق ہوئے اور جعفری صاحب کے بھی ایک گولی لگی اور وہ بھی بے حس ہو کر زمین پر گرے مگر سمیتہ صاحب بھاگ نکلتے اور اصطبل ایک مکان میں جہاں گھاس رہا کرتی تھی اور متصل تھا جا کر ستواری ہوئے بعد ازیں سواران مذکور ڈائیل صاحب تیرول تھے گھر پر گئے اور اوتنی جانب ایک گولی بھی سر گئی مگر بچھا گئی اور سناہر کہ صاحب موصوف صحیح و تندرست فار ہو گئے مسندین نے اونکا مال و اسباب سب لوٹ لیا اور بنگلے کو آگ لگا دی اسکے بعد سواران مذکور بجانب کچہری کلکٹری روانہ ہوئے اور سولہ سپاہی ہریانہ پلٹن کے بھی ہمراہ لیکر خزانے کی طرف جو قلعہ میں رکھا گیا تھا گئے صندوق ہائے دفتر و الماریا و فرش و سیڑھی جو کچھ وہاں تھا سب مروان ہراہی اور ساکنان شہر نے لوٹ لیا کچہری سے چند سوار وغیرہ بجانب بنگلہ صاحب کلکٹر جو شہر بنام بنگلہ ڈیو مگر یہ صاحب تھا گئے اور جب ان کے عیال و اطفال کو وہاں نہ پایا تو تمام اسباب اونکا لوٹ لیا اور بنگلے کو آگ لگا دی نیست و نابود کیا کہ چونکہ کوڑھی وغیرہ بھی نکال کر لے گئے باقی ماندہ مسند بجانب قلعہ گئے اور جو سواران گارڈ پلٹن ہریانہ وہاں مامور تھے وہ سب اونکے ساتھ مل گئے اور مسندین نے جا کر خزانہ اپنے قبضے میں کر لیا نفٹ بارویل صاحب جہاں کو ایک حوالدار نے گولی سے مار دیا اور ایک صوبہ دار نے میم بارویل صاحبہ اور سم و درن صاحبہ جو اپنے بچے کو لیے ہوئی تھی اور میم ہیٹ صاحب کو کہا کہ کوٹھے سے نیچے آؤ مگر جب ان سب میم صاحبوں نے بجاذبی تمام امان مانگی تو صوبہ دار مذکور نے اون سے پر کچہ نہ کہا اور وہاں سے چلا گیا مگر چند ساعت نہ گزرنے پائے تھے کہ ایک چیر اسی پرٹ نے جو نگہبانی کے واسطے ان کے پاس تھیں تھا اون کو سبکو قتل کیا پھر صاحب متعلقہ سنڈ یعنی اصطبل اسپان سرکاری اور ہیٹ صاحب متعلقہ پرٹ اور قلعہ سے ڈاکٹر و گھوڑان اور سازت شیل اور ہوم صاحب مولا ایک دختر کے اور سمیتہ صاحب اپنے اپنے مامن سے

نکل کر سب فزاری ہو گئے اور طاسن صاحب تحصیلدار کچہری تحصیل میں قتل ہوئے مکانات سب صاحبوں کے اور مقامات کچہری قوم ڈوکر اور قصابان شہر نے خوب لوٹا اور جتنے بنگلے پھوس کے تھے سب جلا دیے گئے چوکٹ اور دروازے اور شہر میں مکانات صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمنہ صاحب اور چند مقامات اہل سربکاری کے نکال کر لے گئے اور خزانہ اسی شب بمقام ہنسی اور وہاں سے بمقام دہلی وہ سو نفر سپاہی جو اوسپر تعینات تھے اور چند سواران داوری لے گئے اور خزانہ مقام سربسبھی دو کمپنی بلٹن مذکور کی بتایا کہ ۳۰ بمقام حصار لائین اور خزانچی حصار سے پانچزار روپیہ طلب کیا مگر خزانچی مذکور پوشیدہ کسی مقام میں چھپ گیا اور مرزا شاہ بازیگ ڈبئی کلکٹر ہی بقدرت و حکم آئی سے بچ گئے اونکے اوپر دو مرتبہ معتمدین نے بندوقین سرکین مگر حافظ حقیقی نے اونکی جان پر کچھ آسیب نہ آنے دیا

کہتے ہیں کہ جافری صاحب باعث زخمی کای چار یا پانچ روز بعد ایک مقام پر متصل ہنسی کے مر گئے اور ڈاکٹر و اگورن صاحب سلامت کرناں پہنچ گئے اور سمیتہ صاحب بیکانیر کو کچی راستے میں دو مرتبہ اونکو جاٹ ساکنیہ ستر وڈی نے گھیرا تھا مگر دو مرتبہ جان سے بچ گئے ایک مرتبہ تو ایسا ہوا تھا کہ وہ درختوں میں بلب نہر مخفی تھے کہ وہاں اونہوں نے آن گھیرا کچھ دن کے پاس تھا سب ہمیں لیا مگر وہ خود جان سے بعنایت ایزدی بچ رہے دو دن یہ صاحب ایک باغ میں مخفی رہے اور چار روز بواسطہ شنوئی حصار جان سلامت رہے بعد ازاں رانگھو کو جنہوں نے اونکے عیال و اطفال کو مار ڈالا تھا معلوم ہوا کہ صاحب مخفی ہیں اس واسطے وہ وہاں سے بھاگ کر بجانب نہر روانہ ہوئے اور سربسبکانیر میں سلامت پہنچے وہاں اونکو معلوم ہوا کہ سکند صاحب مع عیال و اطفال مقام راج گڑھ میں محفوظ موجود ہیں یہ سنکر صاحب بھی وہاں گئے اور سکندر صاحب کو سلامت کول راج صاحب کے پاس جو ملازم راج صاحب بیکانیر میں پایا تین دن بھی اونکو وہاں نہیں ہوئے تھے کہ ہمارا راج صاحب نے حکم نام کول راج صاحب کے بھیجا کہ سب صاحب لوگوں کو محفوظ معقول بیکانیر کو ہیج دیوین اور کول راج صاحب اونکی بڑی خاطر داری کریں سب صاحب بتایا کہ ۱۰ بمقام بیکانیر پہنچے اور ہمارا راج نہایت تواضع و خاطر داری سے پیش آئے

بختا و سنگھ منصف جسکو اختیار جبری کا بھی حصار میں تھا خوب مفصل احوال قتل کا اور بیان کردار اوس شخص کا جس نے اپنے تین حاکم ضلع منجانب شاہ دہلی قرار دیا تھا لکھا ہے

بعد از کمانا کمانے صبح کے میں جب معمول سویا اور قریب دو بجے دن کے میری والدہ میرے پاس آئی اور اوسنے اگر کما کہ دروازے کے باہر کچھ غل ہو رہا ہے دروازے تک آکر میں نے دیکھا کہ صرف تین یا چار آدمی موجود ہیں اونہوں نے مجھے کہا کہ سپاہیان متعینہ خزانہ نے فساد برپا کیا اور سب اہل حکم شاہ دہلی سب انگریزوں کو قتل کر کے خزانے پر اپنا تصرف کر لیا ہے یہ واقعہ سنکر مجھے نہایت افسوس ہوا بلکہ تعجب معلوم ہوا میں اپنے مکان کے کوسٹے پر جو قلعہ سے بہت فاصلے پر ہے اور جنوبی حد شہر متصل لاہوری دروازہ واقع ہے گیا وہاں سے میں نے دیکھا کہ چند سواران داوری کچہری کلکٹر سے بعد از قتل کرنے صاحب کلکٹر کے بجانب شہر آتے ہیں اور ڈائیل صاحب کاننگا شغلہ و تھا ابتدا اس واقعہ ناخوش کی از روی تحقیقات اسطرح معلوم ہوئی کہ بعد فوجت ایک گمنام روز بعد دو بہترین سوار

مستعلقہ سالہ چارم مقیم ہانسی جس رسالہ نے مقام مذکور میں سرکشی اختیار کر کے اور پال صاحب معہ ہم صاحبہ و سات بچہ کے
 بمقام راستہ پور و قلعہ کستہ حصار قتل کر کے بمقام حصار وارو ہوئے تھے ایک اونٹن سے سیدھا جہانے لڑگو گیا جسکا
 دروازہ بند تھا اونٹنے و مان باواز بلند برقدار و نکو کما کہ جہانے کہولہ و اور سب قیدیوں کو آزاد کر دیکھو کہ شاہ دہلی نے اس ضلع کا
 قبضہ کر لیا ہے اور تمام انگریز ہانسی قتل ہوئے یہ سنکر برقدار ان گار و اور این الدین نائب داروغہ نے بلا آفتیش حال ملکہ بغیر
 دریافت کرنے صداقت یا کذب اس خبر نصرت شاہ دہلی و قتل انگریز ان کے دروازہ کہولہ یا اور قیدیوں کو رکھا گیا جو سوار قلعہ کو گئے تھے
 اونٹنوں نے دروازے پر جا کر درجہ کی راہ سے سنتری پہرہ والہ کو بلایا کیونکہ دروازہ بند تھا اور اس سے کچھ سرکشی کی بلکہ ان
 سنتری مذکور نے صوبہ دار کو تہ وادی لکھا اونٹنے نہ سنا پہن ستری و ہانت اپنی دین کو گیا اور وہاں جا کر صوبہ دار اور اسپاہیوں
 سے کچھ کلمہ کہیں اپنے مقام پہرہ پر آیا اور دروازہ کہولہ کو سوار فکوا اندر آئے وہاں سوار اندر آکر رو برو کوٹھی کے بندوشت میں
 طیار کیے ہوئے کھڑے ہو گئے واکر سپاہیوں نے وردی بہن بی اور پیار بانہ بننے شروع کیے یہ حال دیکھ کر فکوا اندر بار و
 زمین سے اتر کر چھوڑی گئے تاکہ اصل ماجرا معلوم ہو سکے اسپاہیوں نے ایک سپاہی نے اونکو نیچے درخت نیم کے جو متصل ہاونی کے
 تھا گوئی ماری میل صاحب اور ہیٹ صاحب تعلقہ پریٹ بھی مکان سے نیچے اتر کر براہ درجہ بانہر کل گئے نکلتے ہی اول پہ
 گولیاں بستی شروع ہوئیں ٹیل صاحب ایک مرتبہ مرتے مرتے بچے اور تین دزدنک بیٹا اور جنگل میں جو متصل ٹکونڈی کے ہر
 لٹھنی سے بعد از ان لباس تبدیل کر کے بمقام تھانہ سیروانہ ہوئے اور ہیٹ صاحب جیند کو چلے گئے
 سب میم لوگ یعنی میٹریڈر بران صاحب اور میم بار ویل صاحب اور میم ہیٹ صاحب نے بام خانہ میں آپ کو
 پوشیدہ رکھا تھا مگر ایک جوانی مطلق ان سپاہیوں میں کا کوٹھے پر چڑھا اوسکے دیکھتے ہی سب میم لوگ خوف زدہ
 ہوئے وہ سب کو نیچے اتر کر چلے گئے لیکن سب میم لوگ گریہ و زاری کرتے تھے میٹریڈر بران صاحب کی میم کے نفل میں
 سجا تھا اور وہ ہر بار اوسکے بوسے لیتی تھی اور رونی تھی اور ہر طرح محظروا حاح سے معسین سے پناہ و اماں مانگتی تھی
 مگر سپاہیان اور چہر سپیان پریٹ جو شامل معسین ہو گئے تھے کوئی اذکی کجابت اور سماجت پر خیال ہی نہ کرتا تھا
 آخر کار چہر سپیان پریٹ اونکو کوٹھی کے اندر لیگئے اور وہاں غسل خانے میں اونکو سبکو قتل کیا غریب معصوم
 بچہ نفل مادر میں قتل ہوا اور قطرات خون اب تک دیوار ہائے غسل خانہ پر نمودار ہیں
 تحصیلدار حصار دیوڈوٹا مسن نامے کوٹھی تھانہ میں جہاں وہ مخفی تھا مارا گیا بخشی جو کیدار ان سسی ہدایت خانہ
 سپاہیوں کو کوٹھی میں لیجا کر تحصیلدار کو بتلادیا اور اوسکی لاش دبروے تحصیل بازار میں پڑی تھی اور میں نے مجھ سے خود
 دیکھا کہ چند مسلمان راستے میں گزرتے ہوئے اوسکی لاش کو ٹھکراتے جاتے تھے
 بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سار جین شیل صاحب اور ڈاکٹر ونگٹورن صاحب کو اطلاع اس ہنگامے کی اپنی اپنی
 کوٹھیوں میں جو بام شہر کے واقع ہیں ہو گئی تھی اور جب یہاں بندوق چلنی شروع ہوئی وہ سوار شتران ہو کر بسا
 بمقام کرناٹ پونچ گئے
 سواران فادری اور جہر ہمراہی ایک یا دو سواران ہانسی قلعہ میں کام کر کے بجانب کچہری روان ہوئے

اور ویدر برن صاحب دس بجے سے کچھ ترسی میں تھے اور انکو ایک ہندو چراسی نے خبر فساد دی تھی مگر انہوں نے اسکا اعتبار کیا اور خود باہر آبادہ میں نکل آئے کہ دیکھیں کون سوار میں اس عرصہ میں سبط صاحب کاشیس گئی لیکر آیا اور اسنے تصدیق کلام چراسی مذکور کی کی جافری صاحب کرانی اول کلکٹری اور سبط صاحب کرانی فوجداری دونوں گئی میں سوار ہو کر بہا مگر سواران مذکور نے انکو آگے سے روکا ان دونوں صاحبوں نے گئی دیان ہی چوڑی اور پیادہ پاسیہ میں بہا گئے جافری صاحب تو ایک مالاب میں مخفی ہو رہے اور سبط صاحب ایک جہاڑ میں اور ویدر برن صاحب کو جب سواروں نے گمہ لیا تو وہ بجانب سپاہیان گئے اور اسنے حفاظت جان چاہی لیکن سواران ہانسی آگے بڑھے اور سپاہیان گار دے سے پوچھا کہ تم دین کے شریک ہو یا نہیں انہوں نے کہا کہ ہاں میں بعد ازین سوار نے کہا کہ اگر شریک دین ہو تو کلکٹر کو مار ڈالو اور سپاہی مذکور نے گولی ماری اسطرح ویدر برن صاحب کے سر پر تو سپاہی نے گولی ماری اور سینے پر سوار داری نے اور دونوں گولی کہا کر صاحب جان بحق تسلیم کی

میسیم سبط صاحب کی معہ بائج بھونکے اونکے اپنے دو ملازم کے ہاتھ سے جو مسلمان تھے ماری گئیں اور میم جافری صاحب سواران داری یعنی وہ سوار جو نو ملازم ہوئے تھے انہوں نے باہر مکان کے مار ڈالا

دانیل صاحب پٹرول حصار اور میم صاحب اسٹنٹ اور سیر آواز بنا دیتی سنتے ہی بہا گئے مگر مس ہوم یعنی دفتر ناکتخدا میم صاحب کی اپنے ملازمین کے ہاتھ آگئے تھے اور چند ملازمین تو اسکو تنہا چھوڑ کر بہا گئے تھے مگر بعضے اوکے ساتھ رہے اور اسکو لباس ہندوستانی پہنا کر لاہور میں لے گئے اب یہ سننے سے کہ وہ سبلا مت لاہور پہنچ گئے کھوکھو نہایت خوشی ہوئی

مسلمان شہر نے تمام حساب وغیرہ صاحبان انگریز کا خوب ٹوٹا اور اونکے مکانات جلا دیے بلکہ اونکی کڑیاں اور تختے تک نکال کر لے گئے اور دیگر شہر والوں نے بروز ہنگامہ تمام دفتر فوجداری و کلکٹری جلا دیا

صوبہ دار نے ایک عرضی کسی مسلمان وکیل سے اُردو یا فارسی میں لکھا کہ خدیست شاہ دہلی مصوب شہر سوار روانہ کی اور مقام سرسہ میں کھلا بیجا کہ وہاں ہی نسا دہر پاکیا جاوے قریب نواخت دس گنٹہ صبح سپاہ حسنین نے خانہ ٹوٹا اور ایک لاکھ پتیٹار روپے کاٹریو سنین بار کر کے روانہ دہلی ہوئے

تاریخ ۲۰۔ بوقت صبح یہ خبر شہر ہوئی کہ جہان مرزا پور حصار کو لوٹے آئے ہیں یہ خبر سنکر مینیون وغیرہ نے ڈوگر اور قصابان قرب و جوار حصار کو واسطے اپنی حفاظت کے ملازم رکھا قریب بارہ بجے کے شانہ زادہ محمد عظیم بیگ احسان فراموشش و محسنش جو ملازم سرکار بعدہ اسٹنٹ پٹرول ہشتہ تھا قریب چند چنچیر اسپان پرٹ جاوے اسکے علاقے میں نوکرتے ہمراہ لیکر حصار میں اور مقام تحصیل میں فروکش ہو قریب چار بجے شام کے شانہ زادہ مذکور ایک شہر پر اور اسکے خواصی میں کریم خان سوار ہو کر نکلا اور صد با مسلمان اپنے تین غازی قرار دیکر اور تلوار اور نبدوق اور سپتول اور برچی وغیرہ اسکے ساتھ ہوئے اور یہ کہتے جاتے تھے حضور شانہ زادہ صاحب سلامت شانہ زادہ مذکور نے منا اس ملک کا چھوڑا اور اسکے تصور میں یہ تھا کہ شاہ دہلی پر خطاب اور سکھ خیشنگے اس خیال سے اسنے ہر ایک

ہفتم رسالہ غیر آئین چارم گپنی نیم ملین تو بخاندہ پایادہ اور باز دراست ۱۲ رحمت ہندوستانی اور بازو سے چپ ۱۱ رحمت ہندوستانی
بتاریخ پچھم ماہ جون فساد برپا کیا تھا خبر فساد اور قتل ہونی کپتان فلوپ صاحب اور اسحاق بھٹی صاحب کے اور اطلاع قتل تمام
صوبائی ساکنین جہانسی روز واقعہ بمقام نوگانوں پر پہنچی نوزدوم قرب تین بجے پہرے کے پریش کا حکم ہوا اور کپتان سکوت جہا
کو اور ٹرامسٹر نے سب کو خبر فساد سنائی اور اپنی توقع اس امر کی ظاہر کی کہ بازوی راست جادہ راستی پر قائم رہیگا جہذہ ہا
رحبت چچ میں اسنادہ کے گئے اور حکم ہوا کہ جو اپنے حکام کے ساتھ رہا چاہتا ہے وہ جہذہ کے پاس لکر کٹر ہو
تمام سپاہی جہذہ ہا سے مذکور کے پاس اکٹھے ہوئے مگر خاموش تھے افران ہندوستانی سب بھر کر صاحب کمان آفر
پاس لکر بیان طراز ہوئے کہ سپاہی درخواست خدمت کی کرتے ہیں بتاریخ ۲۰ رقت شام فوج نے فساد شروع کیا مگر یہ
ڈاکٹر نے جس کے ذمے تمام کام ڈاکٹری سواران تو بخاندہ کا تھا ایک مفصل بیان اس موقع کا مشتمل کیا ہے اور
سے ہونے حالات مرقوم بالا انتخاب کیے ہیں اور ہم صاحبہ موصوفہ نے اپنے فرار ہونیکا اور صعوبات سفر کا اور آئندہ کار
بسلامت ہو چکے ہیں یہ بھی تحریر کیا ہے اور وہ ذیل میں درج ہوتا ہے

قرب خواست پانچ گنڈہ شام آگئے صاحب بھی موصاحب میں سوار ہو کر س کوٹ گھر میں گئے کہ وہاں بھی صاحب
مکر اور سکے دل سے اعتبار سپاہ دور کریں اور انکو صلاح دیں کہ ساگر باکسی اور مقام میں جان فوج ہو چل رہا تھا سب وقت سے
بر وقت اوسکے جاننے کے مجھے یہ خیال کی طرح نہیں دل میں گھڑتا تھا کہ اب جا کر وہ پہر اپنے دروازے کے اندر خود نہ رہیں
اونکی جانکی بعد میں اپنے لڑکے کی پوشاک بدل کر پہر کے ساتھ اوسکو ہوا خوری کو بھیجا سپاہ بازو سے مذکورہ بالا حسب قول
واسطے تقرری گار دہرہ موجب حکم ساجن مگر صاحب کے پریش پر جمع ہوئی میں پوشاک بدل ہی تھی اور میری آیا سہنے
جو در پچ کے پاس کٹری تھی گیار کی خل کیا کہ یہ کیا ہوا کہ ساڑھٹ مگر صاحب بہا گئے ہوئے چلے جاتے ہیں بیشکر میں جتنے
نور آبا رو پچ مذکور کے ہانکا اور دیکھا کہ سسمی شوا کشن توار اپنے سر کے اوپر رکھے ہوئے ہا کا چلا آتا ہے اور وہ میں سے
مجھے دیکھ کر وہ چلا یا کہ ہم صاحب بہا کو سپاہ نے سرکشی کی ہے یہ سن کر میں سن ہو گئی کیونکہ صاحب اور میرے لڑکے دونوں
باہر تھے اور معذرت کے دست قدرت میں میں ڈوگر راستہ پر گئی کہ دیکھوں اگر کوئی دونوں سے غلطی سے میں نے جو شام
پنکے والے قلیوں سے کہا کہ جا کر میرے لڑکے کو دیکھو مگر وہ اپنے مقام سے نہ چلے اور خدنگاروں سے جو کانا وہ بھی نہ سر کے
حال انکہ وہ قرب دروازے کے کمرے تھے اب میں نے آواز بند تو کوئی سنئی اور میرے دہن یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ ڈاکٹر
صاحب شاید ہسپتال میں ہوں گے اور اب ماوسے جاوینگے مگر کوئی ملازمین میں سے خبر نہ لگیا اور میرا حال بدتر
کہ بدستہر کمرے کمرے روتی تھی کہ کایک کٹر صاحب بھی کو تنہا چلاتے ہوئے اور چابک چلاتے ہوئے نظر ٹپے
میں دوڑ کر اوسکے پاس گئی اور دیکھا کہ لین کے پیچھے ہر ابی میری خبر کو لیکر چلا آتا ہے میں نے جلد سے لڑکی اوس سے
لی اور بھی میں سوار ہوئے ہم وہاں ہی ہر س کوٹ گھر کو روانہ ہوئے کیونکہ وہاں سب صاحب لوگ جمع تھے اور
قرب ساندہ پانچ گنڈہ سپاہی اوسکے ساتھ ہو گئے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تمہاری ساتھ ہیں جب میں باہر راستہ
کٹری تھی تو میں نے دیکھا کہ ایک سپاہی نے حالدار پچ کے گولی ماری اور وہ زمین پر پڑ پڑ چلا ہم قرب پا دھنکے کے

مس کوٹ گھر میں ٹہرے ہوئے جب ہم نے دیکھا کہ سپاہی نوپوں کے قریب آگئے ناچار ہم سب مس کوٹ گھر کو ہی چھوڑ کر بھاگے اور تھوڑی دور گئے ہوئے کہ ایک گولہ ہماری برار سے ٹکرا کر نکل گیا مگر کسی کو اس سے کچھ آسیب نہ پہنچا اول ہم اپنی گلی سے سوار ہو کر مس کوٹ گھر سے بھاگے تھے اور بلند ستری کی جلی تو ہی ٹوٹ گئی تھی اس واسطے بلند ماسترڈ گورنر میم اور بیچے کے میجر کو صاحب کی گاڑی شتری میں سوار ہوئے تھے ہم سب نے صلاح کی تھی کہ پتھر پور کو جانا بہتر ہے لیکن چلے جانے سیدھے راستے سے ڈاکٹر میو صاحب اوس راستے سے چلے جو دامن کوہ کے گرد جانا تھا اور جس راستے چند روز پیشتر کیتان سکوت صاحب چار گولہ اندازوں کو جنہوں نے کچھ کلمات مفیدانہ زبان پر لائے تھے لیکر گئے تھے اور بوقت شب ہیکو پر وقت یہ اندیشہ ہوتا کہ مبادا سوار ہمارے تعاقب میں ہوں ہیکو اب چھوٹی کی طرف شعلہ ہی شعلہ نظر آتے تھے ہمارے ہنگلے جلتے تھے شب کو اکثر سپاہیوں نے ہماری ہمراسی سے کنارہ پکڑا مجھے معلوم نہیں کہ کتنے صاحب نوگانوں سے چلے تھے مگر ہمارے ساتھ سوا آٹھ افسروں کے اشخاص مفصلہ الذیل تھے بنید ماستر سارجنٹ میجر اکثر باجے والے اور ان کے عیال اطفال اور بگنڈی صاحب کی میم اور ایک مس گولہ اندازہ دوسرے روز وقت صبح ہم پتھر پور میں پونچے اور ایک سرے میں فروکش ہوئے میجر صاحب نے ایک ہزار روپیہ رانی صاحبہ سے لیا قبل از فساد کے رانی صاحبہ نے کمال ہیجا تھا کہ میری توپیں اور خزانہ سب کا سرکار میں بشیر و ضرورت حاضر ہے روپیہ ہم لوگوں کے پاس بہت کم تھا اور اس روز کیتان سکوت صاحب اور ٹنٹ ٹونڈ صاحب حکم ہوا کہ نوگانو آپس جا کر اگر ممکن ہو تو اسباب اور تمام سامان مس کوٹ گھر کا لے آئیں میجر صاحب اور رانا صاحب مقام نوگانو کے پاس گئے اور صاحب موصوف معہ دونوں صاحبان مذکورہ بالا پر ہیکو مقام مہوبائے جہان ہم گارن صاحب کے پاس فروکش تھے اور گارن صاحب بڑی ہمرانی سے ہمارے ساتھ پیش آئے میجر صاحب نے ہزار روپیہ قرض لیا اور پچاس روپیہ میرے شوہر اور دیگر صاحبوں کو وسطے محافطت کے دیے اور سپاہیوں نے کہا کہ سات سو روپیہ گولہ اندازوں کو دو اسٹین ہینڈ چند صاحبوں نے کچھ عذر بھی کیا تھا مگر آخر کار دیتے ہی بنا بوقت صبح چند بندو قہیوں نے ہم پر فیر کی اب ہم بیانیس ہی بھاگے اور جتنے سپاہی ہمارے ساتھ تھے اور کہتے تھے کہ ہم ساتھ رہیں گے سب بھاگ گئے کوئی دس یا بارہ سپاہی اب ہمارے پاس موجود اس زیر میں ٹنٹ ٹونڈ صاحب کے گولی لگی اور وہ مر گئے بعد از ہماری روانگی کے میں نے دیکھا کہ جس صوبہ دار کے گولی چھاتی پر لگی تھی وہ گھوڑے پر سوار چلا جاتا ہے اب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ مہوبائے جہان اور دس میل پیادہ روی کر کے آخر کار بصد تکلیف و شاید مقام مذکور میں دارو ہوئے مگر افسوس کہ یہاں ہی فساد ہو گیا تھا اور اب ہیکو بیانیس ہی بھاگنا پڑا راستے میں لڑکے کو کبھی ڈاکٹر صاحب لیتے تھے اور کبھی میں لیتی تھی میم سیلی صاحب اس مقام پر باعث شدت موت اقباب بعارضہ سر سام مر گئی ہمارے پاس کہاں کیونہ تھا اور میں نہایت تنگ گئی تھی افسروں میں سے ایک نے مجھے اپنا گھوڑا عارٹ دیا اور ایک نے ڈاکٹر صاحب کو اور ہم سب بہت نفعیہ اور کم نہور ہوئے تھے میجر صاحب راستے پر درمیان مہوبائے جہان پر مر گئے اور کوہان ہی دفن کر دیا اور سارجنٹ میجر بھی اور کچھ عورت بھی اس سفر میں مر گئیں مقام مہوبائے جہان سارجنٹ کرجو صاحب اور انکی میم تاریخ ۱۵ ہیکو ملکہ ہمارے ساتھ ہو گئے تھے تاریخ ۱۹ وقت شب تمام سپاہی اور نیز باجے والے ہیکو چھوڑ کر بھاگ گئے اب پھر چند بندو قہی ہیکو ملے اور انہوں نے ہم پر وار کیا اس واسطے ہم نے راستہ باند کا اختیار کیا کہ سیطر

الہ آباد پہنچ جاوین اب ہمارے گروہ میں صاحبانِ مفصلہ ذیل تھے کپتان گہم صاحب کپتان سکوت صاحب ٹھنٹ چکس صاحب اور ٹھنٹ باربر صاحب اور انسائین ٹنگٹن صاحب اور انسائین فرینک صاحب اور ڈاکٹر میو صاحب اور کرک صاحب مگر یہ کرک صاحب ملازم سرکار نہ تھے اور سیمیلی صاحب اور اسکے دو بچے اور ساجنٹ کر جوف صاحب اور اونکی میم تباریخ ۲۰۔ وقت صبح کپتان سکوت صاحب نے میری دختر ٹوٹی نا کے کو اپنے گھوڑے پر بٹھالیا کیونکہ میں اور میرا شوہر دونوں ایک گھوڑے پر سوار تھے اور ہم دونوں نہیں وہ بہت دق ہوتی تھی اور کچلے جاتی تھی وہ تباریخ یکم جون دو برس کی پوری ہوئی تھی ہم دونوں بسبب غلنے کمانے کے بہت ضعیف ہو گئے تھے اور پیاس بھی لشد تھی تیر تیز رفت آفتاب اور سوختہ ہوتی تھی اور میرے پاس اور میرے نو فو کے پاس کوئی ٹوپی وغیرہ سر کی محافظت کیواسطے بھی نہ تھی اور ڈاکٹر میو صاحب کے سر پر ایک ٹوپی سپاہی کی تھی جو ہم نے مقام کبریٰ پانی تھی فوراً بعد از طلوع آفتاب دیدہ والی ہمارے قتل کے آمادہ ہوئے اور لاٹھی اور برچی لیکر درپے ہوئے ایک نے ایک لاٹھی کپتان سکوت صاحب کے گھوڑے کی ٹانگ پر ماری اور صاحب نے گھوڑا بویہ کیا اور اونکے پیچھے ٹھنٹ فرینک صاحب اور ٹھنٹ ٹنگٹن صاحب بھی ہبا گئے افسوس کہ بعد ازین میرے شوہر نے اپنی لڑکی کو پرند کیا ہم بیان سے بھی بھکے آگے بڑھے اور کبھی میل آباد می کو بچاتے ہوئے چلے گئے آخر کار ایک نری پونچے تشنگی از بس غالب تھی اور میرے شوہر کو نہایت تشنج اعضا میں پیدا ہوا میں او سکھو گھوڑے پر بٹھ کر بیٹھی تھی کہ وہ گرنے پڑے اور اوسکی زندگی کی طرف سے اب مجھے بٹا فک پیدا ہوا ایک روز بیشتر اسکے میں نے دیکھا کہ ایک طعنور جی کی بی بی حیاتی کمار ہی تھی اوس سے میں نے ایک ٹکرا مانگا اوسنے مجھے دیا کچھ فاصلے پر ایک نالے میں پانی نمودار ہوا اور ہم سب اوس جانب روان ہوئے کنارہ نالہ بہت بلند تھا ہم سب وہاں گھوڑے نیچے اترے اور پیادہ پانکار نالہ سے اتر کر ہم سب نے پانی پیا اور شعلہ تشنگی کو منطقی کیا پانی پینے کو کوئی برتن نہ تھا اور وہ ٹوپی جو میں نے بانی تھی اوس میں پانی لیکر سب نے پیا اور گھوڑے کو بھی پانی پلایا میں نے پانی لیکر اپنا گھنٹہ اور گردن دھوئی چونکہ میری جوتی شکستہ ہو گئی تھی اور جراب باقی نہ رہی تھی میرے پیر جھکے سیاہ ہو گئے تھے اور اونچین آبلے پڑ گئے تھے ہم بیان گھوڑے کو پانی پلا رہے تھے کہ دو لاٹھی والے پہاڑ کے اوپر جبکہ دامن میں یہ نالہ جاری تھا نمودار ہوئے اور بھکھو دیکھ کر حوصلے کہ یہاں سے چلے جاؤ ہم سب نہایت خوف اور نکلا غالب ہوا اور وہاں سے سواز ہو کر فراری ہوئے ساجنٹ کر جوف نے ہمارا گھوڑا بکڑا اور ڈاکٹر میو صاحب نے مجھے گھوڑے پر سوار کروایا اور ہر آپ بھی سوار ہوئے میں نے جانا کہ اوسکو غش آگیا ہوگا کیونکہ راستے میں میں گھوڑے کی ایک گریڈی اور میرا شوہر میرے اوپر گستاخ تھا کہ باربر صاحب اور میرے شوہر نے کہا تھا کہ اب ہماری زندگی کو تھوڑے انفاس باقی ہیں میرے شوہر نے مجھے کہا کہ نالے تک میں زندہ نہیں پہنچنے کا اور میرے اور اپنی لڑکی کے حق میں دعا ہے خیر کر کے جان بھی تسلیم کی اسوقت میں میرا یہ حال ہوا کہ گویا میری آنکھیں اور منہ سب جل گیا تھا کیونکہ ایک قطرہ اشک بھی آنکھوں سے نہ نکلا اسوقت ہم دو کلو گھوڑے گیسے گیسے ساجنٹ نے گھوڑا چوڑا دیا اور خود چلا گیا اب بھکھو ہبا گئے کی بھی کوئی تیر باقی نہ رہی اور ہم دونوں وہاں بیٹھ کر منظر مرگ رہے کیونکہ بھکھو یقین تھا کہ وہ دونوں آدمی لاٹھی والے آکر ہم کو مار ڈالیں گے افسوس میرا شوہر اب نہایت ضعیف ہو گیا تھا اور تشنگی اوس پر بہت غالب تھی میں نے اوس سے کہا

کہ تم یہاں پہرہ میں جا کر اپنے کپڑے پانی سے تر کر کے اور ٹوپی بہر کے تھامے واسطے لاتی ہوں میں جو بوقت وہاں سے پانی لاسے چلی اوس بوقت وہ دونوں اسی واسے آن پونچے اور میرے شوہر سے اتنی روپے چھین لیے جو اوسکی کمر میں بند ہے اور ساعت طلانی جو اوسکے پاس تھی وہ بھی لے لی میرے گلے میں ایک نہایت خوبصورت طلانی زنجیر تھی وہ بھی اونہوں نے دیکھ لی میں نے اسے کی طرف گئی اور جو انگشتی نکاح میرے ہاتھ میں تھی اوسکو نکال کر مینے اپنے ہاتھ میں چھپا لیا اور اوسکے آگے کی انگشتی پہر انگلی میں ڈال لی اس عرصے میں وہ میرے پاس ہی آئے اور وہ انگشتی جو سیری انگلی میں تھی اوسکو نکال کر لینگے میں نے اپنی شوہر کے داس کا ایک ٹکڑا ہاتھ کر پانی میں تر کیا اور اپنے شوہر کے واسطے لائی مگر وہ پانی کسی کام نہ آیا میرے آتے تک میرے پیارے کی آنکھیں تھرا گئیں تھیں اور زبان بند ہو گئی تھی ہر چند میں نے اوسکا نام لے لیکر بچارا لکھ کچھ جواب نہ پایا میں نے اوسکے منہ میں پانی پھونکا مگر اوسکے حلق سے نہ اوتا اور پہر اوسنے مجھے ایک بات بھی نکلی دل کی دل ہی میں رہی نہ اوسنے پہر اپنا کچھ کہا نہ میرا سنانا چار میں نے اوسکا سر گود میں لیا اور جب تک اوس نے دم واپس لیا تب تک اوسی طرح رکھا اس حال کو دیکھ کر میں دیوانہ وار ہو گئی اور اشک بھی نہ آئے اب میں نے جاننا کہ جس شخص کی مینے سندرہ بس رفاقت کی تھی اب وہ نہیں رہا اور میں تنہا ہو گئی آخر کار اوسکا منہ اور اوسکی آنکھیں اپنے ایک کپڑے سے باندھ کر اوسی طرح اوسکو چھوڑ دیا افسوس یہاں جگہ بھی اوسکے دفن کرنکو نہ ملی شب و روز اسکارچ مجھے ہوتا کہ ایسے رفیق کو بے گور و کفن چھوڑ دیا میرے دست و پا میں نہایت درد تھا اور مجھ میں چلنے کی طاقت نہ تھی اس واسطے میں نے اپنے پیچھے اور وہاں پانی میں ایک پتھر تھا اوس پر جا کر بیٹھ رہی کہ وقت شب اپنی لڑکی کی تلاش میں یہاں کسی طرف کو چلی جاؤنگی جب میں پہنچی پاس سے ادھر کو آئی جدھر میرا شوہر پڑا تھا تو میں نے زنجیر ساعت اور اوسکی جہر پائی دونوں کو اوتھا کر میں نے نیچے کی کرتی میں چھپا کر سایہ زنجیر لغت کا سبب صاحب نے متعلقہ ۵۲ رحمت ہندوستانی بروقت فضا جب وہ ہماری چار لڑکیوں کو ملنے آئے میں آیر لند لجا جاتی تھی بطور نشانی دی تھی مجھے قریب ایک گھنٹہ کے نامہ برگزرا تھا کہ قریب ستیل آدمی ہماری تلاش میں آئے اونہوں نے مجھے کہنے کیا پانی میں سے نکالا اور تمام کپڑوں کی تلاشی لی کہ اگر کچھ وہ یہ نکلے تو لجاوین ہر چند مینے اوسے کہا کہ ڈاکٹر میو صاحب میرے شوہر سے یہ لوگ سب کچھ چھین کر لینگے مگر اونہوں نے ایک نہ مانی اور آخر کار وہ زنجیر جو مینے پوشیدہ رکھی تھی اوسکی نظر پڑی اور اوسکو بھی لے گئے بعد ازیں وہ مجھے موضع منی پور جو یک ونیم میل کے فاصلے پر تھا کشان کشان لینگے اور راستے میں مجھے چھپتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ کون اسے لینگا اونہوں نے چند اپنے آدمی گانوں میں شہر واسطے اطلاع کے بھیج دیے تھے اور جب میں وہاں پہنچی تو سب زن و مرد مجھے دیکھنے آئے مینے ایک چار پائی اوسے مانگی اور اوس پر باہر ایک دروازے کے قریب رہی اور جب مینے دیکھا کہ اس گانوں میں گائیں بہت ہیں میں نے اوسے شوہر دو وہ مانگا مگر کہنے مجھے نہ دیا آخر کار جب شام چھٹی اور آمد و رفت گانوں میں بند ہوئی ایک عورت معمرہ ایک پتے میں دال اور چاول میرے واسطے لائی مگر میرا حلق ایسا خشک تھا کہ مجھے کما یا گیا جب اوسنے یہ دیکھا کہ مجھے کما یا نہیں جاتا تو وہ پیاسے میں چھپنے کو لائی اور کہا کہ یہ بھنگ سے بروز دوم چند آدمیوں نے تجھے کما کہ تجھے مقام باندھا جانا ہو گا مینے انکار کیا اور کہا کہ میں آلا باد جانتیکو راضی ہوں لیکن ایک کھنٹے کے بعد

نواب صاحب نے میرے واسطے ایک بالکل بھیجی اور سوار ہوا ہی بالکل بھیجے خوش خبری اور دی کہ وہاں ایک چوٹا سا پتھر اور تین صاحب اور بھی ہیں بصد جان مینے دعا مانگی کہ یا اکتی وہ بھیجی میری پیاری لوٹی یعنی دختر عزیزہ ہو سے میں وہاں سے روانہ ہو کر نواب صاحب کے پاس پہنچی اور دیکھا کہ خدا نے میری مراد دی یعنی وہ بھیجی فی الحقیقت میری لوٹی تھی اور تین صاحب جو تین ایک کپڑا سکوت صاحب اور دو اور صاحب اور ایک بیٹہ کاشتر تھا میری لوٹی کے بدن پر سبب نمازت اقباب کے آسے پڑ گئے تھے بعد از میرے پہنچنے کے ہم وہاں چودہ روز اور رہے اس عرصے میں ہماری نہایت حفاظت ہوتی تھی اور ہم احتیاط بھی بہت کرتے تھے کسی غیر شخص سے ہم کلام نہوتے تھے مگر نواب صاحب نے ہماری بڑی خاطر داری کی ہم سب ایک مکان میں رہتے تھے اور اکثر کھانا بھی کچھ واجبی ہی آتا تھا جس روز کہ کپتان صاحب نے پہنچے تھے اسی روز شام کو بیگم صاحب نے میری لوٹی بلوایا تھا اور وقت رخصت میں روپیہ دیے تھے اور میرے آنے تک یہ امانت رکھی تھی میں نے انکو بیرونی سپیکر کام میں بھیج دیا کیونکہ اس میں سے کچھ روپیہ کاٹنے کے لئے مانگوایا اور کچھ روٹی اور سوت اور سوئی وغیرہ خرید کیں اور کچھ ضروری اور کپڑے سبکے واسطے مینے طیار کیے ہم اکثر بوقت شب بازار سے کھانا مانگواتے تھے چند روز بعد میرے پہنچنے کے بیگم صاحب نے مجھے بلوایا اور مجھے بڑی دیر تک ہم کلام میں ہمارے رخصت ہونے سے ایک شب پیشہ بیگم صاحب نے دوبارہ مجھے طلب کیا اور وقت رخصت کچھ کپڑے انگریزی میری لوٹی کے واسطے اور بالیان میرے واسطے رکابی فقرہ پر لکھ دیں جب تک میں مقام باندا میں قیام پذیر رہتی میرے پیر میں نہایت درد تھا ایک مرتبہ مینے ہندوستانی ڈاکٹر سے کچھ روغن مالش کے واسطے طلب کیا اسنے ایسا تیل پارہ آمیز بھیجا کہ جبکہ لگانے سے اور زیادہ سوزش ہوئی اور میں دیوانہ وار ہو گئی اب بھی کچھ اثر سو دیکھا میرے مزاج پر معلوم ہوتا ہے میجر ایلس صاحب نے ایک چٹی ہیکو بھیجی اور نواب صاحب نے ایک ہاتھی ہماری سواری کے واسطے بھیجا خدا ہی جانتا ہے کہ مجھ کو کیا صدمہ اور کیا کھیر گزرے میجر صاحب اور اکثر ۵۰ رجٹ افسرز کی ہم صاحب کی اور میجر میٹن صاحب کی مہربانی کا شکرا ادا نہیں ہو سکتا اور ہم تاہر نسبت اس کے احسان فراموش نہ کریں گے میری ملاقات میجر میٹن صاحب سے ہماری لپچے دونوں مقام لاہور ہوئی تھی صاحب موصوف نے میرے واسطے اور میری لوٹی کے واسطے کپڑے حفاظت میں لکھ دیں اور ایک رات مقام راولپنڈی میں اور ۵۰ رجٹ کے صاحبوں کی میم جو وہاں تھیں اور کپتان اوسبورن صاحب اور جیکسن نے بڑی خاطر داری میری کی وہاں سے ہم سبیل ڈاک مقام مرزا پور پہنچے

دوبارہ

تاریخ دسمبر ماہ اگست قریب نواخت تین گھنٹہ سہ پہر ایک سوار یکم نمبری رسالے کا پاشہ کو ب رو برو سے لین توپچا نہ سے گذرا اور اس کے تعاقب میں چار سوار اسی رجٹ کے آئے تھے جب وہ لین ۱۲ رجٹ ہندوستانی میں پہنچا تو سبھی رجٹ مذکور نے اسکو پناہ دی اور اس کے حوالہ کر دینے سے انکار کیا سوار مذکور وہاں سے بھاگ کر اپنی لین میں وارد ہوا اور تمام رجٹ کو سرکشی اور اس کے ہمراہ ہونیکلی ترفیب دینی شروع کی اسنے کئی گولیاں افسران ہندوستانی کو ماریں اور ایک افسر کو زخمی بھی کیا جب اسکو معلوم ہوا کہ اسکی ترفیب سے کسیکو اثر نہ ہوا وہ دوبارہ ۱۲ رجٹ کے جانب گیا اس عرصے میں سب باہر اطمینان ازہام ہو گیا تھا اور تمام فوج ہمراہ ۸۳ رجٹ شاہی کے طیار تھی بوقت پہنچنے ہندوستانی پناہ دینے

نہیں میں اونہوں نے دیکھا کہ سپاہ معتمد مذکور کو گریہ کٹھی سے اور وہ جاواز بنیہ اوکو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے کہ اگر تیرے کو مار ورجٹ مذکور نے معتمد مذکور کے حوالہ کرنے سے تو انکار کیا مگر کوئی حرکت خونریزی وغیرہ کی بھی نہ کی بعد از تعمیل کر کے احکام متواترہ جواو کو ان کے برگٹیر صاحب کرنل میکن صاحب نے اور ان کے افسرین نے درباب قتل معتمد مذکور کے دسپے تھے اونہوں نے ایک مربع میں اپنے تین درست کر کے گرداؤں کے کپڑے ہوئے اور معتمد مذکور نے بیچ میں سے نشا باندہ کر گولی بجانب برگٹیر صاحب سر کی مگر خوش نصیبی سے صاحب موصوف کے نہ لگی اسپر چار گورے تو بچا نہ آپسی کے مرنے سپاہ کو چیر کر اوپر حملہ آور ہوئے اور فٹنٹ سوین سن صاحب نے اول گولی پٹینچہ سے اوسکی تواضع کی تھی بعد ازین ایک ۱۲ رجٹ مذکور کے اسلحہ چھین لیے اور جب اوکلی بندوقین دیکھیں تو ہر ایک سے دو دو اور تین تین گولیاں برابر ہوئیں

پشاور

کیسکے دل میں اس امر کا خیال نہی گذرنا تھا کہ فوج آزد سے دریائے سندھ یعنی انک کے کہیں ارادہ فساد کریں مگر اونہوں نے بخلات توقع ایسا ہی کیا ڈاکا نہ سے جو چہ بیان بگڑی گئیں اونسے معلوم ہوا کہ تمام فوج ہندوستانی نے سوائے ۱۲ رجٹ وریساہ سواران یہ تجویز کی تھی کہ تاریخ ۲۲ ماہ می فساد برپا کر کے بخلات فساد کریں استادگی کریں تاریخ ۲۰ سید صاحبان کمانڈنگ تمام رجٹوں کے بمقام کوٹھی رزیدنسی جہاں خبرل کوٹ صاحب بدین کاظم مقدم تھے کہ یہ جگہ وسط میں نہی طلب ہوئے اور اونسے استفسار کیا گیا کہ اگر اونہوں نے کوئی علامت فساد کی یا نارضا مندی نسبت اپنے سپاہیوں کے دریافت کی ہے مگر ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جواب دیا کہ انکی سپاہ سب با وفا اور ثابت قدم تھی اسطرح کا اعتبار کلی ہی ایک عجیب ولیل طور فساد کی ہوتی ہے یعنی اس قدر اعتبار سے کوئی صورت دفع فساد کی نہیں ہوتی اس شب کو تمام انسٹرانسٹان خیموں میں جو حاطہ رزیدنسی میں نصب کیے گئے تھے شب بکاش سے بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح برگٹیر صاحب اور ایک صاحب اور دونوں نے دوسرے دوسرے چاؤنی پر جا کر تیر زیادتی کرنے اور ان کے گلے دوستوں کی یعنی دوسرے فوج کے کیسے اور ہر ایک دستہ میں ایک رجٹ گورہ اور ایک تو بچا نہ اور ایک زروپ تو بچا نہ اسی کا تھا جو بطور سواران رسا کہ کام کرتے تھے ان دونوں کو مستونکو درمیان کواری گار دے اور ۲۰ رجٹ پیادگان کے پوشیدہ کہ کہا کہ جو وقت حکم ہو فوراً انکے معتمدین کو بچ وین سے برباد کر دیں اسی عرصہ میں ایک سر کپوٹرنی گشتی چٹی اس مضمون کے بنام ہر ایک صاحب کمانڈنگ کے جاری ہوئے کہ اپنی اپنی رجٹ کو بوقت نواخت سات گھنٹہ صبح پر پٹ پر حاضر کریں

ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قریب پاؤ گھنٹہ سات میں باقی تھا کہ ہم سوار ہو کر چلے کہ دیکھیں رجٹا سے جانب بہت کیونکہ اسلحہ سپرد کرتی ہیں ۱۲ رجٹ ہندوستانی نے قریبے تامل ہتھیار رکھ دیے مگر اوکو نہایت تعجب ہوا جب اونہوں نے دیکھا کہ سپاہ گورہ اون کے اور ان کے ہتھیاروں کے درمیان میں آگئے اور سب اسلحہ کاڑیوں پر رکھ کر روانہ ہو گئے دوسری رات ۲۰ رجٹ کی نوبت تھی اسنے بھی ہتھیار بغیر تکرار کے دیدیے اب خبرل صاحب نے مجھے بجانب چپ روانہ کیا کہ دیکھو دنا گشتی دو رجٹ یعنی رسالہ نجم غیر آئیں اوراہ رجٹ ہندوستانی کیونکہ ہتھیار دیتے ہیں وہاں جا کر میں نے دیکھا کہ دو فور رجٹ پر پٹ پر موجود ہیں اور سپاہ گورہ کے قبضے میں اون کے ہتھیار ہیں مگر افسر نہایت متعجب معلوم ہوئے اور جب میں نے ایک رجٹ کے

کرنیل صاحب سے دریافت کیا اگر انکی سپاہ نے کچھ تکرار دینے اسلحہ میں کی ہو تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ دیکھو اوٹھکے اسلحہ سپاہ گورہ کے قبضے میں ہیں اور میرے نزدیک یہ کافی دلیل انکی نیک چلنی کی ہے اور تم جا کر جنرل صاحب سے کہو کہ یہ لوگ اپنے انگریزی افسروں سے زیادہ تر شک حلال ہیں اسی روز وقت سہ پہر ایک رپورٹ کرنیل سپوٹس ووڈ صاحب لکناڈنگ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی مقیم ہوتی مردان سے اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اوٹھکی رجمنٹ تمام وکمال جادہ شک حلالی پر ثابت قدم ہے

تاریخ ۲۳ رقت صبح خبر آئی کہ ۳۰ سپاہی ۱۵ رجمنٹ کے بھاگ گئے اسی تاریخ بعد وقت حاضری کے ایک جٹی ضروری ہو رہی صاحب کی جو اسٹنٹ کمشنر ہوتی مردان میں تھے آئی اوس سے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے فساد برپا کیا اور اپنے افسر و فوج کو قید کیا ہے اسی شب کو فوج حسین ۱۰۰ رجمنٹ شاہی اور نصف تربت تو سچانہ اسپہی دو بجار ۲۴ اپنی اور چار توپیں پہاڑی اور ایک رسالہ سواران غیر آئین اور دوسو سوار ملتان تھے واسطے لک کے روانہ ہوئے شب اول یہ فوج مقام دو بندی پونجی اور صبح دریا عبور کر کے شب دوم کو مقام ہوتی مردان وارد ہوئی جو وقت سپاہ ۵۵ رجمنٹ نے اس فوج کو آتے ہوئے دیکھا وہ سب قلعہ چوڑ کر بھاگے مگر ایک سو بیس سپاہی رجمنٹ مذکور کے قلعہ میں رہے اور اس فوج میں سے رسالہ اور تو سچانہ اسپہی اوتھکے تعاقب میں گیا اور ایک سو بارہ سپاہیوں کو گرفتار کیا اور سو سپاہی عبور دریا کر کے حدود سوات میں چلے گئے اور باقی ماندہ قریب ۹۰ سپاہی تریغ ہوئے یہ فوج بعد ازیں بجانب اباخان اور شب غور کی گئی اور وہاں ۹۴ رجمنٹ کے ہتھیار لیکر انکو چادنی میں بھیجا یا اس عرصہ میں ہم لوگ جولپا ور میں تھے غافل نہ تھے تمام مغرورین ۱۵ رجمنٹ کو قوم آفریدی نے گرفتار کر کے حاضر کیا اور سبکو بعد تحقیقات حکم فضا ص ہو ا تیرہ افسران ہندوستانی اور افسران غیر متعہد رجمنٹ مذکور کو حسین ایک صوبہ دار میجر بھی تھا حکم پھانسی کا ہوا اور تمام فوج کے سانسے اور سبکو پھانسی ہوئی اور مالٹے سپاہ کو حکم دائم اکھس آنر دے دیا یہ شور کا ہوا جب فوج قیدیان ۵۵ رجمنٹ کو لیکر آئے تو ان قیدیوں کی بھی تحقیقات ہوئی اور جرم بھی انکی نسبت ثابت ہوا انہیں سے ایک شکست کو حکم توپ سے اڑا دینے کا ہوا یہ پریش عجیب دیدنی تھی کیونکہ قریب فوہزار سپاہ کے پریش پر موجود تھی انہیں سے چار ہزار تو آما دہ فساد تھے اور شہر امکان فساد برپا کرتے اور دھڑا چندان آباد نہ تھے مگر شک حلال ہی نہ تھے اور تین ہزار سپاہ گورہ تھی فوج بقاعدہ تین ضلع مربع کے جانی گئی اور چوتھا ضلع دس مربع توپ سے بنایا گیا سپاہ گورہ کی بند و قین بہری ہوئی طیار تین اور افسروں کے چلنے لیس دو نو فیلڈ باٹری کی توپیں اور سب توپیں پہاڑی میں گراں بہری تھی اور تینیاں درختن تھیں چالیس مسند گرفتار شدہ ایک گوشہ مربع فوج مذکور میں پانچ بج کرے تھے کہ جڑ پریش پتھرین لائے اور انکی سلامی سولہ توپ تو سچانہ اسپہی نے لی جنرل صاحب گرد مرچ پرے اور حکم سننے حکم کا دیا اول دس قیدی توپ سے باندھے گئے اور افسر تو سچانہ نے اپنی تلوار ہلائی اور اسی وقت آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور دھوئیں کے اوپر ناگین اور مائے اور سرد وغیرہ چاروں طرف گرتے ہوئے نظر آئے اس طرح چار مرتبہ عمل میں آیا اور ہر مرتبہ ایک طور کی سرگوشی تمام فوج میں ہوئی اور ایک طرح کا خوف سب کے دل میں پیدا ہوا اس وقت سے ہمیشہ بھٹے میں ایک باد پریش ہوتی تھیں اور حادث کو اتنا دخل ہے کہ اب ہیکو ایسی پریش کا کہی کچھ خیال ہی نہیں ہوتا معتمدین تو اب بالکل مغلوب ہو گئے

مگر چند اونہیں کے ایسے شیریں تھے کہ وہ اب تک صاحب کو گونگو اور افسر و نکو سلام نہیں کرتے تھے ایسے معتمدین میں سے
 پانچ پید آدھو نکو پچھت پلچیا کر ایک ایک درجن بید لگوادے اور اونکا مال واسباب ضبط سرکار کر لیا اور اونکو چاؤنی سے
 نکلوا دیا بعد ازیں اب یہ لوگ کسی صاحب کو ایک میل سے بھی اگر دیکھیں تو سلام کرنے میں ہنگام تحقیقات فسادہ حبث
 اور باعث مرگ کرنیل سپوٹس و صاحب جو قبل از پہونچنے فوج ملک بمقام ہوتی مردان کے گولی کھا کر مر گئے تھے ایسا
 معلوم ہوا کہ دہم سالہ غیر انہیں بھی سخنان نساؤ امینہ بھاؤنی ہاے نوشہرہ و ہوتی مردان کیا کرتے تھے اس واسطے یہ تیار کیا
 کہ اس رسالے کے بھی ہتھیار لے لینے چاہیں بلکہ اونکے گھوڑے بھی جو رسالہ غیر آئین میں مال سوار کا ہوتا ہے چھین لیں
 یہ امور بھی عمل میں آئے اور پچاس ہزار روپیہ گھوڑوں کی قیمت کا نیلام میں وصول ہوا اور قریب آٹھ ہزار روپیہ
 وقت تلاشی اور بہت ہتھیار اون کے پاس سے برآمد ہوا تھا ان سب آدمیوں کو بھرست معقول تا بمقام انگ پونچایا
 اور اونکو اطلاع دی گئی کہ سپاہیان پولس کو حکم قطع ہو گیا ہے کہ جو تم سے راستے میں بد وضعی یا سہ تابی کر گیا او سکودہ فوراً مار
 ڈالینگے بعد ازیں چند روز ہم امن و امان سے بیٹھے مگر قریب دس روز کے گزرتے ہیں کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ
 جو سپاہ قلعہ میکسن میں ہے وہ کچھ سازش کو ہے آدمیوں سے کہہ رہی ہے ایسے دو شبہ گذشتہ کو ایڈورڈس صاحب اور
 برہم صاحب اور میں دو توہین تو پچانہ کو ہی میں سے اور ۵۰ ہندوین کے رائفل والی اور ۵۰ سواران ملتان کی ہمراہ لیکر قریب
 نو بجے شب کے روانہ ہوئے اور قریب نو چھت تین گھنٹہ پاؤ بالا صبح کے قلعہ مذکور پر پہونچے میں اسی وقت قلعے کے اندر گیا
 اور وہاں جا کر صاحب کمانڈنٹ کو کہا کہ سہا کو جلدی پریٹ پر باہر قلعے کے ہیچو کچھ حکم اونکو سنا ہے سب آدمی باہر آئے
 اور طیار ہوتے میں نے تب صاحب موصوف سے کہا کہ انکو پریٹ پر باہر قلعے کے لیکھو یسٹر سب سہا بہت دیر متال رہی اور مجھے
 خیال ہوا کہ شاید یہاں ہمارے چلنے وغیرہ کام آؤینگے مگر آخر کار وہ سب باہر آئے اور چونکہ ہنوز تاریکی موجود تھی اوکو کچھ نظر آیا
 جب تک وہ قریب ۷ گز کے قلعے سے باہر گئے اور جب تک اونہوں نے یہ حکم نہ سنا کہ پنجاب رائفل کو حکم ہوا کہ ڈیل کوچ کر و
 انہیں سے قریب پچیس پنجابی دروازہ قلعے میں گھس گئے اور گارو سابق کو نکال کر دروازہ قلعہ بند کیا اب سپاہ قلعہ دار نے
 آواز گھوڑوں کی اپنی بائیں طرف سے سنی اور اونکے سامنے سے ہی آواز گھوڑوں کی آئی اور جانب راست سے صدائے خیر و نکی
 اونکی گوش زد ہوئی یہ حال دیکھ کر اور سب سپاہ پریٹ پر متعجب ہوئی اور اس عرصے میں جو صبح ہونے لگی اور تاریکی سب
 برطرف ہوئی تو اونکو معلوم ہوا کہ یہ صدائے خیر و نکی کو ہی سے جسکے ہمراہ ایک سوراٹیل والے تھے آتی تھی اب کھیل پورا ہو گیا تھا
 کیونکہ قلعہ تو اونکی پشت پر تھا اور سوار رو برو اور جانب راست اور تو پچانہ بجانب چپ یہ حال مجبوری دیکھ کر اونہوں نے اپنے
 جسم سے ہتھیار اس طرح کو کھینک دیے جس طرح آلوے جوش خوردہ اپنا پوست چھوڑ دیتا ہے اور سب نے اپنے تین
 حوالہ سہ کار کر دیا

ایک وقت نگار حال بلوہ مقام ہوتی مردانکا اسطور بیان کرتا ہے کہ وہ حبث ہندوستانی مقام مذکور میں بلوہ
 کر کے اپنے اضران ولایتی کو گزرتا کر لیا ایک دستہ فوج چھین تین سو گورہ پیادہ اور دو ضرب توپ اسپی اور دو غبار محاور
 ایک تروپ سواران غیر آئین کا تھا پیشاور سے روانہ ہوا اور مقام مذکور میں جو چھکے معتمدین پر حملہ آور ہوا معتمدین کو قتل کیا

اور اسقدر گرفتار ہوئے اور باقی فرار ہو کر بوسہان سوات پہاڑ گہرے فوج معتمدین کے جو کمانڈنگ افسر تھے یعنی کرنل سبوتس ڈوڈ صاحب اور نکو اسقدر رنج اپنی فوج کے بگڑنیکا ہوا کیونکہ صاحب موصوف کیے سال سے اون پر مہربان کیا کرتے تھے کہ وہ غصہ اور رنج میں گولی کھا کر مر گئے صاحب مرحوم اسقدر بے اختیار ہو گئے تھے اور حق بجانب اونکے ہے کیونکہ جنگوں کو کوئی طرح مدت تک دیکھا ہوا اور اونے ایسے حکمت نادر فی دیکھنے میں آدین نو کیونکہ انسان اپنے قابو میں رہ سکتا ہے انصر اونکو کچھ خیال اپنی موت اور حیات کا نہ آیا اور بے تامل گولی مار کر مر رہے ایک بڑا اگر وہ معتمدین کا بجانب کوہ کاغان باران روانہ ہونکہ دوسراستے سے بمقام شہر جاکر سپاہ گیر ہوں مگر سیدان کاغان نے اونکو خوب مارا اور باقیوں کو گرفتار کر کے نجد صاحب ڈبئی کشن بہادر زارار داندہ کیا اور سچو سچو صاحب ڈبئی کشن نے اونکی تحقیقات جرم کی کر کے سبکو پھانسی دی یہ گروہ پوز آخون سوات کے پاس رہے تھے اور اسکی ترغیب سے اور اپنی جان بری کے واسطے وہ سب وہاں مسلمان ہو گئے تھے بعد ازیں آخون مذکور نے اونکو ایک پروانہ دیا تھا اوسمیں ہر ایک مسلمان سے یہ درخواست تھی کہ حتی الامکان اس گروہ کی مدد کرنی واجب ہے سوات سے خصت ہو کر یہ گروہ بمقام الہی پونچا اور وہاں ایک روز مقام کیا اور تلاش رہبر دنگی کی جو اونکو براہ کھیلی اور گدہ ہی کے مقام شہر تک پونچا دین اس عرصہ میں اونکو خبر پونچی کہ فوج سرکاری اونکے تعاقب میں آتی ہے پسند وہ سب بدحواس ہو گئے اور بہاگ کٹرے ہوئے ایک خیرہ دریائے اٹک میں جو قریب سرحد چلاس کے واقع تھا یہ گروہ وہاں پونچا اور جب اونکی خبر سیدان کاغان کو پونچی تو وہ سب اونکے درپے آزار ہوئے اور سپہ معتمدین کو قتل بھی کیا اور کچھ اونمیں کے غرق دریا بھی ہوئے بھوری یہ لوگ بجانب چلاس فراری ہوئے اور سیدان کاغان اونکے تعاقب میں تھے سیدون نے چچین اور معتمد گرفتار کیے اور اونکے تین جماعت کر کے ایک کو تو بمقام کھیلی توپ سے اڑا دیا اور دوسری جماعت کو بمقام مانسہرہ اور تیسرے کو بمقام ایٹ آباد یعنی ہزار اقل کیا تاہم سچو سپاہ جون ۱۹۶۷ کے اور پنجم رسالہ کے ہتھیار بمقام ابودی واقعہ شہر چچین لیے اور شغل نوپ سے اڑا نیکا چند روز تک سپاہیان ہر جماعت نے جو گرفتار ہو کر آتے تھے جاری رکھوایا اب حکام کی یہ صلاح قرار پائی کہ ملک کی اطمینان اور تسلی سبقت کہ کوئی سر نہ اٹھاوے اور نہ خوف زدہ ہو کر صدر کسی بدانتظامی کا ہونچہ بکشدگان کے دلسین کہی کہی رحم واسطے سپاہ ہندوستانی کے آتا تھا کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ کیو جمبٹ کے ہتھیار چھین گئے تھے اور ایک بہاگ گبی تھی اور اسکے سپاہی مارے بھی گئے تھے اور اکثر آپ گرفتار ہو کر آتے تھے اور توپ سے اڑائے جاتے تھے مگر تاہم حکام نے جو تجویز نیٹی بہرتی کرنے کی کی اور اون ہی بکشدون میں سے ملازم رکھے تو وہ خیال رحم اب اونکے دل سے بالکل جاتا رہا اب ایک جمبٹ تو سکھ اور پٹھانوں کی اوس فوج میں سے بہرتی ہوئی جسکے ہتھیار چھین گئے تھے اور ایک جمبٹ پٹھان پیدل کی نو بہرتی ہوئی اور ایک رسالہ پٹھان سواروں کا ملازم رکھا گیا اس تہہ سے سب پٹھان جانبدار سرکار ہو گئے اور جو پٹھان اولوا فزم تھے اونکے نو کہہ ہو جانے سے ملک میں بھی کچھ بدانتظامی نہ ہوئی یہاں تک کہ قوم افریدی جو ہمیشہ ملک میں فساد کرکے تھے اب سب سے فساد انگیزی کے نجد مت صاحب کشن بہادر حاضر ہو کر جو خواست خدمت سرکار کی کرتے تھے سو اے ان تمہارے نیک کے اور ایک امر ایسا ان تدابیر سے وقوع میں آیا

جو قابل جان نے اور یاد رکھنے کے ہے وہ یہ ہے کہ سیاہ کو اب بالکل ناامیدی ہوئی اور انہوں نے دیکھا کہ وہ لوگ جو اگر
اونکی مدد قتل انگیزان اور بلوہ پردازی میں نکتے تھے تاہم اونکے کچھ درپے آزار پہنچتے اب وہ ملازم سرکار ہو کر اونکے دشمن بن
ہو گئی اور اونکو نہایت افسوس اس امر کا ہوا کہ چند روز پیشتر جبکہ سرکریٹیکے واسطے انہوں نے مدد سے کار کی تھی اور سرکار
کی جانب سے اڑے تھے اب وہ وہی سرکار کی جانب دار ہو کر اونکے خلاف اپنی تیغ و تفلک کام میں لاتے ہیں اور ملک میں
ایسا انتظام رکھتے ہیں کہ جس سے اونکی بلوہ پردازی نہیں ہو سکتی اور نہ ملک میں کچھ خرابی واقع ہو سکتی ہے یہ خیال کہ
اور دیکھ کر کہ سارا ملک اونکا دشمن ہے اور گماٹ اور راستے سب بند و بست سرکاری میں ہیں اور وہ خود اونکو گونے
قبضے میں ہیں جنگی قتل اور خرابی کا اونکے دل میں ارادہ تھا وہ سب ضرور پیش بجان درویش کر کے خاموش بیٹھ رہے
اور پھر بھی سر نہ اٹھایا کیونکہ اور سب امور تو اب اونکے اسکان سے باہر ہو گئے تھے مگر فرار ہونا بھی ضلع پشاور میں غیر ممکن
تھا کیونکہ سب کوئی تو اونکے دشمن تھے اور راستہ انگ قبضہ سرکار میں تھا اور دریا بھی قہار درمیان میں تھا غرض ایسے
ایسے خیالات سے وہ پھر آمادہ کسی فساد کے نہ ہوئے

دنیا پور

اس مقام میں ۷ اور ۸ اور ۹ رجٹ ہندوستانی مقیم تھیں

تاریخ ۲۵ مارچ ۱۸۵۷ء جولائی جنرل لوڈ صاحب کمانڈنگ نے یہ تجویز کی کہ ٹوپی ہائے بندوق جو سیکڑین میں متصل لین فوج
ہندوستانی ہیں اوٹھوا کر لین گورہ میں احتیاطاً اور حفاظتاً رکھی جاوےں بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح ۱۰ رجٹ شاہی
اور توپخانہ زیر حکم کرنل ہولیش صاحب کے میدان گریڈ سکور پر بطیار ہو کر آئے کہ بوقت ضرورت لین فوج ہندوستانی یہ
حملہ آور ہوں بعد ازیں دو چکرہ ہمراہ ایک صاحب افسر کے گئے اور ٹوپیاں بار کر کے لے آئے توڑنے فاصلے پر
یہ چکرے پونہچے ہوئے کہ ایک شور لین ہندوستانی میں سے اوٹھا اور دیکھا کہ ایک سپاہی ۷ رجٹ نے اپنی بندوق پہرائی اور
چلا یا کہ صاحب کو مارو اور ٹوپیاں نہ لیجانے دو ایک پیغام لین سے اس مضمون کا اس مقام پر بھیجا گیا جہاں فوج گورہ تھی کہ
توپن اور ۱۰ رجٹ شاہی آجاوے مگر اس حکم کی فوراً اسطور پر ترسیم ہوئی کہ فوج مذکور اپنے مقام پر بطیار رہے کیونکہ سپاہی
توپن کے لیجانے میں زیادہ مصراور آمادہ نہ ہوئے سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اب جاوےں مگر جو وقت حکم ہو فوراً میدان میں حاضر ہوں
قریب ایک یا دو بجے بعد دوپہر کے دو آواز بندوق کی ہتیاں گورہ سے ہوئیں اور چونکہ یہ قرار دیا تھا کہ باجمالی فساد یہاں آواز کی بجائے
اس واسطے توپن اور ۱۰ رجٹ مذکور بطیار ہو کر میدان میں آئیں رجٹ مذکور پانچ منٹ میں بعد آواز بندوق کے میدان میں موجود
تھی دو کپنی ۷ ۳ رجٹ کی بطور سکڑش یعنی جنگ نشتر آگے بڑھیں اور اونکے پیچھے توپخانہ اور ۱۰ رجٹ بھی روانہ ہوئیں یہ فوج
بجانب لین ہندوستانی روان ہوئی اور جب سپاہیوں نے دیکھا کہ فوج گورہ آتی ہے اور انفییلڈ ریفیل کی گولیاں مٹی کی
دیکھیں فوراً برائے حفاظت جان فرار ہوئے اب توپ کی گولی اونکے اوپر چلے مگر اثر اونکا کم ہوا کیونکہ سپاہ مذکور بہت جلد
بھاگتی تھی اب فوج آگے بڑھی اور لین ہندوستانی اور بہت سا بازار داؤد پور طراک بوقت نواخت سات گھنٹہ شام اپنی
چاؤنی میں واپس آئے اس وقت سے شنبہ صبح تک چھوٹا پلاٹہ ہوا جو جہاز دغا کی گماٹ پر تھا اونسے بڑا کام کیا

یعنی پانچ کشتیاں جنہیں سپاہی مفور ہرے ہوئے تھے غرقاب کر دیں اور جنرل لوڈ صاحب تمام روز جہاز پر رہے
چار کپنی ۲۵ رجٹ ہندوستانی کی حدود سرے کنارہ دیار نہیں اونہوں نے بھی سرکشی اختیار کی اور شامل فساد
ہو گئیں معسدرین چہ سوہندوق اپنی چوڑ کر بہاگ گئے تھے اور انکی زمین میں سے انبار کو لید نکالا جو سوہندوق کے مطابق معلوم
نہوئی تھیں بلکہ کچھ چوٹی تھیں اور اونسے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ڈھلی ہوئی نہ تھیں بلکہ کوٹ کر بنی تھیں اور بہت بولنگیں باروت کی
دستیاب ہوئیں

سجائے اسکے کہ اس وقت جو وقت وہ خوف زدہ ہو کر بہاگ گئے تھے اونکا تعاقب ہوتا تین دن تک کچھ تارک اونکا
نہوا اور اس عرصے میں معسدرین نے بہت کچھ ایذا رسانی وغیرہ کرنی مقامات آکرہ اور ٹنڈہ وغیرہ جو قریب تھے اور غیر معسدرین
سے باعث سستے اور تالیاتی حاکم اعلیٰ مقام نہ کوڑ کے بڑا صدر پونجا بعد از تین روز کے ایک جامعہ مشتمل اور ۱۰
گورہ ۳ اور اسی قدر ۱۰ رجٹ شاہی کے اور ۵ سکھ سواری جہاز دغانی مقام قریب ترمین مقام آکرہ کو جو قریب ۱۰ میل
کے براہ خشکی واقع تھا بھیجے گئے اور بد نصیبی غریب گورہ ہاے اور رجٹ کی اسطرح پر بیان کی گئی ہے

گورہ جہاز سے اونسے اور اونکو حکم ہوا کہ آگے کو کوچ کریں چونکہ روشنی ماہتاب کی باقی تھی اونہوں نے کوچ کیا اور گیارہ بجے
تک چلے بعد ازین ماہتاب غروب ہو گیا اور اب اونکو مقام کرنا تھا مگر سچاے مقام کہ نیلے صاحب کا ٹنگ نے باصر ارقام
اونکو آگے بڑایا حالانکہ کوئی ملک سے واقف نہ تھا اور دشمن قومی کا مقابلہ درپیش تھا اور سپاہی ماندے ہو گئے تھے اور
گرسنہ بھی تھے اور آگے جانے سے ناراض بھی تھے پس ایسی حالت میں اونسے کیا ہو سکتا تھا آخر کار یہ ہوا کہ وہ ایک
جھل میں جا پڑے اور وہاں قریب دو ہزار معسدر جمع تھے کچھ اونہیں سپاہی تھے اور کچھ کورسین کے آدمی تھے جو ایک قومی
زمیندار اس نواح میں تھا جو وقت یہ مقام نہ کوڑ میں پونچے معسدرین نے ایک باڑہ ماری جس سے بہت آدمی مارے گئے
اور باقی ماندہ منتشر ہو کر بہاگ نکلے اور ایسے منتشر ہو گئے تھے کہ ایک دوسرے سے تابصیح پہن نہ ملا صاحب کا ٹنگ عینی
کیاں دنیا صاحب اول ہی باڑہ میں مارے گئے تھے معسدرین نے ہماری سپاہ پر تمام شب گولہ رانی کی اور اونسے بھی
کچھ کچھ جواب ہوتا گیا لیکن صبح کو ہماری سپاہ باقی ماندہ سب پیچھے ہٹ آئی تحقیقات سے مجھے معلوم ہوا کہ اگر سپاہیوں کا
حکم نہ مانتی تو برعکس اسکے ہوتا اور اس میں ہر ایک منتقم کا فائدہ بھی تصور تھا اس نہنگاے میں ہمارے آدمی بہت مارے گئے
چار افسر اور ۶۰ سپاہی ۱۰ رجٹ کے کام آئے اور سیکور خیم بھی نہ آیا

تمام سپاہ معسدرین نے اونکا تعاقب تا بنا کہ کیا جسمیں بہت سے ڈوب گئے کیونکہ اونکو تیرنا بھی نہ آتا تھا ہندوستانی
افسر اپنے اکھوٹے گردے تین اونہیں کے مارے گئے اونہیں کئی آدمی بوردی رائفل نظر آئے اونکے پاس
سامان جنگ نہوگا کیونکہ اونہوں نے بوتام اور پتھر بہر کر چوڑے تھے اونکے پاس چوٹی توپیں تھیں کہتے ہیں کہ آج
دوران معسدرین کے اونکے شامل ہو گیا تھا انہوں نے کہ ایک آدمی کے باعث اشنا نقصان جان ہوا اسکا تصور ہی دل کو
پادہ پادہ کرتا ہے اور اگر وہ شخص اب زندہ ہوئے تو ادھلی نسبت کچھ اور بھی تحریر ہوتا

تباریخ یکم ستمبر اس مقام کی اہمیت میں باعث شورش کو بیان کردہ فوج کے غلغل واقع ہوا اور سب اس تھخل کا بہتہ معلوم ہوتا ہے کہ سابق میں ایک مرتبہ ایک گاؤں میں جو متصل اس مقام کے ہے چھپنا دہوا تھا اور اوس میں خونریزی بھی ہوئی تھی اور مجرم گرفتار ہو گیا اور بعد تحقیقات نسبت ہر ایک کے حکم قید میں یا مختلفہ کا صادر ہوا تھا مجرموں میں ایک شخص تباریخ تھا کہ اوسکی تعظیم پنجاب مذہب ہر ایک کو ہے کرتا تھا اور اسی لحاظ سے باشندگان ملک نے درخواست اوسکی رہائی کے واسطے کی اور اوسکی درخواست منظور بھی ہو گئی تھی پنجاب اسکے اوکو جرأت پیدا ہوئی اور گاؤں لاون نے ایک دوسری درخواست اس مضمون کی گذرائی کہ جتنے مجرم مقدمہ مذکورہ میں گرفتار ہوئے تھے وہ سب رہا ہو جاویں یہ درخواست اوسکی نام منظور ہوئی اسپر اونیوں نے دیکھا یا تھا کہ اگر یہ حکم قید جاری رہا تو ہم کوہ مری کو لوٹ لینگے

تباریخ مذکورہ بالا ایک برقدار حاکم خان نامے نے جو لارنس صاحب کی سیم کے پاس رہتا تھا زبانی اپنی سالی یعنی ہمشیرہ زن کے جو منکوہ سرغنہ معندین کی تھی یہ سنا کہ آج شب کو ایک بڑا گروہ مقامات خاشک اور روات اور دو تار اور گاؤں نوٹے جمع ہو کر کوہ مری پر تاخت لائینگے اور اوزکا ارادہ ہے کہ سب انگریز و کمو مار ڈالیں یہ سنکر برقدار مذکور نے قریب نوخت نوگنڈہ شب کے سیم صاحبہ موصوفہ کو خبر دی یہ سنکر بیٹی صاحبہ اسٹنٹ کشن نے پیر گو کہیوں کے انگریز و سب مقامات سکونت پر قائم کیے کہ اگر معندین تو خالی بن جاویں اور سیم صاحبہ نے کہا کہ معہ بچے کے یا تو لارنس صاحب کی کوٹھی میں جا کر ٹھہرے اور یا بارکوٹ میں جاویں کہ وہاں محافظت اوسکی ہوگی

قریب نوخت یک ونیم گنڈہ شب تمام شکوک اس باب میں دفعہ ہو گئے یعنی قریب ساڑھے آدھو کے یا زیادہ از جا مقام گلدانا اس مقام میں آئے اور اپنا کارفساد انگریزی اول نیگلے سے جو اوس جانب تھا شروع کیا اس نیگلے میں ہوسٹ صاحب متعلقہ پیمائش رہتا تھا ان صاحب کو مشکل موقع فرار ہونیکا مدد سیم صاحبہ اور بچے کے ملاحضوت معندین اوسکے حاطے میں آئے اونیوں نے ٹوٹنا شروع کیا اور جو اوسکے نزدیک شئی قیمتی تھی اوسکوٹے لیا اور باقی کو خراب اور ضائع کیا معندین نے صاحب کا گھوڑا بھی لے لیا گو یہ گھوڑا پیر ایک گاؤں سے جسکو سرکار نے جلا دیا دستیاب ہو گیا تھا بعد ازیں وہ آپ کپتان روشن صاحب کے نیگلے پر آئے مگر بیان اونیوں نے خوب فراق کیا کیونکہ کپتان صاحب کے پاس کوہی راگنٹر فوکر تھے اونیوں نے تین مرتبہ معندین کو مار کر نکال دیا آخر کار معندین یہاں سے بھاگے اور دو آدمی اوسکے مقتول ہوئے بوقت صبح دوم دیکھا کہ معندین مقام گلدانا میں بکثرت جمع ہیں اور معلوم ہوتا تھا کہ شاید پیر اس مقام پر کوشش کریں یہ حال دیکھ کر سیم صاحبہ کو صلاح پر دی گئی کہ معہ بچے کے یا تو بارکون میں چلی جاویں اور یا تھارن صاحب کی کوٹھی میں رہیں اس پر معندین پھر نہ آئے

درمیان ہنگامہ شب گذشتہ کے چند ملازمین کرنل سپارک صاحب کے یعنی چند جہانے اور چوکیدار بھی لوٹنے مکان میں شامل تھے دو جہانے اور چوکیدار گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات وثبوت جرم کو رت مارشل سے حکم مار دیا کہ نسبت اوسکے صادر ہوا جب انکو قصاص کے واسطے لیجاتے تھے تو چوکیدار کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور پھر چھپ گیا حال اوسکا سماعت میں نہ آیا مگر دونو جہانے کو قتل کیا بوقت شہر معندین خفیہ ہمارے اوتیسے اور چھپنا

اسباب انگڑونکا تھا لوٹ لیگیے اوسکی حفاظت کم تھی بلکہ بالکل نہ تھی کیونکہ انگڑو کا سرکار پر اور مقامات میں تعینات قریب چار بجے شام کے ایک کمپنی اسواسطے جمع ہوئی کہ جو شخص کا رنگ کیا چاہے اور سپاہی پیشہ نہوا اوسکا نام درج کر دیا جاوے اور اس نام کے واسطے ۴۴ صاحبوں نے درخواست کی انکے کمانڈنٹ کپتان جونسٹن صاحب متعلقہ پیمائش رہنمو مقرر ہوئے

صبح جمعرات کی بغیر کی طرح کے فساد کے گزری مگر معسین نے راستے آندرفت کے روک لیے کہ ریدو غنیمت اس مقام میں نہ آوے قریب دس بجے دن کے تجویز ہوئی کہ ایک گروہ جا کر معسین کو راستے پر سے ہٹا دیں اس میں قریب تیس انگریز اور ایک جماعت کو ہی رائگڑونکی اور ایک گروہ برقدان پوس اور وہ لوگ تھے جنہوں نے واسطے کار جنگ کے اپنے نام جسٹریمن لکھوائے تھے یہ سب جمع ہو کر گئے اور ایک مقام پر دس کوہ میں اونسے مقابلہ ہوا معسین نے ایک بار ماری اوس سے ملو صاحب کے جتنا نام جسٹریمن درج تھا ایک زخم بیر پر آیا تھے جو اوپر سے بارہ ماری تو کسی سبب نامعلوم ہے کیونکہ ایک گولی بھی نہ لگی کیونکہ نہ کوئی معسین میں سے گرا اور نہ کوئی زخمی معلوم ہوا اور چند فاصلہ مابین قریب پستیا نسی گز کے تھا تاہم وہ لوگ بہاگ گئے اور پہاڑ کے اوپر ایسے جلدی چڑھ گئے کہ پہر گولی کے شے سے باہر ہو گئے صرف ایک یا دو آدمی اونہیں سے چڑھتے ہوئے گر پڑے باقی سب بزودی تمام باہر گولی کی مار سے ہو گئے گروہ انگڑو کا جو ہمراہ تھا وہ تو اسی جگہ مقیم رہا اور رائگڑو اور پوس والے گماشیونہیں اور تر گئے کہ دیہات کو ہی کو بر باد کریں اور جسٹری والے انگڑو بطور فوج ملک متصل گروہ اول کے رہے کہ بہ وقت ضرورت مدد کو جلدی ہو پھر پنجابوے دس یا بارہ گانوں میں جلا دیے مگر انہوں نے کہ ہماری جماعت قلیل تھی درندہ انگڑو کی زراعت بھی تباہ کر دیتے اور انکے مویشی چھین لیتے ان گانوں میں کسینے مقابلہ ہوا انکیا بلکہ تمام گانوں میں خالی پایا کوئی باشندہ اونہیں موجود نہ تھا یہاں سے چڑھائی کوہ مری کی نہایت سخت تھی اور آدمیوں نے وقت مارجت قریب پنج بجے شام کے یہ کہا کہ مدت سے ایسا سخت اور مشکل کام ہونے نہیں کیا تھا جبوقت نیچے گھاٹی میں گانوں جلتے تھے اوسوقت شنائی سامنے کے پہاڑ پر بجتی تھی اور آدمی بکثرت جمع ہونے لگے یہ دیکھ کر احتمال تھا کہ شب کو اس مقام پر پہر حملہ ہوگا اسی خیال سے مضبوط پہر جو حاجی مقرر ہوئے تھے مگر اس شب کو کچھ نہوا اور شب تار مابین دامان گذر گئی درمیان شب کے تھارنٹن صاحب کبشتر موخند سپاہ پولس و سکمان نو ملازم مقام راول پنڈی سے اس جگہ وار د ہوئے

بباعث ہوشیار ہو جانے سب ساکنین کے اور تدارک بر انداز معسین کے پہر بیان کچھ واقعہ حادث ہوا

امرت

تاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۰۱ء صبح یہاں احتمال گذرا کہ معسین مابین یہاں آتے ہیں اسواسطے ۹۰ رجٹ ہندوستانی کی پیشہ ہوئی اور کپتان ویدی صاحب کے توپخانے کو حکم ہوا کہ اپنا کام قلعہ میں کریں اور رجٹ کو حکم ہوا کہ کمپنی کمپنی جدا ہو کر بطور پہر گروہ شہر کے قائم ہوں اور ہر ایک کمپنی کے ساتھ ایک افتر انگڑو تعینات ہوا سپاہی خوشی اپنے اپنے کام پر رہے

روز دوم صبح ایک کمیٹی تین ممبروں کی اور ایک مستند ہندوستانی افسر کی مقرر ہوئی جسے کارٹوس اور کسے ساسنے کو لے گئے اور سپاہ کو یقین ہوا کہ یہ وہی کارٹوس ہیں جو وہ سالہا سال سے کاٹتے ہیں عرصہ پندرہ روز سے اکثر فقیر گرد لین ہائے سپاہ کے پہرتے ہوئے نظر آتے تھے

سیم صاحبوں نے مکان کر نیل صاحب اور قلعے میں جا کر پناہ لی اور تاریخ ۵۔ وقت صبح ایک گروہ ۸۰ حبش شاہی کا کہ قلعے میں داخل ہوا اور کپتان ہڈ برنڈ صاحب جو موہ تو پناہ کے بمقام جلد ہر جاتے تھے اور کو بھی اسی مقام میں رکھ لیا تاکہ بروقت ضرورت اور کسے تو پناہ سے بھی کام لیا جاوے مگر اسکی حاجت پھر نہ پڑی اور شہر میں سب طرح امن رہا

راول پنڈی

اول ہی جب خبر ہندو میرٹھ اور دہلی وغیرہ کی یہاں ہوئی تھی اس وقت سے تدابیر ان دفاع فساد کی ہوتی تھیں تاکہ اس مقام پر بھی ویسا ہی نہ ہووے اور کوئی امر شبہ و مشکوک جس سے نوگو نکو اندیشہ پیدا ہوتا تاریخ ۴۔ جون وقت ۱۰۔ پہر وقوع میں نہیں آیا مگر اوس روز سب کے دل نہیں ایک اندیشہ پیدا ہوا اور ویسا ہی حال یہاں بھی ہوا جیسا مقام کوہ شملہ پہ ہوا تھا ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اس روز ہر ایک کے چہرے سے اندیشہ اور شک اور خوف ہو رہا تھا کسیکو اطلاع تحریری اور کسیکو دہانی کی گئی کہ آج شب کو فساد ہونے والا ہے اس واسطے تو پناہ میں حکم کیا کہ اپنی بتیان توپ کی روشن کہیں مگر تیز روشنی نہ ہو اور جو قلیل فوج گورہ موجود تھی اسکو حکم ہوا کہ شب کو مسلح سووین اور سب سپاہ پوس بھی یہی حکم جاری ہوا افسروں کے نام حکم کیا کہ وہ شب کو اپنی سپاہ کے پاس رہیں اور فوراً وقت اطلاع طیارہ اور آمادہ ہو جائیں ہرہ والوں اور سپاہ گشت کر نیوالی کو حکم ہوشیاری کا دیا گیا ایسی ایسی تدابیر حکام سے اس مقام پر نہرو دی و احتیاط عمل میں آئیں ایک پہر مگر جاگھر جے واسطے تجویز ہوا اعلان حکم تھا کہ سیم لوگ مع دیگر متعلقین اور کسے بروقت ضرورت پناہ گیر ہوں اور لین بارک بھی اور کسے واسطے جائے پناہ تجویز ہوئی تھی رات کی توپ بجے تک بلکہ قریب تین گھنٹہ بعد از ان تک یہہ تردد اور ناامیدی ہر ایک کے لبشہ سے نمودار تھی اور یہی حال بار کو نہیں اور گر جاگھر میں تھا بہشتناے چند صاحبوں کے اور سب نے اپنے اپنے مکانات چوڑ دیے تھے میں تباسف بیان کرتا ہوں کہ صرف سیم لوگ اور بچے ہی پناہ گیر نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ صاحب لوگ جو علاقہ قجات جلیلہ اور عظیمہ رکھتے تھے اور جنگو لازم تھا کہ اپنے مقاموں پر قائم رہتے اور اگر انکو چوڑتے تو بعد از چوڑنے اور سب لوگوں کے ترک کرتے وہ ہی اول ہلاک گئے مگر شکر خدا کہ اس شب کو کچھ فساد نہ ہوا گو اس سے اندیشہ سپاہ کے دل میں ہوا مگر کچھ ظاہر نہ تھا بلکہ تاریخ ۱۳۔ جون جب اونسے احوال سپاہ بار کپور کو لایا تو انہوں نے نہایت تاسف کیا اور کئی کہیں ۵۰۔ حبش ہندوستانی نے متفق لفظ یہ کہا کہ ہمکو معندین ہوتی مردان کی مقابلہ پر سچیدو ہم انکو خوب سنا اور کئی سرکشی کی دینگے مگر یہاں القصہ وز دوم اندیشہ نہ کورہ بالا کو وقت صبح اندیشہ شب گذر گیا اور ملازمین صاحبان پناہ گیر کے اپنے اپنے آفاقی چوڑے کپڑوں کے بدلنے کے واسطے لیجاتے تھے

سبب اس اندیشہ بھیجا کا اسطرح پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک سپاہی ۵۰۔ حبش ہندوستانی کا فخر یہ یہ کہتا تھا کہ میرے پاس اب بھی دس گولیاں اور سامان باقی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو اب کام میں آدینگے یہ خبر جب حکام تک پہنچی تو بھی

بعد ازاں اندیشہ فساد کی کرنیل باگسٹو صاحب افسر کمانڈنگ اور میجر مس صاحب دونوں نے اپنی سپاہ میں بے ہتھیار ہو کر سونا اختیار کیا تاکہ سپاہ کو یقین ہو کہ اعتبار اس وجہ افسر فوجی دلیں ہے مگر یہ اعتبار رفتہ رفتہ منسوخ ہو گیا یعنی بتاریخ ۷ ماہ جولائی یہ مناسبت متصور ہوا کہ سپاہ کو ہتھیار ملے جابین اس واسطے سپاہی پرپٹ ۱۲ رجمنٹ پر جمع کیے گئے اور حکم حوالہ کر دیا اسلحہ کمانڈ کیا اس وقت سپاہ گورہ یعنی ہم کینیاں ۲۲ رجمنٹ شاہی کی تو سانی جانی گئی تھیں اور تین ضرب توپ تو پانچانہ اسی کو وسط میں رکھی گئیں یہ سب بندوبست جب ہوا تو ساہ ہندوستانی حکم سن کر فوراً ہلک گئی اور تو پانچانہ کی اور سپاہ گورہ نے چلتے ہوئے ایک باڑہ بطور تواضع اپنی بند و قون اور توپوں اور فوج کی تشکیک کی مغرب میں اپنی لین کی جانب گئی اور وہاں گرفتار ہو کر انہوں نے تمام اسلحہ سپرد سکر کر دئی اس ننگا میں صرف کپتان پامر صاحب متعلقہ پولس کو کلائی یعنی ساعد دست پر بوقت تعاقب چند سپاہ جو ارادہ فرار کار کستی تھی ایک جمع آیا اور سیکو ایچ بھی نہ آئی تھی

پونا

بتاریخ ۷ ماہ ستمبر دو اشتہار زبان مرہٹہ شہر میں سے دستاب ہوئے یہ اشتہار ناما صاحب پھور والے نے بدین مضمون جاری کیے تھے کہ سب رعایاے پونا انگریزوں کو مار ڈالیں بلکہ حتی الامکان گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کو بھی قتل کریں اور جو ایسا کریگا اوسکو انعام تقبیل خیل دیگا یعنی جو گورنر جنرل کو مارے اوسکو پانچ ہزار روپیہ دیگا مگر بدانت راقم بہ روپیہ بہت تھوڑا تجویز ہوا تھا غرض کہ اسی خیل سے سب انگریزوں کے قتل کے واسطے ایک رقم تجویز ہوئی تھی یعنی حسب رتبہ کم ہوتے جاتے تھے حتیٰ کہ بابت قتل ج اور مجسٹریٹ کے پانچ روپیہ لکھا تھا اور کم سے کم رقم انعام کی سو روپیہ تک تھی اشتہار میں یہ بھی درج تھا کہ ناما صاحب ہمراہ فوج کثیر تھی وغیرہ لیکن ملک پیشوا کو آنے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ جب تک وہ ہفت نام آئندہ پونچھیں جو مقام سولہ میل کے فاصلے پر پونا سے واقع ہے اس وقت تک شہر پونا فرنگیوں سے خالی ہو جاوے مگر ایسا مشیت یزدی میں تھا

شکار پور

بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر وقت شب قریب چودہ یا سولہ گولندازوں نے توپیں لیکر بجانب میدان پرپٹ لگا دیں اور کوشش کی کہ فساد عام کے عمل میں لائے ان لوگوں پر با قیادہ سپاہ کمپنی گولندازان جو مفسد نہ تھے اور سپاہ پولس جو حکم کپتان مینگری صاحب اور ایک دستہ ۱۶ رجمنٹ ہندوستانی حملہ آور ہوئے کپتان صاحب نے چند سپاہی پولس کو تو پانچانہ کی پشت سے رو برو چڑھا دیا اور اس طرح توپوں کو بند کر کے چھین لیا اور مفسد ہالک نکلے بن آدمی مفسدین کے مقتول با عروج شید ہو کر میدان میں پڑے رہے یہ ہنگامہ قریب دو گھنٹے کے عرصے میں ختم ہو گیا مگر اس عرصے میں ایسی تاریکی نہ تھی کہ سیکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کتنے سپاہی مفسد تھے اور کہاں کہاں تھے

جلپگوری

بتاریخ ۱۱ ماہ اگست تین سپاہی ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی نے یہ ارادہ کیا کہ سب انگریزوں کو مار ڈالیں با خود مر رہیں

ادنی اپنی کمپنی والوں نے دو کو تو فوراً گرفتار کر لیا اور تیسرے نے مقام کوارٹر گارڈ میں جا کر بندوبست طیارہ کر رکھی اور کہہ کر جو میر نے پاس آئیگا ارادہ کر لیا اوسکو میں مار ڈالو گا حوالدار میر نے اپنے سپاہی ساتھ لیکہ مقام مذکور کا رخ کر لیا بعد از عرصہ قلیل کے سپاہی مذکور جو قوم کا رہیں تہا شمشیر علم کر کے اور سپتول طیارہ بر کر باہر آیا اور سپاہ کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ اپنے فرنگی افسر کو مار ڈالو اور دوسرے کے واسطے ڈالو حوالدار میر نے حکم دیا کہ ہتھیار رکھو مگر اوسنے نہ مانا تب تین سپاہ کوارٹر گارڈ مذکورہ بالائے اوسکو گولی سے مار دیا لاش معصومہ مذکور کی گو قوم کا رہیں تہا مگر ہتھوں کے ہاتھ سے اوسکو مار کر دریائے تیتامین پہلو دے گئے

مراد آباد

شروع معصومہ میں ۲۹ رحبت ہندوستانی مقیم مراد آباد نے بھی ہنگامہ شروع کیا تھا اور قیدیوں کو جہان سے رہا کیا تھا مگر بعد از ان پشیمان ہو کر دوبارہ عہد و پیمان کیے اور مدت تک خیر خواہی سرکار میں راسخ دم اور ثابت قدم رہے ہر چند معصومین نے جو اس شہر کی طرف سے گذرے چند بار ترغیب اور طعنہ زنی کی مگر یہ جادہ راستی سے منحرف نہ ہوئے ایک صاحب مقیم مراد آباد بتا رہے ۱۸ ماہ ٹی اسطرح تحریر فرماتے ہیں بتاریخ ۱۸ ماہ ٹی چکو خیر پونجی کہ ایک ٹری جماعت ۲۰ رحبت کی جس نے مقام سرپٹ معصومہ پر پا کیا تھا موصوفان جنگ و خانہ ایک جنگل میں جو بجانب چپ دریائے گورگن کے اور قریب پانچ میل مقام نہاسے واقع ہے فروکش ہیں رات اندھیری تھی اور شب کے قریب گیارہ بجے تھے کہ ایک فوج مشعل اور پرشیں سوار اور ایک کمپنی ۲۹ رحبت کے جمع ہو کر اوسکے مقابلہ کو چلی اور ڈاکٹر صاحب چند سوار لیکر اسکے پہلے چلے کہ جا کر پل دریائے مذکور کا قبضہ کریں اور جب سب بند و بست مناسب ہو چکا تو فوج مذکور ٹی بالالبرگر دگی صاحب پنج اور صاحب مجیٹ اور دو اور افسروں کے اون پر تاخت لائے اور اوسکے پرہ والوں کو مغلوب کر کے ایک کو تہ تیغ کیا اور باقی معصومین کا یہ حال کیا کہ اوسکے گھوڑے اور ہتھیار چھین لیے اور کٹہ آدمیوں کو گرفتار کیا سوائے اسکے دس ہزار روپیہ نقد بھی معصومین کا اسکے ہاتھ لگا اور باقی معصومہ ہاگ گئے کیونکہ باعث تاریکی شب کے دوست دشمن سے شناخت نہ ہوتا تھا مگر بروقت سر ہونے بتا دین کے جبکہ سقلہ سے البتہ کچھ نظر آتا تھا صورت آدمی کی نظر آتی تھی بروز دوم وقت صبح چند سپاہی معصومہ لیرا لیں ہندوستانی میں آئے اونہیں سے ایک کو تو سپاہی ۲۹ رحبت نے گولی سے مار دیا اور باقی گرفتار ہو کر جہان نامین مقید ہوئے جو شخص کہ معصومین میں سے لین میں مارا گیا تھا وہ ایک حوالدار تھا اور اوسکا کوئی رشتہ دار اس رحبت ۲۹ میں تھا اس رشتہ دار نے بلکہ قریب سو سپاہیوں کے جو اوسکے دوست تھے جمع کیا اور انکو ترغیب معصومہ پر داز دیا انکو جہان نامین لے گیا وہاں سپاہیان ۳۰ رحبت کو جو قیدی ہوئے تھے رہائی دی اور اوسکے ساتھ چند تنو قیدی اور آزاد ہوئے باقی سپاہ رحبت ۲۹ نے جب یہ حال سنا وہ طیار ہو کر آئی اور درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو ہم سب کو گرفتار کر کے پہلے آویں اور حکم پاکر وہ جنگلوں میں گئے اور ۵۰ آدمی کو گرفتار کر لائے بعد ازین اور رحبت آدمی گرفتار ہوئے اور اکثر خود بھی حاضر ہو گئے یہ حکمت چند سپاہیوں کی دیکھ کر باقی ماندہ رحبت بہت تادم اور پشیمان ہوئی اور کوئی موقع اونہوں سے دوبارہ ثابت کرنے خیر خواہی اور اعتبار کا انکو ملا فرو گذاشت نکیا بتاریخ ۱۲ خبر آئی کہ ایک محبت کشیر

خازنوں کی رام پور سے آکر بلیب رام گنگا دوسری جانب شہر کے فروکش ہوئے ہیں اور ان کے پیغام وغیرہ ایک مولوی اور برہمن شہر کے ساتھ لگ رہے ہیں صاحب چچ یہ خبر سنکر دوحمدہ دارو کو اور خیر سوار اور سپاہیان ۲۹ رجٹ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور معسندین پر حملہ آور ہو کر ان کو منتشر کر دیا اور ایک سپاہی نے ایک صاحب کے شکے نام کا اول حرف ڈبلیو ہے اس طرح جان بچائی کہ ایک معسند نے اپنا بشیر بیکہ یعنی قراہین اون پر چترائی تھی اور مارنے ہی کو تھا کہ اس سپاہی نے دوڑ کر معسند کو گرو گرتاڑ کیا اور سر غنہ اس جماعت معسندین کا بوقت شب سپاہ پوش کے ہاتھ سے مارا گیا تھا تاریخ ۲۳ روضہ شنبہ یہ خبر آئی کہ دو کپنیان سفر دنیا کی مقام روڑ کی سے بگڑ کر اور سامان جنگ اور بہت سامان لوٹ کا لیکر قریب اس مقام کے آگئیں ہیں بلا توقف دو توپز اور دو کپنیان ۲۹ رجٹ کی اور ساتھ سوار طیار ہوئے معسندین نے جب خبر طیاری اس فرج کی سنی وہ سب بزودی گنگا پار ہو کر ترائی میں بہاگ گئے مگر ہمارے جنت مجڈیٹ صاحب نے چار سوار سے جا کر ان کو ایک باغ انہ میں جا لیا اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہے جب تک یہ فرج بھی وہاں جا پونجی اور ہونچکا ان کے ہتھیار چھین لیے بلکہ اکثر سپاہیوں کا مال و ہبایا بھی لے لیا اور ان کا تعاقب تباہ ترائی کیا بعد ازیں ۲۹ رجٹ کے سپاہی ایسے معتبر ہو گئے تھے کہ وہ اکثر رفع فساد کے واسطے دیہات ضلع میں بھی بھیجے گئے اور انہوں نے خدمت بھی جیسے سپاہیوں کو اور خیر خواہوں کو چاہیے بخوشی تمام کی اگر یہ لوگ آئندہ بھی ایسی ہی خدمت کرتے اور اس طرح خیر خواہ سرکار رہتے تو ان کی بڑی نیکنامی بسر کار گورنمنٹ لکھی جاتی اور وہ مورد توجہ سرکار ہوتے یہ موقع جو بخلان سپاہیان ۲۰ رجٹ اور سفر دنیا کے حاصل ہوئی ہیں ان کے سبب اب یہ ہوا کہ جو جماعت معسندین کی اپنے وطن کو جاتی تھی اور اس رستے ان کو جانا تھا وہ اب اس شہر کو بلکہ ضلع کو بجا کر جاتے تھے چونکہ ہم متصل شہر دہلی کے ہیں اس واسطے اکثر معسندین یہاں لین میں آکر سپاہ کو ترغیب دینے شہر بادشاہی یعنی شہر دہلی کی دیتے ہیں اور طمع دیتے ہیں کہ وہاں طلب ستخواہ زیادہ ملے گی فقط

یہ لائق سند ۲۹ رجٹ اپنے ہائیوں کو جو گرد و نواح میں تھے آمادہ سرکشی دیکھ کر اور یہ سن کر کہ مقام بریلی میں ایسا قتل اور خونریزی ہوئی کہ جس کا بیان نہیں اپنے جادہ راستی پر ذرہ سکے اور آخر کار تاریخ ۳ جون منحرف ہو گئے ہمارے پاس کوئی سلسلہ وار کیفیت اس واقعہ کی سوائے اسکے جو صاحب ملت شہر مقام مذکور نے تحریر کی ہے اور جو ذیل میں مندرج ہوتی ہے نہیں آئی

پوپل صاحب کو جو لفٹنٹ وارڈن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اکثر مسلمانان شہر نے مجروح کیا اور بعد ازیں صاحب موصوف کو معسندین نے پوپل صاحب اور دیگر گرا نیوں کے تاریخ ۳۰ گرتاڑ کیا اور وارڈن صاحب اور ان کی میم کو اسی روز قتل کیا عرصہ قلیل کے بعد معسندین نے پوپل صاحب اور دیگر معسندین کو کہا کہ اگر تم مذہب اسلام قبول کرو تو تمہاری جان بخشی ہوگی نا چار جب کوئی اور موقع جان بری کاڑنا اون سب نے مذہب اسلام اختیار کیا بعد ازیں ایک مکان میں ان سب کو بیکار کیا اور کچن صاحب مع عیال و اطفال کے اب تک شہر میں کسی مقام محفوظ میں پوشیدہ تھے اور اس طرح تاریخ ۱۵ مئی ۱۸۵۷ء کو جب فرج بریلی یہاں وار د ہوئی تو پوپل صاحب مع دیگر صاحبان دوبارہ گرتاڑ ہوئے اور کچن صاحب کا پتا بھی کسی مسلمان نے ان کو بتا دیا انہوں نے کچن صاحب اور ان کے لپس کلان اور کار بری صاحب

برادرزن کچن صاحب کو قتل کیا اور پوہیل صاحب اور ہل صاحب اور میک گار صاحب و دو رنگٹن صاحب کو ۱۸ جون کو دہلی لی گئے اور ان کے عیال اطفال مع عیال اطفال کچن صاحب کو جو سب لمان ہو گئے تھے سپر مجو خان کے جسکو مفسدین نے نواب مراد آباد قرار دیا تھا کیا نواب ام پور نے جسکے پاس اب بھٹل ہے ان سیم صاحب کو ہر طرح کی مدد دی اور ایک مضبوط گارواہ پر تعینات کیا کہ آئندہ اور کوئی اونکو دق نہ کرے اور پانچ روپیہ ماہواری ہر ایک متنفذ کو واسطے خوراک کی دیا سبب وہ بارام بسر کرتے ہیں اور ہمیشہ گوشش آواز ہیں کہ کہیں خبر مستح دہلی کی اور دوبارہ قائم ہونے سلطنت انگریزی کی سنیں تاریخ ۳ جون جب کانات سٹیجیون کے لوٹے گئے تھے اور بعد ازاں جلا دیے گئے تو میں بھی اپنا تمام اسباب اک خانہ میں چھوڑ کر ایک گاڑی میں جو متصل تھا ہمارا گیا تھا اور جب وہیں آیا تو ایک پرچہ کا غنہ بھی دفتر ڈاکخانہ میں باقی نہ تھا

ایک سیم صاحب جو شریک صیت زدگان مقام ہر اتھین اور قدرت پروردگار سے جان سلامت لیکن تہیں بنا حال ناراض و سخط تحریر کرتی ہیں

تاریخ ۳ ماہ جون اس مقام میں بلوہ شروع ہوا خزانہ سپر و سپاہیان ۲۹ جمبٹ ہندوستانی کی ہوا اور خزانہ جنگی سپاہ لوٹ لیا یہ حال دیکر سب صاحبان فسران ملکی بمقام میرٹھ روانہ ہوئے اور اسی روز وقت شام تمام امنان جنگی دس سپاہی بطور گارڈ ہمراہ لیکر بجانب مقام مینی مال روان ہوئے اور مقام مذکور میں سلامت پہنچ گئے اور سیم کو گوٹکو ہیاں سہیل کی حفاظت کے مرنیکو چھوڑ گئے رات کی رات بھی یہاں بسر کی اور ہیکو یہ یقین تھا کہ مفسدین گرام فرو فرامینت و خوش شروع نہ کریں مگر خلاف اسکی مفسدین نے روز دوم وقت صبح ہنگامہ گشت و خون گرم کرنا شروع کیا اور ہمارے قیام گاہ پر اگر میرے والد اور والدہ کو ہلاک کیا بعد ازاں ہل صاحب کو اور میک گوار صاحب کی سپر کلان کو اور دو رنگٹن صاحب کو قتل کیا بعد قتل کرنے ان پانچ صاحب اور سیم کو گون کے مفسدین سیم سب باقیانہ کو گرفتار کر کے اپنے کیمپ میں لے گئے اور وہاں ہیکو قید کیا ہم آٹھ روز تک قید رہے اور آٹھویں روز کی شام کو کچھ تدبیر کر کے ہم قیدین سے فراری ہوئے اور شہر میں اگر خفیہ تین دن تک رہے بروز چہارم مفسدین مقام بریلی ہیاں وارد ہوئے اور اذنہوں نے ہیکو دوبارہ قید کر کے ایک وقت شام مفسدین شہر میں گئے اور وہاں کچن صاحب کو اور ادوٹنکے سپر کو اور کاربری صاحب کو قتل کر کے کچن صاحب کی سیم کو معہ اونکے سات بچوں کے گرفتار کر کے ہیاں ہم قید تھے وہاں اونکو بھی مقید کیا اور ہم اس قید میں تین روز رہے بروز سوم وقت شام مجو خان نامی ایک مفسد نے جو شہر اور نہایت سنگدل تھا بخدمت جنرل بخت خان عرض کی کہ ہم لوگوں کا کب کرنا چاہیے اور یہ استدعا کی کہ جتنے انگریز ہیں اونکو جبرل صاحب اپنے پاس رکھیں اور جتنے سیم لوگ ہیں وہ اونکے دھند کے پاس ہیں اور مفسد مذکور اونکی خاطر داری اور خبر گیری میں کوتاہی نہیں کرے گا یہ درخواست اسکی منظور ہوئی اور ہم اس سنگدل خود غوار کے پنجہ میں پھنس گئے اور ہل صاحب اور میک گوار صاحب اور دو رنگٹن صاحب اور پوہل صاحب رجسٹ کو ساتھ رہے اس خود غوار کے پنجہ میں ہم سات دن نہایت تکلیف میں رہے دو رنگٹن صاحب کے چوٹے لڑکے دو اور بیمار ہوئے اور تیسرے روز مر گئے اس کے بعد میرے لڑکے نے بھی

جان بحق تسلیم کی بعد سات روز کے نواب رام پور نے ہماری مقیدی کی خبر سنی اور کچھ سپاہی ہمارے لینے کو بھیجے اور ہم سے اپنے پاس طلب کر لیا اور اسکے پاس ہم بہت آسائش سے رہے اور سنے ہم کو کچھ دوسرے بھی اخراج ضروری کیواسطے دیا اور آدھ میں چہرے میں پوشیدہ رکھا اور پانچ پہرے ہماری حفاظت کے واسطے تعینات کیے آخر کار صاحب کشن بہادر بریلی اور صاحب کشن بہادر میرٹھ نے ہماری زندہ رہنے کی خبر پا کر نواب صاحب کو ہماری طلب میں لکھا اور نواب صاحب نے ہمارے ساتھ سپاہ دیکر گڈہ ٹکسیر گھاٹ تک پہنچو پونچا دیا اور وہاں سے عبور دریائے گنگا کر کے بجی فطرت پچاس سوار آمد کو تو ال اور داروغہ کے ہم بلاست مقام میرٹھ تک پہنچ گئے فقط

ایک واقعہ نگار اس مقام کا حال سوائے اسکے جو سابق ذکر ہو چکا ہے اسطرح بیان کرتا ہے کہ ۲۹ رجسٹ کی وفاداری اور نمک حلالی یہاں تک تھی کہ سوائے اون وارداتوں کے جو سابق ذکر ہو چکے ہیں اور جنہیں اس رجسٹ کے سپاہیوں نے کاروائی میں نمایاں بخلاف معسدين کے عمل میں لائے تھے ایک اور امر ایسا ہی کیا تھا کہ جس سے ہر ایک کو اونچا اعتبار زیادہ ہوا تھا اور سیکو یقین نہ تھا کہ یہ سپاہ بھی جاوہرستی سے منحرف ہو کر شامل معسدين کے ہو گئی مگر بعد خبر کے بخلاف اسکے عمل میں آیا یعنی یہ سپاہ بھی معسدين ہو گئی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جو امر باعث تزايد اعتبار کا ہوا تھا وہ یہ تھا کہ جب سپاہ سفر میں مقام روڑ کی سے باغی ہو کر مع ساز و سامان نزدیک مقام مراد آباد کے پہنچی تو سپاہ ۲۹ رجسٹ نے اہل پرتاخت لاکر اسکے ہتھیار چھین لیے اور جو کچھ از قسم سامان وغیرہ اونکے پاس تھا وہ بھی لیکر اونکو ہنگا دیا اس امر سے تو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تھا مگر بعد ازیں خلاف چشمداشت ہر ایک گسٹ ناگس کے وہ منحرف ہو گئے اور سکی تفصیل اسطرح ہے کہ جب اونہوں نے تاریخ ۳۰ جون شنا کہ سپاہ بریلی نے فساد برپا کیا یہ بھی اپنی طرف نمک حلالی کو چھوڑ کر راہ معسدين پہننے لگے یعنی انہوں نے اول تو خزانہ لوٹا اور جب خزانہ میں سے صرف ڈھائی لاکھ روپیہ نکالتے اور انہوں نے خزانچی کو گرفتار کیا اور چاہتے تھے کہ اسکو مار ڈالیں مگر ساندیس صاحب اور دھین صاحب جج نے اسکی شفاعت کی اور یہ چند بعض معسدين نے یہاں کہ ان صاحب کو بھی اس کے ساتھ ہی قتل کر دیں مگر دوجہ الدراجو دہان موجود تھے اور انہوں نے سپاہ کو لکھا کہ تم نے اقرار کیا ہے کہ تم کسی صاحب کو گولہ مارو گے اس عہد کو یاد رکھو یہ سنا کہ انہوں نے خزانچی اور دونوں صاحب کو چھوڑ دیا اس عرصہ میں گو ۲۹ رجسٹ باغی ہو گئی تھی اور وہ باقی ماندہ سپاہ کو دھمکاتے تھے تاکہ اونکے شامل ہوں مگر تاہم خیر سواران رساکہ ہتم غیر آئین انگریزان مفورین کے ساتھ ہو کر اونکی حفاظت کرتے ہوئے سہرا رہے بعد میں معسدين بریلی اور باغیان مقام ہند اور اہم رجسٹ ہند وستانی جو مقام سینا پور سے سرکشی کر کے وارومراد آباد ہوئے تھے سب کچا ہو کر امداد بطور بگیدار آئے ہو کر اور بہت سا سامان ساتھ لیکر روانہ شہر دہلی ہوئے اور عبور دریائے گنگا کر کے نزدیک میرٹھ کے جہد استاد دہلی کو جاتا تھا اس راہ سے رہے سپر ہوئے سابق ہم احوال میرٹھ میں تمام حال لکھ چکے ہیں جس سے نالیاقتی جرنل ہوٹ صاحب کی ظاہر ہوتی ہے اور جس سے صاف ظاہر ہوا تھا کہ جنرل صاحب لائق کسی کار کے نہیں تھے بلکہ دہلی بند و بست کا بھی اونسے نہیں ہو سکتا تھا مگر قسمت نے ایک موقع اذکوار دیا تھا جس سے اونکی سب بزمی اور بھارتی اور جس سے ہر ایک شخص کو ثابت ہو جاتا کہ جو غمہ ہای کارگزاری اور کونجنگاے مقامات جاوہر اور برہما میں بختاب ہوئے تھے

وہ بیجاہ تھے مگر افسس اس موقع پر بھی کچھ نہ ہو سکا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب مفسدین ریلوے گنگ پونچے تو باعث کثرت سامان اونکو تلاش باربرداری کی کرنے پڑی اور دریا پر صرف ایک کشتی اونکو دستیاب ہوئی اور دو سوار پر تلاش کر کے دو کشتیاں اور بھی لائے اس باربرداری کے تلاش میں اور عبور دریا کرنے میں اونکو بہت عرصہ گزرا زیادہ جہ کشتے سے اونکو لب گنگ پر قیام کرنا پڑا اور اسکی خبر میرٹھ میں بھی پونچھی اور اکثر عہدہ داروں نے جنرل صاحب سے کہا کہ مفسدین کو عبور دریا کرنے دینا چاہیے اور یہ بھی ثابت ہو گیا تھا کہ جزوی فوج گورہ اونکے واسطے کافی تھی مگر کسی امر نے جنرل صاحب کے دلیں بوجھش پیدا کیا اور اونکے عرق جوافروری و بہت کو حرکت ندی آخر میں یہ ہوا کہ مفسد باوجود موجود ہونے فوج گورہ کے تارام اور تلاش تمام سب ساز و سامان لیکر بلا فرحمت میرٹھ کے پاس گزر کر وارد دہلی کے ہوئے ہر خدہ اونکے دلیں نہایت خوف اس فوج گورہ مقیم میرٹھ کا تھا مگر سب رعب ہو گیا اور بخوشی و آرام تمام مقام مقصود تک پہنچ گئے یہ سب حال دیکھ کر ہر ایک خیر خواہ سرکار کو موجودگی جنرل ہوٹ صاحب سے بشارتچ ہوتا تھا مگر بعد از عرصہ دراز کے اونکا رنج رعب ہو گیا جب انہوں نے خبر سنی کہ صاحب موصوف حکمرانی سے موقوف ہوئے

لاہور

بتاریخ ۳۰ جولائی ۲۶ محبت ہندوستانی نے بمقام چاؤنی میان میرنگا مہ بپا کیا اور اپنے افسر کاپٹن گارڈنٹ میجر کو قتل کر کے ایک جماعت باندہ کو فراری ہوئی سپاہ سکہ اور ہونج پور و نیکی تہ لیت کرنی چاہیے کہ وہ اس حرکت تعجب میں شامل نہوئی اس فساد کی اطلاع فوراً معرباے دریا کے سٹیج پر بھیج گئے اور قبل از پونچنے مفسدین کے بند و بست لگھاؤ نکا ہو گیا اسی نظر سے مفسد بھی بجاہ کوہ روانہ ہوئے اور بجاہ تباہ گر سنہ و تشنہ و ماندہ پیرون میں چہالے ٹپے ہوئے اتقان و خیران ایک معرب دیارے راوی پر وارد ہوئے تاکہ اسکو عبور کر کے ستر اسے بدر کرداری سے نجات پاویں مگر ایسا نہوا کیونکہ عوض لینے والے اونکے درپے تھے اور اونکے گرد و پیش ہی سب اونکے دشمن تھے اب وہ عین وسط ملک مانج میں آئے اور سکھ لوگ سب اونکے گرفتاری اور قتل کے درپے ہوئے اور قبل از پونچنے افسران انگریزی کے وہاں کار غیبت اور نابود کرنے اور جنہن کا شروع ہو چکا تھا اور آخر کار قریب سب مفروہین کے گرفتار ہو کر سترائے اعمال کو پونچھے مفسدین تھمنا ۶۳۰ نفری تھے او میں سے ۱۱۹ مقتول اور غرق آب ہو کر اور شدت ماندگی سے بیجاہ ہو کر مر گئے اور باقی جو ایک گوری سے بھی کم رہے تھے اونکا حال معلوم نہوا

باقیمانہ جٹھاے مقیم لاہور جنکے تہیا رہیں لیے تھے اور وجہ تب تفصیل ذیل تہین یعنی ہشتم سالہ غیر آئین ۱۶ اور ۹ محبت ہندوستانی اور نیز سالہ باز و نہم سالہ غیر آئین اب مقام میان میر میں بطور قیدیان و نیز حفاظت کو بجا نہ و ہر ہاے سوار و پیا وہ میں مقیم بطور قیدیہن اور حتی الامکان اونکے حرمت اور حفاظت کی جاتی ہو ایک وقائع نگار جو ہنگام بلوہ خاص شہر لاہور میں مقیم تھی حال لاہور کا اسطرح تحریر کرتے ہیں کہ جب خبر حشت از بلوہ میرٹھ اور دہلی کی اور اطلاع اون خرابیوں اور کشت و خن کی جو وہاں ہوتی تہین اس مقام میں پونچھی فوراً سب حکام جمع ہوئے اور اصلاح راپرٹ مینٹنگی صاحب جو ڈشیل کشن کے یہ تجویز قرار پائی کہ فوج ہندوستانی جو میان موجود ہیں اونکے تہیا رنے لیتے ہیں

یہ تجویز صاحب کمان افسر بریگیڈ ستوارٹ کورٹ صاحب نے بھی پسند کی اور مطابق اسکے تجویز عمل میں آئی یعنی تباہی کا وقت صبح حکم پر پٹ کا نفاذ پایا اور ۱۶ جہٹ اور ۲۶ جہٹ اور ۴۹ جہٹ متعین ہوا کہ غیر آئین ایک قطار میں کھڑے تھے گئے اور سامنے اونسکے تو پچانہ شاہی نصب کیا گیا اور ۱۸ جہٹ شاہی تو پچانہ مذکور کی پشت پر کھڑی ہوئی اور اس طرح قائم ہوئی کہ اونسکے گولے تو پچانے کے دونوں جانب سے صاف نکل جاوے تو یوں میں گرا پ بھی ہوئی تھی اور جب سب تدبیر عمل میں آ چکی تو ۱۸ جہٹ کو حکم ہوا کہ اپنی بندوقین پر گریں جب سب طیار ہو گئے تو ہندوستانی سپاہ کو حکم ہوا کہ ہتھیار رکھ دو اس حکم کی تعمیل بلا عذر کی گئی اور رسالے والوں نے بھی اپنی اپنی تلواریں زمین پر پھینک دیں سب ہتھیار سپاہ گورہ نے اٹھا کر گاریوں پر بار کر کے روانہ قلعہ کیے بعد ازیں سب سپاہ ہندوستانی اپنی لین میں گئی اور اس طرح بتدایر صائبہ جو پیش کشنہ بہادر ملک پنجاب اس آشوب عالمگیر سے محفوظ رہا اور سب کو اس امر کا اقرار ہوا کہ ملک پنجاب اگر قبضہ سرکار میں رہا تو باعث صاحب ممدوح آلوت کے تدابیر شائستہ و تجاویز لائقہ سے رہا اب ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ صاحب موصوف بترقی مدارج سرور پٹ منگرمی کے سی بی ہو جائیں گے جب ان تدابیر کی اطلاع جو بمقام لاہور عمل میں آئیں تین صاحب چیف کشنہ بہادر کو جو بمقام راول پٹی روئی رونی آفرور تھے پہونچی تو جنرل ریٹ صاحب نے جو سب حکام لشکری موجودہ پنجاب سے زیادہ ترقیم عہدہ دار لشکری تھے حکم تمام فوج پنجاب کا اپنے ذمہ لیا اور ایک کونسل جنگی قرار پائی اور میں بریگیڈیئر کوٹن صاحب اور بریگیڈیئر چیمرلین صاحب اور کرنیل ایڈورڈ صاحب اور کرنیل تھکسن صاحب موجود تھے اس سب صاحبوں کی بیصلاحی تھی کہ ایک دستہ فوج اس طرح کا بمقام حملہ جمع ہونا مناسب نہ تھا جو ہر وقت سب سامان جنگی درسد وغیرہ اپنے ساتھ لیکر تمام ملک پنجاب میں گشت کیا کرے اس دستہ کی تفریب کیونکہ اسٹے ۱۷ اور ۲۲ جہٹ شاہی اور ایک باٹری تو پچانہ اسپر گورہ اور ایک لائٹ فیلڈ بٹری اور گاڈ گور اور ۱۷ رسالہ غیر آئین اور یکم پنجاب پیدل اور پٹن کمان اور ایک بازو دوم رسالہ پنجاب اور نصف کمپنی سفر مینا کی مقام مذکور میں جمع ہوئی اور جب سب سامان جمع ہو گیا تو دستہ مذکور روانہ لاہور ہوا اثناء راہ میں اس دستہ میں اکثر تبدیلی فوج کی ہوئی تھی کیونکہ بعض مقامات میں مناسب تصور ہوا تھا کہ کچھ فوج گورہ اسی دستہ میں سے وہاں چھوڑی جاوے اور اوسکی عوض اور سپاہ ہمراہ لیجاوے ایک ایسا ہوا کہ ۳۵ جہٹ ہندوستانی کو جو اوس وقت تک شکلا ل اور باوفا تھی ہمراہ لے لیا تھا مگر قبل از وارد ہونے مقام لاہور کے کچھ شبہات نسبت اوسکے پیدا ہوئے یعنی اثناء راہ میں یہ سپاہی ہمیشہ ترش رو اور ناراض معلوم ہوئے اور جب وہ لاہور میں پہونچے تو روسپاہی اونہیں سے اس بات کا اقرار کر کے بجانب میان میر گئے کہ جو سپاہ غیر مسلح وہاں موجود تھی اؤ کو ترغیب بلوہ پردازی کی دیوین گیمہ دونو سپاہی بمقام انارکلی گرفتار ہوئے اور ہنگام تحقیقات روبرو سے کورٹ مارشل کے اون پر جرم ثابت ہوا اور تباریخ ۹ جون وقت صبح یہ دونو توپ سے اڑا دیے گئے یہاں ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس جہٹ کے ہتھیار بعد ازیں بمقام ہیلورس لے لیے گئے تھے اور اوسکو مقام مذکور میں چھوڑ کر باقی فوج بجانب حیدر علی روانہ ہوئی تھی تباریخ ۲۷ ماہ مذکور یہ صلاح مناسب وقت تصور ہوئی کہ میجر جیمیل صاحب کے باری کے بھی ہتھیار بمقام میان میر جیمیل لیے جاوے تباریخ ۳۰ ماہ آئندہ یعنی ماہ جولائی ۲۶ جہٹ ہندوستانی نے یکایک بلوہ کیا یہ خبر سنکر اؤکا کمانڈنگ افسر میجر سپر صاحب اؤکی لین میں گئے تاکہ اؤکو فہمائش کریں مگر ہنگام فہمائش اؤکو اور

کو اسے سرخشت صاحب کو سپاہ مذکور نے مار ڈالا اور اپنے حوالدار میجر اور پی حوالدار کو بھی ہلاک کیا انکی تدبیر سزا دی میں کچھ بزرگ
 برائی اور اسی سبب سے جب تک تو سچا نہ ملتا رہا تب تک سپاہ معتمد بجا بک کو بہتان روانہ ہو گئی تاہم فرج سکھ نے تیس سپاہ سے
 زیادہ قتل کیے اور سوار درپے اونکے گئے اور اونکی لعین کی تلاش ہی ہوئی اور بہت شہیدار شل ملو اور سید وق وغیرہ دیوار ہائے
 میں سے جو لعین کی نشین برآمد ہوئے اسی نظر سے دیوارین اور سپاہ کے لعین بھی کندہ کی گئیں اور اونہیں سے بھی اسلحہ برآمد ہوا
 اور گود رنگ بچ سزا دی معتمدین مغورین کے بروے کا رانی تھی تاہم انکے قلع اور قلع میں کوئی دقیقہ فرو گزشت نہوا اول یہ
 خیال میں آیا تھا کہ یہ معتمد قلعہ کو بند گڑھ میں جو امرت سر میں واقع ہو فراہم ہونگے اور اسی نظر سے فریدرک کو پر صاحب ڈیٹی کشن
 امرت سر نے جو بہت شلیق اور ہوشیار فسر میں وہ تدریس عمل میں لاسے جسے وہ قلعہ مذکور میں جمع نہ ہو سکین بعد ازیں ایک
 مضمون کی آئی معتمدین مذکورین چالیس میل جا کر برآب دریاسے راوی متصل انبالہ ارادہ عبور دریا مذکور کا کہ تہہ میں تہہ بہ
 دیوان پران ناتہ برادرادہ راجہ دینا ناتہ بہادر نے جو تحصیلدار انبالہ تھے کو بر صاحب کو بھیجی تھی اور خود بغیر انتظار شریف آدی
 صاحب موصوف کے اپنے سواران پولیس کو ہمراہ لیکر اون پر حملہ آور ہوئے کو بر صاحب بھی یہ خبر سنے ہی فوراً روانہ ہوا
 ہوئے اور بوقت نواخت چار گنٹہ پہر وار و مقام مذکور ہوئے وہاں پہونچ کر دیکھا کہ تحصیلدار غور نے اپنے سواران پولیس
 کی مدد سے ۱۵۰ معتمدین کو قتل اور ۶۰ کو گرفتار کیا تھا اور ۳۵ اونہیں کے ہنگام عبور دریا غرق ہو گئے تھے
 اور تمام باشندگان پر گنہ مذکور حسب احکم تحصیلدار درپے قتل اور گرفتاری معتمدین تمام شب پہرتے رہے اور صبح کو
 ۳۵ معتمدین کو گرفتار کر کے لائے جو معتمد گرفتار ہوئے تھے اونہیں سے چند معتمد تور و آنہ لاہور کیے گئے تاکہ وہاں
 سے اسے اعمال کو نوچیں اور باقی ماندہ کو کو بر صاحب نے خود حکم قتل کا دیا اور سب گولیوں سے مارے گئے اور اونکی لاپس
 ایک چاہ کہند میں جو متصل قتل گاہ کے تھا بہر دی گئیں کو بر صاحب کے ساتھ سواران صاحب خان نوانہ اور سردار پرتاب
 سند بانو الیہ اور سردار گلاب سنگھ اور جنرل بہرکہ راسے اور سردار جودہ سنگھ کسٹرسٹنٹ کشنات سر اور دیوان پران ناتہ
 تحصیلدار جنگی خدایات لائقہ کا بیان مختصراً پر ہو چکا ہے تھے اور ان سب صاحبوں نے صاحب موصوف کے ساتھ خوب
 کارہائے نمایاں کیے جب ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر معتمدین مذکورین اسطرح پر اپنے اعمال کو ہیدہ کی سزا پاتے
 اور کو بہتان کو جا کر کانگرہ اور کوکو وغیرہ اضلاع کو بہتان میں پہونچ جاتے تو استقلال اور چالاکی جو کو بر صاحب سے
 اس موقع پر ظاہر ہوئی ہو اسکی تعریف اور توصیف حسب قدر چاہیے اور معتمدین ہو سکتی تفصیل اسکی کہ اگر معتمد کو بہتان
 میں ہی جا کر معتمدہ انگیزی کرتے تو جتنے قلعہ ہائے کو ہی شل کانگرہ اور نور پور اور کوکو وغیرہ تھے وہ سب بگڑ جاتے
 اور ان قلعہ کی استحکام اور مضبوطی کا حال زمانہ سلف کی تواریخوں سے بخوبی واضح رہے کہ ایک شائق تاریخ کہے کہ
 کتنے روز قلعہ کانگرہ شاہ اکبر کے وقت میں لڑا ہے اور کوکو کیسا مضبوط قلعہ ہے الغرض کو بر صاحب ڈیٹی کشنات سر
 اس موقع پر اسکا کیا کہ جسکی کچھ تعریف نہیں ہو سکتی بلکہ یہ بھی اگر بیان بیان کیا جاوے تو سجا اور درست ہے کہ صاحب
 موصوف کے سبب سے شاہ کو بہتان اس ناٹھہ عالم آشوب سے محفوظ رہا اب یہ تھوڑا سا حال اور بہان ہج
 کر حاضر ہو کہ جو معتمد کو بر صاحب نے علیحدہ کر کے روانہ لاہور کیے تھے اونہیں ایک صوبہ دار میجر اور ایک جمعدار تھا

اور دھولدار اور آٹھ سپاہی جو گویا بانی فساد تھے جب یہ لاہور میں پہنچے تو انکو حکم جانی جہاں فی میان سپر کا ہوا اور وہاں
 زور بڑا اور سپاہ کے چکے ہتھیار چھین گئے تھے انکو توپ سے باندھ کر اڑا دیا اور اس طرح سب سپاہ باقیماندہ کے دل میں
 وہ خوف ڈالا کہ بار دیگر کوئی اونہیں سے مرکب ایسی حرکات قبیحہ کا نہ ہو

سہارن پور

بتاریخ ۲۷ جولائی صاحب مجسٹریٹ اور سحر سکوت صاحب نے گارڈین فی نو کے بغیر ہنگامہ فساد کے ہتھیار چھین لیے
 ہر خیر اسکی چندان ضرورت نہ تھی مگر احتیاطاً یہ امر وقوع میں آیا کیونکہ ایک خبر مشہور تھی کہ چند گارڈوں نے سپاہی گوجران قرب
 وجہ اس سے اور بمعاشران شہر سے کچھ سازش کیا کرتے ہیں اور یہ خبر بانیہ صدقت کو پہنچ چکی تھی کہ گوجر مقام بام ہر خیر
 کے فاصلے پر سہارن پور سے واقع ہر جمع ہوئے پور یہ کہتے ہیں کہ جب رائنگھڑ اور راجپوت اور دیگر اقوام سرش اونٹنے
 ساتھ متفق ہو جائیں گے تو وہ مقام سہارن پور پر حملہ آور ہوں گے اس خبر کو تصدیق سمجھ کر صاحب مجسٹریٹ نے ایک چٹھی ضروری بنام
 کرنل بیٹرس صاحب مقام لہند پور روانہ کی کہ صاحب موصوف کچھ سپاہ گورہ واسطے ملک کے روانہ کریں
 کرنل صاحب نے فوراً کچھ سپاہ مسواری یا پو وغیرہ زیر حکم کپتان سینڈ صاحب اور لفٹنٹ برنگ صاحب بجانب سہارن پور
 روانہ کیے اور حکام مقام ہر اس نے بگھیان اور گاڈیان اور ماتھی وغیرہ یہاں سے روانہ کیے کہ جہاں سپاہ مذکور ملے وہاں سے
 یہ سواریاں انکو نزدیکی یہاں لے آویں اور سپاہ مذکور برز و شنبہ قریب فوجت نوگنڈہ شب وار داس بگھیکے ہوئے اور
 کیشنبہ کو بوقت نواخت تین گنڈہ صبح وہ لوگ مقام لہند پور سے روانہ ہوئے تھے

روز مقررہ شنبہ تھا جو معین دین نے واسطے حملہ کر نیکی تجویز کیا تھا مگر باعث آجانی اس فوج کے اور واپس آئے
 ایک دستہ فوج گورگہ زیر حکم لفٹنٹ یونس ریگن اور رد برٹ سن صاحب جٹ مجسٹریٹ اور بسب موجود ہونے کچھ سپاہ روڑی
 کے مع ایک ضرب توپ فوجی زیر کمان کپتان درم مند صاحب بالفعل تمام ارادہ انکی سرکشی کا فسخ ہو گیا

دو گنڈہ

شروع ماہ اکتوبر میں ۳۲ رجٹ ہندوستانی نے اس مقام میں معین دین پر دازی کر کے اپنے افسر و فوجیوں سے کیشنبہ
 صاحب کو قتل کیا اور رولڈ صاحب اسٹنٹ کشن ضلع کو ہی مار ڈالا مگر فلورڈ صاحب سب اسٹنٹ کشن جان بچا کر ہاگ گئے
 صوبہ دار چارم کمپنی نے لفٹنٹ کو بر صاحب کو ہبا گئے نہ دیا اور باقیماندہ سپاہ کمپنی مذکور خیر خواہ ہیں اور وہ فساد نہیں
 کرینگے اور اسی عرصے میں اون پر پابش گویوں کی ہوئی لفٹنٹ کو بر صاحب اور لفٹنٹ برین صاحب اور رولڈ صاحب ہنگلے
 میں جہاں گنڈہ دشمنوں نے ہنگلے گھیر لیا اور اسکو آگ لگا دی گرانت صاحب جو یہاں رہتے تھے وہ اول ہی آواز بندوب کی سنکر
 مکان چوڑ کر فراری ہو گئے تھے اس عرصے میں جب برآمدہ ہنگلے میں آگ لگی سپاہ نے لفٹنٹ برین صاحب سے کہا کہ تم
 باہر آ جاؤ تم تمکھ نہیں مارنے کے تم ہباگ جاؤ برین صاحب نے اونسے عہد لیا اونہوں نے قسم کی اور اپنے قول پر پناہ
 رہے یعنی جب وہ ہنگلے سے باہر آئے تو انکو قتل کیا اور بلا امت جانے دیا صاحب موصوف اب ہباگل پور میں موجود ہیں
 جب لفٹنٹ کو بر صاحب اور رولڈ صاحب اور ایک دھولدار اور ایک سپاہی کے جو دو ہندوستانی خیر خواہ سرکار تھے اور صاحبان ہنگلے

ساتھ نیچلے میں نہا گھر ہوئے تھے دیکھا کہ نیچلے جلنا شروع ہوا اور زمین رہنا اب ناممکن ہے وہ چار دن نیچلے چوڑ کر بارہ روز
باہر آئے مگر اونکے آتے ہی گولیان اون پر برسی شروع ہوئیں اور دونوں صاحب اور سپاہی تو وہیں مارے گئے مگر حوالدار
بھاگ کر بچ گیا مفسدین نے لاش کو برصاحب کو پڑا دیا اور تلوار سے تمام جسم کو قلم کیا بعد ازاں بجانب جلپنا نہ روانہ ہوئے اور
قید یونکو آزا کو کیا اور خوانہ لوٹا اور شہر کو بھی تاراج کیا برہمن اور پنڈت بھی اونکے ہاتھ سے نہ بچے اور نسے اونوں نے سوا
اور اشیاء سے بیش قیمت کے تین ہاتھی لیے اور یہ سب لیکر بجانب مقام روہنی روانہ ہوئے اس مقام روہنی کو بھی اونوں نے
تباہی و برباد وقت شب خوب لوٹا اور لوٹ کر وہاں سے ہی روانہ ہوئے خدا کرے کہ اونکو اس اعمال زشت اور کردار زبون کی سزا
جلدی ملے مفسدین نے ہندوستانی ڈاکٹر کو زبردستی اپنے ساتھ لیا اور ہسپتال بھی ہمراہ لیں اب اونکے پاس گیارہ ہاتھی اور
اسباب جنگ بکثرت موجود ہیں اور ۲۵۰ ہندو قیدی ہیں دوا دی لفٹنٹ رین صاحب کے ساتھ ہنگل پور گئے اور ایک ہندو
نے گرانٹ صاحب کو مفسدین سے بچا کر اپنے پاس مخفی رکھا تھا

فتحگڑہ

تاریخ ۳۰ ماہ جون خبریں آئیں کہ سپاہ نے بمقام شاہجان پور اور بریلی فساد برپا کیا اور ایک دستہ فوج مفسدین اور وہ چھ
ایک پلٹن پیادہ اور ایک رسالہ سواران بھی فتحگڑہ کو آئے ہیں ان خبروں کے سننے سے نہایت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ اگرچہ
ہندوستانی ہندو مقام ہذا آگاہ فساد تھی بلکہ بالکل بگڑ گئی تھی اونوں نے تین لاکھ روپیہ خزانہ کا اپنے پاس رکھا تھا اور
جب حکام نے چاہا کہ خزانہ مذکور کو قلعے میں بونچا وین تو اونوں نے لیجا نے مذکورہ بلا یہ کہتے تھے کہ جو ایک پلٹن اور
اکڑہ اون سے شامل ہووے تو وہ فساد کر کے تمام انگریزوں کو قتل کرینگے اسی شب کو سب صاحب لوگ ایک مقام پر جمع
ہوئے اور شورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ اول سب سیم لوگوں کو اور بچوں کو روانہ کانپور کرنا چاہیے اور
چونکہ کشتیاں موجود نہیں تو یہ امر قرار پایا کہ فوراً اونکو روانہ کرنا لازم ہے چنانچہ تاریخ ۳۰ روفت نواخت ایک گشتہ شب
اونکو سواری کشتیاں روانہ کانپور کیا دوسرے روز وقت صبح افسران اور جیٹ بھی اون کشتیوں سے جاتے کیونکہ راجپ
نذکر نے فساد شروع کر دیا تھا خزانہ لے لیا اور اپنے کرنل سے بہرہ زبانی و دشنام دی پیش آئے اور ایک یاد و
افسروں پر گولی بھی چلائی تھی اب یہ سب متفق ہو کر روانہ ہوئے اور جب روہڑ موضع جھنگا کو رسکے پونچھے گا فون والوں
نے اون پر گولیاں مارنی شروع کیں مگر سوائے ایک آدمی کے جسکے زخم خفیف آیا تھا اور کسی کو اسباب نہ پونچا ہر دو آدمی
وہ تھوڑی دور گئے تھے کہ اونکو یہ خبر ملی کہ مفسدین اوہ ایک گھاٹ سے جو چند میل کے فاصلے پر ہے عبور دیا کہ ہجڑ
مگر یہ خبر بروقت تحقیقات غلط نیچلے تاہم اندیشہ باقی رہا اور سب کی یہ صلاح تھی کہ کیا سفر کرنا غیب نہیں اور متفرق شیخ
سے چند ان اندیشہ نہیں کیونکہ یکایک کسی کا خیال جزوی آدمیوں پر نہیں گذرنے کا اس لیے کرنل ٹکر صاحب کپتان گنبل صاحب
کپتان فٹس جیل صاحب اسٹین اکیفورڈ صاحب اور انسائین برن صاحب اور پروبان صاحب معہ عہدہ داران ملکی تفریق
معد ففر ہر دو بخش زمیندار دہرم پور کے پاس جا کر نہا گھر ہوئے اور باقی غیر متعدد ملازمین سرکار اور یاد رہی صاحب
ساکن امریکا اور لفٹنٹ مننگٹن صاحب سواری کشتی بجانب کانپور روانہ ہوئے کیونکہ اب تک ہندو کانپور کی فتحگڑہ میں نہا

تمام اس جماعت کو حسین ۲۶ آدمی تھے نانا صاحب نے بعد خواری بمقام کانپور قتل کیا جماعت ثانی جو ہر دیو بخش کے پاس گئی تھی وہ دس روز تک تبارام و تواضع تمام وہاں رہی لیکن جب بد معاشان اوہ نے ہر دیو بخش کو کھلا بھیجا کہ تم اگر انگریزوں سے دوستی رکھو گے تو تم کو مار ڈالیں گے اور تمام تمہارے عیال و اطفال و سب کو تباہ و برباد کر دیں اس پیغام سے اوکو نہایت ہراس پیدا ہوا اور اس نے سب صاحب کو چھوڑا و فی یعنی کانپور کو ہجرت کر دیا گیا مگر یہ وہاں صاحب مع عیال و اطفال اور اید و روض صاحب جو بھاؤن سے آئے تھے وہ ہر دیو بخش کے پاس ہی ٹھہری رہے کرنل سمیت صاحب بہت زکار و حربت کو ترغیب دیکر راہ راستی پر لایا مگر یہ واسطے چند روز کے تھا کیونکہ ۱۸ جون کو پھر سب سپاہی برباد آما وہ ہفتہ ہر پوزی ہوئے

ایک صاحب حال اسکا اسطرح تحریر فرماتے ہیں کہ تاریخ ۱۸ ماہ جون وقت صبح نعتیٹ سوٹیم صاحب نے اگر کو خردی کہ حربت نے برباد فساد پر پا کر نا شروع کیا اور چیلنا توڑ کر سب قیدیوں کو رہا کیا اس خبر سے ہم سب کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دور دورہ قبل اس واردات کے ۱۰- حربت نے ایک چٹھی جو صوبہ دار ام حربت نے اوکو لکھی تھی اور یہ ام حربت وہ تھی جس نے سیتا پور میں فساد کیا تھا اور وہاں سے روانہ ہو کر راہ شاہجان پور چند میل کے فاصلے پر پار دریا کے گنگ کے آکر فروکش ہوئی تھی اپنے افسر کمانڈنگ کرنل سمیت صاحب کو دی تھی مضمون اسکا یہ تھا کہ تم اپنے افسروں اور انگریزوں کو قتل کر دو اور خزانہ لیکر چارے ساتھ آ شامل ہو فقط اور صوبہ دار نے یہ بھی کرنل صاحب کو کہا تھا کہ تم نے اوکو جواب لکھ بھیجا ہے کہ تم نے بڑی مدت تک کہنی بہادر کا کیا ہے اور ہم فساد کرینگے اور ہم سب سپاہیوں کا غم باخبرم ہے کہ ہر شخص نمک کا یاں کرینگے اور تمکو چاہیے کہ اس راستے سے نہ آؤ اگر آؤ گے تو ہم سرکار کی طرف سے جنگ کو مستعد ہیں اور سوائے اسکے سپاہیوں نے سچ توڑنے پل کے اور ڈوبادینے کشتیوں کے بڑی مدد کی تھی تاکہ معتمد اس پار دریا کے مذکور کے نہ آسکیں مگر تمام سپاہی اور فوج نے اپنا اعتبار بڑھانے کے واسطے اور حکام کو غافل کرنے کے واسطے کیا تھا کیونکہ جیوت ام حربت نے عبور دیا کرتے شہر میں قدم رکھا اوسی وقت ایک کہنی ۱۰- حربت نے اور گولندازوں نے جو خزانے پر تعینات تھے دو توپیں جو وہاں پڑیٹ پر موجود تھیں لہجہ کر نواب فتح گدہ کو گدہ کی رہنمائی اور سلامی ۱۲ ضرب توپ کی سرکی خبروں سے ایسا معلوم ہوا کہ نواب نے اوکی سلامی وغیرہ اور اطاعت کو منظور کیا اور حکما کہ اگر تمکو مجھے نواب بنانا ہو تو خزانہ مجھے لا دو اور میرے پاس بطور ملازم تم رہو مگر سپاہیوں کو نہ منظور ہوا کہ روپیہ دیوین اس واسطے وہ پہر اپنی پرہیز پر واپس آئے اور چند ونکی سلامی اور تازی اور روپیہ اسپین فٹیم کر لیا اور وقت ہمارے پاس کچھ قلیل سپاہی قلعہ میں موجود تھے اور وہ بھی راستہ پکڑتے جلتے ہیں ایک یا دو سپاہی ابھی آئے تھے اور اپنے لوٹے وغیرہ جو قلعہ میں رہ گئے تھے لیکر پہر چلے گئے بعد ازیں یہ حربت دو دستوں میں تقسیم ہو گئی ایک میں تو سب پور پہنچ ہوئے اور وہ دریا پار ہو کر بجانب اوہ جہان اوکے مکان سے روانہ ہوئے اور کپتان گنجل صاحب کو اپنے ساتھ لیکے اس دستے کی خبر ملو یہ آئی کہ راستے میں اوکو گانفون والوں نے لوٹ لیا اور کپتان گنجل صاحب کو قتل کیا اور باقی دستہ دوم کے سپاہی دو دو تین تین ملکر اپنے اپنے مکانوں کو چلے گئے اور کچھ قلیل جو بیان گئے تھے اوکو سپاہیان ام حربت نے اس سبب سے قتل کیا کہ اوہوں نے روپیہ تقسیم کرنے میں انکار کیا تھا اور اوکو نہ دیا تھا

اسی عرصے میں کہ باقی ماندہ سپاہیان ارحبٹ اور سپاہیان ام حبش میں جنگ بابت روپے کے مورہی تھی تمام بچکے اور عمارات سرکاری کو آگ لگا دی اور نواب فتحگڑہ جسکی ترغیب سے ایسا ہوا اونسے خاص حکم واسطے منہدم کرنے مکانات محلہ تاربتی کے اور شکست کرنے مارنہ کور کے دیا تھا اور کارخانجات توپ و بارچہ وغیرہ پر پیر سے قائم کر دیے تھے ہم لوگوں کی قطعے میں اول یہ صلاح ہوئی کہ کشتیوں پر سوار ہو کر ہباگ چلیے مگر دریامین پانی کم تھا اس واسطے آخر کار یہ تجویز قرار پائی کہ قطعے کو مضبوط کرنا چاہیے مگر ہم سب معزن و بیچہ ۱۱۰ انگریز تھے اور انہیں سے تین تیس آدمی لائق کار تھے اور یہی ہماری فوج محافظ تھی اب ہم نے لگیاری مضبوطی قطعے کی شروع کی ایک توپ چہ پنی میں گرا ب ہر کرہنے دروازے کے اوپر قائم کی اور قریب تین سو بند و فوج قطعے میں موجود تھی اونکو ہر کرہ طیار رکھا کہ بروقت ہرج نہوا و تھورن بل صاحب بند و فوج بہرے تھے کہ وہ سہ ہو گئی اور اونکے ماتہ اور بازو میں ایسا زخم آیا کہ بعد ازین وہ لائق کار نہ رہے یہ سامان کر کے ہم آپ کو دام میں گئے تاکہ اسباب جنگ معلوم ہو کہ کس قدر موجود ہے مگر وہاں بہت کم تھا ہوش گو نے اور سیل کے گوشے اور چہ کس کار توں گولیدار کے اور اسقدر سادہ کار توں کے دستیاب ہوئے سہلے سادہ کار توں کو توڑ کر بارود واسطے توپوں کے نکالے اور جو کچھ وہاں ان تھم بیچ آہنی وغیرہ دستیاب ہوئے اونکو جمع کر کے رکھا کہ سجاے مگر اب اور گولی وغیرہ کے کام میں آوین

اب ہماری سبکی گنتی ہو کر تین جماعت میں ہر ایک زیر حکم افسر لشکری کے کیے گئے اور کل پر حکم کرنل سمیتہ صاحب متعلقہ ارحبٹ کا قرار پایا

روز اول تو بغیر شورش کے گذر گیا مگر ہم نے یہ سنا کہ ۴۱ حبش اگر لکھ پڑا میں جو ایک باغ قریب ایک میل بجانب غرب قطعے واقع ہے مقیم ہوئی ہے اور طیار کی کرنے کی اور قطعے کے کر رہی ہے بوقت شب ہمارے پہرے ہر ایک برج قطعہ پر تعینات ہو مگر رات ہی بغیر شورش کے گذر گئی بوقت صبح یعنی ایک اور توپ میں تہی چڑھائی اور شام کو ایک اور نوپنی لفٹ کی رسد ہو یہی ہم نے اس روز جمع کی اور قطعے کو حتی الامکان خوب مضبوط کیا حتی کہ جب ۴۱ حبش نے ہم پر حملہ کیا اس وقت ہمارے ساتھ توپیں حسب تفصیل ذیل قطعہ بر طیار تھیں یعنی ایک تین پنی اور ایک چہ پنی اور ایک نوپنی اور تین خبار سے ایک ۲ اپنی دورا ۸ اپنی اور تیس ۲۴ پنی اور ایک برنجی گردہ

تاریخ ۲۶۔ ۲۷۔ جون دشمنوں نے ایک جماعت قلیون پر جو قطعے کے متصل کسی دیوار کو منہدم کر رہے تھے بندہ وقین چلائین اونکی آواز سنہتی ہی توپ اطلاع دی کی سر ہوئی اور ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہا مگر حاضر ہوا لہذا دوچار گولیاں طرفین سے چلین مگر کوئی امر لائق تحریر کے نمودار نہیں آیا

روز دوم قبل از طلوع آفتاب معسدين نے دو توپیں لاکر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر باعث تاریکی کے کوئی نشان اونسے نہ بندہ سکا عرض کہ پہر اونہوں نے توپ موقوف کی اور جب روز روشن ہوا تو پہر گولہ رانی شروع کی سپاہیان معسدين نے پناہ درختوں کی اور جہاڑوں کی اور اور چیزن کی آٹھ لیکر ہم پر بندہ وقین رانی شروع کیں اور ایسا موقع ہوا کہ ہکو کوئی قابو اون پر گولی مارنے کا نہ ملا اونکی گولیاں ہر چند کثرت آتی تھیں مگر ہمارا کچھ نقصان اونسے نہوا معسدين اس طرح گولہ رانی

تاہم دوسرے رستے سے بعد از دو پہر کے کچھ سپاہی وہاں سے ہٹ گئے اور شام تک یہ ہوتے ہوئے یہ وقت ہوئی کہ کوئی ایک آدھ گولی اڑی چلتی تھی بوقت شب ہمیں دوسرے لکڑیوں کا بنایا اور انہیں صرف بدوق کے ہر سے کے برابر سوراخ رکھے بروز دوم ہسٹن سنے دوسری جانب اگر گولہ رانی شروع کی مگر اس سے بھی ہمارا نقصان کچھ نہ ہوا کیونکہ کوئی گولہ نہ اڑا اور کوئی برج میں لگتا تھا یہ گولہ رانی روز گذشتہ کی نسبت بہت سخت ہوئی اور زمین بھی وہ لاسٹ سے مگر چو سپاہی زینہ لیک قلعہ کی جانب آتا تھا بوقت وہ گولے کی مار پر ہونچتا تھا اور بوقت گولی اڑنے پاس پہونچتی تھی اور وہ وہیں رہ جاتا تھا

چار روز تک ہسٹن کی توپ اور بندوق اس طرح چلتی رہی اور کبھی بارادہ نہوں نے ارادہ نہ لگا نیک گایا

مگر کچھ سود مند نہ ہوا

بروز سچم گولہ رانی کم ہوئی مگر ایک کپینی رافیل والون نے موضع حسین پور کے مکانوں کے اوپر چڑھ کر گولیاں مارنی شروع کیں اور از حد آتش باری کی اوسمیں کپتان فلیو صاحب اور سردارین صاحب اور ایک یا دو ملازم زخمی ہوئے چند رافیل والے ایک مکان پر جو قلعے کی دیوار سے ملتی تھا اونٹن یا انٹی گز کے فاصلے پر واقع تھا چڑھ گئے اور وہاں سے دیوار و زمین چھید کر کے نالین بند و توپ کی اوسکی باہر نکال کر ایسی آتش باری کی کہ ہماری توپیں بیکار ہو گئیں کیونکہ ہم خوف گولی سے بھی اڑتا نہیں سکتے تھے اسی روز میرا بھائی کنڈا کٹر ابھرن کو بچا پی ہوئے مارا گیا اور اسی جگہ دو چار گھنٹے سے بعد کہ خیر نکھر صاحب بھی گولی سے مر گئے اور یہ دونوں ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے بروز دوم وقت صبح ابھرن صاحب مذکور نے ایک گراپ ایسا مارا کہ قریب بارہ آدمی ہسٹن سے جا آئے دوسرے جاوا اور ریت کی ٹیلوں سے واسطے رافیل والون کے قریب دیوار قلعے کے زیر حفاظت رافیل والے بنا رہے تھے اڈر گئے

ہسٹن نے اب یہ ترکیب تین کی مگر پٹن سفر میں کو حکم دیا کہ جس مقام پر لکڑیاں وغیرہ بہت رکھی تھیں ان پر نقب لگا دیں اور سفر میں کنڈا کٹر سنگ میں مشغول ہوئی یعنی اوکو اس امر سے دانستہ منع نہ کیا کیونکہ وہاں نہ بار لکڑیوں کے اور گھاس کے پڑے تھے اور وہاں سے ہلکے کچھ آتشیں ہمیں پہونچتا تھا اس طرح دو روز تک سفر میں نہ کہو دا اور جب ہسٹن اوس راہ سے مقام مذکور میں آئے سمنے گھاس وغیرہ میں آگ لگا دی اس سبب سے ہسٹن بنقصان جان کثیر وہاں سے فراری ہوئے اب اوہوں نے ایک اور سٹنگ لکائی شروع کی اور دو روز تک اوسکو بھی درست کیا اور تیسرے روز وقت صبح اوسکو آگ دی زمین بہت اڑی اور اوس سے نہایت اندیشہ ہوا تمام قلعہ لرزے میں آگیا اور تیسرے یہ سمجھا اب ہم سب ہو چکے مگر جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف پانچ یا چھ گز مٹی دیوار کی اڑ گئی تھی اور جس برج میں قلعہ تھا وہ قریب اوس دیوار کے تھا جس میں سے مٹی اڑی تھی میں نے ڈر کر برج پر گیا تاکہ معلوم ہو کہ کس قدر نقصان یا مضرت ہوئی وہاں جا کر دیکھا کہ چند ہاں سے رفیق ایک توپ کو اوس مقام پر لے جاتے ہیں جہاں باعث سٹنگ کے شق پڑ گئی تھی یہ دیکھ میں اوس مقام پر آیا اور وہاں سے قریب سو یا ڈو سو پانچ ہسٹن کے آئیں میں مبارکباد دے رہے تھا کہ اب وہاں کم تو زمین لگا کر

اس شق کی راہ سے قلعہ پر چڑھ جائیے میں نے فوراً اس امر کی اطلاع اپنے رفیقوں کو بھیجی اور اونسے درخواست کی کہ اس کی اور ادب اپنی دوڑانی اور آٹھ بندر تین اور جو میرے پاس طیارہ بری ہوئی تھیں اونسے اون پٹمان وغیرہ پر وار کیے اس اثنا میں ایک ہندوستانی میرے پاس جو بندوق خالی ہوئی تھی اسے ہر تاتما اور میں اس سے لیکر سر کر تا تھا غرض کہ دوبارہ جو اون بندوق کا وار میں نے اون پر کیا تو وہ ہباگ نکلے اور ہنوز مدد میرے پاس نہیں پہنچی تھی کہ وہاں مطلع صاف ہو گیا تھا اسی روز بعد ایک عرصے کے مہندین نے دوبارہ ارادہ حملہ کا کیا مگر فستہ صاحب نے اون کو شکست دی اور ان کے سر غنہ کو گولی سے مارا اور اسکے مرتے ہی جتنے اسکے رفیق ساتھ تھے سب پس پا ہوئے اس دہرہ ہارا ایک نہایت اچھا گولنداز بہرہ نما سے مارا گیا اور اسکے سر میں ایک گولی لگی جو قوت وہ توپ کو نصب کر رہا تھا اور وہ اس صدمے میں جان سپرد ہوا

دشمنوں نے اب ایک توپ ایسے مقام پر لا کر لگائی کہ اس کی نہ دادرسی ننگے پر تھی جس میں ہم صاحبان اور بچے تھے ہر چند کہ گولی اس کے بالابلکے مگر دو ایک مکان نزدیک پر آ گئے ایک راز توپ اونہوں نے لا کر لگائی جس کا گولہ دروازے لگتا تھا اور ایک دروازے کی چول بھی توڑ ڈالی اور کچھ سو باخ دروازے میں کر دیے مگر حکو نقصان کم پونچا کیونکہ ہم نے دروازے میں لکڑیاں انبار کر کے لگا دی تھیں اور گولہ لکڑیوں میں ہی رہ جاتا تھا عرصہ قیل کے بعد دو توپیں ہماری اونہوں نے بیکار کر دیں بعد ازین دشمنوں نے ایک اور سڑنگ کی طیارہ کی اس استقلال اور ارادے پر قائم رہتے مہندین کے سے اور نقصان تین آدمیوں ہٹیں اور کار گزار کے سے دل تمام قلعہ کی کاہر وقت کی مصروفیت اور نگہبانی غنہ سے تنگ آ گئے تھے توٹ گیا اور یہ بھی امر تحقیق تھا کہ اگر دوسری سڑنگ آڈرے اور ایک اور شق دیوار قلعہ میں ہو جاوے تو دور استے کو روکنا بہت مشکل ٹپے گا اور مہندین اندر قلعہ کے آ جاویں گے اب صورت یاس نظر آئی اور سدا سے کشتیوں کے اور کوئی شکل رہائی ملی ظاہر نہوئی اور اب دریا بھی باعث بارش کے طغیان فی پرتھا بعد از مشورہ کامل کے یہ صلاح مصمم قرار پائی کہ قلعہ خالی کر دینا مناسب وقت ہے اور فوراً سب سامان سفر کا دست ہوا ہم لوگ اور بچے تین گروہ میں منقسم ہوئے اور تینوں گروہ علیحدہ علیحدہ کشتیوں پر بوقت نصف شب سوار کر دیے گئے بعد از ان ایک شخص ہر ایک پرے پر گیا اور پھر وہ اون کو بھی ساتھ لے آیا قریب دو بجے صبح کے تاریخ ۴ جون ہم سب کشتیوں پر آ ہو گئے توپیں جو قلعہ میں تھیں اونہیں میخ مار دی اور اون کو اسطرح بیکار کر کے چھوڑ دیا اور جو چھ سامان جنگ قدرے باقی بچا تھا او سکونائع کر دیا اب حکم کوچ کا صادر ہوا اور ہم سب بہ بند و سبت تمام روانہ ہوئے جو وقت ہم قلعہ کی دیوار سے آگے بڑھے فوراً گولیاں ہم پر بجنی شروع ہوئیں اور سپاہیوں نے غل مجاہد فرنگی بہا گے جاتے ہیں مہندین نے ایک کوس تک ہمارا تعاقب کیا اور ہم پر گولیاں ماریں مگر ہم دور سے اور ہمارا کچھ نقصان اونسے نہوا

ہم بہت دور نہ گئے تھے جب ہم کو معلوم ہوا کہ کرنل گول بی صاحب کی کشتی بہت بڑی اور بہاری تھی اور اس کا بہانہ بہت مشکل تھا اس واسطے یہ تجویز ہوئی کہ اس کو خالی کر کے چھوڑ دیں اس واسطے سب سوار کشتی مذکور کے کرنل سمیت صاحب کے کشتی میں آ گئے اس تبدیلی کشتی میں کچھ عرصہ گزرا اور اس وقت کا نفع سپاہ مہند کو حاصل ہوا یعنی اونہوں نے اس عرصے میں ایک توپ لا کر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر ہماری کشتیاں بہت فاصلے پر تھیں

اس واسطے ہلکے کچھ ضرر اونسے نہ پونہچا جو گولہ آتا تھا وہ راستے میں گر جاتا تھا اس طرح ہم موضع سنگی رام پور تک پہنچے اور راستے میں ہر چند گانوں والے اور سپاہ گولہ رانی کرتی تھی مگر ہلکے کچھ اسب نہ پہنچتا تھا مگر کچھ نقصان کرنیل سمیٹھ صاحب کی کشتی میں عائد ہوا اور اسکے مرث کو ہم چند خطا ہرے کہ اس میں ایک گولی ایک ملاح کو لگی اور وہ مر گیا ہمارے ساتھ دو ملاح تھے سو ایک اونہیں سے اس مقام پر مارا گیا اور دوسرا ابھی تک ساتھ تھا مرث کشتی کر کے ہم آگے گوروانہ پہنچے کہ کرنیل سمیٹھ صاحب کی کشتی آگے تھی ہم چند گز کے فاصلے پر اس گانوں سے گئے تھے کہ ہماری کشتی تہ دریا پر جہان ریگ بہت تھی ٹرک گئی اور دوسری کشتی آگے چلی گئی ہم سب پانی میں ڈوبے اور سب نے زور کیا کہ اس کو جنبش دین مگر اونسے اوس جگہ سے حرکت نہ کی غرض کہ قریب نصف گنٹے کے ہم اس حالت پریشانی میں تھے کہ دوڑتی کشتیاں آتی ہوئی نظر آئیں جب وہ قریب بس گز کے فاصلے پر پہنچیں تو ہلکے معلوم ہوا کہ اونہیں سپاہی معتمد میں وہاں پہنچتے ہی اونہوں نے گولیاں مارنی شروع کیں اور کئی صاحبوں کو قتل اور زخمی کیا اس ہنگامے میں چوچ صاحب کی گولی سینے میں لگی اور فشر صاحب جو میر پیچھے کھڑے تھے اونہیں زانو میں ایک گولی لگی صاحب موصوف نے مجھے آواز دی اور میں نے ذرا ایک اینا سر ہٹاؤنگی طرف پیرا تھا کہ ایک صدمہ سنگین میرے شانہ راست پر معلوم ہوا جب میں نے شانے کو دیکھا تو ایک گولی لگی تھی اور پوسٹ اور کچھ گوشت بھی شانے کا اڑ گیا تھا اور میرا سر و برسن صاحب کے چہرے پر زخم آیا تھا اس عرصے میں وہ دو کشتیاں بہت نزدیک آگئیں تھیں بلکہ چند سپاہی ہماری کشتی پر آ گئے تھے یہ حال دیکھ کر میرا سر و برسن صاحب نے میرے لوگوں سے کہا کہ زندہ ان سپاہیوں کے ہاتھ میں آنے سے بہتر ہے کہ تم سب دریا میں کود پڑو یہ سن کر سب نے دریا میں کودنا شروع کیا میں جلدی سے کشتی پر گیا اور وہاں سے ایک بندوق لیکر ایک سپاہی کو مارا اور دوسری مرتبہ بندوق بہری مگر ٹوپی نہ ملی اور سپاہی بھی بہت جمع ہو گئے ناچار بندوق لیکر میں بھی وہاں سے بھاگا اور دریا میں کود پڑا فطنت قفس جلد صاحب معتمد صاحب کے ایک گوشہ کشتی میں بیٹھے تھے اور اونکا لڑکا بھی اونکے پاس تھا اور صاحب موصوف کے ہاتھ میں ایک بندوق آٹھ سنگین کے موجود تھی اس وقت تک چوچ صاحب خون میں لوٹ رہے تھے اور باقی سب صاحب دریا میں کود پڑے تھے میرا سر و برسن صاحب معتمد صاحب اور اپنے بیچے کے اور مس طامس صاحب کی نزدیک کشتی کے کھڑے تھے اور اونکے پاس فطنت سمن صاحب اور چوچ صاحب غور دہی کھڑے تھے اب میرے تین صاحب فلوٹ صاحب اور انسٹن ایک فورڈ صاحب اور چند اور صاحب نظر آئے میرے خیال میں آتا ہے کہ وہ مار گئے ہونگے فشر صاحب معتمد صاحب کے قریب بس گز کے فاصلے پر کشتی سے تھے اور صاحب کے ہاتھ میں اونکا لڑکا تھا اور ایسا معلوم ہوتا کہ شاید مردہ ہے اور میں صاحب کا حال یہ تھا کہ پانی کے زور سے وہ ٹہر نہیں سکتی تھیں اور اونکے کپڑے بجائے بادیاں کے ہو گئے تھے اور اونکو کہیں کہیں پہنچتے تھے مگر صاحب موصوف اونکو کپڑے سے اور لینے نہ دیتے تھے اب تیرے نے یہ تجویز کی کہ یہاں سے بھاگ کر اگلی کشتی سے جا ملے کیونکہ میری دانست میں وہ کشتی بہت فاصلے پر لگی تھی اس آواز سے میں دبا کر پڑ گیا اور جب نزدیک فشر صاحب اور اونکی میم کے گزرا تو دیکھا کہ وہ ہرے وقت اور تکلیف میں تھے مگر مجھ سے اس وقت اونکی کچھ اعانت نہ ہو سکی تھی اس واسطے میں آگے گوروانہ ہوا اور تھوڑے عرصے کے بعد دیکھا کہ فشر صاحب بھی

سننا دہری کر کے ہوئے چٹے تھے مگر تاہم کی شب تیرے اب راحت دریا کو گمیر لیا تھا اس واسطے پہرا و سکا حال کہیں
تجربہ معلوم ہوا ایک گنڈہ کامل بلکہ زیادہ میں شنواری کرتا کرتا آخر کار نزدیک کشتی اولین کے پہنچا یہاں بھی دیکھا کہ سب
تباہ حال کشتی نشینوں کا تھا رومین صاحب اور چوٹی بیٹی یعنی مس گولہ بی صاحب کی اور ایک اور بچہ اور طاح موجود تھے
باقیمانہ سب قتل ہوئے اور نقصان سو میں ہم صاحب اور ڈاکٹر بالسی صاحب اور ایک یادو اور صاحب زخمی پرے تھے
انکو میرا روات رو برو سنگھی رام پور کے گزری تھی جہاں سپاہیوں نے جو ہمارے تعاقب میں آئے تھے دو تو میں لگا
رکھی تھیں اور انہیں گراپ ہر کہ ماری تھی جس سے یہ سب حادثہ واقع ہوا

جس نے اب اس کشتی کی مرست کی اور یہاں سے روانہ ہوئے مگر شب بہرول میں ہراس کامل تھا صبحی بروز دوم ایک آواز
کنا رے سے ہماری گوش زد ہوئی اور میں نے سمجھا نا کہ آواز فشر صاحب کی ہے غرض کہ ہم انکو بھی کشتی پر لائے اور انہوں
نے اگر بیان کیا کہ انکی میم صاحبہ اور بچے دونوں اونٹنے ہاتھوں میں سے دریا میں ڈوب گئے صاحب موصوف کو زخمی پڑی
تخلیف دیتا تھا کیونکہ گولی پانز انوسے چپ کے ہر گئی تھی تمام روز ہم کشتی پر روان رہے اور آخر کار ایک گانوں میں پہنچے
جو روبرو سے قسم پور واقع ملک اودہ کے آباد تھا یہاں گانوں والے حاضر ہوئے اور ہم نے اول یہ بھی انوکا فریاد
تصور کیا مگر آخر کار ثابت ہوا کہ وہ خیر خواہ ہیں پس ہم نے کشتی کنارے پر لگائی اور ہم گانوں میں گئے چونکہ گرسنگی غالب تھی
ہم نے اونٹ کچھ کھائے کہ یا لگا اور انہوں نے چائیاں اور دودھ پہکولا دیا اسکے کھانے سے ہم کو نہایت تسکین اور
آرامیت ہوئی

نیز انہوں نے اب ہمیں تخلیف دیتا تھا اور میرا جسم جو سب سے دن بہ دن آفتاب میں رہا تھا وہ بھی جھلاتا تھا
اب میں نے سمجھا تھا کشتی شب بہر بیان رہے لی اور چونکہ میں دور در سے سویا بھی نہ تھا میں نے ایک ٹھاکر سے
کہا کہ اگر کوئی چارپائی دو تو میں تمہارے گانوں میں رات کو سو رہوں ٹھاکر نے مذکور مجھے اپنے ساتھ لے گیا اور وہاں بہت سا
کھانا کھلایا اور چارپائی سونے کو دی اب میری پشت میں اسقدر درد زیادہ ہوا کہ کسی پہلو مجھے آرام نہ آیا اور شب کو
کرنیل سمیٹہ صاحب نے کھلا بھیجا کہ کشتی اب روانہ ہوتی ہے مگر میں بہت ماندہ ہو گیا تھا اور میں نہ گیا صاحب موصوف
نے مکر اور تہ کر پیغام بھیجا مگر میں نے نہ سنا اور یہ ارادہ کیا کہ جو کچھ ہوگا یہاں ہی سمجھ لینگے آخر کار کشتی روانہ ہوئی
اور چند روز تک کچھ خبر اسکی نہ ملی چند روز کے بعد وہی طاح جو کشتی کو لے گیا تھا وہیں آیا اور اسنے اگر خبر دی کہ نانا صاحب
نے مقام ٹہورتے اون پر گولیاں ماریں اور وہ سب مر گئے میں قریب ایک مہینہ کے اس گانوں میں رہا بعد ازاں دوبارہ
سے جالا اور انکے ساتھ کانپڑا یا سنا ہوا کہ میجر ڈبلس صاحب اور چچ صاحب خورو و نو کسی گانوں علاقہ اودہ میں
جو متصل فتح گڑھ کے واقع ہے محض ہیں

تھو رتل صاحب کے خدمتگار نے اوجھیں صاحب کے شیشے کے کچھ زیادہ حال بیان کیا وہ ذیل میں درج
ہوتا ہے

باعث ایسی جلدی خالی کر دیے تھے کہ بعد ہم نہیں مگر ۱۶ جولائی کو سب صاحب لوگ نئے ہم نسا جہاں وغیرہ

قریب نو اہشت دو گنشتہ صبح تین کشتیوں پر جو قلعہ میں تھیں سوار ہو گئے تھے ایک کشتی میں صرف کرنل گولدی صاحب کا سپاہی
 بہرہ کیا تھا اور باقی دو کشتیوں میں سب صاحب اور سوار صاحبان و جو وغیرہ سوار ہوئے تھے کشتی اڑھین کو قبل از صبح چھوڑ دی گئی
 تھیں ساتھ صرف ایک یاد و ملاح تھے یہ سب صاحب بڑی شکل کے کشتیان لے گئے کیونکہ یہ طغیانی اول تھی اور کچھ دیر کا حال
 معلوم نہ ہوتا تھا بوقت صبح وہ ایک گاؤں میں پہنچے جو قریب دو کوس کے مقام تھگندہ سے واقع تھا اور یہاں کچھ روپیہ
 ملا جو دیکھا کہ وہ گاؤں میں جا کر کچھ اور ملاح نوکر کر کے لائیں مگر سب سے ملا حوں کے جب یہ خبر ملا زمین نواب کو پہونچی تو ایک بڑا
 گروہ رعایاے مسلحہ کا آ یا کہ کشتیوں کو سوار کر کے قمار کین یہاں خوب جنگ وقوع میں آئی اور جب تک کہ سب صاحب لوگ
 وغیرہ بچا کشتی پر جمع ہوں لکھنٹ سمبسن صاحب کی گولی لگی اور وہ رہ گیا اسے ملک بچا ہوئے اور چونکہ بہتر سے صاحب تھے
 سواران کشتی کی کر رہے تھے ان کے مرنے سے فتور عظیم واقع ہوا اور اس ہنگام میں سمبسن صاحب کی ایک دختر گولدی صاحب
 کی اور ایک کسی اور صاحب کی جس کا نام معلوم نہیں ہے اور ایک اور دختر قریب دو زارہ یا چار دہ سالہ عمر کے مصنفین گرفتار
 کر کے نواب کے پاس لی گئے ایک سپاہی سی کا لیخان جو متعلق حرب و دم کے تھا اس کشتی میں موجود تھا اس سپاہی نے
 از حد کوشش واسطے سچائے تمام گروہ کی کئی تھی مگر کچھ اس سے نہو سکا آخر کار اس نے جون صاحب کی میم کو مخفی کیا اور
 ان کے بچے کو اپنی حفاظت میں رکھا غرض کہ گولدی صاحبہ کی دختر کو اور دوسری س اور تیسری کو جکا ذکر اور پوچھا مصنفین
 نواب کے پاس لی گئے نواب نے ان کی خوش اور سکونت کے باب میں اول بہت فکر اربابان لائے ان کو ایک مکان میں
 جو نواب کے باغ میں تعمیر کیا ہوا تھا رکھا اور جون صاحب کی میم کا حال بعد ازیں کچھ معلوم نہوا اگر کرنل گولدی صاحب کی سپاہی
 کی کشتی تو اول ہی چھوڑ دی گئی تھی اور دوسری کشتی جب بھیجے رہ گئی اور اوہیں لکھنٹ سمبسن صاحب مارے گئے اور یہ
 سواران کشتی مذکور گرفتار ہوئے تھے اس کو بھی چھوڑ کر باقیانہ صاحب تیسری کشتی میں جو بھلی تھی اور خوب دوڑتی تھی ہوا
 ہو کر بہا گئے اس کشتی میں خوراک اور بندوقین اور سامان جنگ بکثرت موجود تھا اور اس کشتی میں چار سائیں اور دو ہتھیار
 ہی سوار تھے یہ سب مع صاحب لوگوں کے جو اس پر موجود تھے ہدایت ایک ملاح کے جو باقی رہ گیا تھا کشتی مذکور کو روٹ
 کرتے تھے یہ ملاح خیر خواہہ کار تھا اور وطن اس کا تھگندہ تھا چنچا اس کشتی پر تمام رہتہ کنارے پر سے بندوقین بھلی
 مگر مقام ٹھوٹک وہ لوگ پہونچ گئے تھے وہاں ملاح مذکور کو گولی لگی اور وہ مر گیا اور اس کے مرنے سے ہر کوئی ایسا موجود
 نہ رہا جو حال درپسے واقف نہوتا اس واسطے کشتی تہر لگ گئی سب کشتی نشینوں نے اس کو دھانسے کا لاجب خیمہ
 مصنفین کو پہونچی فوراً انہوں نے اگر کشتی کو گنہ لیا اور سب کشتی نشینوں کو مقام کانپور میں لی گئے
 صاحبان فضلہ ذیل جن کے نام مجھے بتلائے کشتی مذکور میں سوار تھے اور سوارے لکھنے اور کئی صاحب بھی جن کے نام
 درج نہیں غرض کہ یہ سب کانپور میں ایک مکان میں جب کو اسمیل روم کہتے تھے یکجا رکھے گئے چھوٹے بچوں کو سواری گاڑی
 لی گئی تھی اور باقی سب پیادہ پا چلتے تھے اور راستے میں کتنے اونسے کھانے بے اوبانہ یا گنا خانہ نہیں کیے بلکہ یہ ہی میں
 سنہ ہے کہ بعض سفر زاشخاص نے ان کی شفاعت بھی کی تھی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا
 نام اداں صاحبوں کے یہ ہیں کرنل گولدی صاحب مع ایک دختر انکی دوسری دختر جو نواب تھگندہ کے پاس

پونچائی گئی تھی کرنل سمیٹ صاحب متعلقہ ارجٹ معہ میم اور دو بچے تھیں فلوٹ صاحب اور ایک میجر صاحب معہ میم اور بچہ کرنل صاحب کی میم معہ تین بچے تھیں کرنل صاحب معہ میم اور دائی اور آیا اور دو بچے یونس صاحب معہ میم اور دو بچے ایک اولی دو بچوں میں سے آیا گئے پاس نہا اور آیا نے او سکونہ دیا اور خود بھی مکان مذکور میں اس کے ساتھ گئے اور شاید سب انگریزوں کے ساتھ وہاں مارے گئے پاڈری فشر صاحب معہ بچہ تھیں صاحب اسٹنٹ محال افیون معہ اون کے بیرا یعنی کمار کے جو اگلے اور یا تھا اور جس نے اپنے آقا کو تاہر گنچوڑا اور اون کے ساتھ خود بھی قتل ہوا جو ان صاحب خجکا ہم نام قلعے میں مارا گیا تھا ایک ڈاکٹر صاحب معہ میم اور بچہ چند روزہ جبکہ معسڈین نے لیکر ایک تھوہین ڈاکٹر دیا ہے گنگ میں کہا تے ہوئے پھوڑے سے کانپور تک لینگے تھے اور ایک صاحب معہ معہ دوسن رسیدہ لڑکیتے جنہیں سے ایک کی نسبت ایک عمدہ دار فطنت دائی بارت نامے کے ساتھ ہو چکی تھے اور سوائے اسکے اور کسی صاحب تھے

مفرورین مقام باؤن میں اٹھوڑو صاحب کلکٹر تھے اور دو صاحب اور دو صاحب نامے بھی اور باقی مشہور ہے کہ اگرے کو چلے گئے تھے

سوائے صاحبان مذکورہ بالا کے کہی سا جنٹ اور کرانی اور بابجے والو نیکے لڑکے اور سرائے متعلقہ ارجٹ معہ عیال و اطفال کے تھے

یہ سب صاحب لوگ چار روزہ مقام کانپور مکان مذکورہ بالا میں رہے اور وہاں اور صاحب لوگ بھی جمع ہوئے گئے انکو سوائے روٹی اور تنک اور پانی کے اور کچھ کہا نے پیئے کو ملتا تھا ان سب کو یہ امید تھی کہ ہم ربائی پاؤں گے مگر افسوس کہ سپاہ گورہ جو آئی وہ ایسی دو نفر کہ کرنے سے اور بارش سے ماند ہو گئی تھی کہ وہ آگے نہ بڑھ سکی اور متصل کانپور آئے ہے انہوں نے مقام کیا اگر وہ اوس روز چلے آدین اور مقام نکرین تو سب صاحب لوگ جان سے بچ جاتے خدا خوب اس حال سے واقف ہے مگر چند نوکر ہندوستانی کا یہ قول ہے کہ ایک شب شیر تیرہ باری فوج کے مقام کانپور آنے سے جب نانا نے دیکھا کہ اب کچھ بن نہ پڑیگا اوسنے حکم دیا کہ جتنے صاحب قید ہیں سب کو تر تیغ کر واس حکم آئے صادر ہوئے ہی ایک گروہ تسانو کا اندر مکان کے آیا اور اگر سب کو قتل کیا

جو تکلیفات کہ ان صاحبوں نے فتحگڑہ سے کانپور آئے تک اوشائین تین نہایت شاق تھیں مگر تیراؤن صاحبوں کے کوششی پر سوار تھے اور کشتی کو کھینچتے تھے آبلہ دار ہو گئے تھے اور ہر وقت کی محنت شاق سے جو وہ قلعے میں کرتے تھے زیادہ تر ماندے ہو گئے تھے اکثر اون کے ملازم مقام فتحگڑہ ہی سے اونکو چوڑ کر ہیاگ گئے تھے اور میم صاحب اور بچے بغیر نوکروں کے نہایت تکلیف میں تھے بلکہ یہ ہی میرے نزدیک باعث قوی دشمنی محصورین کا تھا ورنہ اگر وہ چند روز اور بھی قائم رہتے اور قلعہ چھوڑتے تو سب امر اچھے ہو جاتے کیونکہ معسڈین و سکر کشون سے پاس سامان باقی نہ رہتا تھا اور دریائے گنگ بہر روز طغیانی پر ہوتا جاتا تھا اور ہماری فوج گورہ بھی قریب سے لینے کانپور کے تھی مگر مرضی آہی بغیر ہوئے نہیں رہتی

حال کشتی اول کا اس طرح بیان کیا گیا ہے جو دو صاحب اوشمین مارے گئے تھے اون کے سرفرواہ کے پاس

لاٹے گئے اور نواب نے حکم دیا کہ شہر میں دکھاؤ اور تین مہم صاحبان محمد دیکر قیدیان عیسائی کے بعد از اوٹھانے انوع انواع کی
تکالیف اور غوری کے جو بیان سے باہر ہیں جب انکے نواب توپ سے آڈرائی گئیں
ایک شخص لال خان نامہ جو ہائیں برس پاس کرنیل سمیٹ صاحب متعلقہ ارجحٹ کے ملازم ہا اسطرح حال دن
صاحب کا جو کانپور لجا رہے گئے تھے بیان کرتے ہیں

کرنیل سمیٹ صاحب متعلقہ ارجحٹ مہم صاحب کے کانپور پونچے اور تباریخ ۵ جولائی قتل ہوئے
سیجر نرو صاحب کی ایک گولی گردن پر لگی تھی جب وہ کشتی کو متصل شیوراج پور کے کپینج رہے تھے اور وہ وہاں
ہی مارے گئے

میسر فلوٹ صاحب کے ایک زخم مقام سنگی رام پور میں آیا تھا اور
وہ وہاں سے دریامین کو دپڑے تھے اور ڈوب گئے اور انکی مہم صاحبہ قبل از شروع فساد مقام فتح گدہ سکھین
جلی گئی تھیں

کپتان غلیور صاحب کے ایک زخم ٹانگ پر قلعہ فتح گدہ میں آیا تھا مگر وہ ساتھ تھے اور قریب ایک میل کے فاصلے پر
بہشور سے اونکے گولی لگی اور وہ مر گئے

لفٹنٹ فٹس جلد صاحب مقام سنگی رام پور سے مہم صاحبہ اور بچے کے دریامین کو دپڑے تھے
لفٹنٹ سویتین مہم صاحب مقام سنگی رام پور سے گئے اور انکی مہم صاحبہ مہم بچے کے قتل از فساد فتح گدہ
سے سکھین جلی گئی تھیں

لفٹنٹ ہندرسن صاحب کانپور پونچے اور تباریخ ۵ جولائی قتل ہوئے
ڈاکٹر مہیتہ کوٹ صاحب مہم صاحبہ اور بچے کے کانپور پونچے اور تباریخ ۵ جولائی قتل ہوئے
ڈاکٹر بافتی صاحب بھی کانپور میں تباریخ مذکور قتل ہوئے
کرنیل مگر صاحب قلعہ فتح گدہ میں مارے گئے تھے مگر انکی مہم صاحبہ تین بجے مقام کانپور تباریخ ۵ جولائی
رنگراس ملک بقا ہوئے

پاڈری فشر صاحب زخمی ہوئے تھے مگر کانپور پہنچ کر تباریخ مذکور قتل ہوئے
کرنیل گویدی صاحب بھی زخمی تھے مگر زندہ مہم ایک دختر کے مقام کانپور پونچے اور ساتھ دیگر صاحبان کے
تباریخ ۵ جولائی دونوں ہی ملک عدم ہوئے

جون صاحب کے سر میں مقام قلعہ فتح گدہ اسی روز جس روز کرنیل مگر صاحب مارے گئے تھے گولی لگی تھی
وہ ایک شبانہ روز جانکنی میں تھے بعد از ان مر گئے
پونس صاحب کلکٹر بھی زخمی ہوئے تھے مگر مہم صاحبہ اور دو بچوں کے مقام کانپور پہنچ کر تباریخ ۵ جولائی
رہ سپر ملک بقا ہوئے

صاحب شش نچ کو بھی سیم صاحبہ اور تین بچہ شیکہ اور ایک انگریزی آیا کے کانپور میں لجا کر تاج مکرور قتل کیا
لوگ خیال کرتے ہیں کہ پادری صاحب جنگے اعلیٰ میں سیم کا تھا سہ چند اور عیسائیوں نے کارخانہ جنگیں صاحب
میں جو متصل مقام مدی گھاٹ کے واقع ہوئے جنگیں صاحب کے قتل ہوئے
شہور ہے کہ دو صاحب گلکڑ اور دو اجٹ محال افیون اور ایک سیم صاحب اور تین بچے سادہ ہونگہ زیندار کے
پاس جو قریب پانچ کوس فٹنگدہ سے ہلک اودہ رہتا ہے جا کر پناہ گیر ہوئے تھے اور اوس کی حفاظت میں
زندہ اور موجود ہیں

اگرہ

جب خبر وحشت اثر فساد اور قتل کی جو مقامات میرٹھ اور دہلی وقوع میں آئی تھی یہاں پونہچی تو کوکون صاحب
لغنت گورنر بہادر کی سب فوج بندوستانی اور گورہ کو جمع کیا اور انکو ایسی فہمائش کی کہ جس سے سپاہ مذکورہ صاحب
کسی امر قبیح کی نہونی مگر اسکا اثر چند روزہ تھا کیونکہ آخر میں یہ سپاہ بھی شامل معسین ہو گئی تھی حال اسکا تفصیل ذیل
میں درج ہے

آخراہ جون ایک شب کو یہ شبہ پیدا ہوا بلکہ تحقیق معلوم ہوا کہ ایک بڑا گروہ معسین کا جس میں وہ خاص گروہ
سپاہ کا ہے جسے مقامات نصیر آباد و منیج سرکشی کی تھی قریب اگر سے کے آگئے ہیں بدین خیال طیاری واسطے
اونکے استقبال کے بلکہ لفظ اندام خیال نہایت موزوں ہے عمل میں آئیں یہاں تک ہر روز عیسائی ساکنین شہر
انے اپنے مکانات چھوڑ کر قلعہ میں چلے جاتے تھے جسکو حکام نے اول ہی صاف کر کے حتی الامکان جہان تک ممکن تھا
قابل بود پشاش کے بنایا تھا اور سوائے اسکے قلعہ مذکور کو جسقدر ممکن تھا مضبوط اور محفوظ بھی کر لیا تھا اور توپیں اور دیگر
سلمان جنگ اوسہیں بکثرت جمع کیا تھا گدا چھے ہوشیار گولنداز کم تھے

تاریخ ۲ جولائی فوج کو کٹھنٹ کو جس میں سوار اور پیادہ جمع ہو تو پناہ تھے اور اس خطہ تک سب صاحب اونکو
خیر خواہ جانتے تھے حکم جاو فی میں آئیکا دیا گیا اس حکم سے ساکنین کو نہایت تعجب ہوا اور زیادہ تر استغراب اس
پیدا ہوا کہ اونکو حکم برائے گار گورہ متعینہ جہی نہ کا جس میں چار ہزار مجرمان بدکردار مشہور اور معروف جمع تھے دیا گیا اور ایک
گاردونکا کاشانہ گورنری پر تعینات ہوا تاریخ ۴ دریافت ہوا کہ دشمن قریب تر آگئے اس واسطے فوج مذکور کو حکم ہوا کہ آگے جا کر
راستے میں خیمہ زن ہوں جب فوج مذکور مقام قرار دادہ پر پونہچی تو عیسائیوں کو ہنگو قیقین تھا ویسا ہی ظہور میں آیا یعنی جیوقت معسین
نزدیک ہر مقام مذکور آئے اور اس فوج کو قابو ملا تمام وکال فوج بغیر کشتنا ایک ہی سپاہی کے جا کر شامل معسین ہو گئی
اوسی روز بوقت شہر پر ایک سیم صاحبہ اور سیمے جو چاؤ فی اور سولہ کین میں تھیں اور اب تک قلعہ میں نہیں گئی تھیں ظہور
جا کر مقیم ہوئیں اور دوسرے روز بعد از طلوع آفتاب بعض بعض آدمی سوائے فوج گورہ اور اعلیٰ کشت فوج علی شیا باہر فوج کے
تھے وہ سب اندر مقیم ہو گئے تھے

فیل عرصہ اس روز گار کا گذر تھا کہ قریب دس ہزار جنگی سپاہی معسین سات ہزار پیادے اور ایک ہزار پناہ

سوار اور آٹھ ضرب توپ درمیان تین سو گز کے فاصلے کے ایک میدا زمین جو عقب موقع سیا واقع متصل چار میل میل آگرے سے براہ فتح پور سیکری واقع ہے اگر خمیہ زن ہوے بعد از دوپہر روز کے ہماری فوج روبرو موضع مذکور کے پونچھے لیکن بجائے فوراً قبضہ کر لینے موضع مذکور کے جس سے دشمنوں کو سوائے میدا زمین اگر ٹرنیکے اور کوئی صورت باقی نہ رہی ہماری فوج نے اول ہی کچھ فاصلے سے توپ سے کرنی شروع کی اور دشمنوں کو دقت اور قابو موضع مذکور کے لئے لینے کا دستیاب ہوا اور اس سبب سے انکو جابے محفوظ ملی اور بدقت وہاں سے نکلے گئے اس ہنگامے میں چار اہیت اتلاف جان ہوا

بیان جنگ ۱۵ جولائی اسطرح پر ہے کہ جو فوج بمقابلہ دشمن تاریخ ۱۵۔ یہاں سے گئے تھے وہ قریب گیارہ بجے دن کے روانہ ہوئے تھے اور بجانب موضع شاکنچ جو قریب چہ میل کے فاصلے پر آگرے سے واقع ہے روان ہوئے اور انہوں نے اوس میدا زمین کو نہکچہ جو بجانب راست راستے کے واقع ہے صف جنگ آراستہ کی اور اسی حیثیت سے آگے قدم زن ہوئے یہاں سے فوج دشمن سجوبی نمودار تھی اور بجانب راست موضع مذکور کے جوق جوق جمع تھے ہماری فوج اسطرح آراستہ ہوئی تھی کہ ایک ایک فیلڈ باٹری ایسی دو فوج بجانب فوج کے قائم ہو گئی تھیں اور پیادے وسطے میں تھے اور سواران ملیشیا کچھ ایک عقب میں تھے جب قریب چہ سو گز کے فاصلے پر ہماری فوج پونچھی تو معسدرین نے ہماری باٹری پر جو بجانب راست تھی گولہ رانی شروع کی اور گولے اور کراب اور سیل بکثرت آئے اور ہر سے بھی گولہ جلنا شروع ہوا اور اس خوبی سے یہاں کے گولے کی زد پڑتی تھی کہ دو دو گولے ہماری توپوں کو چلے تھے کہ دشمن ہانگ نکلے یہ حال دیکھ کر از جانب باٹری راست شور و غل خوشی کا مچا اور یہ صدا بلند آواز ہوئی کہ انکا تعاقب کرو اور اس میں شک نہیں کہ اگر اسوقت تعاقب ہوتا اور ہماری فوج حملہ آور ہوتی تو دشمن اپنے مقام سے میدا زمین نکال دیے جاتے اور انکی سب سے ہماری فوج میں آتین بلکہ جنگ بھی ختم ہو جاتی اور نقصان جان بھی اسقدر ہوتا جسقدر بعد ازین وقوع میں آیا ہماری توپوں نے انکا جنبش حتیٰ اور فوج صف بستہ پیشتر قدم زن ہوئی لیکن دشمن اپنی اتواب کے گرد جمع ہوئے اور چونکہ ہم سب اونکی دست کے اندر تھے انہوں نے ایسی گولہ رانی کی کہ ہمارا اوس سے بہت نقصان جان ہوا اور ہمارے اکثر سپاہی اور گھوڑے مجروح و مقتول ہوئے اور ہم اگر ٹہرتے جاتے تو اور گولہ رانی کرتے تو یہاں تک کہ ہم دو سو گز کو فاصلے پر موضع مذکور کے پونچھ وہاں سے ہمنے دیہ مذکور کو ملی ماری مگر میرے نزدیک چنداں نقصان دشمنوں کا نہوا ہوا کانا واقف اور نا آزمودہ آنکھ بھی دیکھ نہ سکتے تھے کہ ہمارے گولے ایک دیوار بلند پر لگے تھے جسکو اتواب قطعہ شکن صرف توڑ سکتی تھیں اور اگر ہماری توپ دست راست ایک پچاس گز بھی پیشتر ہر جاتی تو اونکی زواون اضطراب معسدرین پر پڑتی جسکو گولہ اسقدر ہمارا نقصان کر رہے تھے نتیجہ اس بڑبڑی کا وہ بھی ہوا جو تصویر میں یعنی دشمنوں کو اور دل قوی ہوا انکو سوار ہماری فوج دست کو اگر بہت وق اور رنگ کرتے تھے اور انکو پیادے منتشر بقاعدہ شکن مشینوں کے اپنی انفل سے ہکو نہایت ضیق میں کرتے تھے اور چونکہ ہمارے ساتھ سوار نہ تھے اس واسطے ہم سو درباب انکو اندفاع کو کچھ کوشش نہوسکی ایک گروہ انکو سواروں کا دلیری کے ہمارے عقب پر آیا اور ہماری فوج کو وسط میں ہونے پر اپنی فوج وسطی کے جانب نکل گئے یہ تو چہ ہوا کہ ہماری سواران ملیشیا ان معسدرین پر حملہ کیا تھا جو ہماری فوج راست پر تاخت لائے تھے اور جب

پانچ آدمی معسدرین کو قتل ہوئے اور کچھ زخمی تو تمام معسدر اوس جانب سے ہباگ کر اپنے باٹری کو پکس جا کر جمع ہوئے انکو اس طرف جانی سے وہ توپ دشمن کی بند ہو گئی جو دیان دانستہ لائی گئی تھی اور اگر وہ چلتی تو ہر ایک سوار جو میدان میں تھا اوسکی ضرب و زور سے اڑ جاتا

گولہ رانی موضع مذکور پر کامل ایک گھنٹے تک جاری رہی اور اس عرصے میں مخالفین بھی ہمیشہ تلبازی بنا دینے لگے اور بالا خانہ مکانات سے کرتے تھے دو کمپنی سپاہ گورہ بعد ازین موضع مذکور میں شجاعت تمام گھس گئے اور دشمنوں کو دست بہت مار ڈالتے تھے اور انکو اجازت ہوتی تو وہ یہ امر باسانی تمام کر ڈی جب تک گورہ مذکور موضع مذکور سے باہر آئے باٹری دست چپ نے گولہ رانی موقوف کی تھی مگر باٹری دست راست جواب گولہ یا دشمن کا ہنوز دیتے جاتے تھے اور تھوڑے عرصے قبل از زخمی شدید ہونے کپتان ڈوی اوپلی صاحب کے اس باٹری نے اتواپ دشمن کو بند کر دیا بروقت زخمی ہونے کپتان صاحب موصوف کے ہماری باٹری میں گولہ کم ہو گئے تھے اسپر بھی کپتان صاحب گورہ شدید تھو ایک پیٹی توپ پر بیٹھے رہے اور حکم سر کرنے توپ کا دیتے رہے اور یہ باٹری اسی سبب سے اذیت تک جاری رہی جب تک کوئی باقی نہ بیا باعث موجود نہ ہونے سواروں کے ہم دشمنوں کا تعاقب نہ کر سکے گورہ نے اوٹکواسقہ محنت اور شفقت سے شکست دی تھی اور چھو اور کوئی امر سواہ اسکے باقی نہ رہا تھا کہ واپس مراجعت کر کے قلعہ میں چلے آئیں اور یہ امر پہنچنے حتی الامکان بانتظام تمام شروع کیا جب دشمنوں کو یہ دیکھا کہ ہم مراجعت بجانب قلعہ کرتے ہیں تب انہوں نے توپیں لیکر ہمارا تعاقب کیا اور تمام راستے میں اگر نے تک گولہ رانی اس طور سے جاری کی کہ اچھا تجربہ کار حسب طرہ کرتا ہوا اور اونٹنے سوار جو جوق ہمارے چپ و راست اگر اسقدر تنگ کرتے تھے کہ ہم سے ایک گولہ بھی بعد ازین سر نہ ہو سکا

آخر کار تمام فوج ساڑھے چھ بجے شام کے بعد از جنگ سخت تین گھنٹے کے قلعے میں پونچھے جب یہ فوج واپس آتی تھی اوٹکولیشیا پیادہ راستے پر ملے اور اپنی فوج کے عقب میں آکر اوسکی حفاظت کی اور اونس وقت تک اونکے عقب میں آئے جب تک یہ فوج ماندہ و کار دیدہ قلعے میں پہنچ گئی جب یہ تدبیر محافظت کی عمل میں آئی تھی تاہم سواران معسدرین بجانب چاؤنی اگرہ روان ہوئے اور جب تک یہ فوج گورہ قلعے میں گئی انہوں نے چند مکانات کو آگ لگا دی تھی بعد از غروب آفتاب بر جہائے قلعہ سے اکثر مکانات شعلہ در نظر آتے تھے اور شب دوم بھی یہ ہی حال رہا غرض کہ کوئی مکان چاؤنی ایسا نہ تھا جس کو گزند آتش کا نہ پہنچا ہو اور اگر کوئی مکان یا شو آگ سے بھی تھی اوسکو معسدرین نے اور طرہ خراب اور برباد کیا تھا دروازہ درجہ جو کھات وغیرہ سب نکال کر نلے گئے بلکہ لکڑی کا نام بھی باقی نہ رہا اور سوائے دیوار خشتی کے مکانات میں اور کچھ فطر نہ آتا تھا بروز دوم دشمن نا پدید ہو گئے اور تمام معسدر بجانب بہر تپور روانہ ہو گئے اور یہاں انتظام اگرہ بخوبی ہو گیا

چودہ رحبت ہندوستانی مقیم مقام ہذا نے علامات فساد ظاہر کیے اس لیے مناسب متصور ہوا کہ ۲۴ گورہ
 ۲۴ رحبت شاہی معوتین ضرب توپ زیر حکم لفٹنٹ کوک صاحب کے اور کپتان سواران ملتان فی نو ملازم تحت حکم
 لفٹنٹ لٹ صاحب کے راول پنڈی سے جا کر سپاہ رحبت مذکور کے اسلحہ چین لین اور تاریخ ۷۔ ماہ جولائی قریب
 نواخت ہم گھنٹہ شام کے یہ فوج مقام دنیا سے بجانب میدان پرٹ جہان ۲۴ رحبت آمادہ فساد ہو کر مستعد ہو گئے
 روانہ ہوئے اس سب فوج کی افسری پر کرنل ایس صاحب تعلقہ ۲۴ رحبت شاہی مقرر ہوئے تھے جب سپاہ ہندو
 نے اس فوج گورہ کو آئے دیکھا پرٹ سے بہا گئے اور اپنے افسروں پر ایک فیر کر کے اپنی لین اور دیگر مقامات
 پرہ میں پناہ گیر ہوئے اور وہاں سے بنا دلیق سرگرنی شروع کیں ۲۴ رحبت شاہی نے توپیں لین کی جانب کر کے
 اونپر حملہ کیا مگر مکانات چاؤنی کی پناہ اونکو ایسی اچھی تھی کہ ہمارا نقصان اس حملے میں بہت ہوا اکتیان سپرنگ صاحب
 کو زخم کاری لگا اور وہ بعد ازیں مر گئے کہ نل ایس صاحب اور لفٹنٹ سٹریٹ فیلڈ صاحب زخمی شدہ یہ ہوئے اور
 اور لفٹنٹ جٹ صاحب کے زخم سخت پونچا دوسرا رحبت اور ایک کورپورل اور ۲ گورہ قتل اور ۳ زخمی ہوئے اور
 مصدین کے ۸ سپاہی بعد از فک مذکورہ بالا گرفتار ہوئے اور توپ سے اڑا دیے گئے اور بعد ازاں ہر روز کچھ
 کچھ سپاہی گرفتار ہو کر اڑا دیے جاتے ہیں اور اب تک یقین ہے کہ کل رحبت مصد تباہ اور برباد ہو گئی ہوگی کچھ سپاہ
 مصد بجانب راول پنڈی اور نہوڑی ہی سمت جنگ فراری ہوئی مگر گرفتار ہو کر اڑا دی گئی دو گنجان اس رحبت
 کی جو بجانب راول پنڈی ہمراہ خانہ سرکاری کے روانہ ہوئیں تھیں اونہوں سے بھی کچھ علامات فساد کے ظاہر ہوئے
 اور اسی سبب سے اونکے بھی ہتھیار چین لیے تھے اس پر ہی وہ جادہ راستی پر نہ آئے لہذا تھوڑی سی صاحب شہر سمت
 جیل میں اونکی نسبت حکم قید کا صادر فرمایا اور وہ جیل خانہ ضلع میں مقید ہوئے اور زنجیر بہت بھاری اونکے ڈالی گئیں یہ
 اس قدر مصد تھے کہ گو گرفتار ہو کر جیل میں مقید ہوئے تھے مگر تاہم وہ لوگ بر ملا حکام کو کوشنام دیتے تھے اور بہت
 سخت اور درشت کلمات کہتے تھے

نصیر آباد

تاریخ ۸ ماہ می بوقت نواخت ہم گھنٹہ شام دہ گھنٹہ ۲۴ رحبت فساد برپا کر کے توپوں پر قبضہ کر لیا اور لیکر اپنی پاس رکھیں ہندو
 نو دوتین حملہ بھی کیا مگر توپیں اون سے نہ لوس کو کپتان سپوتو صاحب اور گونٹ نیو بری صاحب قتل ہو کر کپتان ہاروی صاحب
 اور لفٹنٹ کوک صاحب زخمی ہوئے مگر ۳ رحبت ہم بھی سو بجو تک قائم رہی اور بھی اونکو ۲۴ رحبت نے کہا کہ اگر ہم سے مل جاؤ توپ لاکھ
 تیر گراپ مارنگو کرنل کیسل صاحب نو مرتبہ آؤا کیا پر سپاہ کو سمجھایا مگر اون سب صاحب کو صلاح دی کہ مقام نصیر آباد میں نہ ہو اور کہیں اور
 ہاگ جاؤ ورنہ ہم دارا کی جان کو ہنسکیں گے یہ سنکے صاحب مقام نیو کو بوقت شب روانہ ہوئے اور انکو روانہ ہو تو ہی سب گن جو نہیں
 رسالہ ہی مع افسران پانزدہم رحبت روانہ ہوئے اور مقام مذکور میں سب افسروں پر اونکو اپنی سپاہ نو بندوقین سہین
 مگر کچھ زخم بھی نہ پونچا فتوک صاحب اور یار کورٹ صاحب اور ہوٹو صاحب اور اندر صاحب سلامت مقام اچھے
 میں پونچے کہ نل مینی صاحب کمانیر رسالہ راستے میں سیور آتے ہوئے گھوڑے سے گر کر مر گئے

ایک وقیل نگار احوال اس مقام کا اسطرح تحریر کرتے ہیں کہ جب فساد و فحشہ وغیرہ میں ہوا اسکے بعد فوراً نارہ ہنگامہ دراز
 اس نواح میں بھی شعلہ و ربو نے لگا اور اول فساد ان اضلاع میں جو ہوا وہ اس مقام نصیر آباد میں ہوا تھا اور سب دستور جیسے جو
 امر ہندو الایہ نامہ و سکی علامات اول سے غور ہوتا ہے وہی اس بلوے کی بھی علامات یعنی ناخوشی اور ناراضماندی
 سپاہ کی تمام باشندگان میں مشہور ہوئی اس شہرت کے باعث سے جو بجا ویز ممکن نہیں وہ عمل میں آئیں یعنی اول مئی لاکھ حکم ہوا
 کہ شب کو سب رہا کریں اور کچھ اور عین کے چھاؤنی میں گشت کیا کریں اور تو میں تمام شب بلکہ ہر وقت کسی ہوئی رہتی نہیں اور کوئیں
 اگر آپ بہری رہتی تھی اور گولنداز گوہندوستانی سے مگر اونکی وفاداری اور شک حلالی پر اعتماد نہ تھا ۲۵ گورہ ۸۳ رجٹ شاہی اور
 کچھ گولنداز گورے مقام دیاس سے جو قریب دو سو میل کے فاصلے پر نصیر آباد سے بجانب جنوب واقع ہو طلب ہوئے ان بجا ویز
 سے گوہندو اطمینان باشندگان چھاؤنی نصیر آباد کا ہوا تھا مگر تاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت نواخت ۳ گھنٹہ سے ہر فوج ہندوستانی نے
 جسمیں ۱۱ اور ۳ رجٹ تھی بلوہ شروع کیا اور سب سپاہ اپنی لین سے باہر نکلی اور ہندو قین بہر کر اپنی لین کے آگے کالم
 بنا کر کھڑے ہوئے اس عرصے میں کچھ سپاہ ہندو رجٹ کی بجانب تو بچانہ ہندوستانی گئے اور وہاں گولنداز کو غریب
 ویکر سب توپیں اپنے قبضے میں کر لین شروع بلوے میں تو اکثر سپاہی ان دو نور رجٹ کے تابع دار اور فرمان بردار معلوم ہوئے
 اور انہوں نے اپنے افسروں کی تمام احکام کی تعمیل بھی کی مگر جب انکو حکم ہوا کہ اپنی رجٹ والوں پر چڑھوں نے
 قبضہ تو پکا کر لیا تھا فر کریں انہوں نے اس حکم کی تعمیل نہ کی کیونکہ انکا یہ ارادہ تھا کہ انکو معتدین کے شامل ہونگے حال
 دیکھ کر افسران انگریزی تو اور کوئی امر سوا واپس آنے کے اپنی فوج میں سے باقی نہ رہا اور جب وہ واپس آئے تو سپاہ
 نے بہت شور و غل کیا اور کچھ کچھ بد زبانیاں بھی کی اور گولیاں بھی اون پر چلائیں بعد بلوہ کے چند لمحہ میں تمام اول مئی لاکھ
 طیار اور مسلح ہو کر اور کالم جنگی باندہ کر بجانب تو بچانہ پشتہ کوہ روانہ ہو کر جب نزدیک پونچھے تو تو بچانے سے آہٹ
 ایک فیرون پر ہوئی ادھر سے حکم حلقہ کرنے کا ہوا اور تو بچانے پر حملہ ہوا تو پونچھ ششم نے سبرگر دیگپتان سپوٹس و صاحب
 کے حلقہ کیا اور انکے بعد اوروں نے بھی اپنے اپنے افسر کے ماتحت تو بچانے پر حملہ کیا مگر توپوں نے ایسی بارش آہن کی
 کہ بہت آدمی اور گھوڑے غرق دریلے فنا ہوئے بلکہ امید فتح کی منقطع ہو گئی تھی اسپر کرنل مینی صاحب نے حکم
 حملے کا تبدیل کر کے حکم مہاجرت کا صادر نہ کیا اور تمام سپاہ اس ترکیب سے ہٹتی ہوئی واپس آئی کہ اگر ہندو
 اونکا تعاقب کرتے تو کچھ فائدہ نہ اوٹھاتے اس ہنگامے میں گورنٹ نیو پرپی صاحب کئی گولیاں کہہ کر
 جان سے سپر ہو کر زمین پر گرے اور ہندو نے اونکی لاش کو نصیر بات شمشیر پارہ پارہ کر ڈالا کپتان سپوٹس
 و صاحب بھی عین ہنگامے میں کام آئے اور کپتان یوح صاحب اور کپتان باروی صاحب دونوں بھی ہوئے
 بعد ازیں ہندو نے ہنگامے انگریزان جلانا شروع کیا اور عرصہ قلیل میں تمام چھاؤنی نصیر آباد شعلہ و دھواں
 صاحب لوگ جو آتش فنا سے محفوظ رہے تھے بجانب مقام اجیر روانہ ہوئے اور شہتہ سے فرور و اور کوہ پات
 گرد و فوج کے راہ کو سمیت مقام بیور راہی ہوئے بعد ازیں طے کر کے ۱۰ میل کے صاحبان ہندو در بن افسران ۳۰ رجٹ
 ہندوستانی سے جو قبل ان صاحبان مذکورین چھاؤنی نصیر آباد سے مفرور ہوئے تھے ملاقی ہوئے اور یہاں کرنل مینی صاحب

نے باعث هجوم افکار اور گر پڑنے گھوڑے سے جان بچی تسلیم کی باقی ماندہ صاحبان راستے میں نہایت تکلیف از طرف غور و توش اور ہٹا کر اور اکثر خطرات سے بمشکل جان بچا کر تیار سح ۳۰ ماہ پہنچے شہر بوقت نواخت اگنہ روز وارد مقام معبر ہوئے اور آئندہ تکلیفات سے خیل محفوظ رہتے

کراچی

اس مقام میں بھی ویسا ہی اندیشہ لوگوں کے دل میں غالب ہوا تھا جیسا اکثر مقاموں میں جنگا ذکر سابق ہو چکا ہے پیدا ہوا تھا تیار سح ۳۰ ستمبر علامات انحراف ظاہر ہوئے گو تداریک حکم و وقت سے علامات مذکورہ بہت جلد ہی فرو ہو گئیں تھیں

بروز یکشنبہ ہنگام گیارہ یا بارہ بجے شب کے میجر میک گرگیر صاحب کمانیر ام حبٹ ہندوستانی کو ایک حوالدار اور دو اور شخصوں نے آکر اطلاع دی کہ فوج میں فتنہ فساد ہونے والا ہے اور اگر تداریک عمل میں نہ آئیں تو اسی شب سنا و عظیم برپا ہوگا میجر صاحب نے اسکی اطلاع فوراً جنرل صاحب کو کی اور تو سخت آنہ اور حبٹ رگورے دوم حبٹ شاہی آگے موجود تھے چشم زدن میں طیارہ پوچھ میدان میں آگئے خبر اس طیارے کی ایسی جلدی شہر ہو گئی جیسے آگ ہوا سے پھیل جاتی ہے اور تمام شہر میں تھلک مچ گیا اب سوائے اسکے اور کوئی آواز گوش زد نہ ہوتی تھی کہ کہیں سے آواز گاڑی آئی اور کہیں سے آدمیوں کے چلنے کی آتی تھی اور سطح سے گھوڑوں کی ٹاپ کی اور کسی جانب سے توپوں کی پیوں کی کان میں آتی تھی اور لوگ گھوڑوں کو پٹھان ڈاکر ساکنین کو اس حال سے اطلاع کرتے تھے لوگوں کو گمان قبل از اس واردات کے بھی اس سرکشی کا نہ تھا اور اس سبب سے یکایک جو یہ موقع ظاہر ہوا تو اون کے دلوں میں تردد اور ہراس از پیدا ہوا آخر خواہ لوگوں کو فوراً اطلاع اس سرکشی کی دی گئی مگر اونکو فوجت مکان محفوظ بنانے کی نہ آئی اس واسطے چند اشخاص کو تو پٹھانوں کے کوارٹر گارڈز اور بعض فیوزلر کے مکان گارڈین بہاگ کر پوشیدہ ہوئے بعضے اول حبٹ گورہ کی ڈپو میں جا ہی اور جو لوگ قبضہ اور پوشیا رہتے وہ گودام نیگین میں متواری ہوئے مگر ایک ٹپے گروہ جسمین اکثر نیم لوگ تھیں جا کہ مکان مس کوٹ دوم حبٹ گورہ میں پناہ گیر ہوئے مگر یہ مکان محفوظ اور لائق پناہ دہی کو نہ تھا کیونکہ اوہ میں دروازے اور دریچے کثرت تھے لیکن خوف اور ہراس میں ہوش لوگوں کے بجا نہیں رہا کرتے اور اس وقت مس کوٹ میں عجب کیفیت گذرتی ہوگی کہ میجر لوگ اپنے مکانوں سے گہرا کر بہاگین تھیں اونہیں سے کسیکے پیر میں توجہ تباہی تھا اور کوئی پوشاک شب خوابی ہی پہنے ہوئے ہائے آؤ تھو کوئی کسیطرح اور کوئی کسی طہیت سے چلاؤ تھو غرض کہ یہ عالم بھی دیدنی تھا اور صاحب لوگ بجا نہ شب خوابی پہنے ہوئے اور بنا دلق اور شمشیر وغیرہ ہاتھوں میں لیو ہوئے کسیطرح چلاؤ تھو جیسے ترک دشمن کو قتل پر آمادہ ہو تو ہیں اور نظر اسکی کہ لوگوں کو ہراس نہایت ہوا انگیز چور پی رہی تھو اور باندھی اور پانی مخلوط کر کے استعمال میں لاؤ تھو اور دیکھو کہ دشمن خود تھیا یعنی شمشیر وغیرہ کو حرکت دیتو تھو تو ایک عالم ترخہ نمودار ہوتا تھا ایک طرف تو یہ حال تھا اور جانب دیگر مقام ہذا کو ام حبٹ کو حکم ہوا تھا کہ اپنی لعین سے باہر کر صفت آراہوں اور جب اونکو نام

پوکارے گیو تو کمی سپاہی غیر حاضر تھا اور انکو اکثر اسلحہ ہی ہو جو تھو بعد ازین فوراً رو بروی تو بچانہ اور بخاضری سپاہ دوم حجت گورہ سپاہ
۱۲ حجت ہندوستانی کے متیار چمین لپو اس عرصہ میں کوئی علامت فساد کی ۱۲ حجت ہندوستانی کو خطا نہیں ہوئی بہتہ بعض
شخص یہ کہتے ہیں کہ جب ۱۲ حجت کو حکم لین سے باہر لایا گیا ہوا تھا اور سوقت ۱۲ حجت بھی خود بخود دین ارادہ طیار ہوئی تو کہہ دھور
ضرورت اور موقع وقت کو وہ بھی شامل ۱۲ حجت ہو جاوینگو مگر ۱۲ حجت میں اتفاق کل سپاہ غیر ممکن تھا کیونکہ اوہیں اکثر سپاہی تو
قوم ہووی تھے اور باقی پوریہ اور یہ امر راست اور درست ہوگا آہیں ہی دوسو سپاہی پوریہ ہو مگر یہ دوسو نفر موجودگی باقی ماندہ سپاہ
رجبت مذکور کے جو اونٹے درباب فساد کے کہی متفق نہوتے کوئی امفسدانہ ظہور میں لاتے

کپتان صاحب پولس نے بغور فرار ہونے چند سپاہ ۱۲ حجت اپنی سپاہ پولس کو اونٹے تعاقب میں روانہ کیا
اور روز دوم وہ دس سپاہی گرفتار کر کے لاس اونٹین سے سات کو پھانسی ہوتی اور تین توپ سے اڑا دیے گئے
جو وقت ان سپاہیوں کے گلے میں پھانسی ڈالی وہ روئے اور خوشگارا مان جان کے ہوئے اور یہ عذر کیا کہ یہ ہمارا کپتان
قصور ہے اور ہم خوف تو پہا جو ہمارے سامنے نصب کی گئیں تھیں بہاگ گئے تھے مگر کم مجتہد کو یہ یاد نہ رہا کہ وہ مسلح بہاگ
تھے اور اونٹوں نے سپاہ پولس کا مقابلہ کیا تھا سوائے اسکے ایسے سپاہی جو صرف توپ کو دیکھا بہاگ جاوین اور کچا قتل نہی
مصلحت نامہ وانگی واجب اور لازم ہے توپ سے اڑا لیا گیا موقع لائق دیکھنے کے نہیں ہوتا جب مجرمن کو توپ سے باندھا تو اونچی
زبان ہو اکیچرف بھی نہ نکلا اور جو وقت حکم ہوا اوہ سوقت پارچہ ہائے گوشت اڑتے ہوئے نظر ٹپے بعضہ اعضا ترستے
ہوئے ۱۲ حجت کے سامنے گرے جبکہ دیکھنے سے اکثر دو ٹھن ایسا اثر پیدا ہوا کہ بہت آدمی حالت غشی میں گر گئے
سر اور شاہ نے مجرمن کو توپ سے بند ہے رہے اور انکھیں اونکی تپہرا کر ایسی ہو گئیں تھیں جیسے کسی آسیب یا ہوت
کی انکھیں ہوتی ہیں

آرہ

رجبت ۷ وہ مقیم مقام دنیا پور ۲۲ ماہ اگست تک خیر خواہ مشہور تھے مگر اس روز وقت نواخت ۴ گھنٹہ بعد دوپہر
سب سپاہی اپنے اپنے ہتھیار باندھ کر روانہ لطف دریائے سون ہوئے اور شباشت وار و برکنارہ دریائے مذکور ہوئے
روز دوم یعنی یکشنبہ وقت صبح تمام عمارات متعلقہ مردان شکر آہنی جو رہا دریائے مذکور واقع تھیں شغلہ و نظر آئین اور
ایک چٹھی و یک صاحب مجسٹریٹ کے پاس کسی شخص مقیم دنیا پور کے باطلاع اس امر آئی کہ آج یعنی تیار پنج ۲۲ سب
سپاہ فینون رجبت کی فساد برپا کر گئی سواروں نے اور اور اشخاص نے بھی خبر دی کہ سپاہ ہند دوسرے کنارے پر
آگئی اور غارتگری اور آتش زنی بیکھہ باکر رہے ہیں بیان خوبی قسمت سے پیتا الیس سپاہ سکہ اور جارافہ ہندوستانی
بمقام آرہ انکے پاس تھے اور صاحب مجسٹریٹ نے ان سب سپاہیوں کو حکم دیا کہ صاحب جج کے حاطے آج جا کر مضبوط اور
محفوظ کریں اس عرصے میں ڈپیرن صاحب اور جیل صاحب اسسٹنٹ گھوڑا دوڑاتے ہوئے آئے اور اگر خبر دی
کہ سپاہ ہندین نے ایک کشتی اپنے قبضے میں کر لی ہے اور اوہیں تھوڑے تھوڑے سپاہی سوار ہو کر اس کنارہ دریائے
آئے ہیں اور کل ہندین کی تعداد قریب دو یا تین ہزار کے بتلائی چونکہ سب ساکنین اس شہر کے یکجا جمع ہو گئے تھے

لوہوں نے پرتھوی کی کہ بولٹ صاحب بارک ماسٹر کی نیگے میں جا کر بنا کر گریون کیونکہ بگاڑ کر ہر طرح مضبوط اور جھکی بنایا گیا تھا اور اوس میں ر وغیرہ بھی جمع تھی اور یقین تھا کہ وقت ضرورت اوس میں حفاظت جان ہی ہوگی چونکہ صاحبان متعلقہ شرک آپنی کو خبر اس فساد کی نہیں پہنچی تھی اس واسطے کہ صاحب نے خود درخواست دی کہ میں جا کر اونکو لے آتا ہوں اور جا کر میں صاحب اور ڈاکٹر صاحب اور میں صاحب کو جنگا بنگلہ ساڑھے تین میل کے فاصلے پر مقام آریو بھی تھا اطلاع دی اور میں صاحب کو مع میم اور بچے کے سلامت لے آئے مگر جب قریب بنگلے کے پہنچے تو اونہوں نے دیکھا کہ وہاں اس جانب دریا سے بکثرت آؤٹ تھا یہ دیکھ کر اونہوں نے مصلحت آپس میں سمجھی کہ موضع عنایت میں جو قریب لین سپاہ کے واقع تھا جا کر بنا کر گریون اور اونکو یہ توقع تھی کہ اوسکے ملازم اونکو وہاں بچا کر کہیں گے اور ملازمین نے بھی اونکی توقع کو قوی کیا اور کہا کہ ہم تھو بچا دیں گے اور موضع مذکور میں کچھ اندیشہ نہیں ہے اور ڈاکٹر صاحب نے بھی بصلح ملازمین یہ بھی صلاح مستحسن سمجھی کہ مع میم صاحبہ اور پانچ بچوں کے موضع مذکور میں جا کر گریون الاطن صاحب مع میم صاحبہ اور پانچ بچوں کے سب بارگھاٹ جو آٹھ میل آڑے سے بربل دریا سے گنگ واقع ہے روان ہوئے اور وہاں سے سلامت دنیا پوہنچ گئے چونکہ اوس وزعندین کے ایک اسکان نہ تھا اس واسطے کہ صاحب پر موضع عنایت میں گئے اور میں صاحب کو مع میم صاحبہ اور بچے کے آریو میں لے آئے صاحب موصوف نے ڈاکٹر صاحب کو بھی ہمت فہمائش آریو کی کی کہتی مگر اونہوں نے کچھ نہ مانا اور اپنے ملازمین کے کہنے سے مقام مذکور ہی میں رہے میں صاحب وغیرہ کو مع ولسن صاحب اور اونکی میم کے جو اوسوی سوزوار دارہ ہوئے تھے روان گھاٹ کیا اور وہاں سے صاحبان محمد وین حفاظت حافظ حقیقی سلامت مقام دنیا پور میں پہنچ گئے اگرچہ اون پر اسے میں بہت تکلیف اور سختی گذری مگر جان سلامت رہے

ایک صاحب حال اس مقام کا اس طرح بیان کرتے ہیں کہ بعد از کہانا کھانے بنگلہ بویل صاحب میں ہم سب تفصیل ذیل قلعے میں جا کر شب باش ہوئے اور سنے تمام شب بآرام تمام سیر کی تفصیل یہ ہے یعنی نیشنل بویل صاحب ایک صاحب کو م صاحب کو کون صاحب بویل صاحب فیلڈ صاحب کو صاحب تہلی صاحب آندرسن صاحب ہیت صاحب ڈی کوٹ صاحب ڈی سوزا صاحب گوڈ فری صاحب ڈیکیرن صاحب بویل صاحب اوسید عظیم الدین صاحب ڈی کلکٹر مسپاہر کے غرض کہ یہ سب صاحب بآرام تمام تمام شب قلعے میں رہے بروز دوم یعنی تاریخ ۲۷۔ وقت صبح چوتھے معندین اب تک نہیں آئے تھے ہم سب باہر قلعے کے آئے اور حاطے میں چائے پی رہے تھے کہ خبر اس امر آئی ہمارے پاس آئی کہ گورنمنٹ کے آدمیوں نے آکر بویل صاحب کے سائینو کو مارا اور گھوڑے صاحب کے چہن کے لٹکے یہ خبر سن کر ایک صاحب مع چند دیگر صاحبوں نے اوسکو منے طیار ہوئے کہ جا کر گھوڑے چہن لاؤں اس عرصے میں ایک خبر آئی ہے اگر خبر دی کہ سپاہ معندین آگئی لاداب قضیع اوقات مناسب نہ تھی اس واسطے ہم سب قلعے میں گئے اور دروازہ ہاے قلعہ کو اندر سے تھکا کر دیا اور چار گھوڑے ایک احاطہ متصل بنگلہ میں جو بجانب شمال واقع تھا طیار رہے چند ساعت ہم گھو گندری تھی کہ معند سبر گردگی صوبے دار بہا ورا حاطہ کچری کلکٹر میں جاتے ہوئے نمودار ہوئے اب وقت پہنچے کا تھا اور سپاہ پنجب جنہن سے ۵ نفری مقام آریو میں موجود تھی استقبال معندان کر کے اونکے شہر یک ہو گئے

اور غنہ معسدين کو اپنے ہتھیار بطور نذر و کھلائے سپاہیان مذکورین نے نشان خزانے کا بھی دیا اور ہمارا مقام بھی بتلادیا اب بیوگلی سچا اور قریب دو ہزار آدمی معسدين ہمارے جانب آئے مگر ہم خنجر آدمیوں نے انکو متعجب اور ناچار کر دیا آخر شش سو اسی سو اسی جاہلے اور کچھ اونے نہ ہو سکا چند معسدين نے دختون کی پناہ لی اور بعضے بویل صاحب کے تنگے میں جا کر پناہ گیر ہوئے کچھ جنوب کی جانب اور کچھ شمال کی طرف چلے گئے اور سب طرف سے ہم پر گولیاں برسانی شروع کیں مگر اونے ہمارا چندان نقصان نہ ہوا قریب ایک بجے دن کے معسدين نے ہمارے قیام گاہ پر حملہ کیا اور دھڑکیں مچا دیں ہمارا دھڑکا ہوا یعنی شکست کہا کر بھاگ گئے اب اونہوں نے اور تداریک ہمارے قتلے سے نکالنے کی کین اور وہ یہ تھی کہ ایک گاڑی بھر کر ہنس اور گھاس لائے اور پانچ یا چھ تہلی فلفل دراز کی اوہین رکھ کر بجانب شرق قلعہ کے بقاصلا ۳۰ گز ہم لوگوں سے انبار کر کے اوہین آگ لگا دی دھواں گھاس وغیرہ کا اور بوفلفل سسج کی سے دم بند ہوتا تھا مگر ہماری خوش نصیبی سے اسوقت ہوا شہرتی بہ تیزی تمام چلنی شروع ہوئی اور تمام دھواں وغیرہ سب مکان کے اندر کے کمرے میں سے اُڑ گیا ایک حوالدار ۸۰ حبٹ کا نزدیک ایک دخت کے اوٹ میں کھڑا ہوا کہ سپاہ کو کہہ رہا تھا کہ حملہ کرو اور ہم لوگوں کو پریشانم یاد کر رہا تھا کہ فیلڈ صاحب خطرہ جان کر کے اوپر نکلے کے گئے اور وہاں سے ایسی گولی ماری کہ حوالدار زکور گریا چند آدمی جو اسکے پاس کھڑے تھے اونہوں نے لاش کو اٹھا کر آگ میں ڈال دیا اور اسطرح اوس آگ کو اور مشعلہ در اور متعفن کیا اب ایک گھنٹہ کی مہلت ہوئی یعنی ادھر سے کوئی گولی نہ چلی اس عرصے میں ہم لوگوں نے کچھ بسکٹ کھائے اور بیر شد اب بی قرب با پنج پشام کے معسدين مرتبہ سوم حملہ آور اور پس پا ہوئے بعد ازاں تمام شب گولہ رانی موقوف رہی ایک صاحب نے شب کو پہرے وغیرہ مقرر کیا و تمام روز نہایت تحمل اور مردانگی سے کام کیا تھا اور کہتے تھے کہ سب ناسید اور دل حکمت نہواس قتلے میں ایسے ایسے شیر دل اور مردانہ آدمی ہیں کہ انکا مغلوب کرنا آسان نہیں اور وہ ایسے نہیں کہ جم غفیر معسدين خون نشنہ کے دیکھ کر خوف زدہ یا دل چستہ ہوں اور دیکھو تھے کسی مرتبہ دلیری اور مردانگی معسدين کی آج بھی دیکھ لی ہی عرض کہ سب پہرے والے تو اپنے اپنے مقامات پر تعینات ہوئے اور باقی قدرے آرام لینے اپنے قیام گاہ پر گئے ہمارے پاس ایک یادو چٹائی یعنی بوریر فرش تھی اسواسطے اکثر ہم لوگوں میں سے خالی زمین پر سوئے اور سخت بجائے بالش کے سر کے نیچے رکھی شب کو کوئی امر لائق تحریر وقوع میں نہ آیا مگر معسدين کبھی کبھی ایک دو گولیاں ہمارے مکان کے برآمدے پر مار دیتے تھے تاکہ ہم غافل نہ ہوجاویں جو چلے معسدين نے ہم پر کیے تھے اونہیں اوسکے قریب تیس آدمی مقتول اور مجروح ہوئے تھے اور ایک شخص دخت پر چڑھ کر ہماری طرف جھانکتا تھا کہ اس میں ہماری ایک گولی نے اوسکو دخت سے زمین پر گرا دیا اور وہ تین روز تک رڑ مٹا رہا اور بعد تین روز مر گیا جب تک وہ زندہ تھا مگر اوسکی طاقت نشست و برخاست کی طاق ہو گئی تھی اکثر دیکھنے میں آیا کہ جانوران گوشت خوار مثل زاع مذغن اوسکا گوشت فوج فوج کر کھاتے تھے اور کبھی وہ دست و پا اٹھکے اور اٹھکے پڑتا تھا چو تکہ طاقت کافی اوسکے انفعاع کی نہ کھاتا اسواسطے انکو دوزخ نہ کھاتا تھا

تاریخ ۲۷ روز شنبہ - اس روز وقت صبح معسدين ایک برنجی توپ چھ بنی لائے اور بویل صاحب کو تنگے پر

لا نصب کی اور ایک اور ضرب لاکر ہماری مشرق کی طرف لگائی اور اونسے گولہ رانی شروع کی مگر اونکا فوج گولہ اندازہ کیا
 کامل نہ تھا اسواسطے اکثر گولے بالا بالا جاتے تھے اور بعضے دیوار کو لگ بھی جاتے تھے مگر اوس سے چند نقصان
 نہ ہوتا تھا اور اس روز بنا دین کم کام میں آئیں صرف توپ ہی چلتی رہی ایک ہمارا سکہ سپاہی مجروح غلو کہ بندوق سے
 ہوا یہ شخص قریب سورج کے جو دیوار میں واسطے تفنگ زنی کے کر رہا تھا کڑا تھا کہ گولی آکر اوسکے سر میں پیچھے کی طرف
 گردن سے اوپر لگی مگر ڈاکٹر بال صاحب نے اس حکمت سے اوسکا معالجہ کیا کہ اب وہ اپنے رفیقوں کے ساتھ کاکسہ کار میں
 مصروف اور سرگرم آپ و دشمنوں نے یہ چاہا کہ ہماری دیوار میں بجانب مشرق و جنوب شق کر دیں اور سچ پناہ دیوار کہنے کے
 جمع ہو کر اسکی تدبیر میں تھے کہ ہمارے سکہ سپاہیوں نے اونپر حملہ کیا اور بندوق میں مارا ایک سکہ نے ڈھیری کر کے جو شق کہ
 دیوار میں ہوا تھا اوسکو زیادہ کر کے دو عدد دیلیہ اور گلاہائی دیگر جنسے وہ کہو دتے تھے اندر کہینچ لی جس سے بعد از بہت
 کام بہت مدد جواب پانی ہمارے پاس کم باقی رہا اور کھانا بھی کم وزن ملنے لگا صرف دال اور چاول اور قدری چینی کھانسیو
 ملتی تھی اور نمک نہ رہا تھا ہم تلبیر حزم اور احتیاط کی جو ضرورت تھیں عمل میں لاکر خواب کرنے اپنے اپنے مقاموں پر کیے
 اور ہم میں سے چار صاحب لوگ اور حیدر سکہ سپاہی منظور ہوئے تھے ہمیشہ جگا کرتے تھے اور انکی تبدیلی دو دو گھنٹوں
 بعد ہوا کرتی تھی

تاریخ ۲۸ - روز چار شنبہ - قریب چھ بجے صبح کے ہو گئے واسطے جمع ہونے تمام فوج کے بلند آوازہ ہوا
 اور تینوں رحبت آکر پیٹ پر جمع ہوئے اونکی وردی بھی اونکے جسم پر تھی مگر پاجامے وردی کے نہ تھے سوائے
 انکے سوائے اور بھی اور دو ہزار آدمی گورسنگھ کے موجود تھے آٹھ بجے گورسنگھ نے کور ایک تام جام یعنی ہوا دار پیرا آریا
 اور ملاحظہ اپنی فوج نکالی لاکر کے احکام ضروری دیے بعد ازین سب سپاہی بجانب شہر روان ہوئے اور پانچ سو
 آدمی ہماری حفاظت یا نگہبانی کو وہاں رہ گئے جبوقت یہ سب فوج جمع ہوئی تھی اوسوقت ہلو کمال اندیشہ ہوا تھا کہ اب
 ہمارا اخیر روز زندگی کا آگیا کیونکہ ایک گروہ بیشیا معسندین کا جمع تھا اور ہم یہ سمجھ چکے تھے کہ سب ملکر ہمارے قلعے پر حملہ
 ہونگے اور زینہ وغیرہ لگا کر ہم سب کا کام تمام کر سینگے مگر ہماری خوش نصیبی سے یہ نہوا اسی اثنا میں فیلڈ صاحب بول صاحب
 کوک صاحب کوکون صاحب اور واپسین صاحب نے جو ہم سب میں فن بندوق رانی میں قادرانہ ازترتے اپنے اپنے
 موقع کی جگہ پسند کر کے نشانے لگا رکھے تھے اور معسندین نے ہنگام بول صاحب پر جا کر اوسکے گوشہ ہائے جنوب و
 مشرقی و جنوب وغربی پر پوچال قائم کیے اور توپ برنجی اوسپر قائم کیں اور دمدمیز اور الماری وغیرہ کا انبار کر کے
 طیار کیے اور ان مود حال سے اب گولہ رانی شروع کی

تاریخ ۲۹ - روز پنجشنبہ - قریب ایک بجے بعد نصف شب کے خوب آواز بندوق کی بفاصلہ قریب ایک
 کوس کے گوش زدم ہوئی اس سے پہلے جانا کہ ہماری مدد قریب آ پونجی مگر کچھ ابھی اور سختیاں اڑھانی باقی تھیں
 کیونکہ آواز نہ کور شدہ شدہ موقوف ہو گئی اور ہلو یقین ہوا کہ ہمارے دوستوں کو شکست ہوئی ہوگی اس سبب سے
 کہ معسندین بیان بکثرت جمع تھے ایسے وقت معسندین نے ہم پر بھی حملہ کیا مگر ہم ہر وقت ہوشیار رہا کرتے تھے

اور ہم نے ایسی تفرنگ زنی کی کہ سوامی دو تو لو پٹکے اور سب بنا دین وغیرہ اونکی مندر کو دین مگر تو میں مثل روزے گزشتہ چلتی رہیں ہماری پاس چونکہ پانی کم ہو گیا تھا ہم کو ورنے ایک نیسے چاہ کے میں مشغول ہوئے اور ہمارے سکھوں کو دس گھنٹے میں اٹھا رہا ہٹ عمیق کو اکھو کر طیار کر دیا اور اس چاہ میں نہایت شیریں اور بکثرت پانی نکلا اس عرصے میں معتمدین نے اکثر ترغیبیں سپاہ سکھ کو دین کہ ہتھیار رکھ دو اور صاحب لوگوں کو سپرد کر دو مگر انہوں نے ایک نہ مانی اور انکو جواب بے شنام دیا اور ثابت قدم اور خوش دل رہے اور مانند صاحب لوگوں کے خلی رفاقت میں وہ تنہ کسی سے خوف نہ کرتے تھے بعد محاصرہ ہوئے راج کے اول مرتبہ ہم میں سے کئی صاحبوں نے غسل کیا اور دن میں ہم لوگ بویل صاحب کو باغ میں حملہ کر کے گئے اور وہاں سے پانچ بیڑیاں لائے اور غورائین دن میں سے فوج کو حق تقسیم کر لیں بوقت صبح ایک سکھ سپاہی قرا میں اور تلواریں لیے ہوئے ہماری دیوار کے پاس کسی طرح آگیا اور اگر خواستگار اندر آئیگا ہوا چونکہ اس نے بیان کیا کہ میں اوس فوج کو ساتھ تھا جو ملک کو آتی تھی اس لیے میں نے بیگانوں کو اور سکھوں اور قلعہ کے بار دیا اوس نے سب حال فوج لکھ کر کئی تنگست کہا بیٹا اور اونکی تعداد نفری اور مقام جنگ کا بیان کیا یہ سب حال سنکر مجھے آئندہ جلدی ملک کو آنے کی توقع منقطع کر دی اور غم مہم ڈر کر مرنا بیٹھا کیا قریب شام کے ہمارے دل پہ از خود مخطوط ہوئے اور فکر ہمارے دل سے دور ہو گئی ہم زمین پر دراز ہو کر سکھوں سے ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے سو گئے

تاریخ ۳۰ روز جمعہ۔ آج معتمدین نے نوپ مور جاں سے ہٹا کر بالا خانہ بیگلہ بویل صاحب پر قانع کی اور اونکو سامنے روک ایک دیوار کی تھی اس نوپ سے انہوں نے گولہ رانی کی مگر ہمارا کچھ نقصان نہ ہوا صرف ایک گولہ دروازہ کے سرے میں لگا تھا اور اسکو توڑ کر دالان میں سیدھا چلا گیا اسپرٹ کئی گولیاں بھی اندر آئیں مگر سوامی سوراخ کر فر دوار کے اور کچھ نقصان ہمارا نکلیا اب معتمدین نے نوپ آہنی جانب شرق سے لاکر عقب بیگلہ پر نصب کی اور اپنے سامنے دیوار باغ بطور روک رکھی اور اوس دیوار میں ایک سوراخ کیا اور اوسکی راہ گولہ بارنا شروع کیا اوسنے گولے دیوار قلعہ لگتے تھے مگر دیوار میں ایک نشان سا پڑ جاتا تھا اور گولہ اس سے جڑ کر نیچے گر پڑتا تھا اب دریافت ہوا کہ دشمن ایک مکان سے جو عقب قلعہ میں واقع تھا سرنگ لگاتے تھے یہ خبر سنکر مجھے بھی ادھر سے سرنگ لگانا شروع کی کہ اونکی سرنگ کو بیکار کر دین اس کام میں ہم سب بخوشدلی و بے تر و مشغول تھے مگر ایک یا دو روز کے بعد سنے اس خبر کے کہ اب سرنگ لگتی ہی سپاہ معتمدین کہیں کہیں قرب و جوار میں نظر آتی تھی اس لیے ہم نے ایک دیوار خام چار فٹ بلند اور یہ بالا خانہ کے تعمیر گئی اور اوس میں سوراخ رکھے اور ان سوراخوں کی راہ معتمدین پر ایسی تفرنگ زنی کی کہ وہ نزدیک اگر سرنگ نہ کھود سکے بوقت شب ہم سب پہر سب دستور قدیم اپنے اپنے مقام پر سوئے کو گئے

تاریخ یکم اگست روز شنبہ۔ آج کے روز کوئی امر لائق تحریر کے وقوع میں نہیں آیا صرف یہ کہ دشمن توپوں سے گولہ رانی کرتے رہے آج دو باقی ماندہ بیڑی بھی سکھوں میں اور ہم میں تقسیم ہوئیں صبح کو بویل صاحب اور کوک صاحب اپنے تئیں کے برابر جا کر چند معتمدین کو غلولہ یا تو تفرنگ سے زخمی کیا اور یہ صاحب بھی بہت بچ گئے کیونکہ کئی گولیاں دشمن

اونکے سر کے برابر سے نکل گئیں اس موقع پر کبھی کبھی سکہ سپاہی جا کر اونکی جگہ پر سے بندوقین مارتے تھے اور اونکو دم لگنے کی فرصت نہ دیتے تھے

تاریخ دوم اگست روزِ کیشنبہ۔ اس روز دشمن سنگ کو دھونے میں بہت مصروف تھے اور بویل صاحب نے دو اور لوگ صاحب نے چار ہند گولیوں سے عین سنگ کے مندر ماڑا لے بعد ازین حاضری کہانے آئے اور بعد حاضری پہ اپنے مقام پر جانا ٹھہرے اور اونکے تفنگ اندازی سے ہندو سنگ کے پاس کھڑے آسکتے تھے اب گو دفری صاحب نے خود درخواست کی کہ میں بہ تبدیل لباس دنیا پر جاؤنگا اور اونکی درخواست سب نے منظور کی اور اونکے بال اور موچین مثال مسلمانانِ دہستہ کے اونکو پوشاکِ مسلمانانہ جوڑی کھڑی کھڑی ہندوستانی سے لی تھی ہینائی ان صاحب کا پہچانا نہایت مشکل تھا کیونکہ یہ زبانِ ہندی خوب صاف بولتے تھے اس روز ہم نے دیکھا کہ ہندو بہت جلد مثال خداک بجانبِ غرب کچری کھڑی براہِ بی بی گنج بھاگے جاتے ہیں اور قریب آٹھ بجے شب کے جب ہم سوئے جاتے تھے ہم نے بڑا شور و غل سنا کہ ایک بازار میں جو ہماری شرق کی طرف واقع تھا ہوتا تھا ہم نے بغور جو سنا تو معلوم ہوا کہ ہمارے نوکر کچر خوش خراساے ہیں صرف دو آدمیوں کو قریب آنے دیا اور انہوں نے ہمکو خبر دی کہ دشمن بھاگ گئے اور اونکو میرا صاحب کے گپوٹے شکست دی یہ سنکر ہمکو خوشی ہوئی مگر احتمالِ قریب کا بھی ہوا کہ شاید یہ لوگ اس بھانے سے ہمکو باہر نکالتے ہوں اس حال سے ہم نے ایک رسی لٹکانی اور ایک کو اوپر کینچ لیا اور دوسری کو ایک چٹھی دی کہ ڈاک کی طرح جلدی اوکو بمقامِ دنیا پور پہنچا دے عرضہ قلیل کے بعد اکثر عیسائی زن و مرد جو مقامِ آرسے میں رہتے تھے ہمارے پاس آئے مگر اسلئے بہت بھاگے تھے کہ اونکے پاس پورا کٹر ابھی ستر پوشی کو نہ تھا یہ لوگ بروز دوم ہندو گرنار ہو کر مقید ہو گئے تھے اور ہندوین نے اس خیال سے اونکو زندہ رکھا تھا کہ جب ہم سب بھی اونکے ہاتھ لگ جاتے تو وہ سبکو گمیا اور کیرتہ قتل کرتے مگر مشیتِ ایزدی اور طرح پر تھی بعد ازین ہم سب مع سکہ باہر آئے اور بویل صاحب کے بنگلے پر گئے وہاں ہر تھکا ہوا حال دیکھا ہر شوخ شکستہ اور کتابین اور تصویریں اور کاغذ اور کوغذ حساب کتاب پارہ پارہ کیا ہوا تھا اور جا بجا پوشیدہ پڑا تھا نیکے ہی سب اوتار کر توڑ ڈالے تھے چونکہ تقصیرِ اوقات واجب نہ تھی اسلئے ہم بالاخانے پر گئے اور وہاں سے قہرین اور حبیقتہ بارود موجود تھا لاکر اپنے مقام پر رکھی اور وہ مکان جہین سے انہوں نے سرنگ لگائی تھی اوکو سمار کر دیا اور اونکے سرنگ کو توڑ دیا بعد ازین ماسپنے مقام پر آکر بارام تمام شب بسر کی

تاریخ ۱۲ اگست روزِ کیشنبہ۔ اس روز بعد ازین پینے تھوہ اور چائے کے ہم نے دیکھا کہ کیلی صاحب اونکو بس صاحب جو مقامِ کبیر میں رہا کرتے تھے گھوڑوں پر سوار ہمارے احاطے میں چلے آئے ہیں اونکو دیکھ کر ہم نے تین چھین خوشی کی مارین اور نیچے اتر کر دروازہ کھول دیا یہ دونو صاحب اندر آئے اور بخوشی تمام ملے دیک صاحب اور کوک صاحب دو نو گھوڑوں پر سوار ہو کر میرا صاحب کے گپوٹو کو جو اوس پارہ براس ندی کے بقاصہ قریب بائیں میل کے مقامِ آرسے سے پڑا تھا چلے کیڑے نگوڑ میں سب صاحب ایسی نہایت خوشدلی سے ملے بعد ازین وہاں سے کوچ ہوا اور یہ دونو صاحب بھی فوج کے ساتھ مقامِ آرسے میں واپس آئے اسی طرح بعد از محاصرہ سات دن کے ہم تاریخ ۱۳ ماہ اگست شہدائے مہاراجہ

محمد و ثنا اوس خدا کی سچ جسے ہم پر سب طرح رحم کیا

طریق اور رو یہ سپاہ سکہ کا باہام محاصرہ لائی تھیں کے سہ اور کوک صاحب کی محنت اور کوشش دائمی بھی ہو
کے شان ہے ان صاحب نے ہر ایک کام میں مدد دی ہے اور بول صاحب نے سوائے نگہبانی دشمنان اسے غلہ
انجیر جی سے قلعہ کو جہان جہان وہ کم مضبوط ہو استیج کیا دیک صاحب ہمیشہ خوش و بشاش رہتے تھے اور سکھوں کا دل فرہاتے
رہتے تھے اور کوک صاحب کمانا تک بکایا کرتے تھے الغرض ہر ایک شخص نے بہت تن مصروف ہو کر کوشش بلعہ پور میں
کی ہے اور اسلئے بعض ہمت مردانہ کے مستحق پانے ایسی چیز کے سوائے خالی شکر گزاری گورنر جنرل اور فٹنٹ گورنر
کے ہیں جو یاد دہار اور قیام پذیر تر الفاظ دل خوش کن سے ہو

محمد پور

تاریخ ۸۔ نوامبر روز یکشنبہ وقت صبح فوج مجموعی مالو کنٹنجنٹ ولایتی زو پیلے اور کرانی موبد معاشان شہر گردگی
عملدار محمد پور حملہ آور ہوئے یہ معتمد چار یا پانچ ہزار آدمی مسلح بہ بنادیق و مشیر وغیرہ تھے اور باوجود اس قدر کی سپاہ کنٹنجنٹ
کہ صرف دو سو پچاس نفر ہی تھی اور پیشی سپاہ معتمد جبکا ذکر اوپر آچکا ہے آگ گنتے ہنگامہ کارزار جاری رہا یعنی سات بجے
صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک لڑائی رہی آخر میں معتمد بینا نے ہماری توپیں بین لین اور ہم سے سوائے پس پا ہونیکے
اور کچھ ہنسکا اب جتنے مسلمان کنٹنجنٹ میں تھے وہ سب ہم سے منحرف ہو گئے اور عہدین سے جا ملے کپتان جس صاحب
کمانڈنگ سپاہ کنٹنجنٹ کے جب سواران گوالیار کنٹنٹ کو لڑا رہے تھے اور جب کنٹنجنٹ کو کور کار باے نمایان کر رہے تھے
بغیر گولی مقتول ہوئے ڈاکٹر کیری صاحب ہنگام مراجعت مارے گئے اور صاحب بھیر و کو نیل اور صاحب بھیر و نہیں جو
دونوں تو پخانے کے تھے وہ بھی اسی موقع پر قتل ہوئے میجر جس صاحب ہمراہی باقی ماندہ سپاہ دوم رسالہ گوالیار کنٹنٹ
فوج مالو امین اگر شامل ہو گئے اور حال عین صاحب کی میم کا کچھ معلوم ہوا کیونکہ اونکے گھوڑے کے ٹانگ وقت مراجعت
ضرب گولی سے ٹوٹ گئی تھی باقی ماندہ افسروں نے جد براسن اور حفظ جان تمہا اور ہر روانہ ہوئے اس ہنگام میں قسرب
ایک سو پچاس سپاہی کنٹنٹ کے ہماری جانب کام آئے اور قریب چار سو معتمد مارے گئے بعد از سفر کرنے ایک شہانہ روز
بچ جنگل اور جاڑیوں کے سب صاحب لوگ بمقام اوجین وار دہوئے اور یہاں ایک صاحب بریڈ شانا سے بمشکل
جان برہوئے کیونکہ ولایتی اور دیگر مسلمانان اوجین درپے اونکے قتل کے تھے مگر یہ معلوم نہیں کہ وجہ اس درپے
قتل ہوئی کی بجائے یا یہاں سے بھاگ کر صاحب موصوف تاریخ دہم بمقام اندور پونہچے یہاں مہاراجہ صاحب نے
اذن پر نہایت مہربانی کی پو شاگ و پاپوش اور خوراک اور شراب بکثرت دی اور ہر طرح اونکی آسائش اور آرام کے طلب کیا
رہے تاریخ گیارہویں صاحب موصوف ہنگام فوجت یازدہ گنٹہ نصف بالاقبل از دوپہر بمقام موار دہوئے اونکی
ہمراہی میں ایک صوبہ دار اور تینتیس جوان کنٹنٹ کے تھے اور بدوہ سلامت موجود ہیں

سیالکوٹ

تاریخ ۹ جولائی فوج سیالکوٹ نے جہین ایک بازو نم رسالہ غیر آئین کا اور ۶ م رجٹ پیادگان ہندوستانی کی

شہادہ کیا اور بعد از قتل کرنے اکثر صاحبوں کے اور کرنے میں طرح کی خرابی سے ضائع کرنے کے مکانات اور اسباب و شہرہ کے بجانب شرق روانہ ہو چکے اور کچھ مال وغیرہ مال لیا اپنے ساتھ لیجئے صاحبان غصہ و اندل متقول ہوئے کہ یہ بے شوق صاحب متعلقہ ہم جہت ڈاکٹر کریم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اور پادری ہنٹر صاحب مع میر و سچو بکرہ گیدڑاٹھ و صاحب زخمی ہوئے اور باقی ماندہ صاحب لوگ مع میر اور باجے والوں کے قلعہ میں جا کر پناہ گیر ہوئے اور اکثر یہ صاحبان اور بچوں کو اون ہی سپاہیوں اور سواروں نے قلعہ تک بحفاظت پہنچا دیا جو بعد از پہنچانی کے شامل معتمدین ہو گئے تھے

مفسدین ایسے خوفناک ہو گئے تھے کہ اون سے زیادہ کوئی خوریز نہ ہوگا اور کئی تدریس بھانپنے والے کے مانند تھیں صبح نہیں
ہونی پائی تھی کہ سوار بطور پتھر دل اور سکہ مشر کے تمام مقامات میں جہاؤنی سے قلعے تک مقرر ہو گئے تھے اور یہ سب حسب
لوگ جو زندہ رہے صرف خدا کی مہربانی اور اسکے رحم سے بچے کہ اوسنے اپنی قدرت سے ایسا کیا کہ قانون کی گولیاں
سب خالی گئیں معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین نے میم کو گولہ لگے اور چونکہ مارنے سے پرہیز کیا تھا رگبڈ پر صاحب کا گمان نکلا
سیاہ کا آخر تک اون کے دل میں ہلکا سا سبب سے صاحب مدوح بجائے بھاگنے کے آہستہ آہستہ قدم زن تھے اور اوسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ تین سواروں نے اکثرین گولیاں ان کو مار دیں جنہیں سے ایک اون کی پشت تک پہنچی تھی اسی وقت کپتان بالین صاحب
اور کپتان جیر صاحب بھی دروازے سے نکل کر بھاگے اور گولیاں ان کے چاروں طرف چلتی تھیں کپتان بشوپ صاحب
متصل قلعہ کے پونچھ کر جب وہ نکلے کے پار ہوتے تھے مارے گئے ایک سوار نے ان کو پوشیدہ مقام میں بیٹھ کر
تاک کر ایسی گولی ماری کہ وہ جان بڑھوئے ڈاکٹر گریہم صاحب باجر نیلی ڈاکٹر اپنے بیٹھے کو بھی مین سوار کر کے لیجائے تھے کہ کچھ سوار
سانے سے آئے صاحب نے کھامت مارو لکھو وہ صاحب کو دیکھ کر خوب ہنسنے لگے اور گولی ماری جسکی ضرب سے
صاحب مر کر اپنے بیٹھے کے گود میں گر پڑے مگر گریہم صاحب نے گریہم صاحب نے گولڈا دوسری جانب پھیرا اور وہاں
بھاگیں اور ٹیلر صاحب کے گھر وہ مین ان کو پناہ ملی مگر انہوں نے وہاں سے بھی جا کر باغ میں پوشیدہ رہنے کا ارادہ
کیا اور جب وہاں سے روانہ ہوئے تو چند سوار ان کے تعاقب میں چلے اور درپے ان کے قتل کے ہوئے مگر مین صاحب نے
بعاخری تمام ہاتھ جوڑ کر امان جان مانگی مفسدین نے ان کو ہاتھ پیر کر رگبڈ پر صاحب کے نیچے مین پونچھا یا وہاں ہی چند
درپے ان کی جان ستانی کے ہوئے مگر جو سوار ان کو وہاں لینگے تھے وہی درمیان میں پڑ کر ان کو وہاں سے بھاگ کر سوار
مین لینگے جان کپیل صاحب موجود تھے یہاں درمیان مفسدین کے درباب تقسیم روپیہ خزانے کے نکرا رہے تھے اور اس
ہنگامے میں قابو کو غنیمت سمجھ کر سب صاحب لوگ بھاگے اور کپیل صاحب کے گھر کے ساتھ تین سوار اور ایک حوالدار
ہوئے اور ان کو جفا طقت قلعے تک پونچھا دیا

بیان ذیل ڈاکٹر ٹیڈ صاحب نے خود اکثر رسالہ نہم کے تہ اور معہ اپنی میم اور بچے کے اور دختر گریہ صاحب کی مرنے مرنے بھی تھی تحریر کیا ہے

احوال جو میرے عیال و اطفال پر اور میرے چار بچے صبح سے آٹھ بجے رات تک گذرا جبکہ بعد میں قلعہ میں گئے تھے اور پہلے اپنے مٹن و بان محفوظ تصور کیا تھا نہایت بیکسی اور نا امید کی کا وقت تھا تفصیل اس حال کی

یہ سب کچھ سنا کر سب سے پہلے چار بچے صبح ایک نوکری کو بلوایا اور کہنے لگا صاحب صاحب جلدی اوٹھو مگر
 بد وقت چلا تے ہیں اور پٹن بگڑی ہے فوراً میں ادٹھا اور میں نے کپڑے پہن کر ہتھیار باندھے اور سب عیال اطفال
 کو بیدار کیا اور غریبوں کو دیا اور میں نے دیکھا کہ بہت سے سوار پر تین
 کوئی آہستہ اور کوئی پشتہ کوب اور آواز سے ہونے لپٹو ہوئی بھی کئی مقام سے مرے گوش زد ہوئی میں منتظر اس کا تھا
 گھوڑی حکم ہائی آتا ہوگا مگر کوئی نہ آیا میں نے منتظر رہا مگر نہ آیا نہ تھا اور میں نے یہ سب دیکھا
 کیا تھا کہ اگر سنا دیر ہوگا تو فوراً گھڑیاں بیدار کروا کر عیال و اطفال کو قلعے میں روانہ کر دیجئے موجب اسکے گاؤں میں
 طیار کروائیں اور جو اسباب نیچا منظر تھا وہ انہیں رکھا مگر ہنوز ہمارے عیال و اطفال انہیں سوار نہ ہوئے تھے
 کہ ساندرس صاحب گھوڑے پر سوار ہو کر بجانب مسکوٹ رسالہ جو قریب تین سو گز کے فاصلے پر تھا گئے وہاں ان کو میں
 سے صاحب نے آواز دی کہ کیا کہہ لیں میں نے کہا ہوتا ہے سواروں نے صرف اتنا کہا کہ ہاگ جاؤ اور یہ کہہ کر
 راستے پر چلے جاتے تھے اور ہر چلے گئے میں اپنے برادر سے میں کہہ اٹھا ان کو دیکھ رہا تھا جب وہ ہمارے حلقے
 دروازے پر آئے تو وہاں ایک یاد و خطہ ٹھہرے اور آپس میں کچھ مشورہ کیا بعد ازاں گھوڑوں کے منہ پر کڑیاں لگا
 چلے گئے اس وقت دو یا تین غول سواروں کے بجانب ہم حرکت کے گئے اور کچھ سوار بطور ترول ہر راستے پر گشت کرتے
 اب مجھے کوئی اندھن گھنٹہ برآمد میں آئے ہوئے گذر ہوگا کہ ہزاری دست چپ کی جانب ایک پستول کی آواز آئی
 اور جو ہمارے نوکری کوٹھی کے اندر اکٹھے ہو گئے تھے انہوں نے کہا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی گئی آتی ہے پسکریٹنے جو اس
 جانب نظر کی تو دیکھا کہ گریہ صاحب کی بیٹی سوار کی میں بظاہر تنہا چلی آتی ہے اور زار زار گریہ و زاری کر رہی ہے میں نے
 اوسکو کچھ کہنے کی گئی کہ آؤ اور جو آواز پستول سے سنائی دے وہ انہوں نے کہا کہ ایک سوار نے کیٹی جو ان کے درپے
 ہوا تھا اور ان کے طرف سے گریہ صاحب کی جانب جا کر صاحب کو گولی سے مار دیا تھا کہ گریہ صاحب کی بیٹی نے یہی
 مجھے کہا کہ مفسدین نے اوس بل کا قبضہ کر لیا ہے جو قلعے کے راہ میں پڑتا ہے بعد ازاں میں نے اور انہوں نے
 لاش گریہ صاحب کو گولی سے اتار کر ایک علیحدہ مکان میں رکھا اور عہد کیا کہ قلعے کی جانب نہ جانا چاہیے مگر کچھ خیال میں
 نہ آتا تھا کہ کیا تو زحمت جان کی کرنی چاہیے اس عرصے میں گریہ صاحب ڈاکٹر اسپان میرے پاس خوش خوش آئے
 اور کہنے لگے کہ ان کے نزدیک تھوڑے سے سوار بگڑ چلے گئے اور یہ سب انہوں نے یہی سنا ہے کہ بگڑ بگڑ صاحب ایک
 اور کسی صاحب نے اپنی گئی میں سوار کر کے رسالے کی لین کی جانب گئے ہیں مگر یہ خبر غلط تھی کیونکہ اکثر سوار اب بھی اوہر
 اوہر جاتے ہوئے ہمارے حلقے کے نزدیک سے گذرتے تھے مگر ہماری جانب کوئی نہیں آتا تھا اور آواز ہاں
 پستول بھی ہوتی تھیں مگر یہ سب سنا کر ڈاکٹر صاحب نے یہاں سے فوج کو روانہ کر کے ایک گروہ سواروں کا ہمارے پاس
 تعینات کیا جاوے گا اور وہ ہم کو بچائے قلعے کے پاس پہنچا دیگا اب ہم اس گروہ کے انتظار میں تھے مگر وقت انتظار
 میں گذرنا جاتا تھا اور ہمارے حلقے کا دروازہ جانب راستہ میں تھا اور جانب چپ شمال چیمان منظر کھلا تھا
 ایک سوار آیا اور اوسنے روبرو دروازے کے آگے اور قریب دیکھا کہ نوکری سے کہہ کیا کہ یہاں سے پہلے جاؤ ورنہ مارا جائے گا

اور کو جان کو کھانگ کاڑی لین میں لیا جب سوار مذکور نزدیک آیا تھا تو ہمارے نوکر دن نے سے کہا تھا کہ اندر کو بھی
کے جا کر دروازہ بند کر لو کہ پیش آتی ہے جسے ایسا ہی کیا اور ہم تین صاحب کچا تھے اور ہر ایک کے پاس ایک سپاہی موجود
تھے پس جسے یہ صلاح کی تھی کہ مرتے دم تک لڑنا بہتر ہے اب ہمارے پاس دو سو ہرات ہندوستانی جو ہمارے ہتھیار
تین موجود تھیں اور ہمارے عیال و اطفال سب داخل نفری تھے اور گریہ صاحب کی مٹی گیارہویں ہی فرسب و سب
بعد آنے سوار مذکور کے ایک جماعت سپاہیان ۴۶ رجٹ کا با واز میکل آئی کہ کارخانہ بندی کرتی مگر خدا نے
جو فادر مطلق اور رحیم برحق ہے او کو اس حرکت سے باز رکھا یہاں جتنی سپہ صاحبان موجود تھیں سب غصہ کیا نے میں چار
متواری سپاہیوں الامس گریہ صاحب وہاں نہ گئیں سپاہ ۴۶ رجٹ اب کوٹھی کے دروازے توڑتی تھی اور بند و قین مار
تھی اس میں ایک شخص غسل خانے کے قریب آیا میں نے اس کی جانب پلٹا پھر رست کیا یہ شخص سپاہی معلوم ہوا تھا
بلکہ کوئی خدمتگار جو ہماری جاے پناہ معتمدین کے تبادلے کو آیا تھا کیونکہ جو وقت اس نے میرے طلبا کے کو باہر
اور دیکھا کہ میں نے اس کے پلٹے ہوئے وہ اونٹا بہاگا اور یہ کہتا تھا صاحب لوگ وہاں ہیں ہم نہیں جائینگے وہاں سے
مستند ہیں اس عرصے میں سب ہمارے عیال و اطفال غصہ کرنے سے زمانہ خانے میں گئے اور وہاں گودام میں
بیٹھے رہے جس گریہ صاحب یہ حال دیکھ کر ہم سے جدا ہوئے اور باغ میں جا کر غصہ کہیں بیٹھے رہے ہم سب گودام میں بیٹھے
گئے تھے کہ سپاہی غسل خانے میں آئے اور کوٹھی کے اندر کہ تمام دروازے توڑ ڈالے اور ہر کمرے میں بند و قین
ماریں بعد ازاں زمانہ خانے میں بھی آئے اور وہاں بھی دروازے پر خوب بند و قین ماریں گئے و صاحب جو میرے
کھڑے تھے انہوں نے ایک سپاہی ۴۶ رجٹ کو جو دشمنوں کے طور سے وہاں کھڑا تھا گونی ماری گویا اس کو ان کی
اب یہ خیال ہوا کہ شاید اب سپاہی اب ہماری تلاش میں آویں گے مگر جاے اور ونکے آنکھ وہ سپاہی بھی جو وہاں کھڑا تھا
چلا گیا اور پہرہ آیا ہم اس مقام سے خود سننے تھے کہ سپاہی جو کیدار سے بار بار دریافت کرتے تھے کہ کھانا
کہاں ہیں مگر وہ یہی کہتا تھا کہ وہ بہاگ گئے مجھے بیان نہیں ہو سکتا کہ کس قدر فکر اور تردد و لاحق حال ہمارے
وقت صبح سے گیارہ بجے دن تک رہا مگر بعد ازاں جو کیدار ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ابھی خاموشی سپاہی
والیں چلے گئے ہیں مگر سوار ابھی آتے جاتے ہیں اور حاطے میں آکر مستفسر ہوتے ہیں کہ صاحب لوگوں کو کیا ہوا
اور اب مکان لگتا ہے شور و غل کہ ہو رہا تھا اور آواز شکستن جو غارتگر ونکے الماری و صندوق وغیرہ توڑنے سے
آتی تھی ہیکو زیادہ خوف زدہ کرتے تھے اور ہم آواز سم ستوران معتمدین چار طرف سے سننے تھے جو کیدار نے
یہ بھی کہا تھا کہ خاموش رہو مگر جہاں آٹھ بجے ہوں وہاں خاموشی بہت مشکل ہوتی ہے اور ہیکو یہ بھی اندیشہ تھا
کہ اگر ذرا بھی غل ہوا اور معتمدین کے کان تک پہنچا تو ہماری قیام گاہ او کو معلوم ہو جاوے گا اس عرصے میں جو کیدار
مذکور ہمارے واسطے چا پتیاں اور پانی لایا اس گودام میں خدا سا زور و دیر سے تھے اور ان میں سے ایک مستند تھا
جس میں سے کچھ کچھ ہوا ہم تک پہنچتی تھی مگر تاہم گرمی اور غفونت اس مکان میں بہت سخت تھی ہوسہ گودام جو ہمارے
جاے امن کے نزدیک تھا او کو معتمدین نے توڑ ڈالا اور جب انہوں نے ایک ہیکو میں ٹوڑا تو ایسا طعن

اس مکان میں معلوم ہوا کہ شاہ معتمدین نے دیوار مکان مذکور کو سنگ لگا کر اوڑا دیا اور جب دوسرا میگزین اوڑا تو اس کثرت سے آدمیوں کی قدم کی آواز آتی تھی کہ جھگڑا مگان قوی اس امر کا ہوا کہ معتمدین نے یہاں لاکر تو بگائی ہے اور گولے مار کر جھگڑا یہاں سے نکالینگے اور قتل کرینگے وہم اور تردد و ازبیں ہم پر جاری تھا آخر کار جب دو نو خیال باطل نظر آئے تو ہم نے سمجھا کہ معتمدین نے میگزین اوڑا دی ہوگی اس عرصے میں ایک شخص آیا اور دستے کی راہ سے اندر دیکھ کر وہاں میں غل مچا تا ہوا چلا نا گیا اب جھگڑا بالکل یقین ہوا کہ ایام زندگی فی آخر ہوئے کیونکہ یہ شخص جو دیکھا تھا یہ ضرور اور معتمد و گولا و گنا اور ہمارے دروازے پر کئی مرتبہ کیسے دسٹک بھی دی بلکہ ایک شخص نے تو جو نہایت خوشخوار نظر آتا تھا ایک صدر بہ بی بڑی زور سے اون پر مارا مگر ٹوڑ نہ سکا بعد ازاں وہ بھی درجہ مذکور کے نزدیک آکر اندر جھانکنے لگا اس میں نے اپنے طلبہ بچے سے خوب ہشت و رست کر کے ایسی گولی ماری کہ وہ اولٹا گر پڑا اور اس کی دم و اسپن کی صدا تھوڑی دیر تک سنی بعد اسکے وہ وہاں ہی مر گیا بعد ازاں جو کیدار دوبارہ ہمارے پاس آیا اور قدر پانی اور میوہ وغیرہ لایا اور یہ کہ گیا کہ جیوت سب سپاہی جیسے جاوینگے اس وقت میں تمکو اطلاع دوں گا اور جیوت باہر نکلنے کا موقع ہوگا اس وقت میں تمکو باہر لے جاؤں گا بعد ازاں مارے جانے اوس شخص خوشخوار کے بہر کو فی ہماری جانب نہیں آیا میرے لڑکوں میں سے ایک کو ایک دانی دو وہ پلائی تھی اور میں نے اور سب صاحبہ نے یہ صلاح کی کہ یہ لڑکا اسی دانی کے سپرد کر دو اور چونکہ وہ ذات کی سکھنی تھی اوسنے کہا کہ میں جو کیدار کو ساتھ لے کر جاؤں گی اور شام تک اوسکے پاس رہ کر رات کو اپنے گھر چلی جاؤں گی یہ تجویز ہم نے اس خیال سے کی تھی کہ ہم سب تو یہاں قتل ہو گئے مگر اس دانی کو سب لڑکا بچ جاوے تو بہتر ہے قریب سات بجے شب کے ہم گودام آئے باہر آئے اور قلعے تک جو قریب ایک میل پاؤں بالاکے فاصلے پر تھا پایا دھکے اور وہاں سب دوستوں نے بخوشی تمام مبارکباد دی کیونکہ ہمارے آنے سے پیشتر ہمارا قتل ہونا قلعے میں مشہور ہو گیا تھا

ایک واقعہ نگار احوال بلوہ سیالکوٹ کا اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ جس امام میں انصاف و فساد نہ دیگر مقامات پنجاب میں وقوع میں آتے تھے سپاہ چاوانی سیالکوٹ اپنی امور متعلقہ کو بخوبی دیکھ کر حلالی سر انجام دیتے تھے اور براگیدر شیر اینڈ صاحب کما ٹڈنگ مقام مذکور پر طر حکا اعتبار سپاہ مذکور کا اسنے ولین رکھتے تھے اور ہر چہ اس وقت اکثر اصحاب کی یہ رائے تھی کہ اس قدر اعتبار سپاہ کا بہت مناسب اور لائق تھا مگر آخر کار بخلاف اسکے ثابت ہوا کہ تو کہو دباؤ فساد کو بہت عرصہ سیالکوٹ تک پہنچنے میں نہ لگا بر گیدر شیر اینڈ صاحب نے وہ تدابیر عمل میں لائیں جن سے سپاہ کے ولین بھی اعتبار اپنے فساد و نیک باقی رہا اور انکو کوئی موقع بلوہ پر دازی کا نہ ملا آیا اور صاحب موصوف نے انکو بالکل یقین کر دیا کہ سرکار گورنمنٹ رست کرداری اور راست بازی سے اوسکے ساتھ پیش آوے گی صاحب ممدوح نے چوں شب کے واسطے مقرر کیے اور پہرے اور گشت قائم کیں اور سپاہ گورہ کو مقامات ضروری نصب کیا اور توپونکو متصل بارک گورہ کے لاکر قائم کیا اور ہر طرح کی خبر داری اور ہوشیاری عمل میں لائیں جن سے معتمدین چاوانی بیان بہر کو چاوانی نہا میں دخل اور بار نہاوس سپاہ کی جادوہ راستی پر اسخ دم اور ثابت قدم رہنے کا یہ باعث تھا

کہ سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود تھی ورنہ یہ بھی مثال دیگر سپاہ معتمد بلوہ پروازی کرنے اور آخر کار یہی امر ظاہر ہوا
یعنی جب شروع ماہ جون سپاہ گورہ حسب الحکم معہ دو غریب قوہ شامل فوج گشتی ہوئی اور برگیدہ بریٹنڈ صاحب نے
اونکے جانے میں ہکار کی مگر کچھ فائدہ ترتب نہوا بلکہ اونکو لکھا گیا کہ سپاہ ہندوستانی کے ہتھیار لیلو اور اونہوں نے مصلحتاً
اوسوقت ایسا کیا بلکہ جب فوج گشتی مقام مذکور میں پہنچی اوسوقت بھی اونکو ہتھیار لینے میں انکار ہوا اور سپاہ گورہ شامل
فوج گشتی ہو کر وہاں سے روانہ ہوئی اور سیالکوٹ میں سوائے فوج ہندوستانی کے اور کوئی فوج موجود نہ رہی تو نتیجہ اس ہتھیار
نہ لینے کا جلد ہی ظاہر ہوا تفصیل اس احوال کی یہ ہے کہ جب مختلف خبریں فوج کی ہتھیار چھین لینے کی اور بعضی رحمت کی بڑا
ہو جانے کی اور واقعات ایشادرو وغیرہ کی ۶۴ رحمت کو پونہچی تو سبے شہدہ اونکے ولین بھی تھے تروید پیدا ہوا یہ حال دیکھ کر
اب برگیدہ بریٹنڈ صاحب کو خیال آیا کہ اگر فوج گورہ موجود ہوتی تو بہتر تھا کہ فوج ہندوستانی کو قاتلوں واسطے بلوہ پروازی
کے باقی نہ رہتا مگر اوسوقت میں فوج گورہ تو کیا ایک گورہ بھی فوج گشتی میں سے علیحدہ نہیں ہو سکتا تھا صاحب موصوف
نے وہ موقع تو فروگزاشت کیا تھا جو اوسوقت میں دستیاب ہوا تھا یعنی جب فوج گورہ اور فوج گشتی مقام پر موجود تھی
اوسوقت تو ہتھیار نہ لیے اب اونکو ویسا قابو ملنا وشہارت مانا چارتن بتقدیر سپرد کیا اس فوج نے اب تک تو اسقدر
نمک حلالی ظاہر کی کہ بجاہ جون ایک بازو نہم سالہ غیر آئین کے نے خواہ اگر درخواست دی کہ جہاں کہیں سرکار تکو بھیجے
اور جو کام ہمارے سپرد کرے اونکو سجا لانے میں تکو کچھ عذر نہیں ہے مگر یہ باقیں صرف اس واسطے تھیں کہ افسران انگریزی
دیکھ کہ اگر اونکا اعتبار گرین اور اوس اعتبار میں وہ اپنا کام یعنی بلوہ پروازی بسبل الوجوہ کر لیں اسی اثناء میں اس سبیل کے
فاصلہ پتہ پر دل نصب ہوے اور ایک گارو دریائے جناب پراور ایک وزیر آباد کے گھات پر مقرر ہوا بلکہ اوس سب
تدابیر عمل میں آئیں جسے یقین حفاظت چماونی سیالکوٹ کا ہو سکتا تھا جب ہم خیال کرے تھے ہن کہ کیا کیا واقعات اور
مخاموں میں ٹھہریں آسے ہیں تو برگیدہ بریٹنڈ صاحب کا ہتھیار نہ لینا اور اسقدر اعتبار سپاہ ہندوستانی کا کرنا اور
جیسا اور حکام پنجاب نے نسبت سپاہ ہندوستانی کے کیا تھا ویسا نہ کرنا داخل جرم تصور ہو سکتا ہے مگر چونکہ اس
حرکت بیوقوفی میں اونکی جان بھی جاتی رہے اس واسطے کوئی نکتہ چیں اب کچھ نسبت صاحب موصوف کے نہیں کہہ سکتا
اور سوائے ترجمہ اور انوس کے اونکو یا دہنیں کر سکتا

آخر کار نایرہ فساد جو پیش پا افتادہ تھا شد و رہا اور تاریخ ۹ جولائی ۶۴ رحمت ہندوستانی اور ایک بازو نہم
رسالہ غیر آئین نے فساد برپا کیا وجہ یہ کہ فساد جہلم کی خبر سپاہ سیالکوٹ کو پہنچ گئی تھی اور یہ کافی باعث بلوہ پروازی
واسطے اس سپاہ کے تھا اور سپاہ نے اپنی تدابیر اس غریب سے کین تھیں کہ ضعیف ہونے تک سب پر دل وغیرہ اونکے
سواروں کے مقرر ہو گئے برگیدہ بریٹنڈ صاحب اشنا و راہ قلعہ میں گولی سے زخمی ہوئے اور قلعہ میں اگر ادھون نے
جان دی کپتان اشوپ صاحب بھی قلعہ کی راہ میں ایک سوار کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مر گئے ڈاکٹر گریم صاحب بھی
اپنی بیٹی کو لیکر قلعہ کو جاتے تھے اشنا راہ میں ایک سوار نے اونکے گولی ماری اور وہ گولی کہا اگر اپنی بیٹی کی
گو دین مگر مر گئے اور پادری ہنٹر صاحب بھی مو اپنی سیم اور نیچے کے اوس وقت معتمدین کے ہاتھ سے جان بچو

مفسدین بعد از آب کرنے اور لوٹنے اسباب کے بگبوی نہیں اور گارو نہیں جو انہوں نے ٹوٹن میں سوار ہو کر سب شہر و رواتہ ہوسے مفسدین نے اب یہ چاہا کہ بجانب شمال مقام سبدر راہی ہو کر تیار سب ۱۲ ماہ جولائی ترمو گھاٹ سے عبور دریا سے راوی کریں یہ خبر فوج گشتی کو جو متصل امرت سر کے مقیم تھی پوسچے اسکے سننے ہی فوج مذکور نے دھان سے کوچ کیا اور دو منزلہ کر کے مقام قیام گاہ مفسدین تک تابہ پہنچا اور پوسے ۲۶ رجب کو دیکھا کہ اوکے دونوں جانب سواران رسالہ تھے اور انہیں کے دور دور تک آگے چلے گئے تھے فوج گشتی یہ دیکھ کر اور آگے بڑھی اور جب بقا صلیہ ۳۰۰ گز کے پونجی تو اوپر سے غلولہ رانی راہیفل کی ۵۲ رجب شاہی سے شروع ہوئی طرفین سے خوب گولیاں چلیں بعد از اوپر سے توپ سربہنی شروع ہوئی اور انہیں اول گولے چلے اور بعد از ان گراپ دشمنوں کی بھی ہمارے بازو سے رست پر شجاعت و مردانگی حملہ کیا اور فوراً ہمارے بازو سے چپ اور عقب پر بھی حملہ آور ہوئے اسکے دیکھنے سے دشمنوں کا کچھ دل بڑبا اور انہوں نے آگے بڑھ کر توپوں پر بھی حملہ کیا اور کوئی ۵۰ گز کے فاصلے تک آپونچے یہ حال دیکھ کر سپاہ گور نے اول پر تاخت کیا اور ایک لمحہ میں انکو میں پا کیا سو مں بجانب پیادہ سے انکو کا تعاقب کیا اور جو کچھ اسباب سامان جنگ دشمنوں کے پاس تھا سب اسی مقام میں چھوٹ گیا صرف ایک توپ دشمنوں کی دوسرے کنارے دریا سے راوی تھی اور وہ اب ہم پر گولہ ران ہوئے اور ہر سے بھی دو یا تین توپیں انکے مقابلے پر تیار ہوئیں اور ایسے گولہ ہائے گراپ وغیرہ سربہنے کے دشمنوں کا نہایت نقصان ہوا سپاہ مفسدین سے دوسو نفری خستہ کرشتہ ہوئی

اور پوسے تو سپاہ مفسدہ جو مغرور ہو گئی تھی بہت دہاتیان قرب و جوار اور ملازمان و رعایا سے ہمارا تھکلا ب سنگہ ہا در گہ قمار ہو کر آتی تھی اور اوپر خیمہ مفسد قریب تین سو سپاہیوں کے ایک جزیرہ دریا سے راوی میں قائم ہو کر مستعد جنگ ہو گئے اور کرنیل نکلسن صاحب کمانڈر فوج گشتی نے طیاری حملہ کرنے کی کردی دشمنوں نے جو ایک توپ اور تھکے پاس تھی اوکے کو کنارہ جزیرہ مذکور پر نصب کیا اور انوس سے جواب میجر پورسیر صاحب کے غبار و ن اور دو فوجی توپوں کا دھم سے اسی حالت میں بارش گولہ ہائے طرفین میں ۵۲ رجب شاہی نے تیار سب ۱۲ ماہ جولائی وقت صبح ششیتوں پر عبور کرنا شروع کیا اور عین ہنگامے میں کچھ خوف جان نکر کے اس مہم کو سر کیا اس مقام پر اس کنارے سے دریا جزیرہ مذکور تک قریب پون میل کے جریض تھا اور انسی سبب سے بہت وقت بچنے کے لئے کے اوٹھانی پڑی زیادہ تر سپاہ گورہ تانواخت کے گنڈے صبح عبور دریا کر کے جزیرے تک پہنچ گئے تھے اور باقی ماندہ کو خود جنرل نکلسن صاحب نے آگے بڑھایا یہ حال دیکھ کر مفسدین نے اپنی توپ اول گورہ سپاہ پر جو انکے قریب پہنچ گئی تھی پھر کر سر کرنی شروع کی اس توپ پر گولہ از بگ بڑیر برائید صاحب کا خانساں تھا یہ شخص اول گولہ انداز تھا اور کسی سبب سے ترک روزگار کر کے بگ بڑیر صاحب موصوف کے خدمت میں بطور خانساں کار گزار تھا جب اوپر سے توپ اس طرف کو پھری تو پہنچے بھی دو توپ اسپی بجانب دشمن لگائیں مگر مفسدین نے عرصہ قلیل تک تو خوب دیری اور مردانگی کو کام میں لایا مگر آخر کا جب فوج گورہ دھان پونجی تو انہوں نے پہنچتے ہی توپ دشمن پر قیضہ کر لیا اور مفسدہ و بفرار لاسے اس مقام پر لڑائی سنگین سے ہوئی اور سپاہ گورہ نے ایسی داو شجاعت کی دی کہ مفسد سب براہ دریا و راوی ہوئے اور اس بجو اسی سے بہا گئے تھے کہ بہت توپوں کو

اور اکثر مقتول ہوئے اور جو باقی رہے تھے انکو دیہاتیان قرب وجوار نے گرفتار کر کے روہڑی حکام کے لانا شروع کیا بیان تک کہ بیچ عرصہ پچیس برس کے جتنے سپاہی اس رجٹ کے تھے سب گرفتار ہو کر سزا یا بے ہوئے اور نام و نشان اس رجٹ نکال گئے ہو گیا اسی عرصے میں کپتان لارنس صاحب واسطے دوبارہ قایم کرنے انتظام کے لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیے گئے تھے اور صاحب موصوف نے رسن اور توپ کو ایسا کام میں لایا کہ عرصہ قلیل میں بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہو گیا بیان اس قدر اور سخت کرنا مناسب ہے کہ رسن سے تو مراد گل دینے سے ہے اور توپ سے غرض توپ سے باندھ کر اوڑا دینے سے ہے یعنی صاحب موصوف نے گل دینے اور توپ سے اوڑا دینے معنی کیسے بخوبی اور بروہی تمام کل ضلع کا بند و بست کر لیا

جون پور

شروع ماہ جون میں افوج ہندوستانی نے اس مقام میں فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ کلنبرہ مع دیگر عمارات کے جلا کر خاک کر دیا کچھ صاحب اور پرنسپل صاحب مع میاں اور دو بچے قتل ہوئے اور فوج صاحب کلنبرہ اور ڈاکٹر پارک صاحب مع میاں صاحب کے اور پوری روڈ صاحب مع میاں صاحب کے اور سید صاحب مع میاں صاحب کے اور میاں صاحب اور میاں صاحب اور قور ڈسور تہ صاحب اور ہوورد صاحب اور کوس صاحب اور برید فور صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کارخانہ نیل بہاگ لکسمی لالت مقام بنارس میں پونچے اور ایک صاحب مع میاں صاحب اور ایک لڑکے کے مقام تحصیل میں محفوظ اور مصون رہے

جھانسی

اون ۲۷ صاحبوئیں سے جو اس مقام میں تھے صرف ایک صاحب لٹننٹ راجوڑا نے متعلقہ ۲۲ رجٹ سلامت قرار ہو کر بچے اونکی زبانی احوال قتل جو معنی میں نے کیا تھا معلوم ہوا حال خونریزی جو ذیل میں درج ہوتا ہے حسب بیان ایک بنگالی کے جو صاحب کلنبرہ پٹ مقام جھانسی کے دفتر میں ملازم تھا تحریر ہوا تاریخ ۵ جون گذشتہ قریب نو اٹھ گھنٹہ بعد دوپہر میں دفتر میں بیٹھے تھے کہ میگزین کی طرف سے آواز بنا دین گوشت زد ہوئی ہمارے دل میں نہایت تردد پیدا ہوا بعد ازاں فوراً دو چر اسی اور ایک وفعدار برقعہ ازان پٹ جنکو کار شو صاحب نے ایک ہزار پانچ سو روپیہ آمدنی پر پٹ لیکچر انا صاحب ڈبھی کشن میں بھیجا تھا واپس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ بعض سپاہی خزانے میں یہ کہتے تھے کہ خبر گرم ہے کہ ایک گروہ قضا قان خزانے کو اگر کوئیں گے ہمارے دفتر کے بند ہو چکا فوراً حکم ہوا اور چار سپاہیان دفتر کو یہ حکم ہوا کہ مسلح طیار رہیں اور حاطہ دفتر سے باہر بخاویں کہ بروقت ضرورت موجود ہوں اس عرصے میں ولٹن صاحب دوسرے بے تحاشا بہاگتے ہوئے نظر پڑے اور نزدیک آکر انہوں نے کار شو صاحب سے کہا کہ جلد مع عیال و اطفال کے یہاں سے بہاگو سپاہ بگڑ گئی اور اب کچھ باقی نہیں رہا یہ سنکر کار شو صاحب مع عیال و اطفال کے گلی میں سوار ہوئے اور ولٹن صاحب کو ساتھ لیکر ڈاک بنگلے میں قیامت پوچھے میں اور دیگر عمال دفتر سے باہر آئے اور چار سپاہیوں کو حاطے میں چوڑ کر ایک مقام پر جو راستے سے الگ تھا جا کر کھڑے ہوئے

کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے جب یہاں سے کچھ معلوم نہوا تو ہم نے ارادہ کیا کہ پریٹ پر سے ہوتے ہوئے شہر کو جاویں اور جلد قدم
بجانب پریٹ گئے تھے کہ ایک سپاہی نے دور سے ہم سے کہا کہ ادھر سے آؤ کیونکہ کچھ سپاہی ۱۲ رجٹ کے نے بگڑ کر
میگزین پر اپنا قبضہ کر لیا ہے مگر سنے اوسکی ممانعت کا کچھ خیال نہ کیا اور آگے قدم زن ہوئے اور آگے جا کر دیکھا کہ افسران
۱۲ رجٹ رسالہ کچھ سوار اپنے ساتھ لیکر سپاہ ۱۲ رجٹ سے گرم سخن سازی میں اور انکو فحاش کر رہے ہیں کہ تم حق نمک
فراموش نہ کرو یہ دیکھتے ہوئے ہم شہر میں چلے گئے ہم راستے ہی میں تھے کہ تھنے چند سپاہیوں کو سیکر صاحب اور گوردی
کی کچہری کے طرف جانے ہوئے دیکھا اور انکا ارادہ زشت اور زبون اور انکے لشکرے اور وضع سے پایا جاتا تھا
مگر چونکہ صاحبان موصوفین معہ دیگر صاحبان و عسائیان ساکن مقام نہایت شنائے افسران رجٹ قبل ازین محافظت سواران
رسالہ ۱۲ میں آگئے تھے اسی سپاہ مذکور اس روز قتل صاحبان کر سکی بعد ازین سب صاحب لوگ وغیرہ سوائے افسران
رجٹ قلعے میں چلے گئے اور سیکر صاحب نے حکم دیا کہ دروازہ اسے شہر بند کیے جاویں اور کوئی شخص سوائے اجازت
افسر پولس کے داخل شہر نہوئے پاوے

بروز دوم وقت صبح میں یہ سننا کہ ۲ سپاہی ۱۲ رجٹ نے فساد برپا کر کے میگزین کا قبضہ کر لیا ہے باقیانہ
سپاہ موجودہ مقام ہزارے روز معندہ و شب روز مذکور انکا ہر سپر حکا فساد نکلیا مگر دلیہ سب افسران بستند اور آما و پیٹ
کیونکہ افسران انگریزی نے بتنی انکو نصیحت کی انہوں نے ایک ہی نہ سنی اور چونکہ افسران مذکور میں نے انکو حکم دیا کہ علم
پورکھن کو گرفتار کریں مگر انہوں نے تعمیل حکم کی اور معندین کو بھی حرفہای امید و بیم کے گئے مگر سو و سندنہوئے اور
وہ دوبارہ اپنے کارسہ کار پڑا کر حاضر نہوئے

ادون ۲ سپاہیوں نے بروز معندہ ایک جند ادون کا متصل میگزین کے نصب کر کے سب اہل دین کو
صلاسے نام شامل ہونے کی اپنی اور اذکار کیا تھا کہ جو شخص اگر اوسکے ساتھ خدمت کر لیا اور سکوبارہ روپے ماہوار ملیگا
معندین مذکور متصل میگزین سند و گرد بند کو نہ کور کے اپنے مقام پر تانچ ششم قائم رہو اور اس تاریخ کو باقیانہ سپاہ
بھی یعنی سپاہ ۱۲ رجٹ اور سواران رسالہ ۱۲ اوسکے ساتھ شامل ہو گئے یہ معندین اول اپنے افسران انگریزی پر جنہوں نے
ایک لمحہ ہی لپٹے سپاہیوں کو ٹھوڑا تھا آٹھ اور ہونے اور اول لفٹنٹ کمپنیل صاحب کو زخمی کیا مگر صاحب موصوف اپنے
گھوڑے سے جدا نہوئے اور گھوڑا اٹکا ایسا چالاک تھا کہ وہ ایک دیوار پہنڈ کر صاحب کو قلعے میں لیکر با لفٹنٹ دیو صاحب
اور لفٹنٹ تیل صاحب بھاگ نہ سکے اور معندین کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور معندین کا غصہ اول ان دونو صاحبوں پر
نکلا انہیں سے تیل صاحب کو دو حوالداروں نے اور ایک سپاہی نے ایک چار پانی کے نیچے چپا ہی رکھا تھا مگر کچھ
فائدہ نہ رہا نہوا اور آخر کار صاحب موصوف سپاہ کے غضب میں گرفتار ہو کر جان بہنوئے بعد ازین معندین و معندین
ہو گئے اور کسینے بجگہ بڑے صاحبان کو آگ لگا دی اور کسینے قید یو تکہ جہانی نے سے رہائی دی ایک گروہ جہین بھاگ
اور تین سو سپاہی تھے مدد و قویوں کے اور بہت سے چر اسیان پریٹ اور پولس سب گروہ کی داروغہ محبتش متصل
شہر کے آئے اور با واز بلند ہوئے کہ دین کی ہے یہ آواز سنتے ہی دروازہ کھلا اور وہ شہر میں داخل ہوئے پر حال

یہ حال دیکھ کر رانی نے اپنی محل سراسر کے دروازوں پر پہرے وغیرہ مضبوط کر کے آپ اندر بیٹھ رہی اور دروازے بند کر کے
کپتان سکوردن صاحب نے رانی سے اسلحہ عاکی کہ ایسے نازک وقت میں مدد کرنی ضرور ہے مگر وہ اس فریاد
کو منظور نہ کی کیونکہ معسدرین نے اسکو دھمکا یا کہ اگر تم انگریزوں کی مدد کرو گی تو ہم مکہ مار ڈالیں گی اور محل سراسر کو جلا کر خاک
سیاہ کر دیں گے بعد ازیں پہرے والے رانی سے بھی شامل معسدرین ہو گئے

اب معسدرین بجانب قلعہ اسراروے سے روانہ ہوئے کہ حملہ کرنے کے قلعہ کے لین مگر شجاعت انگریزوں نے
اونکو نزدیک نہ آنے دیا اور انکے اکثر سپاہی بدوق انگریزان سے مارے گئے جب معسدرین کی کچھ پیش رفت
نہوئی تو اونہوں نے گارو سواروں کے اور مسلمان چیراکیان پر پٹ اور پولس کے دروازوں پر چوڑے اور
آپ واپس چلے آئے

شب تو بے جنگ و جدل گزر گئی دوسرے روز وقت صبح اندر و صاحب اور سپہ سالار صاحب اور سکوت
لباس مسلمانان قلعہ سے باہر نکلے تاکہ رانی کے پاس جا کر اس سے کچھ تجویز مدد کی کریں مگر اسکا ہمیں معلوم
ہو گیا اور معسدرین اونکو گرفتار کر کے رانی کے پاس لیگے رانی صاحبہ نے اونسی ملاقات بھی نہ کی اور اندر سے
کہلا بھیجا کہ انکو رسالہ معسدرین کے پاس واسطے حکم تھے لیجاوین رانی صاحبہ کے یہ الفاظ نسبت ان صاحبہ کے
تھے کہ مجھے کچھ علاقہ انگریزی سواروں کے ساتھ نہیں یہ گویا حکم قتل تھا کیونکہ رانی کا حکم سنکر معسدرین اور تینوں
صاحبوں کو محل سراسر کے باہر کشان کشان لیگے اور اندر و صاحب گورو و دروازہ مجلس اٹھتے جھاو مکہ مارے
بیٹھے جو صاحب موصوف کا کسی وجہ سے دشمن ہو گیا تھا قتل کیا اور باقی ماندہ دو صاحبوں کو باہر دیوار شہر کے
بہار البقا بونچا یا اس وقت پہر معسدرین نے پہرا دہ حملہ کرنے کے لئے لینے قلعہ کا کیا مگر اپنا غم پورا کر کے
اور بطور روز گذشتہ گارو وغیرہ دروازوں پر چوڑ کر واپس اپنے مقام پر آئے

بروز سوم اب غارتگری اموال و اثقال صاحبان و جنگالیان و دیگر عمال شروع ہوئی جنگالیوں کو ہوا
تلاش کر کے مارے گئے کہ ایک جنگالی نے جو دفتر ڈاک خانے میں ملازم تھا ایک صاحب فلمنگ نام کو اپنے
گہرین پوشیدہ رکھا تھا اور معسدرین نے سراز لگا کر اسکو نکالا اور اسی جنگالی کو گہرین اسکو مار ڈالا تھا بدردوم
صبح سے تلاش جنگالیوں کی ہوئی اور میں اور دو اور جنگالی اون حماموں کے ہاتھ لگ گئے وہ ہم تینوں کو ویرو
رسالہ دار کے بیگے جسے حکم دیا کہ تاقتی قلعہ آکر قید کرکو

بعد ازاں ہمارے گرفتار ہوئے معسدرین نے انکو تیرہ پہرا دہ حملہ کر کے قلعہ پر کا کیا اور رانی کو دھمکا یا کہ اگر شامل معسدرین نہ ہو گی تو اسکو فوراً
مار ڈالیں گے ناچار رانی اونکی شریک ہوئی اور ایک ہزار آدمی مود و ضرب توپ کلان جو اسٹور میں سے کھدوائیں معسدرین کے ساتھ دین منگو
کہ یہ توپ تین سال سے زمین میں دفن تھیں اسطرح قوی تر ہو کر قلعہ پر گولہ رانی شروع کی مگر کچھ نقصان مصورین کا نہوا اور قلعہ کی ایک پشت بھی
اپنی جگہ نہ ہوئی کیونکہ تمام گولہ مدد پر لگتے تھے بلکہ جو گولیاں مصورین کی آتی تھیں اونسی دشمنوں کا بہت نقصان اور تلافی جان ہوتا
اور مصورین چند مدت اور بھی قلعہ میں قائم رہ سکتے تھے مگر ہندوستانی ملازمین نے جو تسلیم کے اندر تھے

اوپر سے ضرب کیا کیتان گوردن صاحب کے اس روز ایک گولہ لگا جسکی ضرب سے وہ فوراً مر گئے بعد ازیں ملازمین ہندوستانی نے ایک کٹر کی جو قلعے میں تھی کھول دی اور کچھ معتمد اندر قلعے کے آگئے کیتان پودس صاحب نے ایک دغا باز کو مار ڈالا مگر مقتول کے بھائی نے اذکو ایک ایسی گولی ماری کہ وہ بھی گر کر مر گئے جزوی انگریز جو قلعے میں تھے اب حیران ہوئے کہ کیا کریں معتمد اندر بھی آگئے اور باہر بھی موجود تھے مگر پردہ قوی کر کے اور بالآخر قلعے کے چڑھ گئے اور وہاں سے معتمدین پر غولہ اندازی کرتے رہے جب معتمدین نے دیکھا کہ اب بھی صاحب لوگ قابو نہیں ہیں آتے اونہوں نے وقفہ چاہا اور اس عرصے میں بجلف انگریزوں سے کہا کہ اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ اور ہتھیار دیدو تو ہم تمکو سزا جانے دینگے اس بات پر سب صاحب لوگ بیوقوفی سے راضی ہوئے اور جب وہ ہتھیار دیکر قلعے کے باہر نکلے اور کچھ معتمدین نے اذکو زخم کر لیا اور گرفتار کر کے جو کن باغ میں لے گئے اور وہاں اونکو تین صفوں میں تقسیم کیا ایک میں مرد اور دوسری میں عورت اور تیسری میں بچے کڑے کئے بعد ازیں قتل عام شروع ہوا اور وہ مجھ سے نے اول شمشیر نیام سے نکال کر کیتان سکین صاحب کو قتل کیا بعد ازیں سب سپاہی جو موجود تھے تلواریں لیکر اون پر گرے اور اول تو مردوں کو قتل کیا میں بعد عورت کو اور بعد بچوں کو مار کر اس حرکت ناخدا ترسی کو ختم کیا

کیتان سکین صاحب نے قبل از مرنے کے ایک سپاہی سے جو متصل اونکے کھڑا تھا کہا کہ یہ خیال خام ان معتمدین کا ہے کہ ان چند انگریزوں کے مرنے سے ملک انگلستان شجاعان آزمودہ کاروں سے خالی ہو جاوے گا اور کار شہر صاحب کے لیے کھان نے زبان ہندی معتمدین سے یہ کہہ دیا کہ ان جان مانگی کہ تم میرے والد اور والدہ کو قتل کیا اب بھی کیا تمہارا غصہ فرو نہیں ہوا جو تم مجھ کو بھی مارتے ہو مگر اونہوں نے ایک زہنی اور اوسکو بھی وہیں پہنچا دیا کیتان گوردن صاحب اور سکین صاحب اور افونکی میم صاحبہ جنکے پاس اسلحہ اور سامان جنگ بکثرت تھا معتمدین چیر آسویوں کے جو اونکے ساتھ رہ گئے تھے خوب لڑے صاحبوں نے اس قدر معتمد مارے کہ مرنے لگے سکین صاحب کی میم بندو بیہوشی اور معتمدین کو اس طرح دارالباد کو بھی آخ کار جب اونہوں نے دیکھا کہ معتمدین سے لڑ کر فائدہ مترتب نہوگا اور خصوصاً سکین صاحب نے دیکھا کہ گوردن صاحب بھی مر گئے تو صاحب موصوف نے اپنی میم صاحبہ کو گلے لگایا اور اوسکی پیشانی پر چوم کر اوسکو گولی سے مار دیا اور بعد ازاں خود بھی گولی کھا کر مر گئے

شاہجہان پور

تاریخ ۱۳۰۵ء مہ مہسی روز یکشنبہ بوقت صبح ۲۸ رجب ہندوستانی مقیم شاہجہان پور نے فساد برپا کیا چند سپاہیان معتمد گر جا گھر میں جو بوقت نماز ہو رہی تھی آئے اور رکٹ صاحب کلکڑ اور ایک کرائی کو قتل کیا اور انسان سمس صاحب متعلقہ ۲۸ رجب کو زخمی کیا اور میک کیل صاحب پادری کے مقتول ہونیکا بھی گمان ہے کیونکہ کہنے پادری صاحب موصوف کو بعد از سپاہ معتمد کے گرجا میں آئیکے اور صاحبوں کے مخفی ہونیکے ایک مکان متعلقہ گر جا گھر میں نہیں دیکھا تھا جب گر جا گھر میں شروع غل معتمدین کے آئیکا ہوا تو چند صاحب لوگ جو متصل معتمد مذکور کے رہتے تھے بنا دین و علیا بچہ لیکر واسطے امداد صاحبوں کے آئے اور جب سپاہ نے ان صاحبوں کو معتمد بنا دین وغیرہ

آتے ہوئے دیکھا وہ بہاگ گئے کیونکہ معتمدین کے پاس سوا شمشیر کے اور کوئی سلاح آتش بار نہ تھا کپتان جس صاحب جو بیمار تھے یہ سن کر غورگوڑے پر سوار ہو کر پریٹ پر گئے کہ شاید اونکی فہمائش سے سپاہ پر راہ راستی پر آجائے مگر صاحب موصوف وہاں پہنچتے ہی قتل ہوئے اور سار جنت مسیح صاحب بھی اوسی مقام پر مارے گئے ڈاکٹر پولیک صاحب اپنی گاڑی پر چلے جاتے تھے کہ اونکے گولی لگی وہ بھی وہیں رہ سپر ملک بقا ہوئے کاشہ افتران انگریزی و ساکنین عیسائی مقام پوائن بہاگ کہ راجہ مقام مذکور کے حفاظت میں آئے مگر راجہ مذکور نے اونکو دوسرے روز نکال دیا ناچار ہو کر سب صاحب وہاں سے روانہ ہو کر مقام محمدی وار د ہوئے کپتان اور صاحب احوال قتل اون اسم صاحبونکا جو بعد ازین وقوع میں آیا تھا اور تباہی آئی انپو اور انپی سیم اور دوسرے کے فرار ہونیکا حال اسطرح پر بیان کرتے ہیں

جب مجھے یہ خبر یعنی خبر معتمد سے کی پونہچی میں نے فوراً سیم صاحبہ کو معہ دختر کے ایک اجہ کے مکان پہنچا جو متصل تہا بدین خیال روانہ کیا کہ یہ سپاہ بھی موافق سپاہ ۲۸ رجٹ تھکے کار پر داز ہونگے اور اسمین میری غلط فہمی بھی نہ تھی کیونکہ تاریخ ۴ جون سپاہ موجودہ یعنی تین کمپنیاں نعم ادوہ رجٹ کی جو میری ہی ہاتھ کی بلالامی شاہ مغول بہرئی کی ہو گئی تھی اور چھ سپاہ پولس جنگی نے آما دہ فساد ہو کر خزانے پر قبضہ کیا اور مجھے کہا کہ ہم اپنے مقام صدر یعنی سیتا پور کو جاتے ہیں میں نے اونکو بہت فہمائش کی اسمین اونہوں نے کہا کہ اگر سب صاحب ہمارے ساتھ چلیں گے تو ہم تمہیں اقرار کرتے ہیں کہ کسی پر دست درازی نہ کریں گے جب کہ اور تدبیر نہ بن پڑی تو ناچار ہم سب اونکے ساتھ اس شب روانہ ہوئے اور تمام سپاہ راضی اور خوش معلوم ہوتی تھی اور نہایت خوش رو و تہی دوسری صبح بھی ہم نے اونکے ساتھ کوچ کیا کوئی گھوڑے پر سوار تھا اور کوئی پیادہ چلتا تھا اور سیم لوگ میری گلی میں سوار تھیں جب ہم نزدیک اورنگ آباد کے پونہچے جو ۲۰ میل بجانب شرق محمدی واقع ہے ایک سپاہی نے پکائی پتول ایک انگریز سے چین کر شبل صاحب متعلقہ دفتر ڈاکٹری اسپان کو جو نہایت مہم تھے یعنی کوئی ۵۷ برس کے اونکی عمر تھی مار ڈالا بعد ازین کشت و خون جاری ہوا سپاہیوں نے ہر طرف سے گھیر کر قتل کرنا شروع کیا ہم سب ایک جنت کے نیچے جمع ہو کر کھڑے رہے اور گولیاں چار و فطرت سے ہم پر پستی تھیں ہم میں سے کئی نے بندوق وغیرہ فیر کرنا مناسب سمجھا کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہوتا سوار ہمارے چار و فطرت کچھ فرق سے زخمی کئے کھڑے تھے تھوڑے عرصے تک تو میں بھی سب صاحبونکی پاس گھڑا رہا مگر پھر مجھے خیال آیا کوئی نہ کوئی تو سپاہ میں سے جو میرے ہاتھ کے ملازم رکھواسے ہوئے ہیں مجھے بچا لینگے اس خیال کے دلمین آتے ہی میں معتمدین کی طرف بہاگ کر چلا گیا اور ایک سپاہی نے مجھے دیکھ کر کہا کہ اگر اپنا طپا پیچ شش نالہ مجھے دید و تو میں تمکو بچا لوں گا میں نے فوراً ایسا ہی کیا اور سپاہی مذکور نے میرے اور اپنے رفیق سپاہیوں کے درمیان آکر مجھے بچا لیا اس عرصے میں کچھ اور سپاہی بھی میری جانب آئے اور مجھے اپنے کمیوں لینگے اور وہاں سے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تھا مجھ کو پونچایا اور اس مقام پر ہم جنگونین مخفی رہے اور چند روز تک تو ہم نے نہایت احتیاط کی مگر جب سپاہ معتمد اوس نواحی سے روانہ ہو گئی ہم سب

راجہ فکڑ کے مکان پر واپس آئے اور قریب دو مہینے کے اوسکے پاس رہے اس عرصے میں کچھ سپاہی پہر اس فوج میں تھے اور ہم پر چنگلنوں مخفی ہو گئے تھے تمام ضلع اودہ میں نہایت خوزیری ہوئی اکثر صاحب جو فصل میں تھے وارڈ لکھنؤ ہوئے

سکرور ضلع اودہ

تاریخ ۹ جون وقت شب فوج اس مقام کی جہین دو صبحٹ پیادہ کشاہ اور اول رسالہ غیر آئین اور نبر اول فیلڈ مارٹر آسپی تھی باوجود عمدہ دیمان خیر خدائی و شک حلائی کے برگشتہ ہو گئے

ایک صاحب یہاں کا حال اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ دنگفیلڈ صاحب کشتہ قسمت جو سکرور سے میں مقیم تھے سوار ہو کر مقام گونڈا تشریف لائے اور اگر ہم سب کو کہا کہ جہاں ہمارے نزدیک جان کی حفاظت ہو وہاں تم ہال جاؤ شکراؤں حافظہ حقیقی کا کہ میری خوش نصیبی سے اس وقت میرے حاطے میں اٹھارہ کھار موجود تھے اور یہ تجویز میں نے دو روز پیشتر سے کر رکھی تھی کیونکہ مجھے خبر ہو چکی تھی کہ سپاہ سکرورہ بگڑنے والی تھی بعد از ہمارے لینے ایسی خزدوں تھے جو ضروری تھیں اور جو عرصہ قلیل بہت چیز گنتی میں لے سکے لیکر ہم گونڈا سے بوقت نواخت دو گنتہ صبح تاریخ ۱۰ جون روانہ ہوئے اور میں نے یہ سمجھا کہ سوارے راجہ بلام پور کے اور کوئی سچائی والا نہیں نظر آتا بلام پور کی راہ لی ہمارے اس جوسکے میں میں تھا اور میری والدہ اور ساروٹ اور دو بیچے میری دفتر کا کرانی دوم اور سکا بہانی اور دو لڑکے اور بوج کنسن صاحب اور بیچ صاحب کی سیم اور ایک بچہ اس عرصے تک کسی افسر نے گونڈا سے کوچ نہیں کیا تھا مگر دو گنتے ہی بلام پور میں وارڈ ہوئے مگر رے تھے کہ سب افسر لوگ بھاگتے ہوئے مقام مذکور میں پونے قریب تین روز ہم بلام پور میں مقیم تھے کہ راجہ صاحب کو معرفت اون سواروں کے جنکو راجہ صاحب نے براہ گونڈا اور سکرورہ تعینات کر رکھا تھا خبر پونے چھ فوج محض در پی صاحبان آتی ہے اس خبر کے سنتے ہی راجہ نے ہم سے کہا کہ یہاں مقام کرنا مصلحت نہیں اور اوستے ایک چٹی بنام کسی صوبہ لازم راجہ نیپال کے لکھکر تمام عیال دار صاحبوں کو اور ہر روانہ کیا چٹی مذکور میں یہ لکھا کہ جان تک ممکن ہو ان سب کی حفاظت کرنا اور ایک اوچٹی بنام اپنے برادرین کے جو راجہ پاری ضلع گورکھ پور سے لکھکر اون صاحبوں کو دی جو مجھ دستے اوسمیں بھی مضمون مصرعہ بالا درج تھا ہم بلام پور سے روانہ ہوئے کہ جسے آرج صاحب اور جوج آرج صاحب دونوں مقام ہراج سے آئے اور ہمارے ساتھ علاقہ نیپال میں چلے مقام مقصود تک ہم سب سلامت پونے اور وہاں قریب ایک مہینے کے مخفی رہے کیونکہ ہمیشہ یہ خبر آتی تھی کہ سپاہی اور سوار معتمد ہمارے درپے قتل ہو کر آتے ہیں چند روز بعد ہمارے یہاں پونے کے ہمارے جوسکے میں تفرقہ ثرا دو فوج صاحب اور بوج کنسن صاحب اور پیشتر اندر علاقہ نیپال کے چلے گئے اور میرا کرانی دوم اور سکا بہانی اور ساروٹ میری بیچ موافقی سیم کے مقام گورکھ پور گئے اور میں مع اپنی عیال و اطفال کے بقام تو ہو اور اس وقت تک رہے جب تک گورکھ پور میں فساد نہ ہو اور جب ہم نے سنا کہ مقام مذکور میں اب فساد باقی نہیں ہم یہی وہاں چلے گئے مقام گورکھ پور میں ہم ایک مہینہ اور دو روز رہے بعد اسکے باعث غلط فہمی کسی حاکم کے مقام مذکور کو خالی کر دیا اب پرتھو کو حکم ہوا کہ جہاں خط جان معلوم ہو وہاں تم چلے جاؤ کیونکہ کہہ رہا

فوج کو کہہ صاحبان عیالدار کا مقام بنارس تک جانا ممکن نہیں پسکرمینے اور اوسواریں صاحب ڈبے اجنبٹ محال انہوں نے مع اپنے عیال اطفال کے اور کوک صاحب اور پٹیشن صاحب اور گسٹاں صاحب مع عیال و اطفال کے ایک کشتی کرایہ کی اور ارادہ کیا کہ جو ہو سو ہو اوسپر سوار ہو کر مقام دنیا پور چلیں اور روانہ بھی ہوئے زیادہ تر راہ تو جتنے بے ہنگام اور فراحت کی طبعی اور تمام راستہ اس طرح کا نہ تھا کیونکہ جب ہم سے قریب تیس میل کے فاصلے پر رو لگ کر رہا جان دیا گنگ مٹا ہے تو کچھ معند کشتیوں پر سوار ہو کر ہم چلے آ رہے تھے مگر ہمارے پاس بھی بہت ہتھیار تھے اور جو بیس سپاہی تھے معرفت راجہ لوہر پور کے رکھے تھے وہ بھی مسلح تھے اور خوب معند جب معندین نے ہم پر گولیاں ماریں تھیں یہی ایک مرتبہ بیس گولیاں اونیپر برساتیں اس میں کئی معند مارے گئے اور باقی فرار ہو گئے مابقی راستہ جتنے بغیر ہنگامے کے طے کیا شکہ اوس خدا سے برحق کلسہ جسے ہم کو ہزار ہا معندین سے جو درپے ہمارے قتل کے تھے بچا یا ہوج کس صاحب اور دو نو آ رہے صاحب تو لبلا مت ہمارے پاس پہنچ گئے مگر میرے کرانی دوم اور اوسکے بھائی اور عیال و اطفال کا کچھ پتا نہیں لگتا کچھ عجیب نہیں کہ وہ کہیں معندین کے ہاتھ سے مارے گئے ہوں

بریلی

تاریخ ۱۵ ماہ مئی خبر سرکشی مقامات دہلی اور میرٹھ کی اس مقام میں پونہجی اس تاریخ تک مقام ہڈا میں کوئی امر شبہ نسبت تک حلالی سپاہ کے وقوع میں نہیں آیا تھا اور کئی روز تک بعد وصول ہونے خبر مذکورہ بالا کے بھی کوئی علامت فساد کی ظاہر نہ ہوئی پٹیل وغیرہ سب حسب دستور سابق ہوئی رہیں اور اگرچہ واقعات میرٹھ اور دہلی کے ہر ایک سپاہی گولین میں معلوم ہو گئے تھے مگر اونسکے طریق اور رویہ میں کچھ فرق نہ آیا تھا اب اکثر مفردین مقامات مختلفہ کے اس شہر میں آنے شروع ہوئے اور ہر روز بکثرت آتے تھے اور اخبارات متوحش و خوف دہندہ مشتہر کرتے تھے اونسکے بیانات نے آخر کار تخم عناد کا سپاہیوں کے دل میں بویاں خیزاں ہر دو جانب مقیم مقام ہڈا میں سپاہیوں کو ہر روز فہمائش مل رہی تھی کہ ان کا کتنا چندان موثر اور متاثر نہ تھا اور سپاہی اونسکے قول پر اعتبار کر گئے تھے چونکہ فوج بریلی میں حسب تفصیل مل رہی تھی یعنی ۱۸ اور ۶ رجٹ اور شہر سالہ غیر آرمین اور کرلی صاحب کی باٹری اور گوکہ سپاہ مذکور سے کوئی امر بد وضعی کا ظہور میں نہیں آیا تھا تاہم یہ مصلحت قرار پائی کہ سب سپاہیوں کو اور بچوں کو یہاں سے روانہ کر دینا چاہیے اور موافق قرار داد کے تاریخ ۲۰ ماہ مئی سب مقام غنی نال کو روانہ ہو گئے اس عرصے میں معندین شہر ہڈے مختلفہ آکر لین میں سازش کرنے لگے پیغامبر مقام دہلی سے بھی آئے اور اقوال انعامات گراں بہا کا کیا اور ترغیب اور تحریص سے سپاہ کو آمادہ ترک کرنے شراکت اور دوستی سرکار کے کرتے تھے مگر خوف انگریز ان سپاہ کے دل میں بہت غالب تھا چہند مثال طعنان وہ ہر ایک چیز معتبر سمجھتے تھے اور فہمائش اور اقوال انہیں پر اعتبار نہ کرتے تھے اور بازار میں تحقیقات اہل حال کی کرتے تھے اور اون لوگوں سے دریافت حال کرتے تھے جن کو کچھ خبر نہ تھی اور گوکہ اب تک کوئی امر سودا و دہ اور نافرمانی کا سپاہ سے ظہور نہیں کیا تھا تاہم سب پر آشکارا ہو گیا تھا کہ اونسکے دل میں کچھ تردد و لاحق ہے اکثر آدمی یہ سمجھتے تھے کہ مقدمہ بگڑ گیا بعض نے اپنے دل میں یہ خیال کر کے غصہ کہ فساد ہو چکا اور بعض یہ تصور کرتے تھے کہ اب کچھ اندیشہ نہیں اور

جو لوگ گمان برداشتے دل میں رکھتے تھے اونکو اور لوگ ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ کچھ بھی نہ ہوا الغرض شہر اور فوج میں ہر گمانہما بدترقی ہو گئے تھے اور صاحبان لشکری و ملکی ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت امن اور انتظام شہر کے کر رہے تھے اور مضبوطی ہر ایک امر کے کرتے تھے کہ اگر اتفاقاً کچھ ضرورت پڑے تو اس وقت غفلت جان ہو سکے اور یہ قرار پایا کہ اگر سپاہ حملہ کرے یا فساد برپا کرے تو سب صاحبان مقام لین رسالہ ہشتم جمع ہو جائیں القصہ ۲۹ تاریخ تک سب بدستور رہا اور کچھ فساد ظاہر نہ آیا مگر اس تاریخ ایک خبر مشہور ہوئی کہ آج سپاہ فساد کرنے پر آمادہ ہیں یہ خبر افسران وغیرہ کو سبھی پونہچی تھی اور ہر ایک منتظر اس وقت کا تھا مگر یہ روز بھی باسن گذر گیا اور سپاہ نے انکار کثرت اس خبر کی اطلاع سے کیا اور کہا کہ ہلکے کچھ خبر نہیں کہ سنئے یہ خبر دروغ مشہور کی بعد ازین معلوم ہوا کہ یہ خبر اور لوگوں نے مشہور کی تھی تاکہ بدظنی ہو جائے اور اونکو قابو لوٹ اور غارتگری کا ملے اور انگریزوں کے نیگلے لوٹنے اور جلانے سے اونکو فائدہ حاصل ہو اسی روز صوبہ دار سیم ۶ رجٹ کا اہلین صاحب کے پاس آیا اور آب دیدہ ہو کر نسبت اپنے اور اپنی حبش کے بیان ادا کیا کہ ہم سب جیسے خبر خواہ اور نمک حلال سنئے ویسے ہی ہیں اور آپ ہمیں صاحبونکو اور بال بچوں کو چھوڑ دیں میں دوبارہ نکلوں تاہم ۳۰ روز شعبہ کو سبھی کوئی امر خلاف دستور وقوع میں نہیں آیا اور ہر خیزد روز گذشتہ بھی کچھ نہیں ہوا تھا مگر ہر ایک کے دل میں یہ یقین ہو گیا تھا کہ کچھ امر زشت اور زبون ہونے والا ہے اس روز وقت شام مغرب میں ۴ رجٹ کثرت اس شہر میں آئے اور انہوں نے اکثر خبریں متوحش چھوڑی ہیں مشہور کہیں انہوں نے لوگوں کو یہ کہا کہ سپاہ انگریزی قریب آگئی اور گورہ لوگ اپنا بغض نکالتے ہیں اور سب کو تباہ کرتے ہوئے چلے آتے ہیں اس شب کو سپاہیان رخصتی بھی کر کے شامل حبش ہوئے اور انہوں نے اور بڑی خبریں بیان کی اور جو اثر نہ رجٹ قیروز پور والی کی خبروں نے کیا تھا اور لوگوں انہوں نے اور صداقت دی اور انکی تائید کی ایسی ایسی خبریں متوحش سنکر اس شب تمام سپاہیوں میں آسمن مشورے میں رہے اور کوئی اپنے مکان میں نہ آیا دوسری صبح کو کیشنبہ تھا اور سب صاحب لوگ گر جا کر لگے آج یہاں بڑا انبوہ تہا ہندوستانی افسروں نے اور اور لوگوں نے بیان کیا کہ سب خیریت ہو اور یہ بھی کہا کہ آج سپاہی بہت خوش ہیں نقشبات مشرول یعنی اسم شماری سپاہ اور حساب تنخواہات سب اچھی طرح بھیا رہوئے چٹھیاں رخصت بھی درست ہو کر صبح ہوئیں اور سپاہ نے دغا بازی کو اس خوبصورتی سے اپنے دل میں رکھا تھا کہ کچھ بھی علامت اور سکی اب تک ظاہر نہ ہوئی تھی عین بوقت نواخت گیارہ گھنٹہ روز ایک توپ سے ہوتی اور اسکے بعد فوراً تمام لین میں غل و شور مچ گیا اور گولیاں مکانات میں سے چلنے لگیں اکثر سپاہی لین میں سے بھاگ کر آئے اور اپنے افسروں کو کہا کہ بھاگ جاؤ اور ریٹ کے قریب مت آؤ کیونکہ سپاہ کا کھیل خوب بن گیا تھا مسلح سپاہی دیوانہ وار چاروں طرف بھاگتے پھرتے تھے اور جیسا کہ آتا تھا اسکو گولی مارتے تھے ایسی جلدی یہ فساد برپا ہوا کہ اکثر افسروں کو اسکی خبر بھی نہیں پونہچی تھی کہ اونکے نیگلے میں سپاہ فساد ہو چکی تھی اور گولیاں اور چلنی شروع ہو گئیں بتین اکثر افسر جو اس روز خان سلامت لیکر بھاگے تھے خدا سزا اور اتفاقی سے سچ گئے تھے لغت مارو مل صاحب متعلقہ ۸ رجٹ کو مفسدین نے گھوڑی سے نیچے اتار دیا اور انکا گھوڑا لینگے بعد از ان اون پر بہتری گولیاں چلیں مگر اونکو ایک بھی نہ لگی اور

بھاگ گئے تھنٹ روج صاحب متعلقہ ۶ رجٹ کو ایک گروہ معندین نے زخمی کر لیا اور چاہتے تھے کہ اونکا گھوڑا چپن کر
اونکو مار ڈالیں مگر صاحب موصوف نے اسنے گھوڑے کو ہندایا اور سپاہ کے اور پرستہ ہانڈ کر بھاگ نکلے اور جہت
معندین مذکورین نے اون پر گولیاں چلائیں مگر اونکو ایک بھی نہ لگی دو کینیاں کرنیل کو لن ٹروپ صاحب کے بنگلے کو
چلین کہ وہاں جا کر صاحب کا کام تمام کرین مگر سوائے مایوسی کے اور کچھ اونکے نصیب نہوا کیونکہ صاحب موصوف اونکو
پونچنے سے پیشتر بنگلہ چھوڑ کر چلے گئے تھے کپتان ٹرسن صاحب اور کپتان چب صاحب اونٹنٹ وار صاحب متعلقہ
۶۸ رجٹ قریب لین کے رہتے تھے اونکے بنگلے میں اور لین سپاہ معندین کو کئی سو گز کا فاصلہ تھا اور اونکو جا کر
سپاہ نے گھیر لیا مگر اونکے گھوڑے جلد ہی طیار ہو گئے تھے اور وہ تینوں صاحب اپنا اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر
ساری پریٹ کے سامنے ہوتے ہوئے بھاگے بر چند سپاہ نے بار بار گولیوں کی ماری مگر قدرت خدا سے ایک گولی
بھی کسیکے نہ لگی یا اور اسکے ایک اور امر ایسا وقوع میں آیا کہ جس سے قدرت حافظہ حقیقی نمایاں اور شکارا تھی یعنی ساری
پریٹ پر اسطرح پچتے ہوئے جب تو بچانے کے رو برو وار دھوے تو یعنی توین موجود تھیں سب اونکے اوپر ہوین اور
سب میں گر اپ بہری تھی اور صرف فاصلہ ہی کوئی دو سو گز کا تھا مگر اونکی شان دیکھتے کہ ایک کوسہی آنکر گراپ کی گولیوں
سے آسیب نہ پونچا انسان مگر صاحب سا رجٹ میجر صاحب کی مدد کرتے ہوئے مارے گئے برگٹیرسٹ بولر صاحب
کو ایک گولی سینے پر لگی اور صاحب موصوف گوز خمی شدید ہوئے تھے مگر گھوڑے سے جدا نہوے اور مقام قیام گاہ حصار
تک پونچے اور وہاں وار دھوئے ہی گھوڑے سے زمین پر گر کر جان سپر ہوئے قریب تین صاحب لوگوں کے ملکی و
لشکری مقام قرار داد پر پونچے اور ایک گھنٹہ وہاں اونہوں نے بدین نیت قرار کیا کہ اگر کوئی اور صاحب فرار ہو کر جان بکشت
بیجا ہو تو وہ بھی اگر اونکے شامل ہو جاوے ہر ایک مکان چاؤنی کا اب شعلہ ور تھا اور آواز تھنگ و توپ و شور سپاہ سے
ظاہر ہوتا تھا کہ گشت و خون ہو رہا ہے تینوں قسم کی سپاہ تو بچانہ سوار و پیادہ سرکشی میں مشغول ہو گئی تھی پس اسقدر سپاہ
کے سامنے جزوی انگریز جو موجود تھے کیا کر سکتے تھے بلکہ کچھ ارادہ مقابلہ یا فہائش بھی دیوانہ پن میں شامل تھا اسواسطے
سب صاحبوں نے گھوڑے پہرے اور بجانب کوہ غنی تال روانہ ہوئے کوہ غنی تال یہاں سے ہم میل کے فاصلے
تھا اور صاحب لوگ ۴۴ گھنٹے بارگرمی و تھکان راہ کا کچھ خیال نہ کر کے روانہ تھے صرف ایک گھنٹہ راستے میں کھٹ کیا
تا کہ کچھ رفع تھکان گھوڑوں کا ہوئے آخر کار بغیر کسی ہنگامے کے تمام راستے طے کر کے بسلامت مقام مقصود پر قائم
ہوئے

ایک صاحب اسطرح تحریر کرتے ہیں کہ سب صاحب لوگ بالکل باندھ و پریشان ہو گئے تھے کیونکہ راستے میں تھکا
آفتاب بھی بہت تھی اور کھانا بھی اونکو نہیں ملا تھا مگر جب وہ مقام جردانی میں جو زیر کوہ واقع تھا پونچے اور وہاں کپتان
راغزی صاحب کشتہ نماؤن اونکو ملے اور صاحب نے اون سب کو خوب اچھا کھانا کھلایا اور تجویز سوار یونکی کر کے اسی
شب بمقام غنی تال پونچا ویا تو کوئی شخص ایسا شکر گزار اور احسان مند خدا سے تعالیٰ کا نہیں تھا اور نہ ہوگا جیسے سب
صاحب تھے یہاں یہ بھی بیان کرنا ضرور ہے کہ رسالہ ہشتم کے دوران ہندوستانی اور ۲ سوار اپنے ملک پر قائم تھے

اور یہ اراوہ صبح کر لیا کہ جو صاحبوں پر گزرنے لگی اس کے شریک ہم بھی رہیں گے اور مہندین کی شرکت اختیار نہ کی کرینگے وہ صاحب لوگ جبکہ پتہ اب تک نہیں لگتا خدا جانے اونکا کیا حال ہوا مگر اسمین شک نہیں کہ قتل اور خونریزی انگریزوں میں ہوتی ہے اور یہ اگر زیادہ نہیں تو کشت و خون و وحاکات زبون موقوفہ مقامات دہلی و میرٹھ سے کم بھی نہیں ہو ا دشمن جانی ان مہندین میں ایک صوبہ دار تو سچا نہ تھا جس نے اپنے تین برگڈیر جنرل افواج کا قرار دیا تھا اور جہتہ سبداؤ کر کے حکم کوڑے اور سہار کرنے چھاؤنی کا دیا تھا اور چونکہ اس عرصے میں شب ہو گئی تھی اس کے رفیقوں نے شب کے وقت خوب کوٹا اور بازار آتش زنی تیز کیا غرض کہ صبح کو چھاؤنی میں سوائے انبار خاکسری کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا اگر شہر بریلی تباہ و برباد نہ ہو گا تو انگریزوں کی تباہی اور بربادی کا نشان قائم رہے گا اور یہ یادگار رہے گا کہ اس شہر میں بریحی بے اندازہ نسبت انگریزوں کے وقوع میں آئیں تھیں اور مرد اور عورت اور بچے انگریزوں کے جو گرفتار ہوئے تھے سب بریحی سے مارے گئے تھے ایک شخص خان بہادر خان نشین خوار سرکار نے اپنے تین شاہ روہیلکھنڈ قرار دیا تھا اور اسے جو چند ساعت پیشتر امیدوار اس امر کو کہ تاکتا تھا کہ صاحبان عالیشان خوشی و خندہ روئی جواب کو ساتھ شامل ہو گئے تھے اوس سہ ملاقات کرین حکم قتل اور مہین صاحب کو کاھا اور کیا اولوکی کو حمت دینداروں کو قتل حکم جان دل کیا اور اول و کو بوجھ میں بلکہ خچہ اہل میں کہنا چاہیے وہی و صاحب جج اور دو ڈاکٹر صاحب اور دو ڈوٹی جسٹریٹ گرفتار ہوئے جس کے ساتھ وہ ہمیشہ ملاقات کیا کرتا تھا اور اس نے انعام واسطے اون صاحب کے مقرر کیا جو قرار ہو گئے تھے اور ایک ہزار روپیہ واسطے سر صاحب کشتہ کے قرار دیا

ایک دلیل سپا ہونکی و غابازی صبح کی یہ ہے کہ مقام بریلی ایک روز پیشتر برباد ہونے فساد ۸ رجٹ کے سپاہ و افسران ہندوستانی نے اپنے اپنے افسران انگریزی سے یہ کہا تھا کہ اپنی اپنی میم صاحبوں کو اور بچوں کو ہمارے سے واپس طلب کر لو اور یہ بھی کہا تھا کہ دیکھو سب طرح امن و امان ہے اور اس امر کا فتنہ عہد کیا تھا کہ اگر کوئی فساد ہوا تو اپنے اپنے افسران وغیرہ کی جان بچانے کو اپنی جان تک سے دریغ نہ کریں گے تاہم تمام روز کچھ سپاہی متصل ایک پل کے خفیہ بیٹھے تھے کہ اگر صاحب کمانڈنگ افسر اوپر سے نکلیں تو اوکو قتل کر دین اور نیز دو کمپنیاں تعینات ہوئیں تھیں کہ صاحب موصوف کا بیگلا جاگر گہر لیں اور ایک کمپنی براہ فتحگڑہ مقرر ہو گئی تھی کیونکہ مہندین نے یہ خیال کیا تھا کہ افسر لوگ براہ مذکور قرار ہو گئے ۸ رجٹ کے مس کوٹ گھر کے گارڈ نے افسروں پر گولیاں سہکین اور افسران مذکورین ہر چار طرف روان اور گریزان تھے اور اوس سنتری پر سے واسے نے جسے چند لمحہ پیشتر فوجت گیارہ گنٹے کے ایک افسر کو سلامی دی تھی اوسی سنتری نے اوس افسر کو بعد سر ہونے تو پ اطلاع فساد کے گولی ماری غارتگری اور قتل سپاہ کی عین خواہش معلوم ہوتی تھی اور یہ وہ آدمی ہیں جنکی سمنے پرورش کی تھی اور جو رحم دل ہندو اور دلاور سپاہی کہلاتے تھے

اون غریب یکسو کا خیال کرنا چاہیے جو افسران ملکی و لشکری و کرانی اور دو میم اور بچے تھے جو روز اول فساد

بریلی سے بہاگ کر اوس روز قتل سے بچ گئے تھے مگر بعد ازاں گرفتار ہو کر بادشاہ نو کے روبرو لائے گئے اور قتل ہوئے
یہ امر سب یعنی اون سب کا گرفتار ہو کر آنا اور بجگم شاہ نو قتل ہونا رست اور صحیح ہے

صوبہ دار تو چنانچہ بریلی اپنے تین سپہ سالار قرار دیا اور برگیدہ ریسب بولڈ صاحب کے گاڑی میں سوار ہو کر بائٹن
وشوکت معہ ہراسیان کیشر ہر اکرتا ہے اور دیگر افسران ہندوستانی بھی وگاڑی و دیگر سوار یونین جو صاحب لوگ مجبوری
چوڑ گئے تھے سوار ہو کر ہر تے ہیں سرغنہ معندین مقام ہڈانے ہر ایک انگریز وغیرہ کو جو اس کے ہاتھ لگا پہانسی
پر چڑھایا اور باقی ماندہ کی گرفتاری وغیرہ کیوں اسطے انعام مقرر کیا ہے یہ شخص سب سے زیادہ خوشخوار اور حسد افراد
معلوم ہوا اور امید یہ کہ یہ شخص معہ دیگر معندین کے جلد ہی کیفر کردار کو بوجھ چکا

یہ ترجمہ ایک خط کا ہے جو مقام دہلی سے بریلی کو آتا تھا اور راستے میں بمقام ہاپوڑ گرفتار ہوا اور جانب ہسرا
فوج دہلی شام افسران رجسٹریس مقیم بریلی و مراد آباد یہ کہ اگر تم ہماری مدد کو آتے ہو تو تمکو چاہیے کہ اگر کمانا وہاں کماؤ
تو تہ یہاں آکر دھونا کیونکہ یہاں انگریزوں سے لڑائی شروع ہو گئی ہے اور ہر چند بفضل اتنی یہاں فوج بہت جمع ہے مگر تاہم
دور دور جیکہ جیکہ ایک بھی شکست ہوئی تو انگریزوں کی دس شکست کے برابر ہوگی اب تمہارا آنا پر ضرور ہے کہ شاہنشاہ
فیض بخش و فیض سان شاہ دہلی انعامات و علاقہ جات جلیل خیر خواہوں کو بخشین گے ہم تم سے انتظار میں بہت تن چشم
ہیں گئے ہیں اور چون گوشت روزہ دار بر اللہ و اکبرست پتہ ہو رہے ہیں ہمارے گوش مشتاق تمہاری اتواب کی
آواز کے ہیں اور ہماری آنکھیں مثال قاصد تمہاری راہ پر لگی ہوئی ہیں اب یہ بھی تمکو مناسب ہے کہ اس طلب
کو بہت ضروری تصور کر کے چلے آؤ اور ہمارے گھر کو اپنا دو تھانہ تصور کرو فقط

صاحبان مفضلۃ الذیل منہ گامہ بریلی میں مقتول ہوئے روبرت سن صاحب جج ایک صاحب ششن جج ڈاکٹر
ستہ صاحب اور آرس صاحب ڈپٹی کلکٹر اور جج صاحب نیپیل مدرسہ اور ڈاکٹر ہنس بر و صاحب مہتمم ہلچانہ ان سب
صاحب کو مردمان شہری نے قتل کیا اور انسانین مگر صاحب اور کو اڑٹر ماسٹر جنٹ ہنری صاحب متعلقہ کہ رحمت کو
سپاہ رحمت مذکور نے اور اسپیل صاحب کو معہ اونکے والدہ اور میم اور دو بچے انکے اور لارنس صاحب کو معہ اونکے
عیال و اطفال اور ڈیوس صاحب اور فیلن صاحب اور سیل صاحب اور ایون صاحب معہ عیال و اطفال کو مسلمانان
شہر قدیم و نو نے قتل کیا اور ڈی کیپ صاحب ساکن پٹی بہت اور پیر صاحب اور سار جنٹ ماروی صاحب معہ
عیال و اطفال اور ماروی سپاہی گورہ ۳۲ رحمت شاہی مقرر ہو گئے

چند صاحب لوگ اس طرح جان بچا کر فرار ہوئے کہ سوائے تائید ربانی و افضال سبحانی کی طرح انکا جان بچ
ہونا ممکن نہ تھا چنانچہ اونہیں سے ایک صاحب کا حال چٹپی مندرجہ ذیل میں ثبت ہے اوس سے واضح ہوگا کہ جو جو
کالیف سار جنٹ والدین صاحب نے اوٹھائیں طاقت بشری سے باہر تھیں

احوال معندہ بریلی اور فرار ہونا صاحبان کا مقام مذکور سے تمام شہر میں مشہور ہو گیا تھا اور اقوام پٹان کو جو
ونجارہ و کچر وغیرہ اپنی عادات قدیمہ و زنی و آتش زنی و قتل یکسان و غریبان پر آمادہ و مستعد ہو گئے تھے

پس ایسی حالت میں اگر کوئی شخص بہاگ کر چاہے کہ ان غارت گردن سے جان سلامت رہے تو اسکان شہر ہی سے باہر تھا مگر ایسا ہی احوال ساجنٹ والدین صاحب کی جٹی سے جسکا مضمون ذیل میں صبح ہے واضح ہوتا ہے کہ یہ جٹ صاحب اور ساجنٹ سٹیبل صاحب دونوں دیر قومی تھے بلکہ سٹیبل صاحب کو تو رستم ثانی کہنا سجا ہے ان دونوں نے گھوڑوں کے طیارہ بنیکا حکم دیا اور طیارہ بھی کر دے مگر لگام سبکی بھی نہ تھی محض لیکر بہاگ گئے تھے اب ان دونوں صاحبوں نے تجویز کی کہ کچھ اور شہر سجاے لگام کے گھوڑوں کے منہ میں دیکر سوار ہوں جب تک یہ تلاش میں ہی تھے کہ گولیاں ان کے نزدیک آکر پڑنے لگیں اور قومیں بھی سیدی ہو میں ان کے قدیم دوستوں نے یعنی بعض گولندازوں نے یہ کہا کہ اگر یہاں سے نہیں گئے تو گولہ ہمارے پاس آتا ہے ناچار ہو کر انہوں نے ارادہ پیاہ روئی کا کیا اور شیشیر اور طیارہ سجاے لیکر باہر ارادہ روانہ ہوئے کہ کوہ فنی تال پر چلے جائیں کیونکہ ان کے عیال و اطفال سب وہاں تھے اس وزوہ دونوں صاحب اس قدر درخشاں گئے کہ فوج معتمد کا وہاں اندیشہ نہ تھا یہاں تمام جیادنی شعلہ در ہوئی اور کٹی سیل تک میدان اوس سے روشن ہو گیا تھا اور کئی دیہات اور انبار گاہ جو وہاں تھے سب میں آگ لگ گئی تھی اور یہ شعلہ اور غل معتمدین کا جو شہر بریلی اور بیر و بجات میں پھیل گیا تھا اور ان دونوں صاحبوں کی تہائی اور یکسی یہاں تک تھی کہ کھانا پکس تھانہ کچے پینے کو موجود تھا اور نہ کوئی ایسا رفیق نظر آتا تھا کہ جس سے اعانت چاہیں ان خیالات سے ان دونوں صاحبوں کا دل براگندہ ہوتا تھا مگر چونکہ شب ماہ تھی اس واسطے یہ دونوں صاحب چارونا چار آگے قدم زن ہوئے اور بدل چاہتے تھے کہ کوئی مفرد درین میں سے ان کو ملجاوے یا کسی کے خیر ملے اور اگر کچھ اور نہیں تو پانی تو کہیں ملے کہ یکہ تقراری عطش سے نجات پاویں ان کو ہر چند ماہ میں کمی کوٹے ملے مگر ان کے پاس کوئی شے نہ تھی کہ جس کے ذریعے سے پانی کھینچ کر پیتے بلکہ ان کے ملنے سے اور پانی نہ ملنے سے ان کی تشنگی اور دو بالا ہوئی تھی مگر ناچار آگے کو قدم زن تھے اور یہ دلمیں سوچتے تھے کہ مقام بہاڑی پر ہونچ کر سب اندیشوں سے بری ہو جاویں گے بلکہ وہاں جو پولس سرکاری ہے وہ ان کی کچھ مدد بھی کرے گی آخر کار رفتہ رفتہ بوقت صبح دونوں صاحب مقام بہاڑی کے قریب آ رہے اور اوس کے باہر ایک نالہ گندہ پانی کا جاری تھا مگر اس وقت میں دغیبیت سمجھ کر دونوں صاحبوں نے اوس میں سے خوب پانی پیا اور تشنگی کو منطفی کیا اس عرصے میں چند گانوں والے اپنی مویشی لیکر باہر آتے تھے انہوں نے جو ان دونوں صاحبوں کو دیکھا تو نہایت خوش ہوئے اور ایک آواز دی جسکو سن کر سب گانوں والے باہر آئے اور ان دونوں صاحبوں کو گیر کر کہنے لگے کہ ہتھیار دیدہ نہیں تو جو کچھ ہتھیار رکھنے کا نتیجہ ہو گا وہ تم دیکھ لو گے دونوں صاحبوں نے آپس میں صلاح کی اور چونکہ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ گانوں والے اکثر مسلح باسلو بیچکا نہ تھے انہوں نے یہ بھی مصلحت سمجھی کہ ویدنا مناسب نہیں ہے بعد ازین انہوں نے گانوں والوں سے کہا کہ ہم پستول تمکو اس شرط پر دیتے ہیں کہ تم میں سے چند آدمی ہمراہ ہمارے ہو کر ہکو دوسرے تھانہ تک پہنچا دو یہ امر گانوں والوں نے مان لیا مگر بعد از اس لئے پستولوں کے کہا کہ تو اس بھی دیدہ اب ان دونوں صاحبوں نے یہ سوچا کہ تو اس میں جاتی ہیں اب بالکل مایوس ہو گئے مگر چونکہ کچھ چارہ نہ تھا والدین صاحب نے تو تو اس بھی ہینک دی مگر سٹیبل صاحب نے صرف سپان تو اس نے وارو یہ کے سامنے ہینک دیا اور شیشیر پکڑ کر مثال شیرزاؤں میں گھس گیا اور پانچ چہرہ گانوں کو کھستہ و مجروح کیا اس عرصے میں والدین صاحب کے کسی ضرب لگی اور ایک زخم رچی کا سینے پر لگا

کہ وہ مثال مردہ زمین پر گر گئے اور سیمبل صاحب بھی کہ جو ایسی جرات اور شجاعت سے کام کر رہے تھے زخمی ہو کر مر گئے ایک لوہانی لٹھا اسکے مغز پر لگا جسکی ضرب سے وہ جان برہنہ ہوئے بعد ازاں واقعہ کے گانوں کو انکو نہایت مایوسی ہوتی کیونکہ انکے پاس کوئی شئی قیمتی نہ تھی اور سوا سے ٹوپی اور پکڑی اور بوٹ کے اور کوئی شے انکے کار آمد نہ تھی انھوں نے انکو گانوں سے اٹھایا اور ان کو نالاشونکو کہنیک اور اس نالے کے پاس ڈال دیا جان ان دونوں سپاہیوں نے پانی پیا تھا اور جب الدن چھانے جنہیں کہ جان باقی تھی پڑے پڑے یہ سنا تھا کہ گانوں والے انکو نالے میں ڈال دیں گے انکے دل میں نہایت فکر ہوا کیونکہ انکو شناوری نہیں آتی تھی لگتا ہے انھوں نے کسی حرکت سے علامت بقیہ جان ظاہر نہ کی اور جب انکو کنارے والے دیو انکو اس طرف سے بھی اطمینان ہوا گانوں والے ان کو دو کو دو بان ڈالکر بخوشی تمام واپس گانوں میں آئے سب ان کتاب ہذا کو کچھ تعجب یہ سنکر نہونا چاہیے کہ سرغنہ اس تنگاسے کے مثل دیگر تنگاسہ ہمارے ہی اہل پولیس سے اب رہتم ان ہی صاحبوں کے تصور پر احوال والدن صاحب کو چھوڑتا ہے کہ جب وہ گئے گھنٹے کے بعد پیش میں آئے تو ان پر کیا گزرا ہو گا حال انکا یہ تھا کہ ان سے حرکت بلکہ جنبش بھی نہ کی جاتی تھی اور تنگی وسیلان خون سے جان ہلاکت کو پہنچی انکے ایک زخم نہایت عمیق زانو پر لگا تھا اور انکے جسم پر کئی اور زخم لگے ہوئے تھے جنکے درد کی باعث انکو اور بھی تکلیف تھی اور تمازت آفتاب بھی بدرجہ اتم تھی مگر ان سب تکالیف کو گوارا کر کے اور سیر طرح آکھو جمع کر کے لاش سیمبل صاحب ایک بصدقت اپنے تین پونچیا مکرو کیا وہ بالکل سر دھو گئے تھے بعد ازاں صاحب مذکور سر کرتے سر کرتے نالہ مذکور تک گئے اور سکی پانی نے انکی نہایت تسکین کی اور بوقت شب انکو اس قدر قوت حاصل ہوئی کہ وہ اٹھکر جنگل میں جوصل تھا چلے گئے اور ولین سوچا کہ بھٹہ شیر و گرگ ہونا بہتر ان آدم صورت بہائم سریت کے پیچھے میں پہننے سے ہے مگر باوجود اس عہد اور ارادے کے بعد ازاں صاحب موصوف کئی بار گرفتار ہوئے اور کئی بار انکی تلاشی ہوئی اور کپڑے چھین گئے اور چوتھے ٹپے سب انکو مہلت تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے ایک شخص کہتا تھا کہ یہاں سے چلا جا اور جب وہ تھوڑی دیر چلے جاتے تھے تو دوسرا انکو پھیلایا تھا اور جب وہ نزدیک آتے تھے تو انکو دیکھ کر ہنس دیتا تھا اور ٹپے کے ان کو پتھر مارتے تھے اور بڑا کہتے تھے کوئی انکو پانی تک بھی پینے کو نہیں دیتا تھا اور لاکھ بجاہت اور سماجیت انکی ان پر جو کچھ برسر رحم نہیں لاتی تھی وہ شخص جس نے اس مصیبت کا سفر کیا ہو گا کہ ماہ جون گرم رنگ پر چلا ہوا اور انکا سر برہنہ ہوا اور ۲۸ یا ۲۹ گھنٹے تک اس شدت گرما میں اور ایسی تکالیف میں اسکو پانی بھی نہ ملا ہو گا وہ سارجنٹ والدن صاحب کے حال پر اختلاف پر خیال کر سکتا ہے سوا سے اسکے سارجنٹ صاحب موصوف کئی مرتبہ وسیلان خون زخم سے کم زور ہو کر گر گر پڑتے تھے اور جان سے ہاتھ دھو تے تھے ایک مرتبہ برکیلی صاحب کا ہاتھی مقام بلد وانی سے واپس آتے ہوئے انکو ملا اور انھوں نے ہمدات سے کہا کہ سوار کروا کر انکو لیجاوے مگر اس سمجھت نے ہی نہ مانا اور صاحب کو اسی حال میں چھوڑ کر آپ اپنی راہ لی اس حصے میں مقام غنی تال خبر پہنچی کہ چند صاحب مجروح راستے پر پڑے ہیں ایک ہاتھی وہاں سے روانہ ہوا اور اس نے والدن صاحب کو سوار کر کے مقام بلد وانی پہنچا دیا اس مقام پر انکو کچھ کھانا ملا اور اس خیال سے کہ اب مقام غنی تال پہنچکر میم سے ملاقات ہوگی اور وہ ہر طرح خبر گیران رہے گی سارجنٹ صاحب کو ایسی تقویت ملی

آج کل کے زمانے میں یہاں پر ایک صاحب موصوف ایک چارپائی پر لیٹ کر تمام منہ تالی آسے اور یہاں تو جہ
والے بول صاحب سے اب اونکو بہت آرام ہے

الہ آباد

تاریخ ۶ ماہ جون ۱۸۵۷ء میں ہندوستان میں ہوا چاند روز قبل وزیر قیامت ساکنین الہ آباد کیا انگریز اور کیا ہندوستانی
کے دونوں میں نہایت خوف پیدا ہوا تھا اور اکثر انگریز اور سیم لوگ قلعے میں جا کر پناہ گیر ہوئے تھے گو چند روز بعد اسکے وہ سب
پہر قلعے سے باہر آکر اپنے اپنے مکانات میں جا کر رہ گئے تھے ایک روز قبل از بریا ہونے فساد کے یعنی تاریخ ۵ مئی ۱۸۵۷ء
نہایت سے خبر اس مضمون کی آئی تھی کہ ہندوستانی سپاہ مقیم مقام مذکور نے فساد برپا کیا تھا مگر تو بخانہ گورہ نے مقتدرین
میں سے ایک ایک کو اڑا دیا تھا ایسی خبریں جو بنارس اور دیگر مقامات سے آئیں تھیں اونسے انگریز ان الہ آباد کو
اس امر کا خیال ہو گیا تھا کہ کچھ برابر واسطے حفاظت جان کے بہت ضرور ہے مگر اونکو مرکز یہ گمان نہ تھا کہ ۶ جمعہ فساد کر گئی
کیونکہ چند روز پیشتر رحبت مذکور نے خود درخواست کی تھی کہ ہکو بمقابلہ ہندوین دہلی روانہ کرو اور اونکو یہ بھی خیال تھا کہ درحالت
قول و قسم کے جو ریٹ پر رحبت مذکور نے کیے تھے وہ کبھی ہندو ایسی حرکات ناشائستہ و بھائی کے نہ ہونگے اور اسی خیال
سے اونکو یہ توقع تھی کہ اگر سپاہ ہند بنارس یا اور کسی مقام کی اداں پر حملہ آور ہوگی تو یہ رحبت اونکی محافظ جان رہیگی اور
اسی سبب سے پہرہ بنگلی رحبت مذکور کے جا بجا کر داس ٹھہر کے قائم کیے گئے تھے

ایک صاحب شہر و قلعہ کے حال اسطرح بیان کرتے ہیں کہ الہ آباد میں ایک کوسہ سپاہ جسمیں بدل اور
تو بخانہ تھا واسطے حفاظت راج گھاٹ کے قیادت کیا گیا تھا اونکی افسری میں ایک صاحب تھے اور اونکو سامان جنگ
بھی دیا گیا تھا اور دو توپوں اونکے ساتھ دی گئیں تھیں شہر یہ ہے کہ ان ہی احسان فراموش حوازا دون نے اول فساد
شرع کیا تھا اور سامان فساد کا یہ ہوا تھا کہ افسر سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ توپ اور سامان جنگی سب قلعے میں بھیج دو اور جب حکم صاحب
افسر مدوح نے سپاہ کو تعمیل حکم کا حکم دیا مگر انہوں نے ماورا نافرمانی حکم مذکور کے یہ ظاہر کیا کہ ہمارا ارادہ تو یہاں و سامان
پر پٹ پر لیجانے کا ہے اور دہان اور سپاہ سے ملکر اپنے فائدے کے کام میں ہم کو صرف کرینگے اور یہ کہہ کر اپنے
مقام سے کوچ کر کے الوپی باغ میں آئے جہاں رسالہ سواران مقیم تھا کپتان الکنہر پنڈت صاحب نے جب شور و غل مچا
مفسد کا سنا انہوں نے اطلاع فساد کی دی اور رسالے کو طیار ہونیکا حکم دیا سواران رسالہ نے اونکے حکم کی تعمیل
تو کی یعنی دھڑی وغیرہ پہن کر ہتھیار باندھے اور سوار ہوئے مگر جب صاحب مدوح نے اونکو حکم سر کرنے اٹھنا اشارہ کیا
کیا تو انہوں نے اپنے اپنے طریقے سب باہر والی چوڑ دیئے تاکہ کسیکو سپاہ ہند میں سے نہ لگے اور جب سپاہ مذکور قریب
رسالے کے پہنچی تو کچھ اشارات آپس میں ہو گئے اور رسالہ بھی جا کر سچ امر قبیح قتل وغیرہ کے اونکے شامل ہو گیا سپاہ ہند
نے استحسان رفاقت رسالے کے واسطے سوار و نکو بھی کہا کہ تم اپنے افسر کو خود قتل کرو اور انہوں نے ایسا ہی کیا
اور اس مقام پر اور اسطرح کپتان الکنہر پنڈت صاحب کو جو افسر و نہیں نہایت لائق اور شجاع تھے قتل کیا بعد از قتل کرنے
کپتان صاحب کے ہندوین نے اور دو صاحبوں کو خنجر و گھاٹ سے دست و پا بستہ ساتھ لائے تھے اسی مقام پر قتل کیا

اور اس طرح سب متفق ہو کر بجانب لین رحبت روانہ ہوئے راہ میں جو کوئی ملتا تھا خواہ انگریز یا ہندوستانی اس کو قتل کرتے
چلتے تھے اور جب وہ میدان پر پڑ پڑے تو بیکار بجا اب ٹھیک نو گھنٹے شب کے سبجے تھے اور ہم ایک باغ میں
جو متصل میرے مکان کے تھا گنجفہ کھیل رہے تھے کہ اس عرصے میں ایک سوار اردلی جبر صاحب گشت کرتے آکر
خبر اس بلوے کی دی تمام سپاہ جو پہرے وغیرہ پر چاؤنی اور دیگر مقامات پر تعینات تھے سب آکر میدان پر پڑ
جمع ہوئے مگر افسر و فوج سے کوئی تو مس کوٹ میں تھا اور کوئی اپنے مکان میں اور ان میں سے کسی کو شبہ ہی اس امر کا
نہ تھا کہ اونکی سپاہ موجودہ الہ آباد کی طرح کافساد برپا کرے گی اس عرصے میں جب آواز بیوگل کی ہوئی تو سب اپنے اپنے
سپاہ کے لین کی طرف اس خیال سے بھاگے کہ اونکی افسری میں دشمنوں کا مقابلہ کریں اور اس جیستی اور زور دی سے
گئے کہ کوئی تو زور دی پہنچے ہوئے گیا اور کوئی اپنی پوشاک روزمرہ ہی میں روانہ ہوا ان افسروں کو اس حالت میں دیکھ کر
سپاہ بہت خوش ہوئی گویا اونکا مدعا برآیا اور ایک مرتبہ ایسی مار گولیوں کی ماری کہ جتنے صاحب لوگ وہاں موجود تھے
سب کے سب جان سپر ہوئے اسی عرصے میں کپتان برج صاحب اجیٹن قلعہ اور کپتان آئیس صاحب متعلقہ بارکاشہ بھی
جودہ نو ایک مکان میں رہتے تھے شروع اور آواز بیوگل سن کر یاہر مکان کے آئے اور سپاہ پہرہ والے سے جو
اونکے مکان کے روبرو تھا دریافت کیا کہ یہ شور و غوغا کیا ہے سپاہیوں نے اپنی لاعلمی بیان کی یہ سن کر دو نو
صاحبوں کے دل میں خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن آگیا اور ہمارے کہ محافظت خزانہ کیجاوے یہ خیال کر کے سپاہ پہرہ والے
سے کہا کہ دو سپاہی ہمارے ساتھ تاکچہری کلکڑی کی کہ وہاں خزانہ ہے چلو سپاہی راہنی ہوئے اور اونکے ساتھ چلے
جب قریب خزانے کے پونچے تو اونہوں نے چاہا کہ دو نو صاحبوں کو قتل کریں مگر ایک ملازم صاحبان مدد میں نے
جو ہمراہ تھا دو نو صاحبوں کو خبر کر دی اور اونہوں نے اپنے گھوڑے اوٹے پیرے درباب ان دو نو صاحبوں کے
ایک روایت تو یہ ہے کہ ان دو نو نے ارادہ جانے قلعے کا راہ باغزہ فتح کیا تھا مگر جب راستے میں شہر والوں نے
اونکو گیرا تو وہ جانب با یا موروانہ ہوئے اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ اونہوں نے ایک کشتی بکری لی تھی اور ایک صاحب
تواو سپر سوار ہو گئے تھے اور دوسرے سوار ہو نیکو تھے کہ سپاہ نے گولیوں سے اون دو نو کا کام تمام کیا
القصد بعد ازین معتمدین نے ایک شور برپا کیا اور خوب غل مچا کر رام چندر جی کی سبجے ہوئے اور چند اونہیں کے
بجانب جہانیاہ روانہ ہوئے وہاں اونہوں نے ڈانٹنی ہزار قیدی کو جو نامی اور مشہور تھے بلکہ روخلاقی اونکو
کہنا چاہتے رہا کیا اونکی رہائی سے تمام ساکنین الہ آباد کو متوحش اور پریشان کیا اور اونکی زنجیروں کی آواز کیے
گھنٹے تک شہر میں آتی تھی تمام قیدی متفق ہو کر بجانب مساکن صاحبان روانہ ہوئے اور تمام بنگلوں کو جلا دیا اور
اونہوں نے اور سپاہ معتمد نے بنگلہ اجیٹن صاحب ۶ رحبت کو جو متصل اور قریب تر لین چاؤنی کے تھا جلا دیا
بعد ازاں برل صاحب کی کوٹھی میں آگ لگائی اور جلاتے جلاتے تاہر ڈاک خانہ پونچے اور برل صاحب کے بنگلے کو
اور کپتان برج صاحب کی کوٹھی کو جو نہایت آراستہ تھی اور ایسیلی ہوئے کو اور بنگلہ ہاسے میجر مورہوس صاحب اور
میجر ملٹن صاحب اور باہر صاحب کو جلا کر خاک سپاہ کر دیا بعد از جلائے بنگلہ ہاسے صاحبان اور لوٹ لینے اسباب

قیدی گردنوں میں پھسل گئے بعض تو اپنے گھروں کی طرف بھاگ گئے اور کچھ سپاہیوں نے اسباب مغرورہ کی باربرداری کے واسطے گرفتار کیے اور اکثر دنوں نے غارت کرنا اسباب رعیت کا شروع کیا دوسرے روز یعنی بروز یکشنبہ تاریخ ۱۱ بہ ماہ کو سب سپاہ میدان پر جمع ہوئی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ اس خزانے کو جو تعداد میں تیس لاکھ روپے تھا اس میں تقسیم کر لیں گو یہ امر قرار داد سابق سے خلاف تھا کیونکہ اول یہ مشورہ ہوا تھا کہ سب خزانہ لیکر روپے شاہ دہلی کے رکھیں گے اور خود بجا آوری احکام شاہ میں مصروف رہیں گے مگر طمع نے سب صلاح پیر دی اور عین مشورے سے سب پر طمع غالب آئی اور قریب نو اخت دو گھنٹے بعد دوپہر صندوق خزانے کے کھلے اور عیسائی نے تین توڑے اور کسینے چار توڑے روپے کے اوٹھائے فی توڑا ہزار روپے کا تھا جب وہ سب اوٹھا چکے اور زیادہ اوٹھانے کی طاقت کسی میں نہ رہی تب ادنیوں نے قیدیوں اور بد معاشان شہر کو حکم دیا کہ باقی ماندہ روپے وہ اسپین تقسیم کر لیں

خوار بعد اس واقعہ کے ایک مسلمان جہادی نے جس کا نام اب تک بخوبی صحت کو نہیں پہنچا مگر نامزد مولوی صاحب تھا جنہوں نے کشتی بخلاف سرکار انگریزی قائم کر کے بد معاشوں کو جمع کیا مشہور ہے کہ یہ شخص کوئی مولوی مکتب نہ پڑھا تھا لیکن جب ان احسان فراموش محسن کش سپاہ نے بلوہ عام کیا اور سپاہ گورہ افونکی سرکوبی کو موجود نہ تھی تو اسے بھی بخلاف سرکار اید پیدار سر سرکشی اوٹھایا تھا اور اسکی حکومت اگر چند روزہ تھی مگر یہ دو مظاہرستے ایک تو یہ کہ اتفاق مسلمانوں میں جیسا کہ مشہور ہے بہت ہے اور دوسرے یہ کہ مسلمان انگریزوں کو کلیتہً ناپسند کرتے ہیں کیونکہ حکومت مسلمانوں نے سنا کہ ایک مولوی کٹر اہل ہوا ہے صد ہا ہر روز اکرم جمع ہوتے تھے اور عرض سب کی یہ تھی کہ گورہ لوگ یعنی انگریزوں کو بیخ و بن سے نیست و نابود کر دیں

مولوی مذکور کا اجلاس اوس باغ میں ہوا کرتا تھا جو جانب گوشہ جنوبی وغربی چاؤنی کے واقع ہے اور مشہور نام سلطان خسرو کا باغ ہے اس باغ میں اوسنے اپنی ایک ہفتے کی خیالی حکومت کو کیا اور اکثر وعظ اور نماز میں وقت بسر کرتا تھا اور اکثر باغ واز بلند یہ کہتا تھا کہ اے مجاہدین قلعہ پر چاؤ کہ فرنگی اب نابود ہیں اور قرآن سے فال نیک و اعلان اس امر کا نکلتا ہے اور کبھی مرتبہ اسکی ہدایت سے مسلمان جو اس کے پیرو تھے صف بستہ بجا قبضے آئے تھے مگر توپوں کو دیکھ کر جو فصیل قلعہ پر چڑھی تھیں واپس آتی تھیں اور راہ میں رعیت کی کم نمختی لاتی تھی اسطرح کبھی مرتبہ وہ قلعہ پر آئے مگر یوں ہو کر واپس گئے اور کبھی گولے کے نزدیک نہ آئے دوسری دور سے توپوں کو دیکھ کر ہٹ جاتے تھے تاریخ ۱۴ صاحبان قلعہ نے کچھ سپاہ سکھ بھر کر دی ایک افسر انگریزی کے واسطے سزا دہی محضدین کے باہر قلعہ بھیجی مگر چونکہ گورہ مولوی بکثرت تھا اور اسی سبب سے سپاہ مذکور کے قابو کا نہ تھا وہ قلعہ میں واپس چلے گئے اس ہٹ جانے سے مولوی اور اس کے رفیقوں کا دل بھیڑ پڑا دیا اور مولوی اب یہ کہتا تھا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور دیکھو مجھ کو ویز دی اب انگریزوں کو نکال دیتے ہیں اور سوائے اسکے جب ادنیوں نے دیکھا کہ جو گولہ قلعہ سے آیا اوسنے کسی کا نقصان نہ کیا اور نہ کوئی اوس سے مارا گیا تو ادنیوں نے یہ خیال کیا کہ مولوی صاحب نے اپنی قوت سحر سے

اتواپ انگریزان کو پکارتا کر دیا ہے مگر یہ خیالات اونکے جلدی ختم ہو گئے کیونکہ تاریخ ۱۶ مئی کو ایک گروہ کشمیر یا دکان سکھ کا بجانب دریا باوجہان مفسدین میواتی قیام پذیر تھے روانہ ہوا اور اسی جانب کو ایک گروہ سپاہ گورہ کا لہری جہاز دغانی براہ دریا سے جہن دانہ کیا گیا اور ان دونوں فوجوں نے وہاں جا کر خوب قتل عام کیا اور سناٹوں کو اچھی طرح نصیحت دی مفسدین کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اسی شب مولوی صاحب مدد اپنے کتاب کے فرار ہو گئے اس طرح چند روزہ حکومت مولوی صاحب کی ختم ہوئی ایسا خیرہ شخص کہی دنیا کے پردے پر دوسرا پیدا نہیں ہوا ہونگا اور اس شخص کے سبب سے ساکنین الہ آباد کے نام پر داغ لگا

اسی مولوی صاحب نے دو اشتہار نام شاہ اوہ الہ آباد اور دیگر مقامات قرب و جوار میں شہر کیسے تھے اور وہ دونوں ایک صاحب کی توجہ سے راقم کو دستیاب ہوئے چنانچہ اونکی نقل ہی ذیل میں واسطے آگئی ناظرین کتاب ہذا کے درج ہوتی ہے

اشتہار اول منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | | | |
|--|---|--|--|
| <p>اہل اسلام اس طرح میں کہتے ہیں اوسکا سامان گر دجلہ گر ہو نہ روضہ خلد برین گیا واجب اوس سات سدا و سکون خدا دیو گیار و خوشتر اوسکو بھی مثل مجاہد خدا دیو گیار بلکہ جہیز ہر جنت میں خوشی کر دینا ایک صد مونس و شہید کو نہیں دینا حدیث رکن طہرین مت کر دگر گویا در گہ مار تو جنت کو چھو جاؤ گویا ہند پر سطح اسلام سی ہوتا آباد اپنی سستی کا جزا فسوس پہل پائے حیف اس دولت بیدار ہو رہا ہوں سب یا تو نہ نہیں اور کیا پھر دہ</p> | <p>واسطی دین کو نہ نہ پر طبع بلا فرض تو مسیلا نو جہاد کھانا جو مسلمان ہن حق میں اٹھنے بہر دلوں میں ہن مسی کوئی دیو گیار جو کہ مال پر غارت گویا نہ دیا جو رہ حق میں ہو تو کس کو نہیں دینا قصد قبر و غم و قیام شہر اسی مسلمانوں میں ہو جو غوی جہاد گرچہ جہاد تو گھر بار میں پھر آؤ گویا پیشوا لوگ اس طرح نہ تو جہاد کب تک گھر میں رہتے ہیں جہاد بارہویہ کو بعد آئی دولت شہر یعنی سب اب اسکا جو کہ تھا دوا وقت آیا ہے کہ تلوار کو تیرہ</p> | <p>یہ رسالہ یہ جہاد یہ کہ شہادت ہم بیان کرتے ہیں تو رسالہ آؤ گویا وہ جہنم سے بچا نہ رہو ہزار باغ فردوس پر تلوار و تلوار پھر تو دیو گیار خدا اوسکی عنایت اوسپر الیگا خدا شہید از رنگ دل کیون نہ جنگ میں شہید آؤ گویا مثل دیو جہاد نہ کہ حرم جہاد راہ دلا میں خوشی ہو کہ شہادت غلبہ کفر اسلام شہادت سستی اگلا جو کہی تو تو ہوتا مطلوچ حل کو نام تو کافر شکر سب تو تو ہوتا امر اللہ بات ہم کام کی کہتے ہیں ہزار</p> | <p>بعد تحمید خدا نعت سول اکرم ہو جو قرآن احادیث میں غنی جان حکے سرون پر پڑی نصف جنگ خدا ایں برادر تو حدیث نبوی کو سن لے زیر ہی جہاد کیا اور لگا گئی تلوار جو نہ خود جہاد کوئی نہ چھو گیا دلت المومنین ہن گناہ شہاد حق تعالیٰ کو مجاہد بہت بہا تو ہن مال اولاد کی اور گھر کی محبت ہو تو دین اسلام بہت مست ہوا جہاد زور شہر سے و غالب باسلام ام ابو فخریت کہ نام و دیکھو چور و یار ہو مسلمان پشیمان غمناک سپاہ</p> |
|--|---|--|--|

اشہار نامی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله. والصلوة على نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه ناصبي لواء الهيم جميع متبعي الدين شريعت الاسلام
بعد حمد و صلوة کے واسطے رفع حجت بروز قیامت و تبلیغ احکام شریعت کے طریقہ سنت ہے خادمہ الطالبہ حضرت فقیر
امیدوار حجت رب غنی محمد لیاقت علی آلہ آبادی چند باتیں ضروری فرمان واجب الاتقان اعنی قرآن مجید و فرقان حمید
اور ارشاد فیض بنیاد برگزیدہ لم یزلی حضرت نبوی صلعم سے بخوبی ثابت و تحقیق کر کے مسلمان با ایمان کو سنانا ہے کہ جو بدعت
ظلم و فساد ساری سلطنت ہندوستان میں مخصوص ضلع الہ آباد میں کفرہ فخرہ نصار کا علی العموم اوپر ہر ایک مومنین متبع اسلام
کرام کو از قیل غارتگری و آتش زدگی و قتل و پھانسی و گندہ کی مکان و چاہ پرنی و غوریزی صلا و مشائخان و احراق کلام
و احادیث و کتب فقہ و غیرہ ہو رہا ہے انہر من انہر ہے اس صورت میں ہر ایک مومنین مخلصین کو لازم ہے کہ مستعد جہاد
ہو جائیں بموجب ارشاد فیض بنیاد آنحضرت صلعم کے لکل بنی حرفہ و حرفی الجہاد واسطے ہر سے کے پیشہ ایک مقرر رہا ہے
اور پیشہ میرا ہی جہاد فائدہ در شک جسے پیشہ اپنا کچھڑ دیا وہ ذلیل اور خوار اور فقر فاقے میں گرفتار ہوا فقط اب بموجب
ان اہتہ تحت ظلال لیل اس وقت فائدہ اخروی اوٹھاویں اور درجہ شہادت کا جس میں زندگی ہمیشہ کی ہے اور نعمت حجت اور
ازواج حوران بہشت پادین اور کسی طرح کا شک و خطرہ بدولین نہ لاویں اور جان و مال سے اور تکر سوا و دوا و صاب
و ہتھیار و غیرہ سے جان تک ممکن ہو شرکت بجالادین اس بات میں کہ اوقات سعیدہ او ان حمید میں شہادت سے محروم ہیں
اور پتہ پادین اور جو شخص کہ اس مقدمے میں پیشوائی کرے اس کو اپنا امام سمجھ کر بموجب الجہاد واجب علیکم مع کل امیر
کان او فاجر اکی تا بعد اری کرین کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید فضائل جہاد سے بھر امواسے ظاہر ہے کہ سورہ کہو میں جہاد
ارشاد ہے اور اجاب سے امید ہے کہ انتظار عامہ پیام نام نام جدا گانہ نگرین صرف اس اعلام کو کافی دانی ہو چکر
ہر صاحب اپنے ملاقاتی و اجاب سے ارشاد کر دین اور جہاد میں بڑا سامان یہ ہے کہ بندے کو کل سجد کرین اور امداد
جانب خانی کون و مکان سے ہو سوا و دھیبی صریح ظاہر باہر کہ مسلمانان ہندوستان کے بسبب بے استطاعتی زر و
عدم موجودگی گولہ باروت و توپ و لشکر مجبور و ناتوان ہو رہے تھے سوا اس خالق احد المر الصمد نے دین احمد صلعم کو جیسا کہ
بالطا قوی و توانا کیا ہے ویسا ہی ظاہر اس سب سامان واسطے تسکین خاطر فائز تم صنعاً مسکینان اور امداد دین چنین ہے
اونہیں کھانا بیکار نصار ابد الطوار سے بلا سبب و کوشش ہم لوگوں کے دلا دیا چنانچہ لشکر سوار و پیادہ و توپ گولہ باروت
وزر کٹر خصوصاً نقطہ شہ عظیم حضرت فرمانروا سے کشور ہند ظاہر سبجانی خلیفہ الرحمانی بادشاہ دہلی خلد اسد ملک و سلطنت و معمولات
امداد عساکر و اقواب و سیکڑین جناب جبریس قدر ادا م اللہ شہتم والی لکھنؤ سے اور ہر اسی تمام راجگان قلم و لکھنؤ و راجگان
قرب و جوار الہ آباد و غیرہ اور اخلاق و اتفاق سارے ہندوستان عین با وضعت ہونے اختلاف اقوام و مذاہب کے
سویسب و لائل کامل و دہا جن مدلل مکرندی و او پر اندفاع اس قوم نصار طاغی باغی کے ہے مناسب ہے کہ جو بہائی مسلمان
اس خبر فرحت اثر کو سننے وہ فوراً مستعد ہو کر مہمت جہاد باندھیں اور نا شہر الہ آباد و شریعت لا دین اور حق و بد کفر نا بکار کو

مگر افسران ۶ رجٹ کو اپنی سپاہ کی طرف سے بالکل اطمینان تھے تاریخ ۵۔ ماہ جون ایک حکم برکیدیہ صاحب مقیم کانپور کا آیا کہ قلعہ سپاہ گورہ تعینات کرنی چاہی اور حتی المقدور مقابلہ معہندین کا بہت ضرور ہے وہ صاحب لوگ جو فوج سے علاقہ نہیں رکھتے تھے انکو بھی ہتھیار دیے گئے اور انکے گروہ پیشیا کھلانے تھے اور انکو بھی حکم ہوا کہ شلعہ میں جا کر تحت حکم صاحب کمانڈنگ کے کارروائز ہوں اس مقام میں قریب تینس انویڈ سپاہی یعنی جو جنگ گاہ میں کی طرح معذور ہو گئے تھے موجود تھے اور کچھ ٹریٹ اور سیکڑن کے سپاہی تھے غرض کہ سب قریب ہوا کے تھے اور دروازے قلعہ کے سپاہ ۶ رجٹ اور چار سو سکھوں کے پرے میں تھے تاریخ ۵۔ ماہ جون خبر قتل اور شیکاہ بردازی مقام بنارس کے یہاں آئی اور تاریخ ۶۔ ماہ کو قریب نوخت ۹ گنڈہ شب بیوگل اطلاعی کیا اور آواز تو نوٹ کی جلیو کی اوس جانب سے جد ہر دو توپیں زیر حکم کپتان ہارورڈ صاحب بہراہی دس کمپنی ۶ رجٹ واسطے حفاظت مل گنگا براہ بنارس کے مسل ہوئے تھے گوش زد ہوئی اور اس کثرت سے آواز آتی تھی کہ قلعہ کو یقین ہوا کہ رجٹ مذکور نمک حلال ہے اور بخلاف معہندین بنارس کے گولہ رانی کر رہی ہے مگر عرصہ قلیل کے بعد کپتان ہارورڈ صاحب نے قلعہ میں آکر جب بیان کیا کہ رجٹ مذکور بگڑ گئی اور سپاہ نے انکے حکم کو کچھ نہ مانا اور توپوں کو اپنے قبضے میں کر لیا تو معاملہ رست رست معلوم ہوا جب بیوگل اطلاعی بجا ہوا تو سب افسر س کوٹ گہر میں تھے اوسکی سماعت کرتے ہی سب پر پٹ کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں پہنچتے ہی سپاہ نے انکو چپ در رست مار شرف کیا یا پنج افسر تو گولیوں سے مارے گئے اور نو افسر گرفتار ہو کر سنگین سے قتل ہوئے سپاہ نے خزانہ لوٹ لیا اور اور قیدیوں کو جلتی نے سے آزاد کیا مکانات کو لوٹا اور جلادیا اور قتل عام شروع کیا اور یہ حرکات انکے ایسی قبیح تھیں کہ قلم اوسکے شمعہ بیان سے قاصر ملکہ عذر خواہ ہے اسقدر کافی ہے کہ اگرچہ صاحب کی سیم کو انہوں نے بعد ازاں سانی قتل کیا اور پولیو صاحب کو معہ انکے عیال اطفال کے درختوں سے بانڈا اور اول اونکی انگلیاں تماشین میں بعد انکے بازو کاٹ ڈالے اور بعدہ انکو زندہ جلادیا دیوار ہائے قلعہ پر چند سپاہ گورہ نصب کی گئی تھی اور انہوں نے ایسے گولی سہیل اور گراپ کی شہر کے جانب روانہ کیے کہ انکے سامنے جو آیا خواہ مکان خواہ معہندے ایسا کسکواؤں ہوں نے ایک ہی رہتا تھا یا اس شہر سے گروہ بہا گتے نظر آتے تھے مگر فوج قلعہ کو اندیشہ درباب فوج سکھ کے باقی تھا کہ آیا یہ کیا کرتے ہیں جو پھر ۶ رجٹ کی سپاہ کا قلعہ کے دروازہ کلان پر تعینات تھا انکے ہتھیار چھین لیے اور جب کہا تو انکی بند و قین بہری ہوئی تھیں آخر کار گرنیل نیل صاحب معہ ایک گروہ فیوزیر کے وارو وقت ہوئے اور فوج قلعہ معہ ۱۰۰ سکھ ہوا انکے چہرہ رہے تھے قلعہ سے باہر آئے اور اب کار معارضہ شروع ہوا فوج سرکاری شہر میں گئی اور جو فوج سیانے آیا اوسکو انہوں نے دارالبوار کو بھیجا فوج سکھ جو انکے ساتھ تھی اور جہین سکے دو ایک سپاہی کوچہ کا شہر میں لڑتے ہوئے مارے گئے تھے انہوں نے حکم قتل مانگا اور کر نیل نیل صاحب نے بخوشی حکم ہمدار فرمایا اس حکم کے پاتے ہی سکھ لوگ جو خون عیال و اطفال انگریزان دیکھ کر نہایت رنجیدہ اور غصے میں تھے شہر میں گھس گئے اور جو باشندے خون انگریزان سے بہت راضی ہوئے تھے انکو نتیجہ اس اعمال رشت کا دکھایا

اس وقت رحم مفقود تھا اور امان خواب میں ہی نظر نہیں آتی تھی اور سکھوں نے اپنی رفیقہ کی خون بہا لینے میں بہت بہت آدمیوں کے مکانات میں گھس گھس کر قتل کیا اور تو سکھ بازار جدال و قتال گرم کر رہے تھے اور اوپر سے سپاہ و فوج نے جازیر سے شہر میں گولے مارنے شروع کیے اور اکثر مکانات شہر کو گولوں سے منہدم کر دیا فوج سکھ اور فیوز لیر نے شہر میں منتشر ہو کر خوب گولیاں ہر طرف شہر کے سرکین اور اواز فنگ سے شور و غل اٹھایا اور آدمیوں کے جنون نے اپنے وقت پر رحم نہیں کیا تھا اور اب امان و رحم کے طلب گار تھے آسمان تک پہنچا یا تھا ایک عرصے تک ان جنگجوؤں نے خون پینا بان و کھیاں میں خوشی حاصل کی تھی اور اب وہ وقت آگیا تھا کہ اس کا عوض اٹھنے لیا جاوے اور اب جو یہ وقت آیا تو وہ لوگ ہماری سپاہ کے روبرو امان جو اور صدر خواہ ہوتے تھے مگر کچھ سو و مند نہوا کچھ عرصے کے بعد دیوان آسمان تک ہر جانب شہر سے اٹھا اور شعلہ مکانات کے گرد معلوم ہو گا یا شعلہ یہ چاہتا تھا کہ مکانات میں جا کر اپنا زور دکھاوے اور اپنا سکھ خطبہ دیوان میں پڑھاوے

جب معتمدین تشنہ خون اس طرح خوب سنا یا اب ہو چکے تو ایک کمیشن مقرر ہوا جس میں بلوہ پرواز و کئی تحقیقات ہوئی شروع ہوئی اور جو لوگ سنگین اور گولی سے سج گئے تھے ان کو جلا و کئی رسی اور لکڑی سے سزا ملی یعنی ان کو تختہ قیامت اور شہوت جرم پھانسی دی گئی اب الہ آباد نمونہ ویران آباد کا ہو گیا جس مقام پر مکانات خوش فطرت اور باغیچہ باغ خوش اسلوب تھے اب دیوان دیوار ہائے آتش دیدہ اور مکانات ویران گردیدہ نظر آتے تھے

ہم یہاں ایک حال عجیب و غریب تحریر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جب سپاہ نے بلوہ کیا اور اپنے افسر و فوجی قتل کیا تو ایک افسانہ جس کا نام آرتھر کرکس مل خلیگ تھا اور وہ سپر اوسوالد جیک صاحب ٹران کلارک مقام اڈیشا گیا تھا اور چند ماہ پیشہ منگامہ کے رحمت ششمین آسمان ہوا تھا اور مس کوٹ گہر میں بمنزلہ مردہ تصور کر کے معتمدین اور سکھ دیوان ہی چھوڑ گئے تھے بعد چند عرصے کے ہوش میں آیا اور وہاں سے گور زخمی تھا مگر ایک خندق میں آہستہ آہستہ چلا گیا اور وہاں ایک درخت کے سہارے سے جا بیٹھا پانچ روز تک یہاں متواری رہا مگر روز بروز معتمدین نے اس کو دیکھ لیا اور اپنے حاکم کے روبرو لے گئے دیوان اٹھنے دیکھا کہ ایک اور شخص جو سابق میں مسلمان تھا اور اب کہ شتان ہو گیا تھا موجود ہے اور سپاہ اس کے درپے ہیں کہ ہر مسلمان ہو جاوے بلکہ شخص مذکور نظر حفظ جان راضی اس امر پر ہو گیا اور چاہتا تھا کہ کلمہ محمدی پڑھے کہ اس افسانہ نے اس کو اس حال میں اور آمادہ اس امر کا دیکھا کہ اس طرح پر کھانا کھاؤ دست میرے جو ہو سو ہو مگر ایک لمحہ بھی حضرت عیسا کو دل سے مت بھول یہ کلمات وہ کہہ ہی رہا تھا کہ خبر آمد فوج کرنل بل صاحب کی دیوان پہنچی اور معتمدین سے بی دست و پاگم کر کے بہاگے اور شخص مذکور ان کے ہاتھ سے سج رہا جب معتمدین ہاتھ کے تو شخص مذکور نے چاہا کہ شکانہ افسانہ مذکور کا واسطے ایسی نصیحت پر ہدایت کر دو اور کرتے اور حقیقت اس نے اس کی جانب رخ کیا تو دیکھا کہ وہ شہید ہو چکا تھا اور طاقت اور جبر معتمدین سے باہر ہو کر اس میں آبادی میں جا کر رہا تھا یہ قصہ قابل تحریر تھا اس واسطے درج کیا

تاریخ آج چون یعنی چند روز بعد مندرجہ کا پورے اس مقام سمیر پور میں بھی بلوہ ہو گیا چند روز تک شب و روز آواز نہ توپوں کی اس مقام میں سننے میں آتی تھی جس کے سننے سے شہر میں اندیشہ پیدا ہو گیا تھا مگر نوڈ صاحب کلیم اور مجیڈ بیٹ اور گرینٹ صاحب جنٹ مجیڈ بیٹ نے حتی المقدور کوئی دقیقہ انداد بلوہ سے میں باقی نہیں رکھا تھا اور غالب تھا کہ اگر سواران راہ کساحی جو قریب یا نسو نفری کے ستے اور بر قنداز جو جہتہ سو نفر ستے تک حلال رہتے تو اس مقام میں فساد نہ ہوتا اور کوشش دونو صاحبان مذکورہ بالا کی کارگر ہوتی اور وہ دونو اب تک زندہ رہتے مگر تاریخ ۱۴ ماہ چند کور سواران مذکورین معہ بد معاشان شہر مسلح شمشیر اور لاشی سے ہو کر شہر میں گشت کرنے لگے اور جو اونکے سامنے پڑ گیا انگریز اور کیا بنگالی اور کیا ہندوستانی جسکی نسبت اونکو شبہ انگریزی دانی کا بھی ہوا اوسکو اونہوں نے مارنا شروع کیا یہ لوگ ہندوستانی ڈاکٹر کے جو قوم کا بنگالی تھا درپے جان ہوئے مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا چند روز تک تو وہ چھپتا ہوا بعد اوسکے شہر چھوڑ کر فراری ہو گیا ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کے ناٹھواں نے واسطے قتل غلام بنگالیوں کے بچ کا پورا اور اور شہر وں قرب و جوار کے مقرر کیا تھا اور اگر فوج انگریزی نہ آپہنچی تو وہ یہ امر قبیح ضرور عمل میں لاتے ڈاکٹر ہندوستانی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے دو مہینے تک دیہاتوں میں چھپتا ہوا بعد اوسکے جان بجا کر اب وار و کلکتہ ہے زوجہ صوبہ دار سمیر پور کو شاباش ہے کہ اوسنے اپنے شوہر کو قتل انگریزان و بنگالیان سے بہت منع کیا تھا اور صوبہ دار بھی اوسکی اس نصیحت انسانیت آمیز پر کار بند ہوئیگو مستعد ہوا تھا مگر سپاہ خونخوار نے ہرگز نہ مانا اور قتل شروع کر دیا معتمدین نے نوڈ صاحب کو پریٹ پر لیجا کر بطور حیوانات زانو کے بل کھڑ کیا اور اون پر گولیاں مارنی شروع کیں اول دو گولیاں تو خاکا کر گئیں مگر تیسرے صاحب کے بازو پر لگی اور یہ بھی کچھ کاری نہ لگی تھی یہ زخم کہا کر صاحب نے آہ بھی نکلی اور عقب کی طرف رخ کر چکر بہت مایوسانہ پوچھا کہ ابھی سپاہ انگریزی نہیں آئی اسکے بعد سپاہ نے چاروں طرف سے اونکو گھیر کر بضر بات شمشیر راہی ملک بٹھا کیا بعد ازیں صوبہ دار بجانب کچہری کلکٹری گیا اور لاش کو دھین خون میں غشتہ پڑا رہنے دیا

ساگر

تمام فسادات میں جسے جہاونی ہاے مختلفہ میں خونریزی ہوئی تھی ایک ہی طبعی معنی رہا ہے یعنی فوڈل نے اپنی سپاہ پر اعتماد کلی رکھا تھا گوکہ اونکی بد وضعی ظاہر و ثابت ہوتی تھی اور ہمیشہ اوسدم تک اپنی سپاہ کے ساتھ شب و شب باش ہوئے رہے جب تک سپاہ نے سب تدابیر درست کر کے اونکو بار دیا یا قہ کیا اس مقام ساگر پور و درجٹ پیدل کی اور ایک سوار ونگی تھی اور صرف ۶۸ نفر گولندازان گورہ موجود تھے اور قلعہ اور میگزین اور توپخانہ قلعہ شکن تو ایک سرے پر جہاونی کے تھے اور توپخانہ دیگر دو سرے سے پر اور ان دونوں فاصلہ سواتین میل کا تھا اور اسی سبب سے ان دونو مقاموں کی حفاظت غیر ممکن تھی اور توپخانے میں جو ایک پہاڑی کے اوپر واقع تھا اسد موجود نہ تھی اور نہ مکانات کافی فاصلے پر نہ تھے اسلئے ہرج کرنے رسد کے طیارے تھے اور پانی بھی پہاڑی کے نیچے سے جاتا تھا اور حال یہ تھا کہ خزانہ اور قلعہ تو سپاہ کے قبضے میں تھا بلکہ تمام شہر اونکے اختیار میں تھا اور سپاہ تینوں رحٹھا ہر مذکورہ بالا

شب کو آپس میں تہی اور باواز بلند اپنے ارادے کو ظاہر کرتے تھے ایسے موقع میں ایک درخواست مقام ملت پور سے
جو بجانب شمال ساگر کے واقع ہے باہتد عاری ملک وصول ہوئی اوسمین درخواست تو پونکی موہ سامان جنگی کے ٹیکٹہ تھی
ایک کمپنی اور ایک تروپ کو معہ دو فوجی توپوں کے حکم روانگی حسب درخواست مذکور ہوا اور شک اس امر میں تھا
کہ وہ تعمیل حکم کرتے یا نہیں گواہوں نے متابعت حکم کی مگر اول ہی مقام پر اس امر میں صلاح ہوئی کہ افسروں کو
قتل کر کے واپس چلے جاویں مگر اس صلاح میں جو ۲۴ رجٹ کے سپاہیوں نے کی تھی ۳۴ رجٹ والے شامل ہوئے
اس واسطے اس روز ظہور اس امر کا معلوم رہا اور دوسرے روز ہر کوچ کر کے دوسرے مقام پر قیام پذیر ہوئے
چار سپاہیوں ۲۴ رجٹ کے نے اس دستہ فوج کو کھلا بھیجا کہ سپاہ گورہ اونکی سزا دی کو آتی ہے اس واسطے بہتر
کہ وہ واپس آویں ہمارا اپنا دل ہی بھونا مگر تاہم ورنہ معتمدین کا فوج حوصلہ نہیں ہے غرض کہ برگیدہ ریسچ صاحب
لے بیٹا میر اور چاروں سپاہیان مرسل کو گرفتار کر کے تحقیقات اونکے جرم کی کورٹ مارشل میں کی اور بعد ثبوت
جرم حکم قید مہشت شاقہ کا نسبت اونکے بوقت نواخت چہ گنہہ شام صادر فرمایا اور بوقت نصف شب وہ لوگ
بازیر پھر ہو کر روانہ ہونے لگے ہوشنگ آباد ہوئے مقام ملت پور میں فوج نے فساد برپا کیا اور راجہ باد پور نے ملک اپنے
فصلے میں کر لیا میجر گوس صاحب جو کما نیر فوج ملت پور تھے اونہوں نے درخواست ملک کی روانہ کی برگیدہ ریسچ صاحب
نے چار سو سیدل اور سو سوار نکورہ روانہ ہونیکا حکم دیا مگر جس روز انکی روانگی قرار پائی تھی اوس سے اول شب ہنگامہ بڑھا
کر چیکے واسطے تجویز ہو چکی تھی مگر برگیدہ ریسچ صاحب نے انکو اوس روز روانہ کیا اور نگرانی کمال رکھی ایک سپاہی نے
کرنیل والنزل صاحب کما نیر ۲۴ رجٹ کے ماریکا قصد کیا مگر شخص مذکور گرفتار ہو کر جہان نے میں بھیجا گیا خوف اور اندیشہ
از بس سبکے ولونین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور ہوئی کہ نگہبانی جان انگریزان خصوصاً جان میم صاحبان و جگان عمل میں
نہیں آتی صاحب کمان افسر اپ بھی اس امر کو نظر سے کہ کوئی ظاہر حرکت سرکشی ظہور میں آوے تو وہ بھی کچھ تدابیر
عمل میں لاویں مگر یہ بھی جلد ہی شہود میں آگیا ایک چوٹی سی گڈھی نامزد بہ بالاہیت میں فساد ہوا مگر میجر گوس صاحب
کی سپاہ نے حکم کر کے گڈھی نکور لے لی اور سولہ سپاہی گرفتار کیے سپاہ ۳۴ اور ۲۴ رجٹ نے جنہیں پہلے
کے سپاہی مقید تھے میجر صاحب سے بہت ضد اور اصرار درباب اونکی رہائی کے کیا اور میجر صاحب نے اونکو
رہائی دی راجہ باد پور نے جبکہ یہ سپاہی مقیدین تھے چاؤنی میں لکھ بھیجا کہ اگر سپاہی اپنا سامان جنگی اور ہتھیار
لیکھ اوسکے پاس آجاویں تو بارہ روپے ماہوار فی سپاہی کو دیا جاوے گا اسمین جلیا شک و شبہ نہ تھا
ایک صاحب اسطور پر تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ مقام قیام ہمارا مٹھن میں تھا اور یہ مقام صرف ۲ میل ساگر
سے ہے تو راجہ اور سپاہ معتمد بوقت جاہلگی تو سچانہ اور ہماری ۳۴ نفری گورے کی عقب میں آجاؤنگی اور
اس حالت میں معتمدین چاؤنی اونکے روبرو اور سوار اونکے بازو میں ہونگے اس نظر سے مقام تجویز کر کے میں نے
اپنا کام شروع کر دیا یعنی اہل توخرا نے کو قلعے میں ہیچد یا بعد ازاں میگزین بیرونی اور میگزین توخرا نہ روانہ کر دیا
اور اسکے بعد میم اور بچے اور اسباب کمپنی کو لندرازاں گورہ بھی داخل قلعہ کیا یہ سب امر طے کر کے میں خود قلعے میں

اور گاروسپاہ ہندوستانی کے بسے سپاہ کورہ سے اسطرح ایک ہی حربے میں میں نے قلعہ اور سیکڑین اور
 خزانہ لے لیا تمام میم لوگوں کو نکوا اور بچو نکو وہاں رکھ کر دوسرے روز کہ یوم کشنبہ تھا کچھ اسباب ضروری مثل سہاخانہ داری
 و پارچہ وغیرہ بھی روانہ قلعہ کیا روز دوشنبہ جب وقت قواعد سوار و نکلی ہوئی تھی میں نے کمپنی گولندازان اور نمبرم فیلڈ مارشل
 کو بھی داخل قلعہ کیا اور تمام عیسائیوں کو بھی حکم قلعے میں آنے کا ہوا اور سب امن و امان سے ہو بیٹھے بعد ازاں میں نے
 تمام ہندوستانی افسران فوج کو بلوایا اور سب معتمد کے کاحال بیان کیا اور کہا کہ تم بہت آدمی ہو اور تم خود کہتے ہو
 کہ تم حکم حلال اور خیر خواہ ہیں مگر تم دیکھتے سب کچھ ہوا اور کر کے کچھ نہیں اور اگر تمہاری مرضی یہ ہے کہ بد معاش تمہاری
 خراب کریں اور تمہاری رحمت کو برباد کریں تو میں تمہیں ہی اعتماد و نگر و نگا اور ایسے آدمیوں کے ساتھ میں افسرانگریزی
 نہ کہو گنا جنہوں نے میرے نزدیک اپنا اعتبار اور وفوق کو دیا ہو گا اگر تم اپنی عزت اور رحمت کو بچا یا چاہتے ہو
 تو معتمدین کو گرفتار کر کے ہمارے سپرد کر دو یہ سنکر سب شامل ہوئے اور میں بھی باستقلال تمام کھڑا آیا آخر میں ان
 سب باتوں کا انہوں نے اقرار کیا دوسرے روز میں نے ایسی ہی گفتگو ہندوستانی افسران رسالہ سوم سے کی اور
 انہوں نے بھی اوسے طرح سب باتوں کا اقرار کیا مگر ایمان داری اور حقیقت تسلیم ان کی دیکھو کہ دوسرے روز بعد گنتی ۱۲
 کپتان میں صاحب میرے پاس آکر بیان طراز ہوئے کہ ان کے سپاہیوں نے تلواریں تیز کیں ہیں اور اب نماز اور
 دعا کرنے میں مسجد میں گئے ہیں اور ان کو کہہ دیا ہے کہ یہاں سے ہٹ کر اپنی جان بچاؤ ان صاحب کو بڑا اعتماد
 اپنے سپاہیوں پر تھا اور اسی خیال سے وہ قلعے میں نہیں آئے تھے اور اب شک اپنی سپاہ کے ساتھ تھے
 ۱۲ رحمت تو شامل رسالہ سوم کی ہو گئی تھی مگر اب تک علیحدہ جمعی بن گئے اور بازار سب لٹ گئے مگر چونکہ ایک کمپنی
 ہی میرے پاس ایسی نہ تھی جسکے ذمے تو بچانہ ہوتا اس واسطے میں نے حرکت نکلی تیار بج، ایک سوار نے کہا
 سپاہی ۱۲ رحمت کو گولی ماری اور سپاہی نے سوار کو اسکی عوض ایسی گولی ماری کہ وہ مر گیا اب کسپہن سپاہ کے
 جنگ قائم ہوئی ایک جانب تو ۱۲ رحمت اور رسالہ سوم تھے اور دوسری جانب ۱۲ رحمت اس ۱۲ رحمت ۱۲ رحمت سے
 مردانگی میں نے بھی وہ ۶۰ سوار جو ہمارے ساتھ رہ گئے تھے بھیجے اور خوب گولہ رانی طرفین سے ہوئی، ہم سپاہی اور
 کمپنی ۱۲ رحمت کے جا کے شامل معتمدین ہو گئے بوقت شام ۱۲ رحمت نے ہر استند عالمک کی کی اور درخو است
 کی کہ دو توپیں بھیج دو میں نے جواب کہلا بھیجا کہ اب وقت تنگ ہو گیا ہے کل کے روز وقت صبح مدد کی بلکہ
 فتح بھیجی جاوے گی معتمدین یہ سنکر رول فرار لائے اور ۱۲ رحمت اور ۶۰ سوار مرسلہ ہمارے ان کے تعاقب میں چند میل
 تک گئے جب یہ حال فوج مقیم کمپنی نے سنا تو وہ توپیں لیکر چاؤنی کی جانب روانہ ہوئے اور ڈسین ندی سے
 نزدیک جوراہ میں ٹپتی تھی انہوں نے دیکھا کہ کچھ سپاہی پیدل اور سوار ان کے واسطے موجود ہیں ان قصہ معتمدین
 حسین تمام رسالہ سوم تھا اور ہندوستانی افسران و سپاہ ۱۲ رحمت اور کچھ سپاہی ۱۲ رحمت کے تھے شب کو فرار
 ہو گئے اور اسطرح ہنگامہ اس مقام کا ختم ہوا اگر ابھی سچے اور ہونا ہے تو میری خواہش دلی یہی ہے
 کہ بس اسقدر ہو کر آئید ختم ہو فقط

تباریخ ۷۔ جون روز کیشہ قریب گیارہ بجے شب کے ۳۶ رجٹ کی لین میں آگ لگی اور سب افسر حسب احکام اپنی اپنی لین کو روانہ ہوئے بعضے افسر و نکو معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ سے اطلاع اس امر کی ہو گئی تھی مگر ہتھو نکو اطلاع بھی نہ تھی کہ کچا یک اون پر گولی پڑنے لگی عرصہ قلیل کے بعد شعلہ در ہونے آتش مذکور کے چند سواران رسا کہ ششم لین سپاہ رجٹ مذکور میں ہنوار ہوئے اور سینے ان سوار و نمین سے نفٹٹ بیگشا صاحب کو جو جیتن رجٹ مذکورہ بالا کے تہہ گولی ماری تھی جس کے زخم سے صاحب موصوف جان برہوئے اور آخر کار تباریخ ۲۰۔ رہ سپر ملک بقا ہوئے اور اون کے مرنے کا دیگر افسر و نکو نہایت رنج و افسوس ہوا صاحب ممدوح کو اوس وقت میں گولی لگی تھی کہ جب وہ سپاہ کو سمجھا رہے تھے اور بارش غلولہ ہائے تفنگ میں ہر طرح کی کوشش ہیج باز رکھتے سپاہ کے کر رہے تھے

تھوڑے عرصے کے بعد شروع ہونے تفٹٹ اندازی کے دو کمپنی ۸ رجٹ گورہ معد و تو پون کے اپنی بارکون سے نکل کر بجانب لین تو پچانہ روانہ ہوئے اس عرصے میں ایک دستہ رسا کہ ششم اونپر حملہ آور ہوا اور اوسنے ارادہ کیا لین تو پون کا کیا مگر گراپ کی مار نہ سہ سکے ادھر سے ایسی گراپ اون دو تو پون سے جو چند روز پیشتر ہوشیار پور سے آئیں تھیں چلی کہ سواران مذکور تاب نہ لا کر رو بفرار لائے عرصہ قلیل کے بعد سپاہ گارو ۳۶ رجٹ جو خانے پر تعینات تھے معہ خزانہ جیمین سولہ ہزار روپیہ تھامارک تو پچانہ میں آئے اس گارو کے افسر کی تعریف بیان سے باہر ہے کیونکہ چند روز قبل از اس خدمت کو اونکو ایک پیغام کو بھیجا تھا جو اوسکی سپاہ کے لین میں آکر سپاہ کو جو ٹی بائین کھلا آمادہ سرکشی کیا تھا گراپ کے حوالہ سے کار کر دیا تھا

دوسرے روز وقت صبح دریافت ہوا کہ تمام سپاہ بجانب قلعہ فلور روانہ ہو گئی مگر تین سو یا چار سو سپاہی بجانب دامن کوہ کچہ خزانہ لیکر چلے گئے ہیں قریب نواخت کو گشتہ روز برگتہ ریو جیشن صاحب دو سو گورہ ۸ رجٹ شامی کو مہمہ ضرب توپ ہی اپنی ساتھ لیکر تعاقب سپاہ مقرر میں روانہ ہو کر گراپ کو کئی قابو یا موقع اونکی گرفتاری کا باقی نہ رہا کیونکہ معتمدین مذکور کو بہت عرصہ فرار ہوئے ہو چکا تھا

قبل از فرار ہونیکے سپاہ معتمد نے میگزین ۳۶ رجٹ کو جاکر توڑا تاکہ سامان جنگ ہمراہ لے جاوین مگر شتاب زدگی اور زور و اندوہ میں بجائے لیجانے کار توں گولی دار کے نشتر ہار کار توں خالی لینگے اونہیں شاید کوئی گولی دار ہو تو ہو اور وہ خزانہ بھی اونکے ہاتھ لگا جو گارو ۶۱ رجٹ میں تھا سوائے نفٹٹ بیگشا صاحب کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک اور افسر رسا کہ ہی ۳۶ رجٹ میں زخمی خفیف ہوا تھا اور ایک افسر کا بازو ضرب گولی سے اُور گیا تھا اور ۶۱ رجٹ میں دو افسر زخمی خفیف ہوئے تھے اور ایک کو زخم شدید لگا تھا

ایک واقعہ نگار احوال ہنگامہ مقام جلد ہر کو اس طرح تحریر کرتا ہے کہ اس مقام میں بھی مثال مقامات دیگر شروع ہوا آتش زدگی سے ہوا یعنی تباریخ ۳ جون لین ۳۶ رجٹ میں آگ لگی اور شب دوم بجلہ ہستیاں آتش دیدہ ہوا تباریخ ۶ جون ایک تردپ تو پچانہ آپی کا اور چارم رجٹ سکے جلد ہرین وارد ہوئی مگر چونکہ سپاہ قدیم اونکے در و سے

انڈیشا کے معلوم ہوئی اس واسطے سپاہ نواد کو اسی روز وقت شام حکم ہوا کہ وہاں سے روانہ ہو جاوےں صاحب فسر کناٹنگ
افواج جلد ہر نصیحت کرنیل مون نیک سے جو نشن صاحب متعلق ہے کہ حربت شاہی کو تو اور اونکی کارگزاری سے جو نہ کام
فساد و فتنے وقوع میں آئی تھی اور جسکا بیان آگے تحریر ہوتا ہے دانائی اور حکم کی ظاہر ہوگی جسکے موجب صاحب موصوف
افسر کناٹنگ تمام فوج قسمت سر ہند کے مقرر ہوئی تھی متاخر ہے۔ ساہ جون روز کیشنہا اگرچہ فوج میں کچھ انتشار پایا جاتا تھا
مگر کوئی امر فساد انگیز نہ وقوع میں نہیں آیا الا وقت فوجت ۱۱ گھنٹہ شب یکایک ۶۳ حربت کی ٹین میں آگ نمودار
ہوئی اور جو افسر وہاں خبر آتش زدگی استماع کر کے فوراً پوچھی تھی اونپر گولیاں سر ہوئیں فوراً بعد اسکے چند سواران کشاہ
رسا کہ ششم سوار ہو کر ۳۶ اور ۶۱ حربت کی ٹین میں گئے اور اونکے شامل ہو کر قبل افسران انگریزی مشغول ہوئے اور اول
سیکشا صاحب اجیٹن ۶۳ حربت کو جو سپاہ کو تھامیش کر رہے تھے بغلولہ تفنگ زخمی کیا یہ زخم صاحب موصوف کو اس
کاری لگا تھا کہ بعد چند روز کے صاحب موصوف نے اسی زخم کے شدید کی باعث جان بحق تسلیم کی بعد ازیں سواران ٹکڑے
نے اتواپ اسپر پہلے کیا تاکہ اسکا قبضہ کر لیں مگر دو گولہ مارے گریپ نے اونکے بہت سے ٹکڑے بے سوار کر دیے
یہ تو سچانہ گوہند وستانی سپاہ کے قبضے میں تھا مگر ایسے بند و بست سے سپاہ گورہ اونکے عقب میں موجود تھی کہ اگر
سپاہ تو سچانہ ارادہ شامل ہونے معندین کا بھی کرتی تاہم اتواپ مذکور اونکے قبضے میں نہ آئیں اور سپاہ گورہ اونکے حفاظت
میں فوراً موجود ہوئی اور اتواپ سنکرو و کینیاں ۱۱ حربت شاہی کی مدد و ضرب توپ موقع واردات پر موجود ہوئیں اور
اون پر معندین نے حملہ کیا مگر سپاہ گورہ نے بغلولہ مارے تفنگ اونکا استقبال کیا اور اسقدر گولیاں اونکی نذر کیں کہ
وہ لے نہ سکے اور آخر کار میدان کارزار سے رو بفرار لائے اور مقام جلد ہر کی جانب پیرسج ہی نکلیا صبح کو دریافت
ہوا کہ معندین بجان قبضہ بھلور فراری ہوئے ہیں سنکرو فوراً اطلاع فساد اور فراری ہونے معندین کے بندہ تارقی
مقام مذکور کو بھیجی گئی اور ہمیں یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ پل دریا سے سبج جو قریب قلعہ مذکور کے ہوا سکو ٹوڑ دیں تاکہ
معند عبور نہ کر سکیں مگر اتفاقاً اہلکار تارقی مقیم قلعہ مذکور اس وقت نشہ شراب میں سرشار تھا اور اسنے اس خبر کا
جواب نہ بھیجا ناچار دہر سے دوبارہ بھیجے خبر کا ارادہ کیا مگر معندین نے چالاکی کر کے تار مذکور کو راستے میں سے
ٹوڑ دیا تھا اور خبر جلد ہر قلعہ مذکور کی سپاہ کو نہ پونجی جب یہ حال معلوم ہوا تو تعاقب معندین مذکور کا بہت ضروری ہوا کیونکہ
اگر وہ کسی اور مقام میں پہنچ جاتے تو وہاں بھی وہ فساد کر کے رعایا کو خراب کرتی مگر اس تجویز میں بہت عرصہ گزر گیا یہاں
تک کہ دوسرے روز کہیں نے سچے مکس فوج لبر گر دی بریگیڈیر جو نشن صاحب تعاقب معندین کی واسطے طیار ہو کر روانہ
ہوئی اور اس آرام سے کوچ کرتی ہوئی پہلی کہ نویسل جیکہ مقام ہنگوار سے میں چلے گئے واسطے کمانا کمانیکے قیام کیا فی حقیقت
ایسے موقع پر اسقدر ہی عرصہ کمانا کمانے میں صرف کرنا لازم تھا اس عرصہ چھ گھنٹہ میں ہر خپہ سپاہ نے کیے بارچا ہا کہ یہاں
سے جلدی روانہ ہو کر کچھ سیر میدان کارزار میں دیکھیں مگر اونکے افسر بالا دست کی مرضی نہوئی ناچار دل ہی دل میں فسر
ممدوح کی تعریف کرتے رہے اور وہاں معندین نے بھلور میں وارد ہو کر اور ۳۳ حربت ہند وستانی کو چمراہ لیکر اور کناٹا
اور باراکو اپنے قبضے میں کر کے عبور دریا کیا اور وہاں سے بجانب لدھیانہ روانہ ہوئے اور ادھر بریگیڈیر صاحب

بعد قیام جب گھنٹہ مقام ہوگا اسے سے روانہ ہو کر قرب نواخت دس گھنٹہ شب وار و مقام پہلو ہوئے اسی عرصے میں کٹ صاحب
 دہلی کشن گدھیانہ نے ہر تبریک کی جس سے صاحب موصوف معتمدین کی پیشروی میں سدا رہ ہو سکتے تھے اور اوپر تو
 انہوں نے ایک چٹھی اس مضمون کی برگڈیر صاحب موصوف یعنی جو نشن صاحب کو تحریر فرما کر روانہ کی کہ ہمارا ارادہ
 روکنے معتمدین کا ہے اور وہ بہت قریب آگئے ہیں اور اوپر جب معتمدین نے عبور دریا کیا تو صاحب موصوف بہر
 مقابلہ اسے صاحب موصوف کے ساتھ چار کمپنیاں گھنٹوں کی تہین جنگو انہیں صاحب نے بہر فی کیا تھا اور اب وہ
 زیر حکم لفٹنٹ ڈسٹریکٹ کبھی تہین اور وہ سپاہ راجہ ناہا کی تھی جو دھڑ توپ لیکر اونکی ملک کو آتی تھی صاحب موصوف
 نے گوکہ ہائے گریپ سے معتمدین کا استقبال کیا اور غلولہ ہائے ندوق بھی اونکی نذر کین اور کچھ عرصے تک یہ مدارا
 بدین خیال جاری رکھی کہ عقب سے برگڈیر صاحب اپنی فوج لیکر اونکی خوب تواضع کرینگے مگر برگڈیر صاحب تو تشریف نہ لائے
 اور صاحب موصوف کا سب سامان جنگ ختم ہو گیا اب ناچار اور کچھ چارہ سوا کر گریپ کے باقی نہ ہا مگر یہ امر بھی صاحب
 موصوف نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ کیا کہ کچھ انتظام میں خلل نہواشت کو قرب دو بجے صبح تھے جب فوج
 گورہ نے آواز توپ و تفنگ سنی تو انہوں نے درخواست موقع وار دات پر جانکی کی گئی پھر شجاع اور دلاور برگڈیر صاحب
 نے گو اونکو بخوبی دریافت ہو گیا تھا کہ معتمدین کا مقابلہ رکٹ صاحب کرتے ہیں اور اس وقت میں بدو بہت حدود مند ہو گئی
 اور یہ موقع واسطے منیت اور نابود کرنے معتمدین کے بہت خوب ہے مگر صرف یہ ارشاد فرمایا کہ معتمدین کی تلاش تو سچ
 بھی ہونی ممکن ہے یہ جواب اس قدر ناگوار سپاہ کینہ خواہ کوہوا کہ وہ خود بیچ و تاب کہا کہ خاموش ہو رہے اور آخر کار اس
 کی صبح ہی نمودار ہوئی تیسرے ہی صاحب شیردل نے کوچ نفر مایا اور حکم دیا کہ شتیان واسطے عبور کر نیکی مہیا کر واسٹنگ دو
 اور جستجو میں ہی قریب پانچ گھنٹہ اور رہ ہو گئے اب صاحب بہادر نے عبور دریا فرمایا اور مقام لدھیانہ میں پونچھے اور اب
 اونکی سپاہ کا صرف یہ کام باقی رہ گیا تھا کہ محافظت خزانہ اور کچھری کی کرین کیونکہ معتمد تو وہاں سے بھی آگے روانہ ہو چکے
 تھے القصد صاحب بہادر نے کچھ فوج واسطے حفاظت خزانہ اور کچھری کے مقام لدھیانہ میں چھوڑی اور باقی سپاہ
 ہمراہ لیکر تعاقب معتمدین میں بجا نیا بنا لہ روانہ ہوئی اب بھی اگر کچھ چستی اور چالاکی کام میں آتی تو کچھ نہ کچھ فائدہ بخشے
 مگر اب بھی یہ ہوا کہ جب دریا پر وارد ہوئے تو اس وقت تک حکم عبور دریا سے پاس صدور نہواجب تک ایک ایک منتفص
 معتمدین کا عبور نہ کر گیا اس انتظام کو کیا کہتے ہیں اور یہ مفردی اور جان بری معتمدین کی کیسی تھی
 اس سہنگا سے میں گوسب حال شجاعت اور مردانگی انگریزان ظاہر ہوا اور پانچ شہوت کو پونچا کہ ایک ایک منتفص
 ولایتی کیا کیا کار ہائے عجیب کر سکتا ہے مگر یہ بھی واضح ہوا کہ بعضے بعضے نے اونہیں سے پاس وردی اور انسانیت
 اور خاصیت انگریزان کو داغ لگایا الغرض برگڈیر جو نشن صاحب اس علاقہ جلیہ سے پائے نزل میں آگئے

ادھر متعلق گوالیار

پنجم رحمت گوالیار کشنخت مقدم مقام ادھر ہر روز اپنا اعتبار افسروں کے نزدیک بڑھایا کرتی تھی اور کہا کرتے تھے
 کہ ہم کبھی دغا نہ کینگے اور اگر کوئی فوجی مقصد آویگی اسکا مقابلہ کرینگے ہر آن جو گفتگو سپاہ فرکور اور انکے افسروں سے

ہوا کرتی تھی بلکہ اس شب کی گفتگو سے ہی جو روزِ مفسدہ سے پہلے گزری تھی کوئی شبہ اونکی ٹھک حلالی میں پایا نہیں تھا مگر افسرانِ بیاہٹ آنے پر رحمت گوالیار کنتھنٹ اور صاحب کمانیر تو بخانہ مقام سیری جس مقام میں تمام فوج نے فساد برپا کیا تھا اور سبب سننے پر سرکشی مقامات اندر اور موہان سپاہ ہونگہ بھی شامل نسا ہو گئی تھی اور بیاہٹ انکا کہنے سے وہ ملک کی سچ دینی تنخواہ رحمت کی یہ لوگ بھی فساد پر آمادہ ہوئے تھے ہر حال تاریخ ۲۴ جولائی تک یہاں سب بخوشی و بآرام رہے اور وقت صبح تاریخ مذکور تمام سپاہ پرہش جن حسب دستور قدیم جنگلہ ہلے افسران سے اپنی اپنی لین کورانہ ہوئے

بیان مندرجہ ذیل حسین حالات فساد و فراری ہونا چند صاحبان و میم لوگوں کا درج ہوا ایک ڈاکٹر صاحب متعلقہ گوالیار کنتھنٹ نے تحریر فرمایا ہے

قریب ساڑھے پانچ بجے اردلی کپتان کارٹر صاحب کمانیر کاروان دوان دروازے پر آیا اور اگر بیان طراز ہوا کہ لین میں بڑا ہنگامہ ہو رہا ہے اور سپاہی ادھر ادھر ہبا گئے ہیں یہ سن کر کپتان صاحب نے دردی پہنی اور نفٹ اوڈوڈ صاحب جین کو کہا کہ جلدی میرے ساتھ چلو لیکن نفٹ صاحب کا گھوڑا طیارہ تھا اور کپتان صاحب کا طیارہ تھا اس سبب سے نفٹ اوڈوڈ صاحب بغیر انتظار کرتے کپتان صاحب کے سوار ہو کر لین کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں پہنچتے ہی اونکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ وہیں مر گئے تھے عرصے میں کپتان صاحب کا گھوڑا طیارہ ہوا اس عرصے میں اور اردلیوں نے آکر خبر دی کہ گروہ کثیر پیدل اور سواروں کا میدان پر پٹ پر جمع ہو گیا اور جمع ہوتا جا رہا ہے یہ خبر سن کر کپتان صاحب کپتان لہار شند صاحب کے بھیجے پر رسید ہے گئے تاکہ اونکو بھی کہہ کر جو دو تو میں مدد کو کنتھنٹ کی مقام کو اردگرار دین رکھی ہیں اونکا قبضہ کر لین یہ حکم کپتان لہار شند صاحب کو دیکر کپتان کارٹر صاحب پر جانب لین روانہ ہوئے اور راہ میں لہر صاحب کو اردگرار شند صاحب سے جو ہندوق کا ندھ ہے پر رہے ہوئے چلا جاتا تھا اٹھے اور انکی زبانی حال صحیح سنا کہ رحمت بگڑ گئی ہو اور صاحب کپتان صاحب کو اونہوں نے خود کہا تھا کہ ہاگ جاؤ نہیں مارے جاو گے یہ سن کر کپتان صاحب پر جانب لین روانہ ہوئے مگر جب آگے جا کے چار سپاہی نے جو راستے میں جاتے تھے نہایت محاجت اور خوش آمد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ نفٹ جان جاتی رہے تھی اور اس عرصے میں آواز ہمارے تفنگ بکثرت لین کی جانب سے سمع میں آئی اور کپتان صاحب نے خیال کیا کہ اسوقت میں لین میں جانا بیفائدہ بلکہ بیوقوفی ہے تو واپس جنگلہ کو آئے ہم نے بڑو دی برجہ تھامتر سامان محافلت میم صاحبان اور بچکان کا کیا چونکہ میری گاڑی دوپہر پخت کی تھی اور گھوڑے بھی بہت مضبوط تھے لہذا ات ایزدی میں باعث حفاظت میم برلٹن صاحب اور میم ہرسن صاحب جن دونوں کی گود میں بچے تھے ہوا اور مجھانے دوئے نو میم صاحب کو گاڑی مذکور میں جادی ان دونوں میم صاحبوں کے خاندان جو رسالہ دوم میں بہرتی تھے یہاں موجود نہ تھے جس طرح میں سائٹس نے گھوڑے جو تھے اس عرصے میں دیگر ملازمین نے کپٹن اور لہر بھی ہماری گاڑی میں ڈال دیے اور یہی اسباب ہمارا بچا باقی سب غارت ہوا میم ہمارے ہاتھ اندہ بھی ایک گاڑی میں سوار ہو کر ہاگین مگر میم صاحب کا

حال تحقیق معلوم نہیں ہوا کیونکہ اکثر جنس صاحب جنہوں نے سیری عوض خیر و کام بھی کیا تھا یہ اخیری کو سوار ہو کر نکلا اور سیم صاحب بھی اوسکے ساتھ سوار ہوئیں تین شعلے سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب کو تو کسی سپاہی نے بندھ مار کر مار ڈالا تھا اور سیم صاحب کا گھوڑا آواز تفنگ سے چونک کر بہا گاتا تھا اور سیم صاحب اوسپر سے گر پڑے تین تین اور جہاں وہ گرے تین وہاں سے کچھ آواز نہ مہی آتی تھی کہ کوئی اوٹھا و مگر اسوقت میں اونکی مدد کو جانا بعید از عقل تھا بلکہ بعید از قیاس اس سے ظن غالب ہے کہ یہ سیم صاحب بھی قتل ہوئی ہوگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہیں ہوئی شعلہ ذکر افسران عیسائی جو غیر متعدد مقام اوگر میں تھے اونمیں سے دو صاحبوں نے جو تعلق پنجم رجمنٹ کے تھے اور ایک جو تو بچا نہ مدد پور میں تھے خبر معلوم نہیں اور نہ اوسکے عیال و اطفال کا کچھ حال معلوم ہوا کہ اسے مگر عیسای ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تھے اگر ویسا ہی اعتبار اونہوں نے بھی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل ہو چکے ہونگے

بیچ عرصہ بارہ منٹ یعنی بارہ بھٹے کے شروع فساد سے یہ خبر دی گئی کہ وہ مفرورین بجانب جنگل روان ہوئے اور کئی پاسبان سوا سے پارچہ جسم پر تھے اور کچھ نہ تھا بلکہ بعضے اونمیں کے پوشاک شبینہ میں تھے کیونکہ خبر معتمدہ سننے ہی اپنے بستر دن سے اوٹھ کر اوسط طرح روانہ ہو گئے تھے بعضے رہنے یا درہنہ تازانہ تھے اور کئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کدہ پر جاتے ہیں اور کہاں جاویں گے ساتھ خدمتگار نہ تھا اور نہ کوئی شہ خور و فی ہمارہ تھی اور جلتے ہوئے عقب کو جو نظر کرتے تھے تو جن مکانوں میں اونکا تمام مال و اسباب تھا اونمیں سوا سے شعلہ تیز کے اور کچھ نظر نہ پڑتا تھا اس طرح روان تھے اور موضع راتر سے گذر کر شہر مند و دامن جو بقا صلیہ چار میل کے مقام سارنگپور سے واقع ہے وارد ہوئے اور اس شہر مند و دامن پہنچے باقی ماندہ شب گذرانی یہاں ہمارے ساتھ دو صاحب مع اپنے عیال و اطفال ملے یہ دونو صاحب سربراہ راستے کے تھے اور باعث فساد مجبور ہی اپنے علاقے کے راستے کو چور میان اندور اور پارچہ کے واقع تھا چور کر فراری ہوئے تھے اب ہمارے گروہ میں صاحبان فصلۃ الذیل تھے کپتان کارٹر صاحب کمانیر پنجم رجمنٹ گوالیار کٹنجنٹ مقیم مقام اوگر کپتان میک ڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور سیم میکفرسن صاحب کمانیر سوم رجمنٹ گوالیار کٹنجنٹ مقیم مقام کسپری کپتان رامل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور ڈاکٹر سلیفٹ صاحب متعلقہ رجمنٹ مذکور کپتان لیما شند متعلقہ سوم تو بچا نہ سیم برلٹن صاحبہ معہ کچھ سیم لہرسن صاحب معہ تین کچھ سیم تین صاحبہ معہ سیم یعنی دختر سیم صاحب واث صاحب اور اکفیلڈ صاحب لاتی سر با بان کہ تھے معہ عیال و اطفال اور راقم وسط راہ مابین اوگر اور مند و دامن پہلو دو سوار ملے ایک اونمیں سے غشی رام راو تھا اور دوسرا اونکا رسنگہ جراسی اور بعد از قیل و قال سبار پہلو دریافت ہوا کہ یہ دونو بطور جاسوس ملازم میجر رچرڈ صاحب ریڈینٹ ہویال کے تھے ان دونوں نے ہم سے کہا کہ علاقہ کیم ہویال میں جانا مناسب ہے اور اقرار کیا کہ کچھ سپاہی ہماری کو دینگے جو ہم کو تا بقام سہو رو پنجا وینگے ایسے مقام مند و دامن پہلو کچھ مزا اوس بد بختی اور بد نصیبی کا ملا جو بعد ازین ہمارے گروہ کیواسطے مقصود تھا یعنی ہر ایک باشندہ اس مقام کا ہے بد زبان اور بد وضعی سے پیش آتا تھا اور جب قدر زہر خندہ کہہ کے ہم لوگ اوسکے کلام سننے سے آج

وہ گفتگو درباب نیست و نابود ہونے عملداری سرکار انگریزی بانداز طعن تشنیع زیادہ بیان کرتے تھے کوئی مکان وسط شب گزاری کے نہیں ملتا تھا اور قدرے شیر و نان جو گرسنہ بچوں کی رفع جوئے کے واسطے درکار تھے بعد وقت و نوار ہی نصیب ہوئی اس مقام مندودا سے ہم بجانب مقام سر او دو براہ سازنگپور روانہ ہوئے یہ مقام قریب تین میل کے فاصلے پر واقع تھا مگر راستے میں دو بڑے ہارچ تھے ایک تو دریا کے کالاسند اور دوسری شرک کلان

ہم سے قریب چار میل سازنگپور باقی رہ گیا تھا یہاں تینے میں سے ایک مقام مذکور پر غارتگر قابض ہو گئے ہیں اور ایک رحبت کرسالہ معہ چند امروئوں کے مقام مذکور میں مقیم ہے بلکہ ہر ایک قدم راستے کا غارتگری کے قبضے میں ہے اور اگر یہاں سے روانہ ہوئے تو اون کے ہاتھ سے سلامت جاننا ناممکن ہے یہ سنگراب ضرور ہوا کہ مقام مذکور میں نہ جانا چاہیے بلکہ اس راستے کو بھی چھوڑ دینا بہتر ہے یہاں سے چلکر ہم نے راستہ کلان تو چھوڑ دیا اور راہ غیر آبا و اختیار کیا اور ایک گھنٹے میں قریب ایک میل کے راستے کرتے ہوئے بجانب راجسودا وجود دوست سرکار تھاروان ہوئے اور قریب پانچ میل راہ طے کی تھی کہ چند دہاتی ہمارے پاس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ چند میل مشیدہ صدا سوار و پیادہ ہمارے قریب مقیم تھے ایسی خبر سنکر جو شخص ہماری سی نصیبت میں ہوگا اوسکا دل کب قوی رہتا ہے اور یہی فکر کچھ اپنے واسطے نہ تھی اس واسطے کہ ہمارے پاس ہتھیار تھے اور ہم جانتے تھے کہ ہم کو لڑتے بڑھتے اپنا راستہ نکال ہی لیں گے مگر ہلکے فکرمیم کو گونکا اور بچونکا از حد تھا کیونکہ اونکی حفاظت ہمارے ذمے تھی اس واسطے میں ہزار دہاتی و بان اگر جمع ہو گئے اور ہر ایک کی ضرورت سے اندیشہ و خوف معلوم ہوتا تھا

توسط رام راوند کوڑ کے پہنچے چاہا کہ کچھ روپیہ دیکر کوئی ضرورت گزارے کی شہر مذکور میں پیدا ہوا اور رام راوند نے کہا کہ سردار شہر یہ بات کر سکتا ہے اور فیما بین یہ شرط قرار پائی مگر تاہم سردار مذکور کو کچھ تامل آگے چلنے میں اس سبب سے بکھو بھی کچھ شبہ درباب قریب کے پیدا ہوا اور اسی نظر سے رام راوند کوڑ نے سردار مذکور کو خط لکھا کہ عہد و پیمان کیسے اس پر بھی ہلکا اعتبار نہ آیا اور رام راوند کے پیشے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ بھی مطمئن نہ تھا بلکہ اس کو صاف بھوکو کہدیا کہ ان لوگوں سے کہ توقع نہیں ہے انہو شہر یونکا ہر آن زیادہ ہوتا جاتا تھا اور قوری پیکتے ہی سردار شہر ہمارے پاس سے چلا گیا اور منشی رام راوند بھی علیحدہ ہوا انہو مذکور ہمارے قریب آتا جاتا تھا ہم سب ایک میدان میں کچھ جمع ہوئے اور ہر خطہ خیال حملہ انہو مذکور کا دلیمن آتا تھا

اب بھوکو یہ ثابت ہوا کہ یہ موضع جسمیں ہم تھے قوم نوذیر نکا تھا اور یہ قوم ہم سے منحرف تھی اور جو لوگ ہم میں سے اس قوم کی عادت سے واقف تھے وہ نہایت خوف دلیمن رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سب بڑے اندیشے میں تھے اس عرصے میں شب قریب آتی جاتی تھی اور اس مقام میں شب باش ہونا گویا معوض تلف میں اپنے ٹٹلنا کہ کیونکہ اسمیں کچھ شک نہ تھا کہ تاریکی شب میں ہزار دہاتی جو گرد ہمارے تھے وہ ضرور حملہ آور ہوتے اس خیال سے اب یہ تینے قرار دیا کہ یہاں سے چلنا بہتر ہے اور خدا کو یاد کر کے اور اوسکی حفاظت کو مہمدا پنا سمجھ کر سب جمع ہو کر اور خوب سب طرح مضبوطی کے معنی محبت میں زیادہ آدمی اور آگے کم رکھکر ہم اسی موضع کی طرف روانہ ہوئے جسمیں اندیشہ

جلے کا تھاجب ہم نزدیک موضع کے پونچھ اور سنبھنے دیکھا کہ ہمارے تعاقب میں کوئی شخص قوم لودزیا سے نہیں آتا تو ہم نے اگے زیادہ آدمی رکھ کر داخل موضع ہوئے ہم نے یہ قرار دیا تھا کہ خاموشی تلے کرنے موضع مذکور کے بہت مناسب ہے تاکہ سیکو معلوم نہ ہو کہ کون جانتا ہے مگر باعث شور و غل سنگ و ہاتی درویشی مکانات دیدہ اور آواز سم آہستہ سوار سی خفیہ روی ممکن نہ تھی ہم چوکی دیہ سے بھی گزر گئے اور کوئی آدمی سوائے ایک شخص کے جو بھکو دیکھ کر اندر مکان کے چلا گیا تھا اور اسکے جانے سے بھکوں گان تھا کہ وہ صرف نشانہ ہی کے واسطے گیا ہوگا اور پھر جلدی آجاوگا اور کوئی نظر نہ پڑا اور تمام رہتا بغیر جنگ و قتل کے طے ہوا جب ہم باہر دیہ مذکور کے پونچھے تو کچھ اطمینان ہوا اور ہم سب آپس میں مبارکبادی بخیریت طے ہونے اس موضع کی کر نیکو تھے کہ ہم میں سے ایک صاحب سے ایسی کو سب زور ہوئی کہ جس سے سب کو اندیشہ تھا ہی پیدا ہوا یعنی بندوق جو اس کے ہاتھ میں تھی بیکامیک سر ہو گئی

تبارخ ۶۔ قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لاراد میں پونچھے اور قریب ایک گھنٹہ ہم یہاں روکے گئے اور اس قدر عرصہ ہر ایک مقام پر بیٹھا موار دہونے کے بھکو توقف ہوا کرتا تھا اور بعد از ایک گھنٹے کے بھکو اجازت ہوئی کہ گدہ ہی کہندہ میں حسین راجہ رہتا تھا جاو گھری مذکور کے اندر اور باہر کچھ عجیب حال سیروسا مانی کا نظر آتا تھا کہ بھکو وہاں رہنے سے کوئی قرقہ آرام کی معلوم نہیں ہوتی تھی جو مکان ہمارے رہنے کیواسطے تجویز ہوا تھا وہ لائق بود و باش نہ تھا اسواسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اس مکان کے باہر کے دیوار کے سائے میں رہنا بہتر ہے اور یہ سمجھ کر ہم وہاں چاہتے تھے کہ کچھ آرام لین اس عرصے میں ایک شخص نے سرج گدہ ہی پر پکارا سوار سوار یہ سن کر ہم سب اندر مکان کے بھاگ گئے اور گو اس اندیشے کی کچھ اطل نہ تھی تاہم اسکے انجام کا خیال سن کر ہر ایک کیونکہ یہ حرکت خالی از سبب تھی تو ڈرے گندہ دانہ اتبہ ہمارے کمانیکو آئے اور ہم اس خیال میں تھے کہ ہمارے گھوڑوں کے واسطے کچھ گھاس وغیرہ بھی آتی ہوگی اس عرصے میں بھکو خبر پونچھی کہ راجہ صاحب بھجیاں نام آدمی کے دور ویہ ویہ میہ ہم لوگوں کے مصارف کیواسطے خرچ کیا جاتے ہیں عرصہ قلیل چند گھنٹہ تک تو راجہ صاحب اور ادینکے ملازم ہم سے ملتے رہے اور بخاطر داری پیش آتے رہے مگر چند گھنٹے کے بعد سب کے اوضاع اطوار میں فرق آگیا اور کوئی چیز بھکو درکار تھی بھکو نہ ملی قبل ازیں بھکو سب طرح کی توقع راجہ لاراد سے تھی مگر جب اس سے ام خلاف چشمداشت عمل میں آیا یہاں تک کہ راہبر یعنی اگو باؤسنے بھکو نہ منگوادیا تو جو ناامیدی بھکو ہوئی اوسکا بیان ممکن نہیں صرف تصور پر منحصر ہے زیادہ تر ناامیدی بھکو اس سے ہوئی کہ منشی رام راوا اور اونکار سنگیہ چراسی نے بھی ہمارے ساتھ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم حسب احکام راجہ صاحب یہاں سے آگے نہ جاوینگے

ایسی حالت میں اور ایسے موقع پر اس مقام میں ٹھہرنا بعد از عقل و دانائی تھا اسواسطے فوراً عطیاری روانگی عمل میں آئی اب وقت قریب چار بجے تک پہر کا تھا ہم نے سفر بھی بہت کیا تھا اور ہمارے پاس کوئی ذخیرہ دینی بھی موجود نہ تھا اور گریز ناری بچہ ہمارے گرسنہ جگر کو خون خون اور دل کو پارہ پارہ کرتی تھی جب ہم عطیاری ہوئے تو مسلح آدمی بکثرت گرد و دیوار قلعہ کے جس جانب ہمارا سمتہ تاجع ہوئے یہ حال دیکھ کر ہماری روانگی بظاہر متعذر معلوم ہوتی تھی مگر ہم نے کچھ خیال کیا

اور وہاں سے روانہ ہوئے اور یہی خیال بہت صاحبوں کے دل میں تھا کہ ہم لوگ دیوین جو گر و دیوار کے جمع ہونے سے جاتے ہیں مگر یہ نہایت تعجب ہوا کہ جب ہم اونکی راہ سے نکلے تو کہیں نہ تو بندوبست سر کی اور نہ کچ زبان سے کہا ہم نے عبور کر لیا اور غار وغیرہ طے کرنے لگے جہاں معلوم ہوتا تھا کہ قبل اسکے سوار مقیم تھے ایک شور برپا ہوا اور آدمی بکثرت پہاڑی کے اوپر جو ہمارے سامنے گئے اظہار یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہایت اوسکے قبضہ کر چکے تھے ہم جب عبور نہ کر رہے تھے ایک آدمی ہلکے ملا اور اوسے اقرار کیا کہ وہ ہلکے رہتے تھلا دیکھا اس سے بہکنا نہایت نفوس ہوتی اور اکثر ہم میں سے جنگجو نہیں جاتے تھے کہ سواروں کا مقابلہ کریں ہم اپنی راہ چلتے تھے اور کوئی مزاحسم نہ تھا ہر چند یہ کہیں تھا کہ ہر قدم پر مرگ موجود تھی مگر کوئی امر ایسا واقع ہوا اور سوار سے عنایت الہی و انصاف خدا اور کون ایسے وقت میں محافظ اور نگہبان ہمارا تھا اور کون ہلکے بچا سکتا تھا

قلیل راہ اور پہنچنے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتھ تھی اولٹ گئی اور اندیشہ ایذا رسی سواران کاڑی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لا راوڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تھا مگر ساکنین یہ جو اس مقام کے قریب واقع تھے بہت خاطر داری سے پیش آئے اور ہر طرح کی مدد و انہوں نے ہماری کی حتی کہ پیسل دیہ مذکور نے خود بلا اجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتھ تا عبور دریا سے کالاسندہ پہنچ رہے گا اور یہ شخص اپنے قول کا بڑا سچا تھا اور مقام مذکور تک ہم راہ رہا لیکن پہنچنے ہی اوسکی خاطر داری اور تواضع جب قدر لازم تھی کی اس وقت تک ہمارے دل میں راہنماے سابق الذکر کطیف سے بہت شبہ باقی تھا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار اوس پر ہونے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی یہ ہے کہ پہنچنے اوسکو کچھ روپیہ پیش کیا تا بابت اوسکی رہبری کے دیدیا تا ہم اوسکی نگہبانی ضرور تصور ہوئی اور ہم میں سے فی کس اپنی اپنی فوج سے اوسکی نگہبانی میں مشغول رہا کرتے تھے قریب نصف شب کے رہتے گم ہو گیا اور کہے گئے تھے کہ چارے سوارانکے جانور کہیتو نہیں پہنچے رہے آخر کار ایک موضع میں وارد ہوئے اور دریافت کرنا راہ مقام انجو و مناسب تصور ہوا مگر ہمزہ ہم دریافت نہ کرنے پاس تھے کہ لوگوں نے ہم پر بنا دلیق سرکین اور ہم یہاں سے ہی بنا چاری بہا گئے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ ہم راہ راست پر ہیں یا کسی غلط راستے پر جاتے ہیں اور نہ یہ معلوم تھا کہ ہم کہاں جاتے ہیں

چند کوس آگے جا کر ہم ایک چاروں کے گانہ میں پہنچے اور یہاں ہلکے معلوم ہوا کہ ہم کہاں ہیں اور اب کہہ رہا تھا چاہیے اور یہاں ہلکے ایک آدمی بھی ملا جس نے رہتے مقام انجو کا نشان دیا اور اوسکی نشانہ ہی پر چلے اور قریب صبح کے تیار بنے ماندہ و گرسنہ مقام مذکور میں وارد ہوئے یہ مقام شروع علاقہ بگم ہو یاں پر واقع ہے اور یہاں پونہچ کر ہم نے شتر ادا کیا اور سمجھا کہ اب ہم مقام اس فوج آسائش میں پہنچے کیونکہ بگم ہو یاں اب تک خیر خواہ و شریک سرکار تھی قریب باؤ کو باہر مقام مذکور کے ہم نے ایک درخت اعلیٰ کے نیچے قیام کیا اور کاشا ہمارے پاس آیا اور اوسنے احوال خیریت اشتغال مقام سوار کا بیان کیا یہ سن کر بہکنا نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم مقام سوار جاوین اوس کے ذریعے سے ہلکے کچھ روپے سر آیا اور اوس سے پہنچے ٹر کوئی گم سنگی جس سے وہ قریب المارگ ہو رہے تھے قدر کئی

کما شدار مذکور نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری چٹھی وہ صاحب زرڈینٹ سہور کے پاس بھجوا دی گئی سوائے اسکے اوسنے ہم سے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہے وہاں چل کر آرام کرو گدو وہاں جا کر جو چہننے دیکھا تو مکان نہایت غلط تھا اس سے ہم وہاں نکلے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کما شدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہاں آ جاو گی تو راعر صہ ہکو یہاں پونہچے ہوا تھا کہ طوفان بارش و باد شروع ہوا اور ناچار ہکو کہ ہم شہر میں چلے گئے کیونکہ اس خطہ بعد شروع ہونے بارش کے تمام اوس جگہ پر پانی پھیل گیا اور کہیں کسی خیر کے رکھنے کا ٹھکانا نہ ملا ایک نالہ اسے میں مابین ہمارے مقام قیام اور انجود کے واقع تھا اور اب بارش کے سبب سے اوس میں طغیانی بھی بہت ہو گئی یہاں توجہ کالیف ہم پر گزرتی اوسکا بیان جب قدر مبالغے سے کیا جاوے تو ٹھکانے ہم سب بنا جاویں اوس نالے میں گئے اور زور و شور یا نیکیا ایسا تھا کہ وہاں ٹھکانا مشکل تھا گدو کہ کنا سے پر بھی قیام باعث بارش و باد کے نہایت تکلیف دہ تھا اس واسطے ہم نے خطرہ جان کو اوس پر ترجیح دی اور عبور کرنے میں کوشش کی کوئی تو سچو نکو دوش پر اوٹھا ہے ہوسے تا بگلو پانی میں تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب بہا اسپر بارش اور باد کا طوفان اور طوفان برپا کر رہا تھا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف و نصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۷ زن و مرد ہم تھے اور سب تاجبسم ترستے اور گرسنہ و سرماز و دھٹی پر گدو دوکان نقال میں جو قریب ۲۷ فٹ طول میں اور ۸ فٹ عرض میں تھا سب یکجا گل و لالے میں بیٹھے تھے یہاں ایک انگشت برابر جگہ بھی خشک نہ تھی ناچار کچھ فضل ہم کو نہجائے اور تھوڑی گھاس بھاکر اوس پر کنبل ڈال کر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہو اب ہم جان تنگ ہو گئے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوسے اس واسطے جانا کہ اگر کچھ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف بڑی و گرسنگی و سردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب وہاں دراز ہوئے

تمام شب باد و باران کا گزند راہ سے میں بھی چون تیار ہوا اور گریہ و زاری پچھلے گرسنہ کی اور شور و غل گھوڑنے جو چوٹ کما کسپین لٹرتے تھے ہرگز ایک خطہ بھی سونے نہ دیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گھوڑوں کے پاس کھڑے رہے کہ وہ چوٹ نہ جاویں اور کبھی چوٹے ہوؤں کے پکڑنے میں رسے تیار تھے ۸۔ یہی بارش جاری رہی مگر اس روز ہکو کچھ چائیان اور دو دو بلا وقت شام پر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھیں اور شب بھی ویسی ہی تکالیف میں گذر گئی

تاریخ ۹۔ کچھ مطلع آسمان صاف ہوا مگر ندی نیود جبکو عبور کرنا تھا نہایت طغیانی پر تھی یہ روز بھی ہم نے بامید سید جواب چٹھی سہور بسر کیا مگر کوئی چٹھی نہ آئی ناچار پوقت نواخت سات گھنٹہ شام نجم و افسوس تمام یہاں سے روانہ ہوئے اس مقام کے حامل نے جو ایک روز پیشتر نہایت شرافت و مفاظ داری سے پیش آیا تھا اب بالکل اخراج قبول کیا حتی کہ اوسنے غلئی تک ہم کو نہ دیا اور نہ کوئی رہبر یا چوکیدار دیا ناچار بلار سہر کے چھو ندی مذکور عبور کرنے پڑی اس امر کو ہنسنے اپنے نزدیک نہایت زبون اور بدین تصور کیا مگر ہم سوائے اسکے اور کچھ چارہ نہ تھا کہ برہبری و حفاظت

حافظ حقیقی شہید قریب ہون اور دل میں یہ خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور مقام سہو سے آگے ہم سے راستے میں

لے گا

جب ہم اس مقام آنچو سے روانہ ہوئے تو ہم نے سنا تھا کہ معتمدین مؤواند و اس جانب چلے آئے ہیں بلکہ یہاں تک خبر تھی کہ دو منزل تک پہنچ گئے ہیں یہ سنکر اول ہی ہر چند ہمارا حال خراب تھا اب زیادہ نازک وقت گذر لیکن بعد وقت و خرابی دو گھنٹے میں پہنچے عبور دریا کیا اور وہاں سے آگے بڑھے مگر سیاہ مٹی یہاں کی ایسی چکنی تھی کہ مشکل سے ہم نے شام تک ہمارے کوس طے کیے اور رات بھر جھل میں سہو کی

تباہی و آفتاب نواخت ہ بجے صبح کے ہم یہاں سے روانہ ہوئے اور مقام خمیر گئے جو علاقہ بگم صاحب میں واقع تھا یہاں کی کچھان کا رتہ صاحب اور اقم آگے سب کے گئے کہ جاکر تحقیق حال ہو کا دریافت کریں جو ہم نے مذکور میں پوچھے اور بازار میں گھوڑوں پر سے اترے کہ ہکو ایک ہاتھی اور ایک چراسی نظر آیا اور سکو دیکھ ہم نہایت خوش ہوئے اور چراسی مذکور نے ہکو ایک چٹھی بھی دی اور ہمیں میجر کرٹ صاحب نے لکھا تھا کہ مقام سہو درمیان ہر گز مت جانا اور سید ہے پر شنگ آباد کو روانہ ہونا اور ہوشنگ آباد میں جو چمنبر سے چہ منزل آگے تھا حسب طرح کی اسایش اور آسائش بلکہ یہ چٹھی تھو اس پریشانی و حیرانی میں گویا باعث حیات و خوشی خاطر ہوئی سو اس کے یہ چہ صاحب نے ہمارے واسطے انعام انعام کا اکل و شرب بھی روانہ کیا تھا اور بلعوسات چھوٹے بڑے بھی سب نام کے پیچھے تھے کہانے میں تو زرقی گوشت چائے فکد وغیرہ اور مینے کو سیر شراب و بن شراب اور برائڈی واسطے رفع ماندگی و کسل کے بھیجی تھی اور بلعوسات میں گرم کپڑے اور سفید پیرے بچو تھے اور بڑے واسطے ارسال کیے تھے فی اہمیت یہ سب چیزیں اس افراط سے اور اس قدر انعام کی بھیجی تھیں کہ اس سے صاف ظاہر تھا کہ میجر صاحب موصوف کو کس قدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہیں جو وہ خوشی بیان کریں جو ہکو بروقت اوتھانے سر پوش خزانوں کے اور دیکھنے اس قدر اجاس نفیسہ کے حاصل ہوئی تھی

مگر چونکہ ممانعت روانگی مقام سہو سے ہکو کمال تعجب تھا اس واسطے پہنچے اس حراسی سے حال مفصل دریافت کیا یہ چراسی ایک مسلمان تھا مگر نہایت فہم و اور ہوشیار اس نے سب حال مفصل ہم سے کہنا کہ سب صلاح و درخواست سکندر بگم والی ہو یاں سب صاحب لوگ ہوشنگ آباد کو چلے گئے ہیں اور میجر صاحب بھی بروقت روانگی چراسی مذکور روانہ ہوئے طیار تھے اور بگم صاحب نے یہ بھی اقرار کیا تھا حفاظت ملک و نیک روی سپاہ کشنٹھٹ اوس کے ذمے ہے چراسی مذکور نے یہ بھی بیان کیا کہ بگم کے پاس ایک اشتہار شاہ درہلی کا اس مضمون سے آتا ہے کہ بقاعدہ مسلمانان باایمان جہتہ محمدی کٹر کرے اور سب فرنگیوں کو بیخ و بن سے نیست و نابود کرے لیکن بگم صاحب کے بروقت اطلاع کرنے افسران کشنٹھٹ سے اور ان کے بلاست روانہ ہونے سے ظاہر ہے کہ اوسکی شرکت ساتھ معتمدین کے برائے نام ہے

سکھا

اپنی سواریاں ہم نے یہاں ہی چھوڑ دیں اور اسی شب روانہ ہوئے تمام املاہ ہوئے اور میں کوس کا چکر

تاکہ مقام ہریشیا سے بھی جو می حدیں کیونکہ یہ شہر رلب دریا سے پار تہی علاقہ سیندھ میں تھا اور اس مقام میں سوار
وپا وہ مہندین بکثرت موجود تھے اب ہمارا ارادہ یہ تھا کہ مقام موریا میں کچھ بکٹ کریں اور آرام لین مگر جب ہم نے
یہ سنا کہ یہ مقام قریب دو میل کے فاصلے پر سہو سے ہے ہم نے اسکو بھی بل پر چوڑ دیا اور آگے روانہ ہو کر
مقام سولامین جو ایک چوٹا سا گانہ تھا قریب چار گھنٹے کے آرام لیا مگر چونکہ بیان رسد وغیرہ ہم نہ پہنچ سکی
اس واسطے یہاں سے ہی روانہ ہو کر مقام اچا اور کو جو بڑا شہر پانچ کوس کے فاصلے پر واقع تھا چلے اور اس شہر میں قریب
نواخت ۸ گھنٹہ شب تیار پانچ ۱۱ وار دہو سے

اچا اور ایک شہر ہے اور اس کے گرد فصیل تعمیر کی ہوئی ہے اور جب ہم اس شہر میں پونہچے تو دروازہ شہر بند
تھے مگر کچھ عرصے کے بعد ہمارے واسطے دروازہ کھل گیا اور ہم شہر میں داخل ہوئے اور حاکم شہر مذکور بنام
جان ڈی سلوا جو بنام جان صاحب مشہور تھا ہمارے مکان میں لے گیا اور خبر گیری خورد و نوش ہماری اور ہماری
سوار یونکی نجوبی کی اور سب طرح بادب و غنیمت تمام پیش آیا اسکی خاطر داری کی سب سے نہایت قدر گئی کیونکہ تمام اس
شہر میں سوائے الفاظ زشت و زبون سماعت میں نہیں آتے تھے اور سب یہ کہتے تھے کہ ان نالایق فرنگیوں کا
اب راج جاتا رہا ایسی مصیبت کے بعد جو یہ راحت نصیب ہوئی تھی تو اسکی بڑی قدر تھی اور ہر ایک صاحب مکان
خیر کار و حاکم اچا اور کو یا در کہیگا یہ جان ڈی سلوا جان صاحب جس نام سے وہ یہاں مشہور تھا از ملک برنگان
تھا مذہب عیسائی اوسنے اختیار کیا تھا اور لباس مسلمان پہنا کرتا تھا از اس لیے تکلف تھا اور ماہیت اودیہ
سے بھی کچھ واقفیت رکھتا تھا اس سبب سے اسکو ساکنین یہہ دان جانتے تھے اور اسکا نہایت پاس اور
محاط کرتے تھے اوسنے ہمارے ہمارے اودیہ دکھایا اور اس کے پاس اکثر اودیہ انگریزی دھندوستانی موجود تھے
اور ان کے باعث ہزار ہا آدمیوں کی علاج بھی وہ کرتا تھا

ایک ممبر فرانسس پورپون دہلی بھی یہاں رہتے ہیں یہ لوگ فرانس سے شہرام مگرشی فرانس چلے آئے تھے
انہیں سے اکثر تو ملازم سرکار انگلشیہ ہو گئے تھے اور اب پشن پاتے ہیں اور ہر ایک نے نام اپنا مسلمان
رکھ لیا ہے ایک خواہ آدمی نکولس ریلی نام سے نہایت ہوشیار ہمارے پاس آیا یہ اپنے تین ساکن ایرلینڈ بلاق
ایرلینڈ ایک جزیرہ متعلق انگلستان کے ہے بلکہ یہ اور جزیرہ انگلینڈ و نو نو ملکہ بنام جزائر انگلستان مشہور ہیں یہ بھی
لباس ہندوستانی پہنتا ہے اور زبان انگریزی خوب بولتا ہے اسکے سبب سے حکومت حال اس ملک کا معلوم ہوا
اسکی پیدائش کا مقام کانپور ہے اور یہ ملازم بیگم دہلوی صاحبہ کا ہے جسکی جاگیر میں شہر اچا اور شامل ہے اس بیگم کا
اصلی نام ایریس ہے اور یہ بھی عیسائی تھی مگر حکیم شہزاد شل کے ساتھ اسکی شادی ہو گئی تھی اور یہ دونوں بیگم صاحبہ
معا اپنے شوہر کے حسب الطلب سکندر بیگم کو بلا کر یہاں موجود ہیں

اس مقام میں ہم نے مفصل حال منقذہ اندوز کا سنا اور جو قتل دیان ہوا تھا وہ بھی مشہور حال دریافت ہوا
اس منقذہ سے کا حال قبل ازین مشہور ہو گیا ہے حاجت تحریر کی نہیں بوقت سہ پہر یہاں ہماری ملاقات

کمال الدین کا مدار مقامات لار کوئی اور ٹیلی نوڈ سے ہوئی اوسنے بہت خاطر داری کی اور کہا کہ اوسکے علاقے میں ہیکو سب طرح سے امنیت حاصل ہوگی اور خاص لار کو سے میں جہاں ہیکو دوسرے روز جانا تھا سب سچ لی آسائش اور خاطر داری ہوگی بروز دوم تاریخ ۱۳ کو ہم مقام لار سے پونچھے یہ منزل بہت بڑی تھی اور راستے میں تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کچی میل تک اس منزل میں بڑی گھنٹن کا جنگل تھے کہ نا پرا یہاں دو ہیکو ہیکو واحد استعجاب ہوا جب ہم نے دیکھا کہ کوئی خبر بھی نہیں لیتا گو کمال الدین اس قدر اطمینان کر آیا تھا ہر حال میں یہ تصور کیا کہ اس خطر کا بڑی حد میں ہے اور اس خیال سے ہم ایک بقال کے مکان کے برآمدے میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص کند کنگہ نامے آیا اور چشم چشم آگین اور آواز مہیب بولا کہ میں جاسوس ملازم ہمارا جو ہو کر اور سیند ہے ہلن اور مجھے حکم ہے کہ کوئی فرنگی اس خطے میں سے زندہ نہ چلا جاوے یہ کہم کہ خوب دیکھا یا اور گھنٹن لگا کہ وہ بہار جو سامنے نمودار ہے اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اس مقام سے واقع ہے وہاں پانچ سو سوار ہند موجود ہیں اور میرے زیر حکم ہیں مگر چونکہ تیرا اخلاص صاحب لوگوں سے کہے اس واسطے تمہاری زندگی کی کچھ فکر کرونگا اور ادھر ادھر کی باتیں کر کے بظاہر اچیل بیان کیا کہ کرنیل دوبرنڈ صاحب ریڈینٹ اندور تین روز ہوئے کہ اس طرف سے گئے ہیں اور اونہوں نے ہماری خدمت گزاری کی عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کہی سبب وقین اور تلوارین ہیکو دین

یہ سب اوسکی باتیں سن کر ہیکو از حد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور ضیق ہوئے کہ کمال الدین نے کیا اقرار کیا تھا اور یہاں کیا وقوع میں آتا ہے قصہ ہم نے یہ ارادہ مصمم کیا کہ شب یہاں بسر کر کے صبح آگے کو روانہ ہو خیر جو کچھ ہوگا سو سمجھ لیں گے آخر کار ہم سب شب تاریخ ۱۴ روانہ ہوئے دو گھنٹن فکر و تردد تھا اور خیال ہیر پاس نا سیدھی ہماری دانست میں ہماری زندگی کندن سنگہ مذکور تھے بات میں تھی اور اوسکی حفاظت کا ذریعہ یعنی روپیہ ہمارے پاس موجود نہ تھا اور چونکہ روپیہ بھی نہ تھا اور اوسکا قول سن ہی چکے تھے پس اس حالت میں تمہارا بھی جیسے وہ کہہ گیا تھا اوسکو دینے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تھے مجھے اب افسوس اس امر کا آیا کہ وہ حرام زادہ جو چند ساعت تھا ہمارے پاس آگے ہم کلام ہوا تھا اور اس قدر کلمات بیہودہ اوسنے کہے تھے اوسی وقت میں نے اوسکو کیون نہ مار ڈالا اب خوف اوسکی جانستائی باقی نہ رہتا اور اوس تو ستا و کاتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا مگر اب کیا ہو سکتا تھا ہم آگے کو قدم زن تھے اور ہم نے دیکھا کہ کندن سنگہ مذکور اپنے سواروں کی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہیکو دریافت ہوا کہ یہ کندن سنگہ براہ رسوم دلیپ سنگہ وزیرت سنگہ جاگیر داران ضلع ہذا کا ہے اور اوس کی چسلی چسلی قرار پائی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب ہمیں لین اس حال کے سننے سے کچھ فکر ہماری کم ہوئی اور افضال آتھی پر نظر کر کے جسے اب تک ایسی ہی آفات سے محفوظ رکھا تھا پیشہ بجانب موضع گورار یا قدم زن ہوئے

قریب آٹھ بجے شب کے ہم مقام گورار یا وار د ہوئے اور دیکھا کہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہے

باشندے وہاں کے بہاگ گئے ہیں ایک بنیا وہاں موجود تھا اور باقی سب معلوم ہوا کہ رسد وغیرہ لیکر سواراں ہولکر
میں گئے ہیں اور یہ سواراں گھاٹ پر موجود ہیں جس گھاٹ سے ہم عبور کر کے بمقام ہوشنگ آباد پہنچنے جو
باشندے وہاں موجود تھے وہ سب بتعظیم و تکریم پیش آئے اور اونکے اوضاع و اطوار سے معلوم نہیں ہوتا
کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ اونکو اوس سے کیا فائدہ تھا اسی نظر سے ہم نے خبر مذکور کو غلط نہ سمجھا اور ہر ایک
سے مستفسر رہے غرض کہ جس سے سنا کچھ نہ کچھ اختلاف نہ ہو یا گیا اس سبب سے ہم کو حیدان اعتبار اوسکا
نمایا اور تباریخ ۱۵۰ وقت صبح ہم یہاں سے روانہ ہو کر قریب نواخت دو گنٹہ بعد دوپہر کے نیمراحت وارد ہوا
گھاٹ ہوئے اور راستے میں کچھ حکا اندیشہ ہوا یہاں سے ہم کو وہ زمین نظر پڑی جس میں امید زریست کی تھی اور
جکے واسطے اس قدر کوشش و تردد ہم کرتے آئے تھے ہماری شک گزاری اوس رحیم و کریم کی از حد و قیاس تھی جسے
ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی تحالیف اور شدائد میں کی کہ جسمیں ہر روز موت کا سامنا تھا اور ہر خطہ احوال
دگرگون ہوتا تھا اور جسے ایسی راہ ہلے سخت و دشوار گزار میں ہماری رہبری کر کے ہم کو مقام محفوظ و منزل مقصود
پونچا یا تھا

القصہ بوقت نواخت تین گنٹے بعد دوپہر کے ہم نے عبور دریا سے نبرد کیا اور اوس کنارے پر چڑھ کر رہا
نے جو سہو سے آگئے تھے اور کیتان ڈوڈ صاحب کشن نے بطیب خاطر و خوشدلی ہم سے ملاقات کی اور
جو جو مہربانیاں وہاں کی سب صاحبوں نے خصوصاً کرنل ہالین صاحب اور دیگر افسران ۲۸ رجمنٹ مندراس
مقیم مقام مذکور نے ہم پر کین اونکا بیان نہیں ہو سکتا اور اس قدر نہیں کہ اون پر کسی عنوان زیادتی کا تصور بھی
نہیں ہو سکے اس مقام میں اور بہت سے مفورین اندر و سہو مثل ہم لوگوں کے وارد ہوئے تھے اس سبب
سے کوئی مکان خالی نہ تھا مگر تاہم جیسے مندراس والے مہمان نواز مشہور ہیں ویسا ہی اونہوں نے کیا
اور ایک گنٹے میں ہمارے واسطے کب سامان مہیا کر دیا اور کچھ طرح کی تحلیف اب باقی رہی زیادہ تر خوشی
ایک اور امر سے ہوئی کہ ایک میم صاحبہ جو ہمارے ساتھ میں تھی اوسکی گود میں ایک بچہ بارہ دن کا تھا اور اوسکا
شوہر گم تھا بلکہ ہم سب کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ قتل ہو گیا ہو گا مگر اس میم صاحبہ نے بڑی مہمت و جرات کر کے
معہ اپنے بچے کے ان سب تحالیف کو گوارا کیا اور اب اوسکا نتیجہ یہ ملا کہ اوسکا شوہر یہاں زندہ اوسکو ملا
صاحب کا نام کیتان ہالسن صاحب ہے اور یہ صاحب کانیئر ثانی رسالہ دوم کو الیا رگنٹ کے تھے اور
ان صاحب کے درپے ہی پایا اپنے اور ویکسوار جو ہمارے تعاقب میں بھی آئے تھے کئی روز رہے تھے اور یہ
صاحب بھی بافضال آہی اونکے ہاتھ نہ آکر جان سلامت اس مقام میں پونچے تھے

بلند شجر

خبر مفسدہ میرٹھ کی جس نے اول مقام بلند شجر میں پونچائی تھی وہ ایک صاحب افسر تھا جو میرٹھ جاتا تھا
اور اٹھارہ راہ میں مابین پاپور اور میرٹھ کے اوسکو معتمدین نے لوٹ لیا تھا ناچار وہ وہاں سے آگے نہ گیا

اور واپس بلند شہر کو آیا کیونکہ اسکو خبر ملی تھی کہ باعث بلوہ میرٹھ کے آگے جانا بہتر و مناسب نہیں ہے چند روز میں کسی مسافر صاحب لوگ جو بجانب غرب جانے والے تھے یہاں آکر مقیم ہوئے یہ سب مسافر قریب میں صاحب لوگوں کو جمع ہو گئے تھو اور جو خبر بلوہ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوہ کو کچھ سزا نہ ملی اور نہ کچھ تدارک اونکا ہوا انعام میں مشہور ہو گئی اسنے دیگر مفید صلح بلند شہر کے دونوں میں جو صلح معتمدہ پردازی کا پیدا کیا لیسٹ صاحب مجبڑیٹ اور کلکٹر کے پاس سوائی ایک کمپنی ۹ رجٹ ہندوستانی اور کچھ سواران رخصتی اور اسقدر فوج کے جسقدر وہ فوجہرٹی کر سکے اور کچھ سپاہ نہ تھی اس اسقدر آدمیوں سے صرف شہر کا بند و بست کرنا مشکل تھا چہ جائے انکہ کل صلح کا بند و بست کرتے اس واسطے تمام صلح گو جروں کے اختیار میں ہو گیا مگر تاہم ایک یا دو مرتبہ صاحب موصوف نے بغاوت کر کے گوجر و تھکو سزا دی اور کچھ گوجر گرفتار کر کے جیلانی نے من قید کیے اور اس طرح کچھ بند و بست تا تاریخ ۲۱ ماہ مئی رکھا مگر جب خبر بلوہ پردازی ۹ رجٹ کی جنہوں نے بمقام علیگڑہ فساد برپا کیا تھا اس شہر میں پونہ سچے تو تمام مہم صاحبوں کو بہرہی اون صاحب لوگوں کے جو یہاں آکر مقیم ہو گئے تھے اور کچھ سواروں کے بمقام میرٹھ روانہ کیا مگر سب حکام یہاں رہے اور تین بل صاحب بھی جبکہ برے لیسٹ صاحب نے چند روز بیشتر کی تھی اس مقام میں تھو

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ معتمد پنج سب شام کے بلند شہر پر حملہ آور ہونگے یہ خبر سنکر کچھ عرصہ قبل وقت مہودہ کے حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور اونکو بیچاں تھا کہ آٹھ رجٹ ہندوستانی کا گارڈ آکر اسکو میرٹھ لے جایا مگر خزانہ بند ہی کر رہے تھے کہ ایک گروہ کثیر گوجر و کاشنہر میں گھس آیا غرض کہ فوراً اونکا مقابلہ کیا اور کیے گوجر مارے گئے گوجروں نے اور تو کچھ ہونہ سکا گروہوں نے جیلانی توڑ دیا اب ایک گارڈ ۹ رجٹ کا خزانہ پر قائم تھا بعد از کمال دینے گوجروں کے حکام نے چاہا کہ ایسے گارڈ ۹ رجٹ کو ترغیب دیکر ہر خزانہ کے بمقام میرٹھ روانہ کریں اور وہ بھی جانے راضی ہوئے مگر بجائے میرٹھ جانیکے اونہوں نے رستا دہلی کا لیا اور چلتے ہوئے سب حکام وغیرہ عیسائیوں سے کہیے کہ تم سب میرٹھ چلے جاؤ اور حکام نہیں جانتے تھے مگر مجبور ہی گئے اور وہاں سے کچھ سوار زیر حکم پستان تروٹ صاحب کے لیکر ایک یا دو روز بعد پر بلند شہر میں آئے اور دیکھا کہ سپاہ گورگہ ویاں موجود ہیں اور قریب دوسہ سوار رسالہ رام پور کے بھی ہیں ان سواروں نے دو یا تین روز بعد فساد برپا کیا مگر سوائی فرار کے اور کچھ اوتھے نہو سکا بھاگتے بھاگتے اونہوں نے مکانات جلادے اور سرکاری اور رعایا کے مکانات کو لوٹ لیا تاریخ ۳۰ مئی سپاہ گورگہ اسکو شہر سے ساتہ مکسپو سپہ سالار بہادر کے یہاں سے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوجروں نے سکندر آباد کو حملہ کر کے خوب لوٹا اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ سپاہ سرکار موجود نہیں ہے کہ اونکی سزا دی کو پونہ سچے گی اس خیال سے اونہوں نے اس شہر سکندر آباد پر اطمینان تمام غارت کیا سکندر آباد ایک بڑا شہر ذمیل کے فاصلے پر واقع ہے اور ہزار با لوگ اس میں آباد ہیں تباہی و بربادی اس مضمون کی خبر پہنچی کہ سواران معتمد خورجے میں آگئے ہیں اس خبر کے سننے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ میں پیدا کہ اکثر اونہیں کے بھاگ گئے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور ان پر بھی چند ان اعتبار نہ تھا کہ بہت جگہ معتمدان یہ بھی قائم رہیں پس یہ مناسب متصور ہوا کہ مقام گلوٹی میں جو بارہ میل بجانب شمال بلند شہر کے واقع ہے

چلے جاویں اور ایسا ہی کیا مگر دوسرے روز جو پہر بلند شہر میں آئے تو شہر مذکور کو قبضہ ملازمین دلی داؤخان میں جو رشید شاہ دہلی کا ہی پایا

جب یہ لوگ قریب شہر کے پونہچے تو دیکھا کہ معتمد یضف جنگ معہ تین توپوں کے آراستہ ہیں مگر صاحب لوگوں نے جنہیں کپتان تروٹ صاحب اور سیٹ صاحب اور لال صاحب اور کلینفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تھے اور بہتہ وجوہ ۴۴ اسوار ان کے ہمراہ تھے چاہا کہ دشمن پر باہن جمعیت قلیل حملہ آور ہوں اور اس خیال سے آگے بڑھے اور دشمن پر حملہ کیا مگر دشمنوں نے گراپ مارا اوس سے تین سوار اڑ گئے مگر کسی صاحب لوگ کو آسیب نہ پونہچا ناچار سب صاحب واپس سیرتہ کو چلے آئے اور شہر بلند شہر کو قبضہ دلی داؤخان مذکور میں چھوڑ دیا

تاریخ ۲۹۔ ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار برہمچاش متصل فتح آباد کے جمع ہوئے ہیں اور انکا ارادہ یہ ہے کہ اوس شہر کو تاخت و تاراج کریں کپتان روبرٹ سن صاحب نے جب یہ خبر سنی تو ارادہ کیا کہ کچھ سپاہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور سیکر ہارم رسل کے لبرگر دگی لکٹنٹ ایڈارڈ صاحب تھے روانہ کیے گئے یہ سپاہ بواخت ایک گنٹہ یضف شنب تاریخ ۳۰۔ روانہ ہوئے اور اوس تاریخ دو شتر سوار حصار سے بوقت ہجڑ صبح کے آئے ان کے پاس دو چھبیاں تھیں ایک تو صوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے اور دوسری رسالدار رسالہ کی طرف سے تھی اور غالب کہ اوٹھین قتل انگریزان جو بمقام ہاشمی و حصار سپاہ نے اور سواران جہمہر نے کیا تھا لکھا ہوگا اور یہ ہی لکھا ہوگا کہ تم بھی یعنی سپاہ موجودہ مقام سرسا ہی ویسا ہی کرے فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور اوسنے ایک چٹھی فتح چند خزانچی کو دی اوٹھین بھی حال قتل جو معتمدون نے صداقت کیا تھا درج تھا اس خبر کے سنتے ہی سب میم صاحبو مذکور روانہ مقام ساہووا کیا اور صاحب لوگ سب یہاں موجود رہے قریب ساڑھے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ پیدل نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور کچھ سوار واسطے حملہ کرنے اور شہر کے طیار ہوئے ہیں ہر چند اب تک یہ یقین تھا کہ اکثر اوٹھین کے معتمدان ہندوستانی خیر خواہ سرکار ہیں اور جب یہ دریافت ہوا کہ جو چیراکیان پمٹ حسب احکم صاحب کلکٹر پمٹ یہاں آئے واسطے حفاظت شہر کے بکثرت جمع ہوئے تھے وہ دروازہ کوٹھنے میں انکار کرتے ہیں تو شب نے یہ صلاح کی کہ یہاں سے جلد جانا مناسب ہے اور مقام ساہووالہ میں جا کر اپنے عیال و اطفال سے ملنا بہتر اور انشب ہے تھوڑے عرصے بعد وارد ہونے ان سب صاحبوں کے بمقام ساہووالہ میں خرنوچی کہ چیراکیان پمٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا اور سوار شلاش صاحبان چار طرف سرسا کے منتشر ہو گئے اور قیدی سب آزاد کیے گئے اور پلٹن پولس شامل غارت گردن کے چوگئی

ایک صاحب شہر فرمائے ہیں کہ صاحبان مفصلہ الذیل فوراً ساہووالہ سے روانہ ہو کر

مقام دہوال جو علاقہ ٹپالاہ میں واقع ہے چلے گئے دو ٹکڑے صاحب اسٹنٹ ثانی صاحب سپرنٹنڈنٹ میم صاحب اور ایک سوچہ و سال اور تین دختر دو ٹکڑے صاحب اور لیار صاحب کی میم معہ دو سوچہ کے اور ایک سوچہ و ایک ہفتے کی عمر کا اور روشلی صاحب کلکٹر پٹ میم صاحب کے اور پول صاحب اسٹنٹ تیرول میم صاحب اور دو دختر و لکی اور ڈاکٹر فیس صاحب معہ میم صاحب اور ایک سوچہ کے اور مور صاحب جو ایر اسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ

ہم سب بغیر فراغت کے روانہ ہوئے کہ موضع گودا معروف بہ برنوالہ ایک گاڑی چھین پول صاحب غیرہ سے اور جو پچھلے لگے تھے لٹ گئے بعد ازاں موضع تھراچ جہاں ہم قریب دو بجے بعد دوپہر کے پونچھ تھوڑی دانی ہمارے تعاقب میں آئے اور شعور و غل جھپاتے ہوئے چلے آئے تھے کہ ہم نے دو تین ہندو قین جو سرکین تو قریب میل تعاقب کر کے واپس چلے گئے بتاریخ ۳۰ قریب تین بجے صبح کے ہم موضع اوری میں پونچھے اس مقام میں اہالیان پول اور نروار نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر حقدردن انا جانتا تھا اونکی نیت گشتہ ہوتی جاتی تھی اور ہتھکڑا قریب فواخت تین گھنٹہ بعد دوپہر کے ظاہر حملہ اوری پر ہوتا اور آمادہ ہوئے ساڑھے چار بجے ان سب دہشتوں نے ہلکا گھیر لیا اور ارادہ حرکات خصیصہ آئینہ کا شروع کیا مگر تھانہ دار دیکھنے جب کا نام بھوسنگ تھا چار یا پانچ سماجیان خیر خواہ و نکم حال سے سب کو دور کر کے سیکو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اسیکی ہوشیاری اور دلاؤری اور چالاک اور شمولیت باعث ہماری زندگی کی ہوئی

بتاریخ دوم ماہ جون وقت فواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر سوار ہمارا جہاں ٹپالاہ نے بھیجے اور اونکی حفاظت میں ہم موضع دو دہال میں پونچھے اور مقام سنادر صاحب تیرول مقام دہودہ ہم سے ملے تھے دنل روز میں ہم مقام ٹپالاہ پونچھے اور ہمارا جہاں نے ہلکا جگہ باغ بارہ دری میں دی اور ہمارا جہاں بہت تواضع و تکریم سے پیش آئے کہانے اور میوجات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک اونکے ہماں رہے مین اکیڈر و زکیو اسٹے انبار لگیا تھا بعد ازاں سب میم صاحب کو کبھو کسولی روانہ کر کے ہم پھر بتاریخ ۳۰ جون وقت صبح وار و سر پائوے

گولی بج

بتاریخ یکم جولائی وقت شام دو سواروں نے آکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی ہم جہاں کے مسلح دینچیاں راستہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کہ جو گار دہم جہاں شامی کارا آستے پر تعینات ہے اس سے جگہ نکل جاؤں یہ سنکر صاحب مجسٹریٹ نے نفقہ دو لہوس صاحب اور بیس سپاہیان گورہ کے روانہ ہو کر حقیقت وہ ایک گانوں سے اندر جاتے تھے اوسوقت انکو جالیا اور صاحب مجسٹریٹ نے جو اونسے حال دریافت کیا تو اونہوں نے کہا کہ ہم ہم جہاں مقیم مرزا پور کے سپاہی ہیں اور شخصت پر جاتے ہیں مگر ان کی سبکی بند و قین بری ہوئی تھیں اسکا سبب اونہوں نے کہا کہ جہاں نے اپنی حفاظت کیواسطے ہر رکسین ہین صاحب مجسٹریٹ نے اونسے ہتھیار رکھ دینے کو کہا اور اونہوں نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب حکم نہیں دیئے تھے اور چاہتا تھا کہ ہر کسے مگر فوراً گرفتار ہوا اور ہتھیار اوسکے چھین کر کو درجن بید اوسکو لگو آئے ہر وقت تلاشی تھے اونکے پاس چھپات ٹھٹھٹ ٹھٹھٹ ٹھٹھٹ ٹھٹھٹ

بعد ازین اونکو حکم چلے جائیکہ دیا

تاریخ ۳۔ قریب پانچ بجے شام کے پہر خیر صاحب محشریت کو پوچھی کہ کچھ آدمی مسلح ایک گانوں میں جو قریب
۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے جمع ہونے جاتے ہیں دس بجے رات تھے صاحب محشریت نے بارہ سوار
اور پندرہ چوکیداروں کو گانوں کو رہ گئے اور بعد کچھ دیر تلاش بسیار کے وقت صبح دریافت ہوا کہ ساکنان دیہ مذکور حسین
کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور صاحب محشریت کو مخاطبہ دیتے ہیں اس واسطے صاحب موصوف نے اوس گانوں کو حلا دیا
اور وہاں سے جون صاحب کے کارخانہ نیل میں جو متصل تھا گئے اور وہاں سے سواران ہراسی اور چن چوکیداروں کو
بہیجا کہ ایک دوسرے گانوں کو جو قریب اوس مقام کے تھا جا کر جلا دیں اسی عرصے میں قریب پانچ یا چھ سو مفند کے
جمع ہوئے اور جا کر کارخانہ نیل پر حملہ آور ہوئے ایک چوکیدار نے ہباگ کہ مقام گوپی گنج خیروی قمر مفندوں نے
کارخانہ گہیر لیا اور صاحب محشریت اندر گھر گئے یہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے بیان ہوئے تھے اور
اوسی وقت ایک گروہ سپاہ دلائی زریح حکم لفٹنٹ وولوس صاحب روانہ ہوئے اور زود ترین زود وار و مقام مذکور پہنچے
مگر دیکھا کہ کارخانہ مذکور میں آگ لگا دی تھی اور لاش صاحب محشریت کی بی سرٹھی تھی کیونکہ مفندین اوسکا سر کاٹ کر
لیگئے تھے قریب سو گز کے فاصلے پر اونہوں نے دیکھا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اونکی خسر پورہ کی جو قریب
پندرہ برس کی عمر کے تھا پڑی ہے جو وقت لفٹنٹ وولوس صاحب نے لاش صاحب محشریت کو اسطور پر دیکھا
اونہوں نے حکم دیا کہ جو سٹے آوے اوسے مار دو اور کیونچوڑا ب تعاقب مفندین کا دو یا تین میل تک کیا گیا اور
جن دو گانوں میں وہ چھپے تھے وہاں سے اونکو نکال کر خوب مارا اور اوں گانوں کو جلا دیا اور اکثر مفندین اس موقعے پر
مارے گئے اور اونکی لاشیں واسطے طعمہ نراغ و زغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان میں چھوڑ دی گئیں
اب گورہ لوگ واپس کارخانہ مذکور میں آئے اور ہر چند تمازت آفتاب سے اور تعاقب و جنگ مفندین سے
ماندے ہو گئے تھے مگر تاہم خوشی تمام تینوں لاشوں کو گوپی گنج تک جو چھ میل پہاں سے تھا لیگئے گوپی گنج سے لاش
صاحب محشریت کی مرزا پور میں لیجا کر اونکے بہائی نے دفن کیا اور لاش جون صاحب اور اونکے خسر پورہ کی
مقام گوپی گنج میں تاریخ ۵۔ دفن ہوئیں

ہامنی

بر وقت قتل انگریزان مقام دہلی بیان دو مرتبہ موجود تھیں ایک اونہیں کے یعنی رسالہ چارم تو قریب
۵۔ ۱۰ ماہ جون کے یہاں سے کوچ کر کے شامل سپاہ ہو گیا تھا اور اوس روز وقت شب چند انبار گیارہ میں جو اسٹ
لفٹنٹ بارڈل صاحب میں جمع تھے آگ لگی مگر کوشش افسران جلدی فرو ہو گئی چنہ روز کے بعد چنہ
شہر میں مشہور ہوئی کہ غارتگر نزدیک آگئے ہیں کیتان سٹاٹور و صاحب جو صرف حکم سے تہ ہریانہ پٹیشن کے اسٹو
موجود تھے ایک کمپنی کو ساتھ لیکر باہر گئے مگر کوئی نظر نہ آیا دو یا تین روز کے بعد جالیں یاچاس سوار مقام ہوانی
کے جانب سے آئے ہوئے نظر پیشے اور بر وقت استفسار اونہوں نے بیان کیا کہ پتھر راجہ وادری نے

واسطے حفاظت شہر ہائسی کے بھیجا ہے گوارو کو اجازت چاؤنی میں آنے کی نہونی دوسرے روز دوسوار راجہ داد راج کے
مقام روٹنگ جو میں میں ہائسی اور وہلی کے واقع ہے آئے اور خضرانہ سرکاری کو اور شہر کو ٹوٹا اور قرب و جوار
کے دیات پر بھی دست اندازی کی بعد ازاں اونکا ارادہ ہوا کہ بمقامات ہائسی و حصار و سرسہ بھی آکر وہی عمل کریں
مگر جب انہوں نے یہ سنا کہ سپاہ گورہ مع دو ضرب توپ اونسے مقابلے کو آتی ہے وہ واپس دہلی کو چلی گئی
تاریخ ۲۹ جون فساد شروع ہوا اور تمام مہم صاحب کو کمر تہہ بمقام حصار روانہ کیا

خیر اسیان پربت و نہر اور بد معاشان شہر کے سب کچھ پہنے اور ظاہر کیا کہ ہم دہلی شہید ہونے جا رہے ہیں
ایک گروہ کثیر انکا متوقع شہادت کا متصل اسکا یعنی بن چکی کے مع ہوا اب بریانہ پٹن بھی بر ملا آئے ہو گئے پتول صاحب
کانہ لکھ جلا کر تمام چاؤنی کو آگ لگا دی جو صاحب لوگ بیان تھے وہ مشکل جان بسلامت لینگے کیونکہ بہت دور تک
معندون نے اونکا تعاقب کیا تھا مگر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہو نیکا اور جو مشکلات اور شدائد ان کو
پیش آئیں تھیں چھوڑ دیا ہے غرض کہ بعد کچھ عرصے کے صاحب موصوف بمقام راج گڑھ وار و پور راجہ بیکانیر کی محفل
میں پہنچ گئے اور وہ اور چند صاحب مقام مذکور میں باس امان زندہ رہے

راشم کا ارادہ تھا کہ احوال سکر صاحب کا جو انہوں نے خود چھوڑ دیا ہے اس مقام پر پھر کر کے چنچہ
ایک چٹھی طلب حال مذکور خدمت میں صاحب موصوف کے روانہ کی گئی اور اسکا جواب باصواب نہ ملا یعنی احوال
مذکور دستیاب نہ ہونا چار احوال ہائسی کو اتنا ہی لکھ کر ختم کیا فقط

شب ۳ جون بوقت نواخت گیارہ گھنٹے پیش چاؤنی میں ایک توپ سے نہونی جسکی آواز سے سب کے
کان کھڑے ہوئے اور فرادیکھا کہ چند بنگلے شعلہ ور ہو رہے ہیں

ایک صاحب فی الحال اُدوسے پور میں ہیں حال اس گھٹ و خون کا اسطرح پر بیان کرتے ہیں
کہ ایک بازو فوج گوالیار کا زیر حکم میکہ و نڈ صاحب قلعے میں موجود تھا اور بازو سے ثانی ماتحت روز صاحب
کے خالی اسپتال میں مقیم تھا جب خوف بدوہ عام ہوا تو روز صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنے بازو کو بھی قلعے میں لجاوے
مگر سب سپاہیوں نے انکا کرنا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چلتا کے سر کی گلو صاحب
کی خوش نصیبی سے نشانے نے خطا کی تھوڑے عرصے کے بعد میکہ و نڈ صاحب آئے اور بازو صاحب کو قلعے میں
لینگے اب سپاہ نے جبراً و تہراً کچھ اسباب محافظت کے جمع کرنے میں کوشش کی مگر یہ بھی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے
آوے گی تو ہم کو خواہ مخواہ اونکی اطاعت کرنی ہوگی بعد تھوڑے عرصے کے ایک سوار آئے کہ کہا کہ طیار ہوا اور اگر ہمارے
ساتھ شامل ہو آخر کار سپاہ نے میکہ و نڈ صاحب اور روز صاحب سے کہا کہ اب تم ہاگ جاؤ ورنہ تمہاری جان پر آپ
آوے گا اور یہ سوار آکر پوزندہ نمودار ہوئے یہ حال سنکر میکہ و نڈ صاحب اور روز صاحب اور اجین صاحب جکا نام معلوم نہیں
اور ڈرن فورٹ صاحب بہاگ کر سبائب مقام وار دروانہ ہوئے اور اٹھارے راہ میں افسر ان رسالہ مثل کوٹ صاحب

اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگوں کے اور پانچ سیم صاحبوں کے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد
مفسدہ پر دازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ اون کے سامنے آیا او سکواونہوں نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ
ارادت علی صوبہ دار رسالہ یکم کو برگیڈیر مقام نیچ کا مقرر کیا اور برگیڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع
کیا اور خزانہ نیچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کلان نصب کیا اور
اوس کے روبرو جھنڈہ قائم کر کے واسطے رہنے برگیڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اوس نے صوبہ دار دن اور حیدر ون کو
کرنیل اور میجر مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم نے حجت ہفتہ کو الیاریہ حکمرانی کرتا ہے لایہ صاحب کے پاس ایک
رپورٹ اس مضمون کی آئی کہ ارادہ کو الیاریہ کو نکال دینا کہ مقام نیچ میں ایک نیاراج قائم ہو اور ایک مختار گوا الیاریہ
مفسدین کے ساتھ سازش بھی رکھتا ہے میکہ و ملکہ صاحب نے یہ چاہتا تھا کہ اپنے طغی و غیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین
نے اون کے ہاتھ میں سے چھین لئے ایٹ صاحب نے تاریخ دوم وقت سہ پہر ارادہ فہمائش کرنے سوار ہو چکا
کیا اور کہا کہ جو اونہوں نے عہد وفا داری کا کیا ہے تو اونکو لازم ہے کہ او سکواونہوں نے متفق لفظ
یہ در جواب کہا کہ تمہیں کیوں سرکار لاہور اور شاہ اودہ سے عہد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب میں کیوں خلل انداز
ہوا چاہتے ہو مگر یہ نہ ہوگا

اب زیادہ تحریر کی گنجائش نہیں نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہے اور نہ دل چاہتا ہے کہ مفصل حال کشت و خون
کا بیان کیجوں پس اس قدر کافی ہے کہ جہاں جہاں قتل ہوا ہے اوس سب سے نیچ میں زیادہ تیرہ حرمی طور میں آئی
اور وہ چیزیں اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے اونکو مفسدین نے کلہاڑوں سے توڑ کر ڈب
وختہ کیا غریب پستونچی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باند بکڑا ڈیا اور مشہور ہے کہ اونہوں نے جہند
سیم صاحب کو بھی اس طرح اڑایا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہو گئے اور شوہر صاحب بر وقت یہاں پہنچے
مفسدین کے روانہ ہونیکے بعد اسے

ایک سپاہی بنام قادر اہل جو تاریخ ذہم جون مقام خیر وارہ گرفتار ہوا تھا اوس کے اظہار میں کہشہ
باتیں ایسی ہیں جو کاتب حالات مذکورہ بالا سے رہتے ہیں اس واسطے اوسکا بیان بھی ذیل میں درج کیا جاتا ہے
میں اور بنگلہ کرنیل لارنس صاحب کے سچ گار دراجیا حوالدار کے جسمیں آٹھ جوان تھے یقیناً تھا
ایک روز یہ خبر وشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آٹھ تھے جن اسکے سننے سے تمام حجت طیار ہو کر میدان
میں آئی اور دیوار سے قلعہ پر سپاہی متعین ہوئے آخر کاریہ خبر غلط نکلی اور فیما بین صاحب لوگوں اور سپاہیوں کے
عہد و پیمان ہوئے تاریخ سوم قریب نواخت گیارہ گنہ شب گئے آواز بنا دینا تو سچا نہ گوش زد
ہوئی اور دوسرے روز جو میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سواروں نے تمام مقام گنیر لیا تھا اور سپاہ بدل
بھی طیار ہو کر میدان میں آئی تھی اس عرصے میں آواز بنا دینا بنگلہ برگیڈیر صاحب کے سننے میں آئی اور فوراً
اوس بنگلے میں سے شعلہ آتش نکلتے نمودار ہوئے مفسدین گروہ باند بکڑ پر تھے اور جہاں تھان بنگلہ میں

آگ لگا تو تہی وقت نواخت جاگنٹھ صبح ایک نایک اور چار سپاہی وروی سواسے تیلون کے پہنچے ہوئے کر نل لائس صاحب کے بنگلے پر آئے اذکو دیکھ کر ہمارا گارڈ لیا ہوا اور پہنچے بند وقتین بہر کر اونسے کہا اگر تم نزدیک آؤ گے تو ہم مارینگے یہ سنکر نایک نے کہا کہ تم ایک دین یا دو دین پہنچے کہا ایک دین کیونکہ ہکو ہوانی بخش عبدالرحمن اسبان نے سمجھا رکھا تھا کہ تم سے جو یہ سوال کریں تو اسکا ایسا جواب دینا ورنہ وہ ہکو مار ڈالینگے جب پہنچے اذکو جواب ایک دین کا دیا تو نایک اور چار وں سپاہی سنکر چلے گئے بوقت نواخت سات بجے کے چار سوار آئے اور شہر باہر بہت باتیں لے ہوئے ہمارے سامنے آکر کھڑے ہوئے ہم نے اذکو بھی دیکھا یا جیسے پہنچے پہلے سپاہیوں کو دیکھا یا تھا کہ آگے آؤ گے تو ہم بند وں مارینگے اس پر اذکو بھی وہی سوال کیا کہ تم ایک دین یا دو دین پہنچے جواب دیا ایک دین یہ سنکر اذکو نے کہا پھر مقابلہ کر نیکی کیا ضرورت ہے ہتھیار دوہرو اور وروی اوتار کر ہمارے ساتھ چلو ہم نے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا بعد ازین دو دو سوار ہماری دونوں طرف ہو کر ہکو لڑ چلی اب سپاہ قلعہ کی رو برو بہرتی تھی اور پیادہ سپاہ چہراہ تو پناہ کے مقابلے میں تھی سواران نہ کو رہ کو چلی صوبہ دار بہادر کے پاس لیگے شخص لیٹ قد بہت نحیم و نحیم سفید بروٹ کر کے وروی سپاہ پیدل کی پہنچے ہوئے بیٹھا تھا سپاہ ہند نے خزانہ نکالا تھا اور دو ماہہ ہر ایک شخص کو دیتے جاتے تھے جزیلی صوبہ دار نے ہم سے کہا کہ اگر تم فوج کے ساتھ کوچ کر دے گے تو کل کے روز ہکو بھی دو ملہ ہم ملجا دیگا اور جو ہم راہی سے انکار کر دے گے تو ہمارے ہتھیار چین کر تھکو اسی جگہ مار ڈالینگے ہم نے بنا چاری اقرار ہر ہی کیا اور روانہ ہوئے قلعے سے پہلے ہکو چاؤنی میں لیگے بیان وہ سب مال مغر و جمع کرتے تھے اور یہاں سے گاڑی اور بگی میں بار کر کے لیجاتے تھے قریب نواخت دو گنٹہ روز یہاں سے روانہ بجانب مقام نیگا گدہ ہوئے اور انتظامی سواسے اسکے اوکچہ نہ تھی کہ پیش فوج اور پس فوج اور سوار وغیرہ میں فاصلہ بہت تھا پیادہ سپاہ اگر تھی اس کے بعد تو پناہ اور عجب میں سوار اس مہیت سے وہ روانہ ہوئے اور اوس شب کو مقام لوگا نوہ میں وارد ہوئے ہمارے گارڈ نے تجویز فرما دی تھی کہ اور جب قریب لوگا نوہ کے پونچے تو ہم ایک باولی میں اترے گویا پانی پینے بہتے تھے سواران نے ہم سے کہا کہ چلے آؤ ہم نے جواب دیا کہ چلو آتے ہیں ذرا رفع مکان کر لیں اس مقام پہنچے تھے شروع کی اور جب تک تاریکی شب محیط زمین ہوئی بیٹھے رہے اور بعد تاریکی کے جنگل کی راہ لی اور اب چہرہ وز کے عرصے میں براہ ڈار دو بہندریان وارد ہوئے

سب اہی بیان کرتے تھے کہ اکثر افسر لوگ مارے گئے میں نے خود سنا کہ اکثر بنگلہ خن سے آواز فنگ آتی تھی اور وہ شہر و رہتی اور آتش زدگی کی گرم بازاری تھی اور سپاہیوں نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ برگنڈ میجر صاحب بھی مارے گئے تھے

سپاہ نے ہکو اونسے ساتھ دہلی جانیکو کہا تھا اور یہ بیان کرتے تھے کہ وہاں بادشاہ ہکو چودہ روپیہ ماہوار دیکھا اور یہ بھی کہتے تھے کہ ہم براہ چور گدہ پندرہ روز میں مقام دہلی پہنچ جاؤ مینگے میں نے یہ بھی سنا تھا کہ ایک یا دو میم صاحبہ بھی ماری گئیں اور جس مکان میں وہ تھیں اوس میں بھی تھے اور ہندوین نے اونسے ملکی ہکو

لیکھ کر اونکو شعلے میں ڈال کر جلا دیا تھا

ایک صاحب منجہ صاحبان معتمدین اپنا حال قرار ہونیکا اسطرح پر بیان کرتے ہیں کہ میں معتمدیگ صاحبان
مفردین منج کے جو تاریخ ۳۔ وقت شب قرار ہوئے تھے اب حفاظت رانا صاحب میں ہوں اور رانا صاحب
بہت خاطر داری اور مدارات سے پیش آتے ہیں اور جو صاحب لوگ مقام انپورہ اور کوہ آلو میں ہیں اونہوں
نے ہمارے پاس بہت سامان پارچہ پوشیدنی و دیگر ضروریات کا جسکے ہکڑا نہ ضرورت تھی بھیجا کیونکہ ہم لوگ
مقام منج سے صرف پارچہ جو جسم پر تھے اور جان جو تن میں تھی لیکر قرار ہوئے تھے اور ہم اپنی خوش نصیبی اسی
میں تصور کرتے ہیں کہ جان سلامت رہے کپتان انیلی صاحب اسسٹنٹ پولیکل اجنٹ میوار ہمارے محافظ
ہیں اور انکے احسانات کے ہم بہت شکر گزار ہیں تمام افسران فوج بنگال جو منج اور نصیر آباد میں تھے اونکو حکم اگر
جائے کا ہے اور راجپوتانہ میں پر فوج منبی حاظ فوراً آؤ والی ہے ہمارے ساتھ میں صاحبان مفصلہ ذیل ہیں لفٹنٹ
ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ گورون صاحب اور ڈاکٹر کلارک صاحب متعلقہ فوج بنگال اور ڈاکٹر کوت صاحب اور ڈاکٹر
حیل صاحب اور لفٹنٹ رور صاحب اسسٹنٹ دیون پورٹ صاحب اور رجن برپی زون صاحب متعلقہ فوج منبی اور پانچ
میم لوگ اور دس بچے اور مقام شکر ہے کہ اب تک سب سلامت ہیں

خبریں درباب قتل سارجن میجر سیمل صاحب کی میم اور اونکی تین بچوں کی بہت مختلف ہیں یہ صاحب متعلقہ فوج
اسپی تھے اور میم صاحب نے اپنے تین مکان میں جو انکا اپنا تھا اور بہت پختہ بنا ہوا تھا بند کر لیا تھا اور دس
اونکو اوسمیں سے جب کسی طرح نکال نہ سکے تو دروازہ اونکی راہ سے بند دقین مار کر اونکو ہلاک کیا

تین ہفتہ بعد اس فساد کے اون افسروںکو جو قلعے میں تھے ہر کچھ اندیشہ پیدا ہوا اور اونہوں نے یہ
تصور کیا کہ معتمدین منو اون پر حملہ آور ہونگے اسی لحاظ سے تمام میم اور بچوںکو مقام نصیر آباد جہاں فوج گورہ کثرت
موجود تھی روانہ کیا اور انکے ہمراہ افسران ۲۷ رجسٹ گئے اور یہاں قلعے میں صرف گیارہ صاحب لوگ رہ گئے
ان صاحبوںکا نام جو گیارہ صاحب واسطے حفاظت قلعے کے رہ گئے تھے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں میجر برن صاحب
کپتان شو و صاحب کپتان لائیڈ صاحب کپتان لاری صاحب اور سرجن ہل صاحب اور لفٹنٹ ریشی صاحب اور
لفٹنٹ بارس صاحب اور لفٹنٹ ایس صاحب اور لفٹنٹ سٹیلٹن صاحب اور لفٹنٹ ولیمس صاحب
اور ڈاکٹر مری صاحب

تاریخ ۱۲۔ ماہ اگست وقت شب چند سواروں نے معتمدہ پروازی کر کے اپنے مکان افسر پر تین
گولی چلائیں اور صاحب مدوح نے سپاہ گورہ کو حکم دیا کہ انکو مار کر جس مکان میں وہ گھس بیٹھے ہیں اوسمیں
سے نکال دو جب گورے نزدیک آئے تو معتمدہ بہاگے مگر بہاگتے بہاگتے ایک گورے کو اونہوں نے
جانسے مار ڈالا اور دو گوزمنی کیا اور ایک افسر کو مجروح کیا بعد ازیں تمام فوج گورہ کو حکم طیاری کا ہوا بنگال اسکے
کہ شاید کل سوار معتمدہ پروازی کر کے بمقابلہ فوج گورہ پیش آویں مگر ایسا نہ ہوا اور بعد چند روز کے فوج ہونے

نے اگر اس قلعے کی تبدیلی کرادی

لیکن جو ولایتی لوگ مقام منہج میں تھے انکو ابھی اور بھی کالیفٹ اوٹھانی تھیں تفصیل اسکی یہ کہ تاریخ ۳ نومبر وقت شام معتمدین قریب چار ہزار سوار و پیادہ معہ تین ہاتھ مند سوار کی جانب سے اس قلعے پر عازم ہوئے اور اس قلعے میں ۳۰ نفر لائق کارزار اور ۴۰ نفر بیمار تھے مگر سامان غوثیش اور اسباب جنگ بکثرت تھا اس تاریخ کی شام سے صبح ۲۲ تک فوج قلعگی نے جو دشمنوں سے محصور ہو رہی تھی بدلیری و مردانگی تمام زیر حکم کپتان سمیعین صاحب متعلقہ رسالہ دوم اپنے تین بچایا اور جو حملہ دشمنوں نے کیا اوسکو روکا اور اسی ترکیب سے جنگ آور ہوئے کہ ہر ایک حملے میں دشمنوں کا بہت نقصان جان ہوا اور تاریخ ۲۲ وقت صبح دشمنوں نے ارادہ مصمم زنیہ لگا کر قلعے میں گیس آنیکا کیا تھا مگر یہ بھی پیش رفت نہوا

تاریخ ۱۱ وقت صبح فوج قلعگی نے دیکھا کہ فوج زیر حکم نفٹ فارگو ہاگرسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے مقام باگنا سے دشمنوں پر حملہ کیا اور میں معتمدین کو قتل کیا مگر یہ فوج منہج کے قریب نہ رہ سکی کیونکہ فوج معتمدین کی بکثرت تھی اور گرداگرد جا بجا بڑی ہوئی تھی

بعد از اس ہنگامے کہ میں پارس پور تھو معلوم ہوا کہ معتمدین ایک جندہ منہج جسر نام پنجاب کا درج تھا اور چار زنیہ چوڑ گئے اور اس جندہ اور زنیہ کو نگہداشت دیوم و ہام سے حوالدار ٹیکا منہج اور مالانا خان بلوچ سپاہی اور جندہ باجے و اسے متعلقہ رسالہ دوم جو اس کام کے واسطے عین بارش گولہ میں دیوا کی راہ نیچے اوڑھ کر گئے تھے قلعہ میں لائے اور جب تاریخ ۲۲ وقت صبح خبر روانگی فوج بر گئی یہ سوار صاحب کی مقام ٹو سے بجانب سندھ سو پونہی اور فوج مذکور اثناے راہ میں اس وقت منہج میں آئی اوس وقت معتمدین اس مقام کو چوڑ کر بھاگ گئے اور مقام منہج معتمدہ پر دازوئے خالی ہو گیا

ایک وقایع نگار احوال اس مقام کا اسطور پر تحریر کرتا ہے کہ جب فوج نصیر آباد نے ہنگامہ پر پکیا تو فوج منہج نے بھی اونکی پر دی کی معنی اس فوج نے بھی فساد شروع کیا اس وقت یہاں ۲۰ رجٹ پیادہ کار بنگال اور ایک رجٹ سواران بنگال اور کچھ توپخانہ بنگال اور ۲ رجٹ گوالیار کشتیجٹ موجود تھی اور قلعے میں بازوے رہت ۲ رجٹ کامقیم تھا اور بازوئے جب رجٹ مذکور کا ایک خالی ہسپتال میں تھا تاریخ ۲۳ اور ۲۴ مئی اور یکم جون کو کچھ علامات بیقاری کے نشیدہ سپاہ سے نمودار ہوئی مگر بروز دوم وہ سب ناپید ہوئے اور سپاہ نے دوبارہ قول و شتم از رو سے دیرم اور ایمان سکے کیا مگر یہ قول اونکے بھی ایک وقت کے ساتھ تھے کیونکہ تاریخ ۲۳ جون توپخانے سے ایک آواز توپ کی آئی اور یہ دوسری آئی جسکے سنتے ہی سب فوج آمادہ پرخاش ہوئی اور تمام چادونی میں شہر ہو کر بازاکرشت و خون و آتش زنی گرم کیا اور سواروں نے تمام چادونی کا رخہ کر لیا اور جو سامنے آیا اوسکو قتل کرنا شروع کیا مکانات صاحبان میں آگ لگی پیادے تو لوٹ اور آگ لگانے میں مشغول تھی اور سوار چادون طرف بنگلوں کے پھرتے تھے تاکہ جو صاحب لوگ بنگلے سے باہر آوے اسے قتل کریں

اب یہاں شو محشر سے کم نہ تھا ایک جانب تو سپاہ غل جاتی تھی اور دوسری جانب آواز توپ و تفنگ آسمان تک پہنچتی تھی اور ادھر شور و غل مٹھکا اور گریہ و زاری سنا دیکھان کی طبع آسمان کو توڑتی تھی اس عرصے میں وہ بازو سے حربت گوا لیا رکھا ہسپتال میں تھا اور سکواندر قلعے کے بعد وقت لگیے اور وہاں اونکو گولی وغیرہ سامان جنگ لگایا تاکہ قلعے کو معسندین سے بچاویں اور ایک صوبہ دار اور دو ولایتی سارجن اور بیس چیدہ سپاہی واسطے حفاظت دروازہ قلعہ کے تعینات ہوئے چار گھنٹے یہی حال رہا اور قلعہ بند رہا مگر بعد اسکے دو آواز توپ کی باہر ہر سر ہوئیں جسکے سنتے ہی گوالیار کی فوج جو قلعے میں تھی وہ بھی مستعد ہنسبا دہوئی اور صوبہ دار نے حکم دیا کہ دروازہ کھول دو سر حید نقیضٹ روض صاحب اور گوردن صاحب اور دیول پورٹ صاحب نے نمائش کی مگر کچھ اثر نہ ہوا اور صوبہ دار نے تھا ہو کر یہ کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ تمہاری زندگی زہرے کی سوار اگر تمکو مار ڈالیں گے نا چاروہ قینون صاحب باہر قلعہ کے آئے اور تھوڑے عرصے تک انتظار فوج لکھی کا کیا مگر جب کچھ چارہ باقی نہ رہا تو وہ دہانسر روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سوار یا کسان اونکے پاس نہ تھا اسواسطے پیادہ پا چلتے چلتے اونکے پیرو نہیں چالے پڑ گئے جس گانوں میں جاتے تھے وہانکے لوگ اونکو نہتے تھو اور اونکی تذبذب کرتے تھے اور اپنے مکان پر رہتے نہیں دستے تھے کہیں کہیں اونکو خشک روٹی بعد ذلت و خواری نصیب ہوئی تھی یہ سب صاحب لوگ سپرہ نفر تھے اور اونکے ساتھ چھیم اور دوسرے تھے الغرض بعد ذلت و خواری یہ سب مقام و کلامین پونچے یہاں رانائے اودے پور نے کچھ سوار تعینات کر کے تھے سیوا اونکے ہمراہ ہوئے اور اونکو سب حفاظت مقامات محفوظ میں رکھا اسطرح سب صاحبوں کے تکلیف ختم ہوئی اور آئندہ جو رستم معسندین سے اونکو نجات ملی

اندور

بعد از مفسدہ گوالیار جو تاریخ ۱۴ جون برپا ہوا تھا اندور میں بھی تاریخ یکم جولائی فساد برپا ہوا اور شروع فساد میں کرنیل دیورند صاحب رزٹینٹ دربار ہلکے کو مہاراجہ صاحب نے دو کمپنی پیادہ اور تین ضرب توپ واسطے حفاظت رزٹینسی کر دی تھیں تھوڑے عرصے بعد نواخت آئے گھنٹہ صبح کے ان سپاہیوں نے باتفاق دیگر سپاہ ہلکے خلاف حکم مہاراجہ صاحب رزٹینسی پر حملہ کیا اور اکثر انگریز متعلقہ و فخر تاربتی کو قتل کیا اب بیوگل سبھا شروع ہوا فوج ہیل مع سپاہ سہور اور مد پور حسب الحکم آکر موجود ہوئیں مگر سپاہ سہور اور مد پور نے کرنیل دیورند صاحب کے حکم سے انحراف کیا اور اسوقت میں تنبیہ اور تاویب سپاہ مذکور کی بچا اور بیکار رہی کیونکہ یہ امر ظاہر تھا کہ جب دوسرے روز معسندین ہوا اونکے ساتھ شامل ہوں گے تو قتل عام انگریزان ہوگا بدین خیال سیم صاحبان اور چھوٹے سچو کو مٹی اتواب کو بی پر سوار کر داکر سہرا ہی فوج ہیل روانہ سہور کیا اور اس مقام سے بھی بنا چاری وہ سب بہاگ کر مقام ہوشنگ آباد کو گئے کیونکہ فوج مقیم سہور نے یہی مقصدہ پروازی کر کہ حسرت باندھی تھی بعد ازین معسندین نے مہاراجہ ہلکے سے کچھ شہر اٹھ پیش کیں اونسے سب متعلقہ کیں مگر حوالہ کر دینا انگریزان کا نا ناما اور مہاراجہ صاحب خود فوج معسندین میں گئے وہاں معسندین نے اونکو صلاح دی کہ تم ہی اپنی فوج طیار کر کے نہلی کو چلو اونہوں نے بجواب یہ کہا کہ نہ مجھ میں اتنی قدرت ہے کہ میں فوج بہرتی کروں اور نہ حیونت راو ہلکے اہل قدر ریت

چوڑ کر مرے ہیں کہ جو اس مہم کو اسلئے کھایت کرے اور ہمارا صاحب نے یہ بھی کہا کہ مذہب ہندو میں یہ کہاں کہاں ہے کہ عورات اور معصوم بچوں کو قتل کر کے القصد ایسے ایسی باتیں فصیحیت آمیز اونسے کہلے اور انکو اس خونریزی سے منع کر کہ ہمارا صاحب محل سدا سے کوروانہ ہوئے اور معندین نے خانہ ٹوٹنا شروع کیا اور شامل معندین کیسے مٹو ہو کر روانہ دہلی ہوئے فقط

مٹو

افواج مقیم مٹو نے بھی اسی روز سرکشی شروع کی تھی جس روز فوج اندور نے سر لشویش اڑھایا تھا تاریخ ۳۰ جون ایک جاسوس متعلقہ پولس نے آکر کرنل میٹ صاحب کمانیر حیا دینی کو خبر دی کہ ایک جہنڈہ سبز نصب ہوا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ سب آدمی جو دیندار ہیں اور جو سرکار کی حرکات سے ناراض ہیں وہ آکر اوسکے گرد جمع ہوں مگر اوس روز اس خبر کو پائیہ اعتبار سے ساقط سمجھا تھا بروز دوم یعنی یکم جولائی بستیور سابق سب فوج کی ٹرپٹ ہوئی اور کیسے حرکات سے یہ نہ پانا گیا کہ وہ آٹا دہن فساد ہیں قریب ساڑھے آٹھ بجے کے آواز ہاسے اتواپ اندور کی جانب سے گوش زد ہوئیں اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک چٹھی کرنل ڈیورڈ صاحب کی جو میل سرمہ سے لکھی ہوئی تھی آئی اوسمیں یہ مضمون درج تھا کہ تو سچانہ گورہ جلدی ازراہ مہربانی مسجد و ہلکرم پر مقام رزٹرنٹی حملہ آور ہوا ہے بذلیق اسکے فوراً تو سچانہ روانہ ہوا مگر وقت سہ پہر واپس آیا کیونکہ صاحب رزٹرنٹ اندور سے روانہ ہو گئے تھے لیکن انہنگر فوراً صاحب کمانیر تو سچانہ مذکور نے صلاح دی کہ قلعہ مٹو پر تسلط تو سچانہ بہت ضروری ہے اور یہ صلاح بعد قدرے تامل کے منظور ہوئی سیم لوگ اور بچے بھی داخل قلعہ ہوئے اور ایک پہرہ جنگی تو سچانہ لیٹ کا ایصالہ پانچ میل جانب اندور نصب کیا گیا اور سچا سچا ہی بجانب شمال جہادنی کے تعینات ہوئی بنظر اسے کہ سپاہ ہندوستانی کی دلوئیں کی طرح سے بے اعتباری کا گمان نہ ہو پہلے ہندوستانی جو قلعہ میں تھے دوتکی نفری زیادہ کی گئی اور اوسکے افسر تمام روزانہ کی لین میں رہے تاکہ فساد نہ ہو اور انکے دلوئیں اعتبار منجانب سہ کار رہی سواے ازین افسران تو سچانہ کو حکم ہوا کہ شب کو اپنے سواروں کے ساتھ لین میں رہیں مگر سب افسر جب مس کوٹ میں کمانا کہا رہے تھے ایک سوار خنہ اونکے پاس آیا اور اوسنے آکر کہا کہ اس حکم کی تعمیل نہ کرنا مگر اس اطلاع خیر خواہی کا کہنے خیال کیا اور بعد کہانے کے سب صاحب لین کو گئے اور لفٹنٹ فائرنگ صاحب متصل گارڈ جہنڈہ لین کے ایک سوار سے کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک سوار مذکور نے اپنی قرابین اڑھایا کہ سرکی اوسکی آواز سے اور سب افسران انگریزی اپنی اپنی آرام گاہ سے اڑھایا کہ اب یہ حال تھا کہ سوار اور یادہ متعلقہ جمعیت ۲۳ کی سب ہندو قین مار رہے تھے غرض کہ اسی بارش غلوہ ہاسے تفنگ میں سب صاحب تو گ اپنے اپنے مقام سے بھاگے قبل از اس واردات کے کہ سواران معند لین سے جدا ہو گئے راستے پر اس ارادے سے کھڑے ہوئے کہ جوقت میجر بیرس صاحب اڈکا گناڈنٹ آوے اوسکو فوراً قتل کریں اور یہ ارادہ اڈکا پورا ہوا یعنی جوقت صاحب موصوف اپنے بیگلے سے اڑھایا کہ اڈکا کے نزدیک آئے اوسنوں نے فوراً

گولی مار کر اونکو زمین پر گرادیا اور بعد ازاں تلوار ونسے اونکے جسم کو پارہ پارہ کیا اسوقت فسران ۲۳ جھٹ جھٹ
 میجر صاحب کے بنگلے میں جھینس کوٹ متز ہوا تھا کھانا کھا کر چورٹ بی رہے تھے کہ یکایک آواز تفنگ لین
 سواران سے گوش زد ہوئی اور ایک خطہ نکلنا تھا کہ ویسے ہی آوازین لین گینے گراؤڈیر ۲۲ جھٹ سے سماعت
 میں آئیں اور چونکہ یہ لین۔ ورواوس بنگلے کے تھی جہاں وہ سب صاحب مقیم تھے سوائے آوار کے گولیان
 صاحبان موصوفین کے کہ پوش آئے تھے لیکن اور اب تمام چاؤنی سپیل میں سوائے گولی کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا
 چند صاحبوں نے یہ تصور کیا کہ فوج ہلکے نے شاید چاؤنی پر حملہ کیا ہے اور اس خیال سے اپنی اپنی کمپنی کے کوارٹرز
 تھے جانب روانہ ہوئے اور وہاں پہونچکر اور معاملہ دگرگون دیکھ کر ہر چند سپاہ کو فمائش کی مگر فائدہ ترش ہوا
 اور سپاہ نے اتنی گولیان ماریں کہ سوائے گولی کے اور کچھ وہاں نظر نہ آتا تھا کہ نیل ٹیٹ صاحب نے بعد میں لینے
 ستہار سپاہ گارڈ قلعہ کے جنگی بندوقین بھی پڑھیں حکم دیا کہ تو سچا نہ چاؤنی سپیل کو روانہ ہو مگر اب بھی کرنیل صاحب
 کے ولیمین اسقدر اعتبار سپاہ کا جاگیر تھا کیونکہ موسم گرما گزشتہ میں جب صاحب موصوف مستعد جاسنے
 سپاہ گورہ میں تھے تو سپاہ مذکور نے اونکو عرض دی تھی کہ وہ اونکو چور کر سجاوین اور اس طرح اپنی محبت وفادار
 ظاہر کی تھی کہ وہ بغیر انتظار کے تو سچا نے کے کپتان لیکن صاحب اچھین کو ساتھ لیکر چاؤنی کو تنہا روانہ ہوئے
 اور وہاں سپاہ کو فمائش کر رہے تھے کہ اس عرصے میں کچھ سوار آئے اور سپاہ سے بیان طراز ہوئے کہ جتنے اپنے
 کمان فسر کو تو مار ڈالا اب تم کیا کیا چاہتے ہو یہ سنکر سپاہ میں سرگوشی ہونے لگی اور نتیجہ اوسکا یہ نکلا کہ کرنیل ٹیٹ صاحب
 اور کپتان لیکن صاحب بھی وہیں مارے گئے اور اونکی لاشیں دوسرے روز روروے لین ٹیٹ نمبر ۷ کے اس حال
 سے قیمہ کی ہوئی ملین کہ کرنیل صاحب کے دونوں خاڑے اوڑ گئے تھے اور اونکی پشت سوراخ سوراخ ہو گئی تھی
 دونوں انوکا گوشت اوڑ گیا تھا اور زخمان اونکے منہ میں چلے گئے تھے اور تین زخم تلوار کے اونکے منہ اور کوٹری
 پر تھے اور ایک گردن پر اس زور کا ہاتھ لگا تھا کہ جس سے اونکا سر شانسیہ جدا ہو گیا تھا اب تو سچا نہ مذکورہ بالا پونچھا
 اور معندون پر اور گولہ رانی شروع ہوئی مگر قبل ازاں اسکے آنکے مکان س کوٹ اور مکان پادری صاحب اور مکانات
 کو جو قلعے کی توپوں کی زد سے باہر تھے معندین نے لوٹ کر چلا دیے تھے دوسرے روز وقت صبح دو توپیں جنگی
 ساتھ وہ صاحب لوگ صرف تھے جو بغیر جگہ بن گئے تھے واسطے نکال دینے باقی ماندہ معندین کے جو لین سواران
 کے نزدیک پہنچے تھے نظر آئے تھے آئین اکثر کہ وہ معندین نظر آئے مگر توپوں کو دیکھتے ہی وہ سب ہباں گئے
 اب اکثر مکانات جنہیں معند نہا گئے ہوئے تھے جلا دیے گئے اور لاشیں کرنیل ٹیٹ صاحب اور میجر ہیرس صاحب
 اور کپتان لیکن صاحب اور دیگر صاحب لوگوں کی لاکر دفنانی گئیں ہلکے نے اپنی دوستی اور وفاداری ثابت کر سکے
 چار لاکھ روپیہ نقدی اور غلہ اور سامان جنگی بکثرت ہمارے پاس بھیجا اور اسقدر امداد کی کہ ہمارا امن گاہ ایسا مضبوط ہو گیا
 کہ اگر معند ہمارا محاصرہ بھی کر لیں اور وہ مدت تک جاری ہی رہتا تو بھی ہم اوسکے تحمل ہو سکتے تھے

اعظم گدہ

تاریخ دوم جون ۱۷ء رحبت ہندوستانی نے یہاں فساد برپا کیا اور ٹھنٹ پنشن صاحب کو توجان سے ہلاک کیا اور میں صاحب ساخٹ میجر ون کو زخمی شدید کر کے ساتھ یا آٹ لاکھ روپیہ اور توپوں کا قبضہ کر کے بروز دوم دن ملک اودہ ہوئے تاریخ چارم زمیندار اور دیگر مدد معاشان شہر آما وہ فساد ہوئے ساکنین شہر مکانات مخفی میں تنواری ہوئے اور تا تاریخ ۱۸ء ناہنڈ گور مخفی رہے اس تاریخ کو وغیل صاحب اور ڈون صاحب کچہ سوار اور پیدل لیکر آئے اور ساکنین کو طمانیت بخشی کہ وہ اپنی اپنی حفاظت گاہ سے باہر آئے اور اپنے کاروبار میں بوجھ بھی نہ ہونے

منگلیہ

تاریخ ششم جولائی صاحب مجسٹریٹ کو ایک عیسائی ہندوستانی نے اگر خبر دی کہ کل شام کو ایک جہزی ملازم حاجی احمد سوداگر کا ایک آدمی کو دور روپیہ دیکر کہتا تھا کہ ایک چٹھی جو اسکے پاس موجود تھی مقام ٹیپہ علی ناطر فوجداری کے پاس لیجا اور وہ باعث شورش راہ اس سے انکار کرتا تھا بلکہ اوسنے چٹھی نہ لی ہر چند جہزی اسی مذکور نے اوسکو بہت دھمکایا اور سخت ست کہا مگر اوسنے نہ مانا اور وہ گیا اس خبر سے صاحب موصوف کے دل میں شک پیدا ہوا اور یہ سمجھ گیا کہ اگر آدمی نہیں لگیا تو چٹھی ڈاک خانے کے ذریعے سے روانہ ہوئی ہوگی خود ڈاک خانہ میں گئے اور عند وقت حساب جو کھلایا تو چٹھی مذکور حسب دستياب ہوئی اوسکا مضمون یہ تھا کہ روپیہ جو واسطے ریک آما دگی فساد میں ملے گا دیا گیا اور بروز عید یعنی ۳۰ اگست قریب ایک ہزار چار سو آدمی آما دہ فساد میں ملے گا انگریزوں کو قتل کر دینگے فقط آپس میں کچا شخاص اہل اسلام باشندہ منگلیہ خاص اور ٹیپہ اور بہاگل پور کے شامل تھے اور اکثر انہیں کے ایسے تھے کہ وہ علاقہ قباہت معزز سرکاری میں نوکر تھے اس چٹھی کے حال سے وقت ہو کر تدبیر گنہ گاری منشی ذکی الدین وکیل عدالت دیوانی اور حاجی احمد کاتب چٹھی مذکور کے عمل میں آئی اور وہ دونوں گرفتار ہو کر واسطے تحقیقات کے روانہ بہاگل پور ہوئے

بنارس

تاریخ ۴۱ ماہ جون رحبت ۱۷ء ہندوستانی اور لدھیانہ رحبت سکھ اور ۱۳ سواران کشادہ نے ہنگامہ بنارس کی اور مابین فوجت چار اور پانچ کہنے سے ہر سکھوں کو دیکھا کہ وردی پہن کر پڑ پڑ جمع ہوتے ہیں اور سپاہ ہندوستانی نے بھی وردی پہنی شہر میں گئی کیونکہ انکو حکم تھا کہ جب سچہ اندیشہ فساد معلوم ہو تو سب طیار ہو کر میدان کو اڑکار ڈالیں اگر جمع ہونا اس عرصے میں دو یا تین افسر انگریزی گورنمنٹ پشندہ ڈالے ہوئے ہیں اسے اور بیوگل واسطے باہر آنے فوج کے بجا مطابق آواز بیوگل کے سب سپاہی باہر میدان میں آئے مگر دھوئی اور گرتی ہیں کہ آئے پا جاے وردی کے نہیں پہنے تھے اسلئے حکم ہوا کہ اپنے نیک رنگ کے پا جاے پہن کر آؤ چنہ سپاہی بتا بعت حکم پا جاے پہن نے گئے اب انکو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار بیلون میں رکھ دو انہوں نے رکھ دیے اور واپس اپنے افسر دیکے پاس آئے تھے کہ اس عرصے میں بل تو بند ہو گئی اور انہوں نے کیا دیکھا

کہ تو بچاؤ اور گورے پیدل چلے آتے ہیں اس حال کے دیکھنے سے سپاہ کے دل میں خوف غالب ہوا اور وہ بیلو کی طرف بھاگے اور ان کے قفل توڑ کر ہتھیار نکالے اور بندہ وقین ۱۰ رجٹ شاہی کو جو ہتھیار و نکاح قبضہ کر نکلیا آتے تھے مار فی شروع کین سپاہ گورہ نے بھی اپنی بنا دلیق سے کام لیا غرض کہ طرفین سے خوب گولی چلی آخر کو سپاہ ہندوستانی اپنی زمین کی طرف بھاگے اور وہاں دیوار ہاسے زمین کو دیوار بنا دیا و دیگر اسکی پشت سے گولیاں مارتے تھے کہ نسل سپوش و صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہ ہندوستانی دیوار و نیکی بنا رہی ہیں ہو کر گولیاں مارتے ہیں انہوں نے تمام زمین کو آگ لگا دی اور ہوا جو موافق تھی تمام دیوان اور تیزی آگ کی بجانب معندین شدت سے ہوئی میان تک کہ تاب نہ لاکر معندین بھاگ نکلے اور بہت سے اوسمیں جل گئے کیونکہ روز دوم جب وہاں جا کر دیکھا تو خاکستر میں سے بڑے گوشت سوختہ بکثرت آتی تھی اب اور دوتین میدان میں آنے والے تھے یعنی جب کپتان ڈو جین صاحب ۱۲ رجٹ میں گئے اور جا کر انکو اطلاع دی کہ چونکہ انکا کمانڈنٹ مار گیا اس واسطے بریگیڈیر یو سوہنی صاحب نے انکو کوئی کتا افساح کو حکم دیا ہے کہ ان کے رسلے کی کمان کریں تو سب سواروں نے اپنی تلواریں کھینچیں اور ان سے کہہ گئے نا خوشی کی بلکہ ایک سوار نے سپتول صاحب موصوف کے مارا جس کے صدمے سے باز و کپتان صاحب کا جدا ہو گیا اب اور دوتین رو نما ہوئے یعنی جب کپتان صاحب کا بازو جدا ہو گیا اور انکا گھوڑا انکو لیکر بھاگا سکھان رجٹ لدھیانہ نے گور و نیکی طرف بنا دلیق زمین اور دوتین مرتبہ ایسا ہی کیا اور گورہ سپاہ سپاہ ہندوستانی کے نکالنے میں مصروف تھی اور ادھر کاکان بھی نہ تھا اس لحاظ سے سب کو اس امر کا تعجب رہا اور جب گورہ اس طرح گولیوں میں اور ادھر ہر رہے تھے سکھوں نے باعانت تحبہ سواروں کے آون پر حملہ کیا اور باقی سوار علمی ہ کھڑے ہو کر تماشہ دیکھتے تھے اب سپاہ بگڑی سپاہ گورہ کی ظاہر ہوتی تھی یعنی سامنے سے تو وہ ۳ رجٹ ہندوستانی باہر ش غلو کہڑے تھے اور ایک جانب سے سکھ اور دوسری طرف سے سواروں پر گولیاں مار رہے تھے کہ سپاہ گورہ ہوشیار ہو کر ایک گروہ انکا تو بجانب سکھ سپاہ گیا اور انکو مار کر بگاڑا اور دوسرا گروہ ۳ رجٹ کی لین میں گس گیا اور وہاں سنگینوں سے مار کر سپاہ معند کو کوئی راستہ سواے قوار کے نہ چھوڑا۔

اس طرح دشمنوں سے فراغت حاصل کر کے سپاہ گورہ حفاظت میں صاجان اور صاحبان ملکی میں مصروف ہوئی اور انکو حفاظت تمام مکان کسال میں پونچا دیا اور ہر قویہ ہو رہا تھا اور سپاہ گار ویا سے خزانہ و کچھری و مسکیت و ہتھیار و بازرگاری نے جب دیکھا کہ کوئی پرسان حال نہیں انہوں نے دست غارتگری دراز کیا اور تمام چادری گولیوں کی بجائے بجھکے پاسے صاحبان بارادہ قتل روانہ ہوئے ان کے بنگلہ میں آنے سے پیشہ سب صاحب لوگ بھاگ کر مکانات شاہرہ و دیگر مکانات میں چھانکے نزدیک محفوظ تھے متواری ہو گئے تھے مگر سپاہیوں نے انکو وہاں ہی چھوڑا اور وہاں سے بھی تلاش کر کے نکالا اور سختی تمام قتل کیا سواے اون سپاہیان کا روپاے مذکورہ بالا کے خیموں کے چادری کو لوٹا تھا اور سپاہ ۳ رجٹ بھی جسکو گورہ دن نے سنگینوں سے مار کر لین میں سے نکال دیا تھا تمام مقامات میں نشہ ہو گئے یہ سپاہ سب بھنڈیا دہ معند تھی کا قتل و خور زبیری میں اور سپاہیوں سے گورہ بکثرت لیکر لے تھے

آخر کار یہ بھی رو بفرار لاسے اور سپاہ سکھ ایک طرف کو اور سپاہ ہندوستانی بجا بن دیگر فرار ہو گئے اور شہر میں دوبارہ صورت امن کی پیدا ہوئی تمام میم لوگ اور صاحبان ملکی کو حکم ہوا کہ نگسال میں جا کر رہیں یہ مکان بہت مضبوط تھا اور اس کے بالا خانہ پر مورچاں کے موقع موجود تھے اور شہر بنارس میں آئین جنگی جاری ہوا جو معتمد گرفتار ہو کر آتا تھا اس کو سپاہنسی ہوتی تھی چیم اور دس کس معتمدین کو ایک ایک مرتبہ سپاہنسی دی گئی اور چند عرصے کے بعد ملک کھلتے سے آگئی اور اس نے افکار آئندہ بھی رفع کر دیے اس ملک کی سرداری میں کرنیل تیل صاحب تھے اور فوج مندر اس فوجیئر زیر تھی

ایک صاحب جو اس سب معتمدے میں موجود تھے اسطرح پر حال بیان کرتے ہیں کہ میری دانست میں کبھی انگریزوں نے اس قدر شجاعت و مردانگی نہ کی ہوگی جیسے یہ ہوئے ہر ایک انگریز خواہ ملکی یا سپاہی دوسرے سے سبقت لیجانی کی خواہش رکھتا تھا اور سار جنت میجر جل صاحب سے جو متعلق سپاہ سکھ ہیں کوئی شجاع تر اور دلادریز تھا جب وہ کمپو میں آئے تو تمام خون آلود تھے اور ان کی تلواروں کا حال کارزار بیان کرتی تھی اور اسی صاحب نے اول میری میم کی خبر زندگی کی مجھے دی تھی ان کا حال یہ ہوا کہ جب میرے مکان سے سب صاحب لوگ جو وہاں موجود تھے ہمراہ میجر برٹ صاحب کے روانہ ہوئے تو میری میم کو ساتھ لینا بھول گئے تو بڑی دور جا کر واپس آئی تو میم صاحب نے کہا کہ میں جا کر ان کو لانا ہوں مگر ایک سپاہی گورہ نمبر ۱ نے کہا کہ میں جا کر لاتا ہوں اور بھاگ کر ان کو بغل میں لیکر بارش غلولہ ہاؤ معتمدین میں زندہ لے آیا جب فساد کچھ کم ہوا تو ہمیں سوارانہ طرف گئے اور وہاں طیارے شب باشی کی کیڑی فوجت دو گنٹھ صبح میں نے سنا کہ میری میم کپتان برون صاحب کے بنگلے میں ہے یہ سنکر میں اور سار جنت میجر جل اور ایک سپاہی ۱۰ رجٹ کا تینوں گئے اور دیکھا کہ میری میم اور کپتان برون صاحب اور ان کی میم اور سب زندہ ہیں مگر طوٹے میں خفیہ ہیں غرض کہ وہاں سے ان کو نکال کر لین سواران میں لاسے یہاں کے معتمدین کی ایک توفیق کرنی چاہیے کہ انہوں نے کسی میم یا بچے کو نہیں مارا اور نہ خزانہ لوٹا صرف اپنی رحمت کا خزانہ لوٹ لیا اور کسی سے کچھ نہ لوٹے میں اب مقام جو بنار میں ہوں اور یہاں اسطرح پر آیا کہ راجہ رام نگر نے ایک ششی بھیجی تھی اوس میں اور میجر برٹ صاحب اور کپتان ڈنبار صاحب اور انسین بلٹن صاحب اور گیارہ سپاہی ۱۰ رجٹ کے اور تین یاچار اور بمکھلال آدمی جنہوں نے ہتھیار بجا کس کار نہیں اٹھائے تھے ہم سب سوار ہو کر اس مقام کی حفاظت کے واسطے آئے ہیں اور یہاں ہم اس قدر سب طرح کے سامان سے درست ہیں کہ کچھ ہوا اس مقام کو چھوڑیں گے جب بن بناریخ ۶ بنارس سے روانہ ہوا تھا اس وقت تک میجر گالس صاحب رسالہ ۱۰ کے اور تین سپاہی ۱۰ رجٹ کے اور جیکسن صاحب پوتھی کیری یعنی ڈاکٹر خورد و فتن ہو چکے تھے

انسین جیم صاحب زخمی شدید ہوئے تھے ان کے منہ میں زخم آیا تھا جس کے صدمے سے ان کا نالو بھی ہیٹ گیا تھا اور میجر صاحب ۱۰ رجٹ کے جو ۳ رجٹ کے ساتھ کام دیتے تھے ان کی دونوں انگلیں شکست ہو گئی تھیں ان میں سے ایک تو براسی ڈاکٹر صاحب کا فی گئی اور ٹوٹی صاحب ۳ رجٹ کے بازو میں زخم آیا تھا اور دس یا پندرہ سپاہی گورہ بھی زخمی ہوئے تھے

حیدر آباد

سجادہ جوالانی افواج نظام حیدر آباد خود سر ہو گئی ۲۱ نفر سواران اول رسالہ نظام جنوں نے بمقام اورنگ آباد معتمدہ پردازی کی تھی تبارخ ۶ جولائی گرفتار ہو کر واسطے سزا اعمال قبضہ سپرد صاحب رزٹینٹ بہادر کیے گئے تھے اس امر سے جس سے نظام اور انکو رکن سلطنت کی محکمہ جوالانی نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہوتی تھی شہر النگو نہایت تعجب ہوا بلکہ سب لوگ متوحش ہو گئے تبارخ ۶ ایک گروہ کثیر نے جمع ہو کر محل نظام کو زخم کر لیا اور بسنٹی درستی میں آکر طلبگار رہائی مجرمان مذکورہ بالا ہوئے یہ گروہ اول مولو مصباح کلان سے مکان پر جا کر مستعدی حکم اور وقت کے ہوئے مگر جب مولو مصباح نے حکم دینے سے انکار کیا بلکہ اس امر کے باز آنے لگی فہمائش لگی تو انہوں نے اپنا غصہ مولو مصباح پر چھانٹا یعنی اونہیں کا سر دوش سے اول جدا کیا بعد ازیں وہ سب سب محلات روانہ ہوئے اور جا کر محل کو گھیر لیا اور شور و غل مچانا شروع کیا اور درخواست رہائی مجرمان کی کی یہ سب فوراً صاحب رزٹینٹ کو دی گئی اور صاحب موصوف نے اسکی اطلاع صاحب کمانڈنٹ کٹنجنٹ فوج نظام کو بذریعہ تار بنی دی حکم مناسبتہ کرنیل فورڈ صاحب کمانڈنگ توپخانہ کو بھی دیے گئے تو بوجہ علامت اندیشہ کے ظاہر کرنیکے واسطے مقرر تھی سر ہوئی اور ریٹ پر جو چارم توپخانہ موجود تھا اسکے ساتھ افواج مفصلہ ذیل شامل ہو گئی چار توپین توپخانہ اسپسی اور ہفتم سواران کشادہ سوم حرب گورہ اور یکم اور ۲۲ اور ۲۴ اور ۲۵ چھ سہند و ستانی سنبھلا انکو نصف توپخانہ اسپسی اور دو رسالہ سواران کشادہ اور بہت سے پیدل سپاہی بجانب کوٹھی رزیدنسی روانہ ہوئے اور وہاں پہونچ کر سپر برانس صاحب کے توپخانے کے ساتھ جو کام میں وہاں مصروف تھے شامل ہو گئے یہ کوٹھی شہر سے باہر بقاصدہ چند میل چاونی سے تعمیر کی گئی ہے رکن سلطنت سالار جنگ نے صاحب رزٹینٹ کو کھلا بھیجا کہ ایک گروہ کثیر شہر سے وقت شب بارادہ حملہ آوری کے کوٹھی کی طرف روانہ ہوئے ہیں اور عجب نہیں کہ وہاں آکر فساد کریں یہ خبر سنتے ہی طیارہی جنگ شروع ہوئی اور سواروں کو حکم آگے جانیکا ہوا اور جب وقت توپخانہ احاطہ رزیدنسی سے باہر نکلا اوسی وقت گروہ مذکور نظر آئے توپخانے نے فوج دو ٹیکنے کے گولہ رانی شروع کی اور توپوں سے عرصے میں معتمدین کو منتشر کر دیا اکثر معتمدین میدان جنگ میں خستہ پڑے تھے اور بہت معتمد گرتار ہو کر پھانسی پا گئے

سوائے حیدر آباد کے اس فوج میں اور چند مقامات میں بھی معتمدہ پردازی ہوئی تھی مگر وہ ایسے ہیں کہ اسکی بیان علیحدہ علیحدہ تحریر کیا جاوے لہذا اونکے نام ذیل میں درج کر کے اکتفا کیا گیا وہ مقامات یہ ہیں اسیر گڑھ کولہ پور اور دو چار اور چوٹے چوٹے مقامات تھے جنہیں فساد نے کچھ منہ دکھایا تھا مگر امثال عدو مال سرکار دولت مدار کے ہاتھوں منہ کی کہا کر پشت دکھا کر بیٹھ گیا تھا اور اسکو نانی مانی سیاست حکومت سرکار سے سزا اعمال نکو ہدیہ کو پہونچ کر نسبت و نابود ہو گئے تھے

تاریخ ۱۲۔ ماہ ستمبر خراس امر کی بمقام ناگود پونجی کہ معتمدین دنیا پور درام گڈہ ہمراہی جو کہ کورسین مفسد کے مقام باندہ سے روانہ ہو کر عازم ناگود ہیں شب ۱۶۔ مفسدین مذکور بفاصلہ ۲۰ میل کے مقام مذکور پہنچے اور عہد دار ہندوستانی نو بیان کیا کہ مردم مقام مذکور ہمراہ اونسکے رہ کر مستعد جنگ و پیکار ہونگے ہمیں خیال ایک مقام واسطے جنگ گاہ کے برب نالہ آب تجریز ہوا جو سامان جنگ کہ فاضل تصور کیا گیا تھا اوسکو خلاصیان رحمت نے باندہ سپاہ مذکور چاہات قرب و جوار میں ڈال دیا اور طیاری جنگ کی عمل میں آئی

ایک صاحب اس طرح بیان کرتے ہیں کہ تاریخ ۱۶۔ وقت نواخت نو گڈہ شب صاحب کلکٹ نے کشتیجا کہ مفسد قرب ہیں اور صبح کو ہم پر حملہ آور ہونگے اوسوقت رحمت موجودہ کو پٹ کا حکم ہوا اور انکے سامنے کڑھو ہتھیار جو فاضل تھے توڑے اور جو چہ بنی توین موجود تھیں اور تین بیخ مار دی بعد اسکے رحمت بجانب کپور وانہ ہوئی جب ہم سب کپور میں پہنچے صاحب کا ٹڈنگ افسر نے چاہا کہ رحمت کو آگے بڑھا دے اور قرب دوسو گز آگے گئے تھے کہ ایک سپاہی نے جو گار واول میں تھا حکم مقام کا اور طیاری ہتھیار کا دیا اور اسکے حکم کی سب رحمت نے تعمیل کی جب سینے آواز بنا دینے کے پڑ کر نے کی سنی بھکویہ خیال آیا کہ وقت کو غنیمت سمجھ کر ہاگ جانا چاہیے اور ہنسنے ایسا ہی کیا اور کسی سپاہی نے میر گونی نہ چلائی ایک افسر جو سیاہوہ تھا اوسکو ادھون نے گتہ فٹار کیا اور جا بجا ہر آیا بعد ازاں گھینے کما کہ اوسکو مار ڈالا تو ملکہ اور سپاہیوں نے اوسکو مارنے دیا اور کما کہ مارنے سے کیا ہوگا اوتے چوڑ دو بعد از پندرہ روز کی ہرزہ گردی اور بیابان نور دی کے ہم مقام مرزا پور وار دھوے اور ہمارے ساتھ دوسو پچاس سپاہی وغیرہ جو شامل ہمارے تھے مقام مذکور میں آئے بعد از ہم لوگوں کے بھاگ جا چکے سپاہ واپس ناگود کور وانہ ہوئی اور وہاں تمام میگنیز در بیان سپاہ ۷ اور ۸ اور ۹ رحمت کے اور در بیان پلٹن رام گڈہ کے جو دوسرے روز مقام ناکور میں وارد ہوئے تھے براہ تقسیم کہ دیسپاہ مذکور دور روز ناگود میں رہی اور اس عرصے میں تمام بنگلہ جلا کر بجانب باندہ واپس روانہ ہوئے صوبہ دار ۵۰ رحمت جو نہایت حرا مزادہ اور واقع زبان انگریزی سے تھا میجر جنرل فوج مذکور کا مقرر ہوا اس فوج کو صرف اسی ہزار روپیہ خرانے سے دستیاب ہوا سب افسر انگریزی ابتدا مقام مرزا پور تک پہنچے اور راکستون سوائے شہانہ موسم کے اور کسی طرح کی تکلیف متجانب معتمدین نہونی

جلیو

۲۵ رحمت ہندوستانی جو بہان مقیم تھی مدت تک حکم حلال رہی مگر اوتکی وفاداری پر بدگمانی بہت تھی اور اس امر کے انتظار تھے کہ دیکھتے کب تک یہ ایسے حکم حلال رہتے ہیں سپاہ رحمت مذکور کو کہا گیا تھا کہ اگر وہ حکم حلال سرکار میں گئے تو اوندکو دو چہرہ پٹا ملیگا اس اقرار سے بہت کام نکلا یعنی ماورائے اونسکے انچوسا دکر سینکے اوتھون نے فرو کرنے ہنگامے میں جے بندیلون نے پر گنہ سرحدات پر کیا تھا خوب کوشش کی تاہم ۵ ستمبر وقت نواخت نو گڈہ شب یہ خبر پونجی کہ سپاہ مستعد اس امر پر ہے کہ جو لوگ بجرم ہنگامہ پر دازی مقیم ہو جائیں اوندکو جہانمانے سے رہا کریں اور جتنے انگریز مقام مذکور پر موجود تھے اوندکو قتل کر دینے کے یہ خبر سنکر ایک سپاہ پاپوہ

مندراجی اور چند سواران مندراجی واسطے حفاظت جینانہ کے روانہ کیے گئے اور چند خطہ میں تمام سپاہ پرہ وغیرہ کی اپنے اپنے مقامات پر مستعد ہو گئی اور دو ضرب توپ معہ ۱۹ نفر گولندازان گورہ اور ایک سو سپاہ پیدل اور باقیماندہ سواران مندراجی کمر بستہ طیار ہوئے کہ جہان خسرو ت ہو وہاں روانہ ہوں پرہ ہاسے جنگی سوار اور پیادہ کے گرد زبردستی کمر قائم کیے اور دو غول سواروں کے لطیف ترول گردھاؤنی کے گشت کرنے پر آمادہ کیے گئے قریب ایک بجے تک کوئی وار نہ ہوا وقوع میں نہ آئی اس نظر سے وہ سپاہی جو کام پر تعینات نہوے تھے اپنے اپنے بستر پر جا کر لیٹ رہے لیکن آدھے گھنٹے کے بعد اندیشہ فنا وجود لوہین تھا ظاہر ہو گیا اور لین کی طرف سے آواز باہر تفنگ گوش زد ہونے لگی آخر ش یہ خبر بایہ صداقت کو پہنچی اور تمام فوج ہمراہی دوبارہ طیار ہوئی عرصہ قلیل کے بعد بعض افسر ہندوستانی اور کوارٹر ماسٹر سر جٹ رزٹڈنسی میں آئے اور صداقت خبر رہائی چند مقیدین کی کی اور بیان کیا کہ چند بد معاشوں نے یہ ہنگامہ گرفتنگ اندازی کی تھی اسپر شمار سب سپاہ کا ہوا جس سے معلوم ہوا کہ آٹھ سپاہی ۵۲ رجٹ کے اور ایک سپاہی گارڈ مقب کا معہ اپنے ہتھیاروں کے مفور تھے

اس عرصے میں شور و غل آتش زدگی کا بلند ہوا اور دریافت ہوا کہ ایک چوٹا سا بنگلہ جو قریب لین کے واقع تھا مفورین مذکور نے جلایا تھا تمام سپاہی ہمراہی صبح تک مسلح رہے اور کوئی علامت فنا کی ظاہر نہ ہوئی سوائے ازین دلیل اور قواعد وغیرہ حسب دستور سب ہوا اور ظاہر میں کوئی علامت ہنگامے کی موجود نہ تھی اور سپاہ سب نیک رویہ معلوم ہوتی تھی

قریب تین بجے صبح کے وہ قیدی جنگی رہائی مشہور ہوئی تھی جینانہ سے لاکر توپجانے میں رکھے گئے اور جو سپاہ مندراجی جینانہ نے پرتعینات ہوئے تھے ان پر کئی گولیاں آئیں مگر کسی کو آسیب نہ پہنچا اور نہ سر کرنے والا ان گولیوں کا معلوم ہوا

اس سے بھی زیادہ وحشت انگیز تر واقعات پیش ہوئے یعنی قریب عرصہ دو یا تین مہینے سے راجہ شکر شاہ جو خاندان راجہ گونڈ میں سے ہے تدابیر واسطے براہوی صاحبان انگریز مقیم جلیپور و آتش زنی بنگلہ با و خارتگی تخرانہ و رعایا میں مصروف تھا اور اسکے ساتھ رگھوناتھ شاہ اسکا فرزند و دیگر معتمدین سازش رکھتے تھے اس سرکشی کی اطلاع صاحب ڈپٹی کشن نفٹ کلارک صاحب کو پہنچی صاحب موصوف نے ایک چراسی کو بلکرا فقیرانہ واسطے دریافت حال کے روانہ کیا اور اسکی زبانی صداقت خبر چلی ظاہر ہوئی لہذا حکم ہوا کہ ایک گروہ کشید سپاہ پولس کا اوپر بنگلہ کلارک صاحب کے جمع ہوا و جب وہ سب جمع ہوئے تو صاحب موصوف انکو لیکہ بجانب مکان راجہ مذکور روانہ ہوئے جب مکان قریب ایک میل کے فاصلے پر رہا تو صاحب موصوف سوار ہو کر لیکہ دوڑ پڑے اور جا کر کانوں کو گھیر لیا اور بروقت پہنچنے سپاہ پیدل پولس کے معتمدین کو گرفتار کر لیا

دو روز تحقیقات اس مقدمے کی روبرو سے نفٹ کلارک صاحب ڈپٹی کشن جلیپور اور نفٹ کلارک صاحب ڈپٹی کشن اضلاع منڈل اور کیتان پولس صاحب متعلقہ ۵۲ رجٹ ہندوستانی کی ہونی رہی اور جرم سرکشی کا نسبت

راجہ مذکور اور اسکے فرزند کی پنجابی پانچ تحقیق کو پانچا بعد تحقیقات اور ثبوت جرم حکم اؤڑا دیا تو پست سے نسبت ہر دو
مجرموں کے نافذ ہوا اور تاریخ ۱۸۔ وقت صبح تھیل اس حکم کی حاکم کوٹھی رزٹنسی میں مکمل میں آئی

فیض آباد میں ضافات ملک اودہ

تاریخ ۸۔ ماہ جون بوقت شب سترم اودہ پادگان نے بیوگل ہنگامہ پروازی کا بجایا اور ۲۲ بجٹ ہنگامہ
نے اسکی تعمیل کی اور ہر ایک سپاہی اپنے ہتھیار لینے کو دوڑا نہ خبر سنگر میجر فیلن صاحب نے اپنی سپاہ کو حکم دیا
کہ توپوں پر جاوین وہ بموجب حکم کے چلے گئے دوم یعنی ۲۲ بجٹ نے جو توپوں پر تھینات تھے جمع ہو کر سنگین اپنی
آگے چڑھیں اور کسی گولنداز کو توپ کے قریب نہ آنے دیا بعد ازیں میجر فیلن صاحب نے حکم آگے بڑھانے
توپوں کا دیا مگر سپاہ مذکور نے اسکی تعمیل ہی نہ ہونی دی اور نہ کسی افسر کو نزدیک توپوں کے آنے دیا

بیان ہنگامہ پروازی سپاہ ۲۲ بجٹ کا عجیب تماشا دیکھا کہ ہر ایک گولنداز نے فساد کیا مگر ہنگامہ منسا دین بھی
اپنے افسر و فکی جان اور مال حتی حفاظت کی اونکے ہنگامہ کو بجایا اور گارو دیا سپاہ یگزین اور دیگر اسباب سکرکاری پر
تعمینات کیے اور جابجا ہر ہائیو جنگی نصب کیے تاکہ دہاتی اور شہری لوگ دست غارتگری دراز نگین اور ایک کونسل
سب سپاہ کی واسطے انتظام آئندہ کے قرار دی اور میں فیلن صاحب کے رسالے والوں نے صلاح چچ قتل
کرنے افسران انگریزی کے دی مگر ۲۲ بجٹ نے اسکے خلاف اسے دی اور سب افسران انگریزی کو کہا کہ تم جہاں
چاہو وہاں چلے جاؤ بلکہ اپنے اسلحہ خاکی اور اسباب بھی اپنے ساتھ لیجاؤ مگر اسباب و سامان سکرکاری نکلیگا کیونکہ وہ
سب اب شاہ اودہ کا مال ہے یہ سنگر افسروں نے کشتیاں واسطے سواری اور بار برداری کے طلب کیں سپاہ
ایک رسالہ دار کو جو کشتی جنرل مقرر ہوا تھا حکم دیا کہ کشتیاں بہم یونچا دو اور سب کشتیاں دین مگر ایسی چوٹی تھیں کہ
سوائے ایک دست بچے کے افسران مذکورین اور کچھ ہمراہ نہ لے سکے وقت روانگی معتمدین نے نو سو روپیہ خزانہ
سکرکاری میں سے نکال کر واسطے خرچ راہ کے اونکو دیا یہ حال دیکھ کر جب افسران مذکورین نے پورا فو کو فہمائش و رہا
رفاقت کے کی تو انہوں نے باد تمام جواب دیا کہ ہم اب زیر حکم اپنے ہندوستانی افسر و فکی ہیں اور صوبہ دار
میجر ۲۲ بجٹ کا کمانیر چاؤنی مقرر ہوا ہے اور ہر ایک کمپنی نے اپنے اپنے افسر کو سردار مقرر کیا ہے

جس روز افسران انگریزی اس مقام سے روانہ ہوتے تھے اسی روز خبر آنے لگی کہ ۲۲ بجٹ کی جو دستہ بہ
ہنگامہ پروازی تھی پونجی بلکہ ایک روز پیشتر حسب معمول گارو رسد کا بھی فیض آباد میں آگیا تھا اور دوسرے روز گارو رسد
۲۲ بجٹ مذکور کا ریلوے دریا وار دھوا کر نکل و براب صاحب متعلق ششم پادگان اودہ اور اندر سن صاحب متعلق ۲۲ بجٹ
اور نصیٹ گوردن صاحب ششم پادگان اور نصیٹ پرسیدل صاحب متعلق تو پنچانہ مقام دنیا پور سلامت پونجی
اور دو افسر جو انکے ساتھ کشتی پر سوار ہوئے تھے کسی مقام پر اٹھا و راہ میں بار اودہ جاسے گورکھ پور کے اوتھ گورکھ
اور شاہ معتمدین کے ہاتھ سے گمیں مارے گئے ہوسنگے راجہ مان سنگھ نے جب کو شاہ دہلی نے سپہ سالار ملک اودہ
مقرر کیا تھا بہت میم لوگوں کو اپنی حفاظت میں رکھا اور اقرار میرانی پیش آنیکا کیا ایک میم کو جسکو مغرب پور پھولا

اوسکا شوہر جو کپتان ۲۲ رجمنٹ کا تھا چاؤنی میں لینگیا اور اوسنے وہاں سپاہ سے کہا کہ اگر تم مجھ کو مار ڈالو گے تو اس
سم کی حفاظت ضرور کرنا یہ سترکہ ایک حوالہ درج کا مکان قریب اوس جانب دریا کے تھا اور باجارت سپاہ
دونوں کو اپنے مکان میں لینگیا اور ایک ڈاکٹر سہی اونسکے پاس سپاہ نے بیچید یا بعد فساد کے بھی سپاہی انسران
انگریزی کی سلامی دیتے تھے اور اونسکے ساتھ بادب پیش آتے تھے بلکہ اکثر سپاہی تو اب دیدہ ہو کر نہایت تاسف
ظاہر کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ ہمارا کچہ چارہ نہیں ہے جب سب سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا ہم بھی لاچار او
شامل ہو گئے القصد فیض آباد سے روانہ ہو کر یہ سب افسر مقام اجمود مہیا وار دوسرے وہاں کے رئیس نے اونسکی
بہت خاطر داری کی اور بتواضع و تکریم پیش آیا اور اوسنے اقرار ہم کو پہنچانے بڑی کشتی نکالیا مگر وہاں سے روانہ ہو کر
جو نو دیں اونکو راستے میں گذرے اونسکی دو نوٹیں اونکو بڑی صعوبتیں رونما ہوئیں اور بعضے بعضے مقام سے تو مشکل حاضر
ہوے کیونکہ اگر گڑبھاسے خام جو ریلب دریا سے کہا گره واقع ہیں اور اونہیں مسلح معتمد آبادہ بعضا جمع تھے اونسکے
ہاتھ سے بچپانی کھچت بہت مشکل تھا

ایک صاحب بیوگل نواز تو بچانہ سہمی جرج دہم سن اسطرح پر اپنا حال بیان کرتا ہوں کہ
جب ہم کشتی پر سوار ہوئے تھے تو سمجھنے دیکھا کہ سپاہی ۲۲ رجمنٹ کے بجانب خزانہ سرکاری روان
اور وہاں تھے اوس روز کپتان ڈرم منڈ صاحب کو مٹی میں جہان خزانہ بنظر حفاظت رکھا تھا دو لاکھ چالیس ہزار روپہ
موجود تھا عرض کہ فیض آباد سے روانہ ہو کر بیگم گنج میں جو قریب دس میل کے فاصلے پر ہے فیض آباد سے
سے پونہ بجے وہاں دیکھا کہ معتمد جمع ہیں قریب نو اچت یک ونیم گھنٹے کے اونسکیوں نے ہم پر بندوبست
وہاں قریب آٹھ یا نو سو معتمد جمع تھے اونہیں سے سو آدمیوں نے ہم پر وار کیا تھا مگر ہم اونسے چلے گئے گز کے فاصلے
پر تھے اور کرکیل کو لڑنی صاحب نے یہ صلاح دی کہ دوسرے کنارے چلی جانب کہا گره کے کشتی لیجا دیں اور وہر
جائے ہوئے ہماری کشتی ایک جہاؤ کے کہیت میں اٹک گئی معتمدوں نے کشتیوں پر سوار ہو کر ہمارا تعاقب کیا
ہم بھی اوس کہیت سے بجانب کشتی جو آگئی تھی روان ہوئے اب ہم میں اور معتمدین میں چالیس یا پچاس گز کا
فاصلہ باقی رہ گیا تھا اس دواؤش میں میر فیلس صاحب غرق آب ہو گئے اور صاحب میجر اور فٹنٹ برائٹ صاحب
اور راقم خط بھی گرفتار ہو گئے معتمدین کو مقام قیام گاہ بد معاشان پر لینگے وہاں ۱۷ رجمنٹ اور ۳ رجمنٹ پیادہ
ہندوستانی اور ۱۷ رجمنٹ سواران کشاہ موجود تھے القصد ہکورد ویر سے صوبہ دار کے جو کمانڈر مک معتمدین کا
مقرر ہوا تھا لینگے میں اوسکا نام نہیں جانتا مگر وہ ہندو تھا اور ۱۷ رجمنٹ میں سابق ملازم تھا آدمی معبر اور تہی کلمہ
قد اوسکا پانچ فٹ آٹھ انچ بلند تھا اور بال سفید تھے اوسکے چہرے پر کوئی بال نہ تھا اور رنگ سیاہ تھی جب ہم
اوسکے روبرو ہوئے اوسنے ہم سے سوال کیا کہ تم کون ہو ہم نے جواب دیا کہ ہم فلا نے ہیں بعد ازیں اوسنے اہل اسلام
سے تو قرآن کے اور ہنود سے گو یعنی گاؤ کی قسم اس بات کے لیے کہ وہ ہکونہ مارینگے اور قسم لیکر ہکونہ چوڑو یا
جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو دوسرا سپاہی ۱۷ رجمنٹ کے آگے بڑھے اور ہم پر حملہ آور ہوئے اونسکی گولیوں سے

ساجنت پیر اور فٹنٹ براٹ صاحب تو مارے گئے مگر مجھ کو ایک گولنداز نے بچا کہ سر اسے بگم گنج میں پوشیدہ کر دیا اور بعد ازاں تبدیل لباس کر کے مجھ کو وہاں سے روانہ کیا جب ہم صوبہ دار مذکورہ بالا سے گفتگو کر رہے تھے اس وقت پندرہ یا سولہ سوار اور دس یا بارہ پیدل سپاہی درپے تلاش باقیماندہ صاحبان جوشتیوں پر تھے گئے اور ہم نے بگوش خود آواز گفتگو جانب دریا سے سنی تھوڑے عرصے کے بعد سواران مذکور واپس آئے اور بیان طراز ہوئے کہ انہوں نے کرنل گولندانی صاحب اور چہ اور صاحب لوگوں کو قتل کیا اور تین صاحب لوگ بہاگ گئے جب میں تبارخ ۱۰ بمقام ٹانڈا آیا تو وہاں لوگوں کی بانی نہ کہ چہ یا سات صاحب لوگ تو مارے گئے اور دو یا تین کو زندہ رکھا۔ ضلع گورکھ پور نے بجا لیا بعد ازاں میں براہ متوپور اور شاہجی اور جوہنپور کے ادھر چلا آیا کپتان ریڈ صاحب ڈبئی کشنز اور کپتان اور صاحب اسٹنٹ مشنر اور برود فورڈ صاحب اور کپتان تھریسن صاحب راجہ مان سنگہ کے پاس پوچھے اور راجہ نے اقرار و انکی حفاظت اور پناہ دی کہ کیا جب میں مقام متوپور میں تھا تو میں نے سنا تھا کہ صاحبان مذکورہ بالا بھری و حفاظت گارور راجہ مان سنگہ سواری کشتی اینو اینو عیال و اطفال کے پاس جاتے ہیں اور بمقام ٹانڈا میرے یہ گوش زد ہوا تھا کہ فٹس جرنل صاحب کرانی دفتر صاحب ڈبئی کشنز اور ساجنت برٹ صاحب کچھ ساجنتوں کے عیال و اطفال لیکر براہ سلطانپور الہ آباد کو جاتے تھے کہ معہ زن و بچہ راستے میں مارے گئے اور مجھے کچھ معلوم نہیں کہ ان صاحبوں کا کیا حال ہوا جو ہمارے پیچھے کشتیوں پر بوقت روانگی فیض آباد سے سوار ہوئے تھے

فٹس جرنل صاحب کی میم کو جو مصائب اور صعوبات مقام فیض آباد سے روانہ ہو کر پیش آئے تھو انکا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے

تبارخ ۶ جون میں یعنی میم صاحبہ موصوفہ قلعہ راجہ امام سنگہ میں گئے وہاں اور یہی کچھ عیسائی پناہ گیر تھے مگر افسوس کہ میرا ڈیورڈ صاحب یعنی شوہر مجھے چند گھنٹہ پیشتر وہاں سے روانہ ہو چکا تھا پوریوں نے راجہ امام سنگہ کو پیغام بھیجا کہ سب انگریزوں کو روانہ کر دے کہ دے راجہ نے جواب کہنا بھیجا کہ کوئی صاحب میرے یہاں نہیں ہے پیر انہوں نے دوبارہ سوال کیا کہ جو میم وغیرہ وہاں آؤ تو دیکھو یہ سنگہ راجہ نے اسی شب حکم دیا کہ آؤ سو جو ان ہمراہ میم صاحبہ کے جاویں اور ہم کو اپنے قلعہ میں سے روانہ کر دیا میں صاحب ڈبئی کشنز کی میم کے ساتھ ایک گاڑی پر سوار تھے ہم آٹھ بجے شب کے روانہ ہوئے اور سولہ میل سے زیادہ فاصلے تک راستا بجاتے ہوئے کہیتو نہیں سے جاتے تھے اٹنا سے راہ میں بامحنت صد مٹ گاڑی کے تین روز سے تھے آخر کار بوقت صبح ہم گھاٹ پر پونچے وہاں ایک کشتی ہمارے واسطے موجود تھی اور ہم ۲۹ آدمی اور ہمیں سوار ہونے والے تھے تفصیل سوار و انکی یہ ہے کپتان ریڈ صاحب ڈبئی کشنز معہ میم صاحبہ اور دو بچے کپتان تھریسن صاحب معہ میم اور بچے کے اور انکی میم صاحبہ کو ایک اور ہونے والا تھا کپتان ڈوہسن صاحب معہ میم اور چار بچے کپتان بی صاحب معہ میم اور

اونکے سالی معہ پانچ بچوں کے لفٹنٹ براؤن فورڈ صاحب اور میم ہسٹ صاحب میم اور بچے اور فورڈ اور مین اور ایک
 سپر اسقدر قوم آدمی تھے مگر ہمارے ساتھ کسیکے کچھ کمانا سوا دو کبس اور درویش جو ایک قسم کا کمانا ولا تھی ہوتا تھا
 اور قدرے چارے کے موجود نہ تھا اون دو کبس میں سے ایک میرے پاس تھا اور دوسرا بی صاحب کے میم
 کے پاس الغرض تین روز تک ہلکوفاقہ تھا کیونکہ اور دروٹ تو بچوں کے واسطے پہننے رکھ چھوڑے تھے اور کوئی کوئی
 میم کی وقت کچھ اوسمین سے کہا لیتے تھے ہم باقی ماندہ کو کبھی مان آرو نیم خیمہ مل جاتے تھے اسپر ہی زیادہ سختی پڑتی
 کہ گرمی شتی پر شبت تھی اور ہم میں سے کسیکے پاس دوسرا چوڑا بارچہ پوشیدہ فی کا نہ تھا اور اگر کسیکے پاس کوئی
 شتی زائد بھی تھی تو وہ ہسندین نے ٹوٹ لی تھی ایک شب ہماری شتی کو ہسندین نے روکا اور ہم وہاں سے
 کچھ خوش آمد اور کچھ شیکش کر کے سج گئے مگر اونہوں نے دوسرے گانون والوں کو اطلاع ہمارے آنے کی دی
 اور اونہوں نے کشتی گرفتار کر کے کناری پر لگا دی اور طلب کا پانہ دروازہ کیا وہ قریب دوسو آدمیوں کے تھے اور
 اونکا سردار بھی اونکے ساتھ تھا جو کچھ اونہوں نے طلب کیا اور ہمارے پاس موجود تھا وہ ہمیں اٹھو دیا کپتان
 اور صاحب نے سردار کو خوش آمد اور چاہو سی کہا کہ ہم تمہارے اختیار میں ہیں چاہو مارو چاہو زندہ رکھو مگر ہمارے
 ٹکڑے فائدہ نہیں ہے آئندہ ٹکڑا اختیار ہے غرض ایسی خوش آمد آئندہ باتوں سے سردار زندہ گوربت خوش ہوا
 اور اونسے ہلکو چھوڑ دیا لگہ بگہ کہ کپتان بی صاحب ایک چٹھی اس مضمون کی لکھ دی کہ اونسے یہاں کوئی کسی طرح بچ
 فراحم نہیں ہوا ہے یہاں سے روانہ ہو کر رستہ قلیل ملے کیا تھا کہ یہ صلاح قرار پائی کہ آگے جانا مناسب نہیں اور
 بہتر ہے کہ بابو ہانگہ کے قلعے میں چندے سے اقامت کریں غرض وہاں گئے اور پانچ روز تک بطور صلہ شان
 اونکے کارخانے میں دال وٹی اٹھا کر کرب کرتے رہے اور باعث تعجب اور غذائے مختلف کے اکثر بچے
 بیمار ہو گئے بلکہ نوبت یہاں تک ہوئی تھی کہ اگرچہ دے دیگر وہاں قیام ہوتا تو میں اس بیان کے کرنے سے محروم
 رہتی یعنی میں نہ زندہ ہوتی اور نہ یہ حال لکھتی القصہ ہم میں سے کسیکو باعث نہ معلوم ہوا کہ راجہ نے ہلکواستے دن
 اپنے پاس کیوں رکھا مگر بعد ازاں کچھ اطلاع اور سپاہی ہمارے دیکر روانہ کیا مگر سپاہی ایسے تھے کہ جب کوئی وقت
 آتا تھا تو وہ کنارہ کش ہو جاتے تھے جب ہم قلعہ سے روانہ ہوئے تو ایک مقام پر جب کمانا خیر تھا پونہ بجے
 وہاں ہماری کشتی کو ہسندین نے روکا اور جو انڈیا سپاہ راجہ نے ہمارے ساتھ کیا تھا اونسے ہماری حفاظت
 کے واسطے آوارڈ ہائی سور وپو کے دینے کا کیا جب ہماری کشتی روکی گئی تھی تو ہم کشتی میں چپے پڑے تھے
 اس حار و گیر میں اینڈورڈ صاحب اور میسویں صاحب تو مارے گئے مگر بوشیر صاحب بچ رہے نقطہ

اور یا

پکنا صاحب معہ گرنہ صاحب کے جو اس مقام سے فراری ہو کر جان سہلا مت لیگئے تھے اسطرح حال منہنگام
 مقام اور یا حوتیار خ ۱۳ ماہ جون واقع ہوا تھا بیان کرتے ہیں
 منہنگام قریب آئے ہسندین جانشی کے ریشم سوا اپنے اور گرنہ صاحب کے عیال و اطفال کے تباہ

۳۱ جون میاں سے روانہ ہوا اور میں نے یہ سمجھا تھا کہ میری والدہ کو عباس ہندوستانی کوئی نہ شناخت کر سکیگا مگر ہمارے بر قندازوں نے اوسکو بچا کر قتل کیا ہسبک صاحب جو اس صدمے سے دیوانہ وار ہو رہا تھا اوسکو بھی مصدین نے گرفتار کر کے قتل کیا اور دو بل صاحب اور انکے عیال و اطفال کو مصدین نے ایک گانوسے لاکر جان وہ پناہ گیر ہوئے تھے اور مقام چول متصل کالپی لیجا کر رہا گیا مگر وہ سب تہمت آفتاب اور ماندگی سفر سے جان برہم ہوا الا اونکا ایک فرزند زندہ رہا

گورسہ اسے راؤ نے اس ضلع کا قبضہ کر لیا ہے اور اسے عہدہ دار مقرر کیے ہیں اور مہاجن اور متمول باشندوں سے روپیہ زبردستی لیتا ہے اور اوسکی مٹی نے جسے کالپی وغیرہ پر دخل کیا ہے مشہور ہے کہ اوس صرف باشندگان کالپی سے تین ہزار روپیہ وصول کیا ہے

مصیبت اب یہ ہوئی کہ ہم اوس کمپنی مصدین کے ہاتھ گرفتار ہوئے جو خانہ لیکر گوالیار کو جاتے تھے صورت اوسکی یہ ہوئی کہ ہم مقام کو داری مقیم تھے اور کمپنی مذکور اگر مقام باگہ افروکش ہوئے اور بغور سننے اس خبر کے کہ ہم فلاں مقام پر ہیں وہ دوڑ پڑے اور یہاں آکر ہلکو گرفتار کر کے لیگیے اور چہ روز ہلکو قید رکھا جو مال و اسباب ہمارے پاس تھا سب لوٹ لیا وہاں سے رہا ہو کر جو ہم روانہ ہوئے کہ راؤ صاحب کے آدمیوں نے ہلکو گرفتار کر کے مقام اور یامین لایا اور جب مصدین ملت پور یہاں آئے تو ہلکو انکے حوالے کر دیا مگر خدا کا اوسکے احسان سے ہم سبکی جان بچی رہی بعد ازاں راؤ صاحب نے میٹروسمی تانتیا فی جو کالپی میں تھا ہلکو گرفتار کیا اور چاہتا تھا کہ ہلکو مقام کانپور پاس ناماراؤ کے روانہ کرے کہ اسے میں خبر شکست ناماراؤ کی اوسکے پاس پونہچی اور ہماری روانگی سنوئی اس خبر کے بعد ہم کچھ کچھ رعایت ہی ہونے لگی اور ہم بطور قیدی نہ بطور مظلوم رہنے لگے میں نے ایک ترکیب نکال کر چٹھی اپنی حال کی خدمت جنرل نیل صاحب مقام کانپور روانہ کی اوسکے جواب میں صاحب مدد نے کمی پروانے بنام راؤ مذکور اس مضمون کے جاری کیے کہ ہلکو روانہ کانپور کرے راؤ مذکور نے اول نہایت تامل کیا مگر جب اور کچھ بن نہ آیا ناچار ہلکو روانہ کیا اور ہم تباہ ۴ ماہ حال شاید ماہ اگست سے مراد ہو مقام کانپور سلامت وارد ہوئے

کوہ آلو

سیاہ جودہ پورجن نے جو یہاں تعینات تھے تباہ ۴ ماہ اگست درمیان چار اور پانچ بجے صبح کے منہنگامہ برپا کیا صورت اسکی یہ ہوئی کہ کپتان مال صاحب کمانڈنٹ نے اس سیاہ کی ایک کمپنی کو حکم دیا کہ مقام ارنبورہ سے مقام اندرا روانہ ہوا اور یہاں پہنچا کہ ہم بھی مقام مذکور میں آ شامل ہونگے اور وہاں سے ایک گانوں پر جو متصل مقام مدار کے رستہ ڈیسا پر واقع ہے چڑھائی ہوگی کیونکہ اوس جانب چند ٹھاکروں نے عمارت شروع کی ہے شب بستم گشت کمپنی مذکور مقام اندرا وارد ہوئے یہ مقام دوسیل کے فاصلے پر گھاٹ یعنی امنیج سے اور ساتا میل چھاؤنی سے واقع ہے اوسی شب قریب ۵ بجے سپاہی کمپنی مذکور سے کوہ متصلہ پر چڑھ گئے اور وہاں

جا کر اپنی باقی ماندہ سپاہیوں کو طلب کیا اور کہا کہ ہنس گامہ برپا کر کے تمام انگریزوں کو قتل کرو
 تفصیل اس حال کی یہی کہ بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم سپاہی اور گروہ میں تقسیم ہو گئی اور بارک سپاہ متعین ہو کر تین
 ہال صاحب پر حملہ آور ہوئی اس صبح کو ایسی تاریکی تھی اور کوہر ایسے بہاری تھی کہ پندرہ گز کے فاصلے کی چٹان نظر نہ آتی تھی جس سپاہ کی بارک تھی
 وہ سب تعجب ہو کر یہ کیا ہوا اور گولیاں دلوں پر ہادی خام کو ہو کر ادا ہوئے لیکن اس سپاہ نے ہر جہت تماشہ و ردی اپنی اور دوازی اور دروازے
 سے گولی ماری شروع کی اور ایسی غلوں بازی کی کہ مسند میدان پر پڑی فراری ہوئے اور ایک دھنک کا مجروح و خستہ وہاں پڑا ہوا دیکھا
 مجروحین کو وہ ادھار کر لے گئے کوئی سپاہی سہرہ جھٹ کا زخمی ہوا اور یہ باعث نہایت استعجاب کا ہے اور وہ گروہ جو کتیاں ہال صاحب
 کے قتل کو واسطے گئے تھے اسی برادرہ کو ٹہنی میں پکڑے ہو کر براہ دروازہ ہا مکان گولی ماری شروع کیں مگر کتیاں صاحب مع عیال و اطفال
 اور راہ سے نکل کر مکان اسکول گھر میں مسلاست پہنچ گئے تھے جنرل لارنس کا بیٹا آئی لارنس صاحب نے جب واز بندوق بچانے لگی تھی
 ہال صاحب کی سنی نوہ خود برائے غیش احوال و دست کو روانہ ہوئے اسے میں مفیدین نے اذکوہ دیکھ کر بغلوں کے نکلنے کی گھر خدا کے زخم شدید
 نہیں ہے بعد ازین مفیدین بجانب بازار روانہ ہوا بازار کو لوٹ کر پہنچا تو میں چپائی قیدی تھی اور کوہر ہا کیسے ڈاک بچے کو توڑا اس صحن اکثر
 باشندہ شہر کے اسکول گھر میں آگئی اور تھوڑی سپاہ بھی اسطرح حفاظت کے وہاں پہنچ گئی اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیام گاہ مفیدین و رہانت
 کرنا چاہیو اور ہمیں خیال کتیاں ہال صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول سے بجانب وقر اجنبی روانہ ہوئی جب قریب قمر کوہ کے پونچھے
 تو ایک گروہ مفیدین بسر گروہی ایک شخص سوار جو غالب سے کہ اودان سنگہ تھا نظر پڑا یاہن میں گولیاں چلیں اور مفیدین
 پس پا ہوئے مگر افسوس کہ بخیال حفاظت بارک و اسپتال اسکول گھر کے اوسکا تعاقب ہوا مگر مفیدین بعد ازین وہاں ٹھہرتے
 اور ہر کہی نظر آئے مفیدین نے ہانے فراری ہو کر مقام اندر وارد ہوئے اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور کار ہما یا باشندگان کوہ کو کوہ
 کر کے اوپر مال غارتگری بار کر کے بجانب سروہی روانہ ہوئے مگر تعجب یہی کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لٹا اور اکثر بنگلوں میں تو مفیدین
 بھی نہیں تماشہ سب صاحب اسکول گھر میں جمع ہوئے اور ہر چند مکان میں قلت تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت
 کچھ شغل کرنا ہوا اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور روند کر کے رہے مگر تمام شب آرام گدزی اور کوئی مفیدین نہ ہوا
 اس ہنگامے میں صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر جرح
 خفیف زانو سے چپ پر لگا ہے اور شام تک جیتے صاحب لوگ ہاڑ پڑتے رہے سب اگر اسکول گھر میں جمع ہوئے
 اور بخیال اس کے کہ شاید شب کو کچھ محرکہ رونما ہو برادرے کے گرد ایک دو کنچیکر اوسمیں سوراخ کے مگر مفیدین بہت
 ہوشیار تھے اور دوبارہ ادھر کو نہ آئے جب یہ ہنگامہ ہوا اس وقت ۶۵ انگریز کوہ مذکور پر موجود تھے
 اوسمیں سے چھ یا آٹھ صاحب بیمار بھی تھے مگر تاہم اگر تاریکی نہ ہوتی تو مفیدین کی سزا دہی کو کافی تھے
 بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفیدین کوہ آہ سے بار برداری وغیرہ لیکر بجانب آرنچورہ روانہ ہوئے کیونکہ
 اونکی چاؤنی کی جگہ ہے اور جو دس نفر انگریز ان معہ زن و بچہ وہاں میں اونکی جانب سے بڑی فکر ہے
 ایک کار دہا جھٹ ہندوستانی کا جبین پندرہ سپاہی بھی کسپرٹ کے گودام پر تعینات تھے
 اونسکے ہتیار چین لیے گئے اور جب اونسکے اسلحہ کو دیکھا تو بند و قن بہری ہوئی تھیں مگر یہ نہیں معلوم کہ اونکا ارادہ
 فساد کا تھا یا نہیں لیکن اونکا نامک اسطرح کتاخی سے پیش آیا تھا کہ اونسکے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈالی گئی اور اونسکے
 خلاف اکثر قصورات ثابت ہوئے تھے جاسے میں باقی سپاہی جقدر تھے سب ہاڑ سے اونمارو دیے گئے

سلطان پور راودہ

بیان شہرت یہ ہوئی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا سلطان پور کو آنا ہے یہ خبر سنکر سب لائیتی انگریز وغیرہ جو تینا لیس سال
شمارین تھے دو مکانون میں اگر جمع ہوئے اور اوس میں جتنے صاحب لوگ تھے اونہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اگر
آئے تو ان دونوں مکانون میں وہ جان بچا سکین گے مگر یہ خبر غلط نکلی اور اندیشہ رنج ہوا بعد ازیں ان سب نے یہ ارادہ کیا
کہ یہاں سے فرار ہو جائیں بہتر ہی الغرض وہ سب بچا نہ آئے اور روانہ ہوئے تاریخ روانگی افنگلی ۲۵ جون تھی اور اس تاریخ کو تمام سوار
موجودہ برسر ہنگامہ پردازی تھی مگر کوئی افنگلی میں مزاحم نہ ہوا بلکہ بارہ سوار اور کچھ بندوچھی حفاظت اہ کو اسطرح اونسے ہمراہ ہوئے
ایک صاحب اس گروہ میں سے حال راستے کا اس طرح پر بیان کرتے ہیں کہ ہم سب روانگی تو بخیر و عافیت روانہ
مگر جب بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح ہم سب ایک مقام پر واسطے تبدیل کرنے سوار یونٹسے قرار گزین ہوئے تو وہاں تکے ہالیان
پولیس نے ہیکو اطلاع دی کہ پاؤ گمنڈہ ہوا ہو گا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا اس راہ سے گذر گیا ہے اس خبر نے ہمارا اندیشہ دوایا
کیا اور ہم دھانستے آگے بڑھے ایک اور آب متصل برتاب گڈہ کے مل کر گئی تھی اور کوم عجب کرتے تھے کہ جس سواری میں میں
یہ لڑکا تھا بانی میں ٹوٹ کر رہ گئی اسی عرصہ میں میں نے دیکھا کہ کچھ ہندوستانی بھی عجب کر رہے ہیں انکو میں نے اشارہ
بولایا وہ سرے پاس آئے اور میرے کہنے کے بموجب عجب آب میں میری مدد بھی اونہیں نے کی ہر چند ایک نے اونہیں سے
اول کراہت میرے لڑکے کی طرف دیکھا اور پھر منسا اور اوسکو اوٹھا کر بار پونہچا دیا اوسکی کراہت کی وجہ مجھے ایک معلوم ہوئی اور
یہ تھی کہ وہ ہندو تھا اور اوسکو جو میرا لڑکا گود میں اٹھانا پڑا اسواسطے شاید اوسکے دل میں کراہت آئی تھی مگر خیال کریں کیا مقام
کہ جب ہم عجبور دیا کر چکے وہاں تینے سننا کہ یہ لوگ جنہوں نے میری مدد کی تھی یہ قیدی چلی جائے الہ آباد کے تھے اور کچھ عجب
نہیں تھا اگر وہ بجای امداد کچھ فساد یا شرارت برپا کرتے مگر شکر خدا کہ وہ ایسی حرکت سے باز رہے اور یہ بھی سمجھنے سننا کہ الہ آباد قضا
مفسدین میں ہے اور تمام شہر میں لاشین شتون کی بڑی ہیں یہ سنکر اب ہم اس شش و پنج میں ہوئے کہ کدھر جائیں کیونکہ الہ
نواوسی شب ہم پہنچنے کو تھے مگر یہ حال سنکر وہاں کے جلسے کو بھی لڑا رضی نہو تا تھا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ مقام برتاب گڈہ
چلکر کچھ تجویز مناسب کیجاو گی یہ قرار دیکر وہاں سے روانہ ہوئے اور وارد برتاب گڈہ ہو کر تجویز سوار یون کی کر کے عزم بنائیں
اس مقام پر پہنچو قرب ایک گمنڈہ کے عرصہ ہوا تھا کہ بابو گلاب سنگھ نے یہ کہلا بھیجا کہ گروہ مفسدین ہماری جانب آتا تھا
اور اگر سب صاحب اس کے قلعہ میں جاوین گے تو وہ بدل ہماری حفاظت کر لیا اس پیغام سے بعضوں کی راہی تو یہ ہوئی
کہ اوسکے پاس جانا مناسب نہیں شاید اس پیغام میں کچھ دغا ہو مگر باقیانہ کی راہی میں اوسکے قلعہ میں جانا واجب تھا کیونکہ اونہیں
کئی راہی تھی کہ اگر اوسکے پیغام کو نامنین تو کو یا اوسکی بے اعتباری ظاہر ہوگی اور ایسے وقت میں یہ امر مناسب نہیں ہوئے
اسکے جس مکان میں ہم گئے وہ اس قابل بھی تھا کہ اگر مفسدین آجاوین تو کسب طر حکما ہمارا اچھا واسع ہو ایسے امور سے
تجاہز ہو کر ہم سب اوسکے پاس گئے اوسنے از حد خاطر داری کی اور ہر طرح کی حفاظت کا اقرار کیا مگر ایک آدمی گمنڈہ کے
بعد آیا اور کہنے لگا کہ مفسدین آتے ہیں اور اوسکے پاس اس قدر جمعیت نہیں کہ وہ اوسکا مقابلہ کر سکے اسواسطے بہتر ہے
کہ سب صاحب بناؤں کو چلے جاوین اور کہا کہ سواری اور سپاہی بھرائی کا سر انجام ہی وہ کر دیا قصہ سامان و اہلی طیار ہوا

اور ایک صاحب کی گہلی کے پادامین میں اپنے لڑکے کو گود میں لیکر جا بیٹھا میرا لڑکا آج بہت بیمار تھا یہاں تک کہ اوس سے کچھ نہیں رہا جاتا تھا غرض کہ جب سب سوار ہو چکے تو یہاں سے روانہ ہوئے اور ٹھوڑی دور چل کر صاحب لوگ آگے تھے اور کچھ سوار ملے اور طلبکار روپیہ ہوئے قریب تین سو روپے اونکی پاس ایک تیلی میں تھادہ تیلی اونہوں نے پینک دی اور اوہر تو سوار ان مکرور اوسکے اوٹھا نے میں مصروف ہوئے اور اب ہر دم وہاں سے روانہ ہوئے مگر اس روپیہ کے پینکنے سے ایک اور بڑی خرابی رونما ہوئی یعنی صد ہا دیہاتی تھوار اور برہمن لیکر ہمارے درپے ہوئے بلکہ کچھ آویہوں نے اگر جس گہلی میں تھا اوسکو پکڑا مگر جب صاحب مالک گہلی نے اپنی شمشیر نام سے کہینچی وہب گہلی چور کر پرانگدہ ہو گئے اور ہم وقت کو غنیمت سمجھ کر وہاں سے راہی پشتر ہوئے

باقی جتنے صاحب ہمارے ساتھ تھے وہ سب گرفتار ہو گئے اور اوسکے ساتھ جتنا ہمارا اسباب تھا وہ بھی سین کے قبضے میں آگیا میں نے دیکھا کہ ایک سوار نے ایک صاحب کو گھوڑے پر سے نیچے پینک دیا اور ایک دوسرے صاحب کے اوپر حملہ آور ہوئے اس صاحب نے دلیں یہ خیال کیا کہ ہم سب قتل ہو گئے اس واسطے اوسنی بجائے اسکے کہ مفسدین کے ہاتھ گرفتار ہو جاوے ایک چاہ میں جو متصل تھا کو دڑا اور جا ہا کہ وہاں غراب ہو مگر ہونکا اسی عرصے میں جب مفسدین نے اوسکو چاہ میں گرنے ہوئے دیکھا تو وہ بھی وہاں گئے اور اوپر سے پتھر مارنے شروع کئے ان تھروں سے بھی جب وہ مرا تو اونہوں نے ایک رسی نکالی اور اوسکو اوپر کینچا اور باہر لاکر بہت سخت و سست کنا شروع کیا اور کہا کہ کوہا بہشت میں جاؤ گے یا کہیں اور اور یہ بتلاؤ کہ تمہارا کونسا عضو اول کاٹن غرض ایسی ایسی باتیں اونکو بہت سی کہتے رہے اس عرصے میں ہم وہاں سے دور نکل گئے مگر جہاں جاتے تھے یہ سننے تھے کہ ہر طرف مفسد جمع ہیں ایک صاحب ہم میں ایسے تھے کہ بغیر صلاح یا مشورہ کے تنہا گاون میں چلے جاتے تھے تاکہ وہاں کچھ لٹن ملے مگر بجای حفاظت کہ صد ہا دیہاتی اوسکے تعاقب میں ہم پر گرج جمع ہوتے تھے ان غرض سب سے بچتے ہوئے ہم روانہ تھے اب گھوڑوں کا یہ حال ماندگی سے ہو گیا تھا کہ اوسکے با حرکت سے باز رہے تھے اور کبھی اہلے نہ کینچتی تھی اس میدان میں ایک بھی بکثرت تھی اور یہ موقع آتا تھا کہ کوئی کسی خلیق تھا آخر کار بنا چارنی سمنے گہلی چوڑی اور پیادہ پا چلنا شروع کیا مگر میرا لڑکا کہ دو دن سے گر سنہ تھا چلن سکتا تھا صاحب کی گہلی پر میں سوار تھا وہ صاحب بھی میرے ساتھ پیادہ پا چلتے تھے اور اونہوں نے اس موقع پر میری مدد بھی کی مینے میرے لڑکے کو گود میں لیکر دو تنک چلے مگر نہایت ماندہ ہو گئے لاجا میں نے اوسکو اپنی پشت پر بٹھایا اور روانہ ہوا اب حال یہ تھا کہ ایک توانڈیشہ جان در دوسری ماندگی راہ اور تیسرے لڑکا پشت پر اوپر چوڑی رنگ گرم پر کہ تمام پر اوپر دوہتا تھا چلنا یہ سب تکالیف گوارا کرنی نہیں کیونکہ سوای ان دو امور کے اور کچھ نہ ہوتا تھا کہ با تو یہ سب گوارا ہوں اور یا تنہا پیچھے رہتا ہوں اور تنہا رہنے سے سبکے ساتھ رہنا مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا تھا

اسی طرح غرض کہ تمام روز میرا وقت شام ایک باغ انہ میں پونچھے اور وہاں خیلے مکث کیا تمام باشندے اگر گرج جمع ہو گئے اور ہم نے یہ سمجھا کہ اب زندگی دشوار ہے مگر اسی عرصے میں ایک سوار آیا اور اگر سننے لگا کہ

ایک صاحب کو بچا کر ابھی پر تباہ گندہ سے لایا ہوں اور سکے ساتھ ایک رشتہ دار بابو گلاب سنگھ مسیحی اچیت سنگھ بھی تھا اور اسے کہا کہ اگر تم بھی میرا چلو تو تمہاری حفاظت گلاب سنگھ کے قلعے میں بخوبی ہو سکے گی اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات کس مشکل سے قبول ہو سکتی ہے کیونکہ صبح تو ایسی کج خلقی سے ہم سب کو اوسنی اپنے قلعے میں سے نکالنا اور شام کو ہمیں پیغام کا آنا اور ہماری طرف سے قبول ہونا کیسا مشکل اور بیرون از قیاس تھا مگر خیال اس کی کہ شاید وہاں کوئی صورت حفظ جان ہو اور یہاں تو اوسکا ہونا غیر ممکن تھا کیونکہ سب دیہاتی جمع تھے اور سب لوگ بدخواہ ہو گئے تھے جسے اس پیغام کو منظور کیا اور اس کے ساتھ وہاں ہو ہی اور یہ سوچتے تھے کہ ایک بار اور ہندوستانی کی حفاظت میں چلتے ہیں آئندہ جیسا ہونا چاہو ویسا ہو گا اب اچیت سنگھ مذکور نے اپنی طرح پر ہماری نہایت خاطر داری کی ہکو شربت پالا۔ بے اور کہا شکوہ ال اور چاتی وی اور ہمارے بستر کے واسطے اپنے دیہے سے کپڑے طلب کیے مگر وہ ایسی تھے کہ اگر ایسا وقت نہوتا تو شاید ہم اوکو ہاتھ بھی نہ لگاتے مگر اب مجبوری اور نین کو لینا پڑا اور خالی زمین سے اوکو بہتر تصور کیا اور ہم سب نے بستر برابر برابر لگائے اور اوپر سوتی اکثر صاحبوں کا تو یہ حال تھا کہ اب ہم دوسرے روز آفتاب کی صورت نہ دیکھیں گے یعنی شب کو قتل کیے جاوے گئے مگر تاہم تمام شب اپنی حفاظت کے واسطے کوئی جاگتا رہا اور کوئی سو گیا یہاں سے میں نے ایک آدمی تاجر پر تباہ گندہ روانہ کیا کہ وہاں جا کر دریافت کرے کہ ہمارے ہمراہی جتنے صاحب باقی ہیں تھے وہ سب قتل ہوئے یا زندہ ہیں یہ شخص دو سکر ورواپس آیا اور انکو اسنے اطلاع دی کہ سب صاحب زندہ ہیں مگر ابو گلاب سنگھ کے قید میں ہیں اور بابو نے کئی مرتبہ اونسے اقرار کیا کہ میں چوڑو دو ٹکا مگر ابھی تک چھوڑا نہیں ہے اور اگر کوئی صاحب تم میں وہاں جاوے تو وہ سب آج او سینے کے یہ سنگھ ایک صاحب طیار ہوئے مگر تینے یہ خیال کیا کہ اگر وہ جاوے تو زندہ نہ آوے گے اسلئے اوکو جانے سے ممانعت کی اور ہر چند اوکی مرضی کے خلاف تھا مگر ہم نے نہ جانے دیا تا شاید بے کہ اسے اسی ذرے سب قیدیان مذکور ہمارے پاس آگئے اسکے بعد اچیت سنگھ مذکور نے ہمکو پانچ روز اور اپنے پاس کہا مگر اب ہمارے خورو نوش کی فکر اوسنے کم کر دی تھی بلکہ یک سخت ترک کر دی تھی وہ صاحب اور سوار ہمراہی اب یہاں سے بدین خیال روانہ ہوئے کہ جا کر حال راستہ آباد کا دریافت کریں اگر صاف ہو تو یہاں سے روانہ ہو جاوے مگر چند میل راہ طلی کر چکے تھے کہ مفسدین نے اوکو آگیراہہ حال دیکھ کر وہ ہمارے آئینہ شکل تمام جان بچا کر واپس ہمارے پاس آئے اب ہم از حد تنگ تھے اور سمجھتے تھے کہ ہمیں آدمی معصہ جہیات الہ آباد کو روانہ کیے مگر کوئی اونہیں سے واپس نہ آیا آئینہ کارنا جاوے کر سوار ہمراہی کو جو نمک حلال تھا آمادہ جانے الہ آباد ہو گیا اور وہ بھی اس امر کو قبول کر کے اور اپنے تین بلباس فقیرانہ بنا کر اور چٹی لیکر راہی ہوا اور الہ آباد میں پونچھا جہتی ہو کر صاحب کلکٹر کو دی صاحب مدوح نے ایک بے دانہ نام اچیت سنگھ بدین بیون جاری کیا کہ سرکار کو بخوبی معلوم ہے کہ ہمارے پاس تین تالیس انگریز وغیرہ زن و مرد ہیں اگر انہیں سے کسی کو بھی کچھ ہوا تو ہم اس کے ذمہ دار ہوا اور اگر تم اوکو بھراست مسکات الہ آباد تک پونچھا دو گے تو تمکو انعام قرار واقعی ملے گا اس پر وہ نے برا کام کیا اب اچیت سنگھ جاری باز حد خاطر داری کرتے اور ہمارے واسطے سوار یون کی تجویز بھی کی اور دو سو بندو بھی جاری ہمراہی کے واسطے ملازم رکھے تاہم راہ امن بالابا لا راستہ عام و دیہات سے تھی اس واسطے گھوڑے اور شتر جاری سواری کے واسطے طیار ہوئے کچھ ہم لوگ تو بغیر زن و نانہ کے

زیادہ تعاقب نہ ہو سکا مگر تاہم قریب بارہ سو اونہون نے ہی مارے اور مغربیوں کی شامت ایام سے اونکو راستہ شہر کا ملاحب شہر میں آئے تو شہر والوں نے اون سب کو گرفتار کر کے حوالہ سرکار کر دیا اور سرکار نے سرغنہ مفسدین کو نثری قرار واقعی دی تاکہ اور فو کو عبرت ہو فقط

مندراس

تاریخ ۱۸ ماہ اگست اور سالہ کشادہ مندراس حاطہ نے جسکو حکم تھا کہ ہمراہ اور فوج مندراس کے جسکو کام مندراس کتنے تھے کلکتہ روانہ ہو فساد و برپا کیا اس فوج نے خود درخواست دی تھی کہ ہکو کچھ خدمت کرنیکا بخلاف سرکشن کے حکم ہوا اور طبقہ اس کے وہ مقام بنگلور سے روانہ ہو کر مقام مندراس آئے تھے کہ یہاں سے کشتیوں پر سوار ہو کر روانہ کلکتہ ہوں اٹھایا راہ میں جب وہ بمقام ستری پور موڑ جو بمفاصلہ ۲۶ میل مندراس سے واقع ہے وارد ہوئے تو اونہون نے درخواست دی کہ اگر تنخواہ اور بہتہ اور آئینہ نشین موافق احکام ۱۳۵۷ء کے مقرر ہو تو ہم آگے جاوین گے ورنہ ہم میدان کارزار نہ دیکھیں گے کیونکہ تعداد تنخواہ وغیرہ مذکور کے تعداد اصل سے زیادہ اور فائدہ بخش سپاہ تھی ایسے وقت میں اسطرح کی درخواست بہت ہیخ افزا فکر آئینہ حکام تھی مگر تاہم خدائے ڈاک پر سوار ہو کر واسطے تصفیہ اس مقدمہ کے بمقام مندراس روانہ ہوئے اور وہاں جا کر گورنر بہادر کو اطلاع دی نواب گورنر بہادر نے اقرار سفارش کینیکا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے کیا اور انشان مذکور بمقام ستری پور موڑ واپس آئے اور سپاہ سے کہا کہ تمہاری درخواست نواب گورنر بہادر مندراس نے منظور فرمائی یہ سنکر سپاہ مذکور روانہ آئندہ ہوئی اور بمقام پونا ملی جو بمفاصلہ ۱۳ میل مندراس سے ہے اگر رازہ نہفتہ آشکارا کیا درکہا کہ ہم کسی طرح آگے نہ جاوینگے اور اپنے ہموطنوں کے مقابلہ میں جنگ نہ کریں گے قدرت خدا کا تماشا دیکھنا چاہیے کہ اسوقت دو توپیں اور کچھ گولہ از مقام پونا ملے میں دارو ہوئے اونکی آستخنی سے ایسی تقویت ہوئی کہ اسوقت رسالہ سفید کو حکم ہوا کہ ہتیار دیدرے اور اونے گھوڑے اور سپول اور ٹوپی اور دیگر سامان جنگ زبردستی ہمیں لیا صرف شمشیر کو پاس ہیں یہ سب امر آسانی و سہولیت عمل میں آیا کینے سرناوٹھا یا بعد اسکے رسالہ کو حکم ہوا کہ اسی مقام میں قیام کرے بعد از انقضائے چند روز رسالہ مذکور کو قلعہ میں کار جو کی پہرہ وغیرہ کا حکم ہو گیا فقط

حیدر آباد سندھ

اس بلای عالم گیر سے جو تمام ہندوستان میں مہبوط ہو گئی تھی اگر کچا تو ضلع سندھ بچا کیونکہ سندھ کے اضلاع میں کہیں کوئی مصلحت فساد یا ہنگامہ پردازی کی ظاہر نہیں ہوئی مگر مقام حیدر آباد خاص میں کچھ توہم پیدا ہوا تھا لیکن اس سے کوئی نتیجہ بد ظاہر نہیں ہوا حال اسکا یہ ہے کہ تاریخ ۱۳ ماہ ستمبر کو خبر اس مضمون کی میجر پیکر گریر صاحب کمانڈنک ۲۲ رجمنٹ ہندوستانکو پونجی کہ کچھ سپاہ ناراض و رستہ بنگامہ پردازی معلوم ہوتی ہے اور اوسکی مدد باشندگان شہر کرینے کے اس خبر کے سنتے ہی صاحب موصوف نے بندوبست خزانہ اور پی اوش اور سکوت گہر کا کر کے تو بخانہ اسپی اور ۲۲ رجمنٹ

ولایتی جہاؤنی رجسٹ ۲۱ ہندوستانی کے جانب گئے اور رجسٹ مذکور کو حکم بریٹ کا ہوا سب حاضر ہوئے بعد ازاں
 اذ کو حکم ہوا کہ ہتھیار دیو سب نے بغیر عذر کے اپنے اسلحہ رکھ دیئے اور کچھ اظہارِ ناخوشی نہیں کیا وقتِ شب چند
 سپاہی اور منہن کے رو بفرار لائے تھے مگر گرفتار ہو کر آئے اور سزای اعمال پانی عینے ٹوپے اور اسی گئے
 اسکے سوا ہی اور کچھ نہ ہوا اور سارے ضلع میں امن و امان رہا فقط

مقدمہ

بغور ہوئے نئے خبر مفردہ مقامات میرٹھہ اور دہلی کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی نے
 تین قطعہ اشتہار بجا صہ مضمون مندرجہ ذیل جاری فرمائے
 اول یہ کہ ہر ایک تعلقہ دار یا زمیندار یا کوئی شخص جس کے پاس کچھ زمین ہو اگر مفسدین سے شامل ہو کر خلا
 سرکار کیگا اوسکا استحقاق زمینی ضبط ہو کر اوس شخص کو ملیگا جو سرکار کے شریک رہیگا
 دوم یہ کہ سب کو جو رفیق سرکار ہیں اور جو رعایا ہی نمک حلال اور وفادار سرکار ہے اوسکو چاہیے
 کہ بہت ہوشیاری سے ایسی ترکیب کریں کہ مفسد بغیر سزا بائی سکے کچھ نجاتیں
 سوم یہ کہ قانون جنگی مقامات میرٹھہ اور مظفر نگر اور بلند شہر اور دہلی میں جاری ہو
 تدابیر قرار واقعی واسطے سراد ہی عند ان اور قاتلان جنہوں نے ایسے خون ناحق کئے تھے شروع ہو
 احکام بنام افواج ولایتی مقام میرٹھہ اور انبالہ اور پنجاب اور کوہستان کے اس مضمون سے جاری ہوئے کہ سب
 اگر یہ مقام کرناں سبع ہون اور وہاں سے افواج ملک راجوٹانہ اور راجہ پٹیا لہ کے جنہوں نے از خود استدعا
 خد سگری کی کی تھی شامل ہو کر سچ سراد ہی گنگار ان کے کوشش ملین کریں
 افواج مفصلہ ذیل بجانب شہر دہلی معین ہوئے دو تروپ توپخانہ اسپہی نوان لنبہ لکھنؤ
 چارم لنبہ ۵۰ رجسٹ شاہی اول فیوز لیر اور چہ کمپنیاں دویم فیوز لیر اس فوج کا گارڈ پیشین تباریح ۱۹
 ماہ می مقام کرناں سبع ہوا اور افواج دربان تباریح ۲۲ ماہ مذکور انبالہ سے بجانب کرناں روانہ ہوئے
 تفصیل فوج میرٹھہ کی جسکو حکم شامل ہونیکا اس فوج کے ساتھ ہوا تھا یہ ہے چار تروپ ششم کارباہین چہ کمپنیاں
 ۵۰ رجسٹ رابل شاہی تین ضرب توپ اسپہی نمبر ۱۱ باٹری اسپہی تین ضرب توپ ۸ اپنی تین کمپنیاں سیوم پلٹن توپخانہ
 پیدل چند پادہ سفر مینا اور پلٹن سرور سوا ہی انکو ایک توپ خانہ اتواب قلعہ شکن مقام اگرہ سے روانہ ہوا اور ایک
 توپخانہ قلعہ شکن کو حکم ہوا کہ مقام پہلور سے آکر شامل ہو اور پلٹن گائیڈ کور اور چپ ارم کے کو بھی حکم ہوا کہ اس
 فوج کے ساتھ آملین

یہ فوج عجموری عرصے تک کرنال میں مقیم رہی اور وجہ عجموری علاوہ دباغیوں کے یہاں باعث تھا کہ بار بار داری نہیں ملتی تھی اسی اثنا میں صاحب کمانڈر انچیف مہاراجہ یعنی سپہ سالار فوج بھارٹھ میضہ بیارہو کر بتاریخ ۲۷ ماہ مئی اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور بجای صاحب محترم المیہ کی جنرل برنارڈ صاحب سپہ سالار فوج مقرر ہوئے۔

بتاریخ مذکورہ بالا یعنی ۲۷ ماہ مئی فوج میرٹھ بسر کر گئی برگنڈیر ولسن صاحب مقام میرٹھ سے واسطے روانگی دہلی کے روانہ ہوئی بتاریخ ۳۰ فوج معسین نے دہلی سے کوچ کیا اور دریائی ہنڈل پر فوج برگنڈیر ولسن صاحب پر حملہ آور ہوئے یہاں جرأت سوائی ہوئی اور شکست فوج معسین کو موٹی چار ضرب بہاری توپیں اور ایک ۴۴ پی غبارہ اور بکثرت سامان جنگ اور آلات مورچہ سازی فوج سرکاری کے ہاتھ لگا پر دو م معسین دوبارہ جنگ آور ہوئے اور شکست فاش ہوا کہ پس پا ہوئے ہر چند معسین پانچ ہزار اور فوج سرکاری آٹھ تو نفری شمار میں تھی تاہم کچھ پیش نہ چلی اور آخر کو نہریت اور ٹھاکر بہاگ نکلے۔

فوج میرٹھ بتاریخ ۳۰ ماہ جون بمقام رائی جودہلی سے میں میل کے فاصلے پر سپہ وارد ہوئی اور اتواب محاصرہ کن یعنی سپہ برٹن بتاریخ ۶ بمقام علی پور پونچین اور فوج میرٹھ عبور کر کے بتاریخ ۷ شامل کپور سپہ سالار بہادر بمقام علی پور فوج سرکاری بسر کر گئی جنرل برنارڈ صاحب بوقت نواخت ۲ گھنٹہ صبح بتاریخ ۸ معسین دہلی پر حملہ کیا مقامات بیرونی شہر اوسے چین لیے اور چھبیل ۲ ضرب توپ معسین کی بہادران سرکاری کے ہاتھ لگیں یہ لڑائی دس بجے ست نو بجے تک ہی اچھین کر نیل سپہ سالار صاحب اچھین جنرل اور لفٹنٹ سل صاحب متعلقہ ۴۵ رجمنٹ مارے گئے اور قریب پچاس گورے ۵۰ رجمنٹ شاہی کے کام کئے اتواب معسین مورچال گرد و ناجی مقام چندہ یعنی فلیگ سٹیف تین مگر یہ مقامات مورچال سے ہٹا دیے گئے ایک دستہ فوج سرکاری توٹرنگ کھان کے راستے سے آیا اور دوسرا دستہ چھادنی کی طرف سے اور سطح دونوں طرف سے انکو ہٹا دیا اب بہاری توپیں پہاڑی پر قائم کی گئیں معسین نے بتاریخ ۹ اور فوج سرکاری حملہ کیا کچھ خفیف لڑائی ہی اس لڑائی میں کاٹھ کورسنے کاربای نمایاں کئے اور دشمنوں کا تعاقب تابو پور کھیل بتاریخ ۱۲ معسین نے شہر سے نکل کر دو جانب سے فوج انگریزی پر حملہ کیا ایک توٹنگ صاحب کی کوشی کی طرف سے اور دوسرے سہری منڈی کی جانب سے گرد و نوٹ لڑائی نہریت خفیف ہوئی اس حملہ میں انکو ۵۰ سپاہی مارے گئے دوسرے روز وقت شام دشمن پہرہ نہا ہوئے اور اپنے خصب کا لکھا دیکر واپس بہاگ گئے اور بہت سی مقتول اور مجروح میدان کارزار میں چھوڑ گئے۔

بتاریخ ۱۵ دشمن پہرہ میدان میں کئے اور اس مرتبہ اذکارا وہ یہ تھا کہ انگریزی فوج کو نیست نابود کر کے شہر میں واپس آویں مگر تقدیر سے ناچار ستے اور بطور سابق صدر خستہ چھوڑ کر شہر میں بہاگ گئے بتاریخ ۸ جنرل صاحب نے حکم دیا کہ مورچہ دشمن پر جو معسین نے باہر شہر کے بدین مراد قائم کیا تھا کہ فوج انگریزی کے مقامات پہرہ وغیرہ کو دق کرتے رہیں کہ کیا جاوے اس حملہ میں خوب زد و ضرب ہی آخر کار دشمن بہاگ نکلے اور نقصان کثیر اور ٹھاکر شہر میں گھس گئے اس لڑائی میں ایک توپ دشمن کی ملی اور اٹاف جان سرکاری کی جانب بہت کم ہوا بتاریخ ۱۹ وقت شام معسین نصیر آباد عقب فوج

انگریزی کے آکر حملہ کیا اور ان کے ساتھ چلے ضرب توپ تین اول فوج راجہ جید نے اون کا مقابلہ کیا بعد ازاں فوج سرکاری میں سے توپخانہ اور لینڈر اوٹلی لنگ کو گیا اور دشمنوں کو ہر نصیب کا لکھا آگے کیا اور پس پا ہو کر روگریز لائے دوسرے روز وقت صبح دشمنوں نے پہر حملہ کیا اور ہر شکست کہا کر بہاگ گئے اس جنگ میں بھی اون کا بہت نقصان ہوا ایک توپ اور دو پیٹیاں سامان جنگ کی میدان میں روگین جید واپوں نے بڑی مردانگی کی اور قریب دو سو سپاہی مفیدین کو تہ تیغ کیا بتاریخ ۳۳ مفید پہر آدھ جنگ ہو کر باہر شہر کے گئے اس روز تاشام لڑائی قائم رہی اور فوج مفید کو دیوار لای باغات سے بہت پناہ ملی مگر آخر کار چار سو سپاہی اون کے مارے گئے تو میدان چوڑ کر روگریز لائے

بتاریخ ۳۴ دشمن پہر دیواروں کی پناہ لیکر مستعد ہوئے اور اس کئی مرتبہ اونہوں نے پہر سرکار پر حملہ کیا اور ہر تیر پس پا ہوئے اس روز اتواپ سرکاری نے بڑا کام کیا انگریزی فوج کے صرف بارہ سپاہی قتل ہوئے اور مفیدین میدان میں صدمہ کشتہ کیجا پڑے تھے اس سے خیال کیا گیا کہ قریب ہزار سپاہی مفید اس روز مارے گئے اور جن دیواروں کی پناہ میں وہ لڑتے تھے ان کا قبضہ بھی فوج سرکاری نے اس مرتبہ کر لیا

بتاریخ ۳۵ رنجیت لڑائیاں بمقام سبزی منڈی رہیں کیونکہ مفید اپنے مقامات چوڑ کر باہر نہیں آئے بتاریخ ۵ جولائی جنرل برنارڈ صاحب نے بجارٹہ ہریضہ مبتلا ہو کر رخت ہستی اس جہان فانی سے اوجھایا اور جنرل ریڈ صاحب بجای اون کے سپہ سالار افواج انگریزی مقرر ہوئے

بتاریخ ۸ جولائی ایک دستہ فوج سرکاری واسطے توڑنے پل نہر جو متصل مقام مہی کے واقع تھا مامور ہوا یہ مقام قریب پانچ میل شہر دہلی سے واقع ہے اور فوج مذکورہ نے پل مذکور کو توڑ دیا اور نتیجہ اس امر کا بہت اچھا ہوا کیونکہ اسی سے رسد وغیرہ مفیدین کی آتی تھی بتاریخ ۱۱ جولائی مفیدین نے جانب رخت سے آکر عقب فوج انگریزی پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر شہر میں بہاگ گئے اس لڑائی میں قریب ایک ہزار سپاہ دشمن کی تہ تیغ ہوئی مفید دوبارہ بروز دوم شہر سے باہر آئے اور جو سپاہ انگریزی قریب وجوہ میں بکار مورچہ سازی و دیگر سامان مشغول تھے اوپر حملہ آور ہوئے مگر بارش بادل ان اس زور شور سے نازل ہوئی کہ وہ شہر میں جا کر پناہ گیر ہوئے

بتاریخ ۱۲ مفید بمقام سبزی منڈی آکر ایک جگہ پر قائم ہوئے اور دلاوران انگریزی نے پہر اون کو شہر میں بھگا دیا اس مرتبہ میدان کا زار بہت گرم ہوا اور مفیدین کا اس قدر نقصان ہوا کہ پہلے کسی لڑائی میں نہیں ہوا تھا بتاریخ ۱۵ مفید بچ سے پہر ایک لڑائی ہوئی اور اس میں بھی مفید پس پا ہوئے دوسرے روز بتاریخ ۱۹ اونہوں نے پہر آدھ جنگ کیا مگر صورت دیکھا کہ شہر میں بہاگ گئے

بتاریخ ۲۴ مفید بکثرت جمع ہو کر اور اتواپ فیلڈ مارشل لیکر دروازہ کشمیری سے باہر شہر کے آئے اور ہمارے مورچہ گاہ کو ٹٹی شکست صاحب پر حملہ آور ہوئے اور فیصل شہر پناہ پر سے بھی توپ چل رہی تھی اس ہنگامہ میں جب بازار قتال حبال گرم ہوا برگیر رشور صاحب نے اپنی فوج سے بازو دشمن پر حملہ کیا اور ایسی حکمت عملی سے جنگ آور ہوئے کہ دشمن نے درست و پاگم کیا اور بہاگ نکلے مگر اتواپ اپنی ہی ساتھ لینگے اگر حملہ ہی نہ بہاگتے تو اس مرتبہ ان کی سب توپیں رہ جاتیں

بتاریخ ۱۱۔ ایک گروہ کثیر مفیدین کا بجا ب رہتک روانہ ہوا اور انہوں نے ایک پل ہی متصل مقام سے کے آئے جگہ نہر پر بنایا جہاں پل سابق فوج انگریزی نے توڑ ڈالا تھا جب یہ پل تیار ہوا تو پانی نہر کا طغیانی پر آیا اور پل نو تعمیر کو بہا کر لے گیا یہ دیکھ کر مفید واپس شہر میں آئے اور وہاں اور فوج مفید ہی اونکے شامل ہوئی اب وہیں نے انگریزی فوج کے بازوی راست پر حملے متواتر کرنے شروع کئے مگر ہر شکست کھاتے تھے اس طرح تمام شب گزرتی اور کچھ عرصے تک بروز دوم بھی یہ حملہ آوری جاری رہی اس میں بھی دشمن کا بہت اتلاف جان ہوا

بعد ازیں تا تاریخ ۱۱۔ ماہ اگست جنگ نامی خفیف ہوتی رہی بتاریخ ۱۲۔ ایک دستہ فوج انگریزی نے بسکر کوگی بر گئیڈ شہر سے دشمن کے مورچہ پر جو دریاں کشمیری دروازہ اور مورچہ انگریزی کو بھی شکست صاحب کے واقع تھا حملہ کیا اور ایک غبارہ ۳۴ ہٹی اور دو ضرب قوت پنی اور ایک چھہ پنی دشمنوں سے چھین لیں اس تاریخ کو فوج بر گئیڈ رجزل نکلس صاحب شامل فوج انگریزی اس مقام پر ہوئی

اس وقت میں کہ فوج انگریزی واسطے برباد کرنے مفیدین عظیم دہلی کے روبروی شہر دہلی کے جمع ہوتی تھی اور اضلاع میں بھی تدابیر اندفاع فساد میں حکام انگریزی غافل نہ تھے یعنی اضلاع شمالی و مغربی و ملک پنجاب و بنگال میں بھی تدابیر واسطے سزاوی مفیدین عمل میں آتی جاتی تھیں تاکہ وہاں سے کوئی شعلہ فتنہ اور شکر ایسی سر بلندی نہ حاصل کرے کہ جس سے مفیدین دہلی کو اور دلاوری اور پردہ حاصل ہو مگر افسوس کہ فوج گورہ بہت کم تھی اور وہ بھی مگر وہاں ہی خرد جا بجا منتشر ہوئے تھے اور اسی سبب سے قتل انگریزان مقامات مختلفہ میں یکم تہ بند نہ ہو سکا تقضیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مقام پشا ور میں بھی فساد ہوا تھا اور اسکے اندفاع کی تدبیر جیسا کہ سابق حالات مقام پشا ور میں درج ہو چکا ہے

ہے عمل میں آئیں

مقام بلند شہر میں بھی فساد ہوا اور مقام دیرہ سے سر موریلین کو حکم کوچ کا ہوا راستے میں چونکہ قلعہ نہر کی مفیدین نے دو کر ڈالی تھی وہ عبور نہ کر سکے مگر انہوں نے دو گانوں کو جو قریب میں آباد تھے بشبہہ بنگامہ پروازی نزعہ کیا اور بنگام تلاش بہت سالامی مغرورہ و ان میں سے براء ہوا اس سبب سے دونوں گانوں کو جلادیا اور تیرہ نفر مفیدین کو گولی سے مار دیا بتاریخ ۱۶۔ جون دس نفر سپاہی ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی جو مفید ہو گئے تھے مقام انبالہ قوت سے اوڑا دیے گئے اور عمل پاشی اور اوڑا کرنے کا جگہ جہاں کہیں کچھ بھی شبہہ سرکشی کا پایا گیا جاری ہوا اور اسکی تعمیل میں کسٹیکر کافر و گندشت ہوا ایک دستہ فوج بطور موڈ پیل کویم مقام مو علاقہ بنی تیار ہوا یہ سب سامان بار بردار سچی اس طرح مکمل تھا کہ کی وقت حکم ہوا اس وقت وہ روانہ ہو سکتا تھا اس میں دو سو اڈن ڈر گورن شاہی کے اور ۲ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک توپخانہ شاہی تھا اور کمانڈنگ اس تھے کے میجر جنرل دوہرن صاحب مقرر ہوئے تھے

ایک روز سپر حکا دستہ پنجاب سے بسکر کوگی بر گئیڈ نکلس صاحب بجا ب پل آیا اور بتاریخ ۱۱۔ اگست شامل فوج روبروی دہلی کے ہوا

ایک روز سپر حکا دستہ بسکر کوگی جنرل ورن کوئلند صاحب پنجاب سے تیار ہو کر روانہ ہوا تاکہ حصار دیرہ ضلع بنالہ

مفسدین کو نکال کر امن قائم کی اس رستے کے ساتھ دو ہزار سات سو نفر سپاہی مہاراجہ بیکانیر کے تھے یہ فوج مقام فوڑ میں جمع ہو کر بجانب سرسہ روانہ ہوئے اور بتاریخ ۷ ابراہ جون مقام اوو میں فوج مفسد سے دو چار ہوئے اور ہنگامہ جدال و قتال گرم ہوا دشمن کے پچاس سپاہی مارے گئے اور فوج انگریزی کے دو سپاہی اور مفسد یہاں سے ہٹا گئے بتاریخ ۱۹ مفسد بمقام کبر کا برابر لاکھ لاکھ کا قائم ہوئے فوج سرکاری بھی وہاں پہنچی اور دشمنوں کو وہاں سے بھی نکال دیا اس لڑائی میں دو سو نفر مفسد قتل ہوئے اس لڑائی کے بعد پھر اس فوج میں کوئی جنگ نہ ہوئی اور مقامات سرسہ و حصار دوبارہ قبضہ سرکاری میں آگیا ان مقاموں میں اکثر صاحب زعمہ ملے جنکے مارے جانے کا خیال تھا جو خفیہ جان بچائے کہیں کہیں پڑے ہوئے تھے

بھورا اٹھایا بی ہنگامہ و فساد غربی کے حکم فوراً روانہ ہونے فوج کا مقام کلکتہ سے صادر ہوا اور نواب گورنر جنرل اور ڈاکٹار صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ افواج انگریزی مقامات مندرسہ سیلون و مارشیس اور کپڑے سے بھی روانہ ہو کر افواج غربی ہندوستان کو جاوین اور جو فوج ولایت انگلستان سے بجانب چین روانہ ہوئی تھی اس کو بھی حکم ہوا کہ راستے میں سے بجانب ہندوستان آجائے اور فوج مذکورہ داخل کلکتہ ہو گئی لیکن اس فوج کے آفے تک اضلاع شرقی میں بھی فساد ہو گیا اور اسی باعث سے کرنل نیل صاحب بروقت واسطے ملک فوج ویل صاحب کے جو مقام کانپور و چون میں محصور تھے پہنچ سکے اور جب تک کرنل صاحب موصوف بعد فرو کرنے آتش فساد و مقامات بنارس اور الہ آباد کے کانپور تک پہنچنے قتل عام انگریزوں و عیسائیوں ہو چکا تھا تاہم برصغیر ہر جہت متراو نہوں نے چارنگو گورہ اور پانچ تھو سکھ بیکر دی میجر رینارڈ صاحب بجانب کانپور روانہ کیا اور ۱۲ جولائی کو جنرل مہولوک صاحب مع بارہ سو گورہ کے روانہ کانپور ہوئے اور بتاریخ ۱۲ شامل فوج رینارڈ صاحب کے ہو کر بتاریخ ۱۳ فوج باغی نانا صاحب کو بمقام فتح پور شکست دی اور ۱۴ شامل فوج کو پھر بمقام بڈاندی کے شکست دے کر بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور داخل کانپور ہوئے اور نانا صاحب بجانب بھور فراری ہوا

ایک دستہ فوج مقام کامیٹی سے جو اضلاع ساگر و نربرا میں واقع ہی تیار ہو کر روانہ ہوئی اور مقام ساگر کو مفسدین سے چھین لیا مہاراجہ گلاٹنگ بہادر والی کشمیر نے باستماع خبر ہنگامہ پروازی درخواست دی کہ جقدر فوج اور پیہ درکار ہو مجھے لیا جائے سرکار نے یہ درخواست اسکی منظور کی اور جب تک فوج وغیرہ کی اوس سے طلب ہو مہاراجہ صاحب تو راہی ملک بقا ہوئے مگر آگے جانشین مہاراجہ زبیر سنگھ بہادر نے فوج کثیر بمقام دہلی واسطے ملک فوج سرکاری کے بھیجی اسی اثنا میں فوج انگریزی کلکتہ سے دواو دہلی آتی تھی اور ۲ جولائی تک چٹہ پٹنہاے گورہ اور بہت سا توجہ نہ راہ تری و خشکی طی کر کے بمقام الہ آباد وارد ہو گیا اور سری گراٹ صاحب بہادر سپہ سالار جدید واسطے جلدی روانہ کرنے فوج کے مقام کلکتہ میں رونق بخش رہے

مہاراجہ گوالیار نے ہر موقع پر دوستی سرکار قائم رکھی اور حتی المقدور فوج ذاتی کو شامل فوج کشتیجٹ ہونے دیا اور حکام انگریزی کو جو کچھ حال گوالیار کا ہوا کرتا تھا اوس سے اطلاع دیا کرتا تھا اور ہر طرح افعال نکالائی اور ہوتی برقی کال لگاتا ۱۷ سپاہ مفسد جنہوں نے مقام پٹا ورین فساد کیا تھا اور جنہوں کے قریب چار سو نفری کے بچے تھے کیونکہ باقی تو سب کا غامیوں نے قتل یا گرفتار کر لیے تھے یہ چار سو نفری باقی ماندہ ماہ جولائی کو ہستان کشمیر میں سرگردان پھرتے تھے اور

آخر کار اکثر اونین کے شدت ماندگی اور گرسنگی سے جانبر نہ ہو سکے اور کچھ پہر کاغذیوں کے بنا دین سے نہ بچے انھیں سب آٹھ نوکشتہ اور مردہ شمار میں آئے اور ۵۵ سپاہی باقی رہے تھے وہ بھی دو دو تین تین اہالیان پولیس دیہات قریب جوجہار سے گرفتار ہو کر آئے تھے

ایک قریب رشتہ دار نواب رائیہ کا جو ملک بہیمانہ میں واقع ہے واسطے حفاظت سرسہ کے منجانب سرکار مقرر ہوا اور بجائے حفاظت کے اس نے از جانب بادشاہ دہلی شہر مذکور اور دیگر مقامات کو خوب لوٹا تھا گرفتار ہو کر آیا اور حکم سپاہی کا نسبت اس کے نافذ ہوا اور بتایا کہ ۵۵ ماراہ اگست پہانسی ہی پا گیا نواب رائیہ ہی ہنگام فرار ہونے کے ضلع لودھیانہ میں گرفتار ہوا ایک گروہ دو ہزار پانچ سو گورکھین کا بدین حکم نیپال سے آیا کہ شامل فوج انگریزی کے ہو کر امداد فوج مذکور کی کرے اور اس گروہ نے بمقام گورکھپور پہنچ کر اور ساتھ ایک دستہ فوج گورہ اور چند سواران روانہ ہو کر عبور دریا کی گھاٹ کیا تاکہ ساتھ فوج جنرل ہیو کوک صاحب کے شامل ہو جاویں

مہاراجہ نیپال نے بغوج وزیر بدل کو شش سچ مدد کرنے سرکار کے کی اور رائی بلسال کوٹ اور رائی لنگو تھال ترائی نے اور راجہ ایسیکانیر اور چند وغیرہ نے بھی صفائی قلوب ساتھ سرکار انگریزی کے رکھی دلی دادو خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا تھا اور ضلع ملند شہر پر قبضہ کر لیا تھا اور جو مقام بالا گلاہ میں جو نصف آہ میرٹھہ اور علی گڑھ میں واقع ہے منصوبہ ملی تمام قائم ہوا تھا اس کی سرکوبی کے واسطے ایک دستہ فوج گورہ میرٹھہ سے روانہ ہوا اور مقام پاور میں اوس سے اور دستہ مذکور سے لڑائی ہوئی اس لڑائی میں دلی دادو خان شکست کھا کر پس پا ہوا

حکام پنجاب نے بدین غرض کہ چوریک لوگ شامل معندین سیالکوٹ دیگر مقامات کے نہوسکیں اور نیز باہن ارادہ کہ وہ کسی طرح لائق امداد اور کمک کرنے معندین کے نہیں بتایا ۵۵ جولائی حکم صادر فرمایا کہ جتنی چوریک فوج پولس میں نوکرین سب برحق کر دیں اس عرصے میں مقام دہلی پر ہی معند غافل نہ تھے وہ بھی ہمیشہ بدین ارادہ شہر سے باہر کر جزوی فوج انگریزی پر حملہ آور ہوتے تھے کہ او کو پہاڑی پر سے نکال دیں مگر اونسے کچھ نہوسکتا تھا اور ہمیشہ شکستہای فاش کھا کر شہر میں گھس جایا کرتے تھے اور فوج سرکاری قدم آگے بڑھاتی جاتی تھی

اب معندین کو خبر ہو چکی کہ توپخانہ قلعہ شکن مقام پہلور سے قریب دہلی کے آہ پنجابہ خبر سنا فوج کثیر معندین کی جنہیں فوج کمپوئی بھیجی اور بریلی کی تھی باہر آیا اور پنجاب کرناں بدین عزم روانہ ہوا کہ بہتہ روک کر اوسکو آگے نہ آنے دیں اشارہ میں بمقام بھٹ گڑھ فوج انگریزی سے جو سب کر دیں برکیدیہ بنگلہ صاحب پنجاب سے آتی تھی دو چار ہوئے اور باز جنگ طرفین سے گرم ہوا آخر شش معندہاگ نکلے اور تیرہ ضرب توپ میدان کارزار میں چوڑ گئے اس لڑائی میں معندین کے درمیان تین اور چار سو نفری کے مارے گئے اور اتواب مذکورہ بالا ہی سپاہ سرکاری کے قبضہ میں آ گئیں

توپخانہ مذکورہ بالا دہلی پر پونچا اور شروع ماہ ستمبر میں مقامات مناسبہ پر قائم کیا گیا اور اب محاصرہ شہر دہلی شروع ہوا بتاریخ ۴ مارچ مذکور وقت صبح شہر پر حملہ آور ہوا اور اسی روز فوج سرکاری داخل شہر ہو گئی مگر شہر میں بھی کسی رفرار نہ رہا رہی اور تاریخ ۱۰ ستمبر کو تمام شہر قبضہ اولیامی دولت قاہرہ میں آ گیا۔ قصد نہایت خوب لڑے مگر فوج انگریزی کا کچھ نہ کر سکے اور وہ

آخر تک جس مقام پر پہنچ گئی تھی وہاں سے ایک قدم پیچھے نہ ہٹی ہر چند شہر دہلی تو بعد جنگوں کی متواترہ و عظیمہ قبضہ سرکار میں آگیا مگر
سرکار کا کیا بھی بہت نقصان باعث مارے جانے افروں کے ہوا خصوصاً اوس افرو فوج کے جس کا غم اب تک ہر ایک تعلق فوج کو
ہی اور وہ برگیدہ جنرل جون گلگن صاحب تھا جو برادری اپنی فوج کے اول حملہ شہر میں گیا تھا اور داخل شہر ہو کر فوج کو آگے بڑھاتا تھا
کہ ایک گولی اگر لگی اور اوسکے صدر سے جان نہ ہوا

فورا بعد فوج دہلی کے ایک دستہ فوج بجانب دواہ روانہ ہوا تاکہ مفسدین مغروین کو سزا دے اور استحکات سرکاری
ضلعجات میں قائم کرے شاہ دہلی مع رفقا اور غزنیوں کے ایک مقام پر ملا اور مقید ہو کر شہر دہلی میں آیا کپتان ہو دس صاحب مع
اپنے سواروں کے شاہ دہلی کو گرفتار کر کے لائے تھے اس سفید ریش دشمن خلق خدا کو کپتان ہو دس صاحب نے بڑی کوشش
اور حکمت عملی سے گرفتار کیا تھا

ایک واقعہ نگار احوال جنگ دہلی کا کچھ تفصیل کے ساتھ درج کرتے ہیں چونکہ اوسکا ہونا بھی اس مقام پر خالی از
فائده متصور نہیں لہذا درج ذیل کیا جاتا ہے

جو فوج کہ حتی الامکان جمع ہو سکی وہ سب زیر حکم جنرل برنارڈ صاحب کے ہو کر دہلی گئی مگر وہ اس قدر نہ تھی کہ دشمنوں کا
جو اور سے بارہ مرتبہ زیادہ تھی باعتبار غلبہ مقابلہ کر سکتے جو مقام یعنی شہر دہلی جو دشمنوں نے مضبوط کیا تھا نہایت مستحکم تھا اور فوج
سپاہی کی بھی بہت زیادہ تھی اور سامان جنگ و رسد بھی اونکو کثرت و دستیاب ہوتا تھا اور ان کے پاس موجود تھا اور قواعد جنگی بھی اونکو
خوب معلوم تھی اور فوج انگریزی شمار میں بہت کم تھی اور موسم بھی خلاف طبع انگلیزاں تھا یعنی موسم بہت گرم تھا اور علاوہ ان سب
امور کے باعث سیلابی اور گندگی مقام فوج انگریزی سپاہی اور وبای مہینہ اونیں شدت تمام تھی ان وجہ سے فوج انگریزی
بمقابلہ فوج باغی ہر طرح کم تھی اور اسی سبب سے چند مرتبہ یہ تجویز قرار پائی تھی کہ یہاں سے چلا جانا بہتر ہے اور میرٹھ اور علی گڑھ میں
قیام کرنا مناسب مگر اوسکے نتیجے پر کوئی خیال نہ کرتا تھا یا ان البتہ صاحب فسر کا ٹڈنگا و بکے مشورے کے شریک نہ تھے اور اونوں
نے اس صلاح کو منظور کیا اور اسی باعث سے یہ نفل نامناسب ظہور میں نہیں آیا ہر چند سر جان لائسن صاحب نے فوج روانہ کر کے پنجاب
خالی کر دیا تاہم فوج انگریزی کافی بمقابلہ باغیان متصور نہیں ہوتی تھی مگر چونکہ آمد ملک پنجاب سے جاری تھی اس وجہ سے توقع تھی کہ دن
خوشی کا نزدیک آتا جاتا ہے اس عرصے میں جنرل برنارڈ صاحب مہینہ کر کے راہی ملک بھا ہوسے اور جنرل ریڈ صاحب جو بجای
صاحب موصوف کے سپہ سالار فوج مقرر ہوئے تھے باعث جاری لاچار ہو کر روانہ کوہ شملہ ہوئے آخریش حکومت فوج کی سپرد
برگیدہ ولسن صاحب کے ہوئی تاریخ ۶ ستمبر فوج انگریزی نے دو مضبوط مورچاں ردبرو کشمیری دروازے کے بقا صلا ۵۵ گز کے
دروازہ مذکور سے تیار کرنے شروع کیے کیونکہ اسی دروازے پر حملہ کرنا قریب مصلحت سمجھا گیا تھا یہ دو نو مورچاں اور قریب دس اور
مورچاں کے تانہ بیچ ۸ تیار ہو گئے اور توپیں بھی اون سب پر چڑھ گئیں اور گولہ اندازی شروع ہوئی سات شبانہ روز لڑائی ہو چکی
سے گولے شہر میں پرستے رہے تاریخ ۱۲ اور ایک اور مورچہ متصل دیار کے تیار ہوا اور اوسپر سے بھی گولے شہر میں برسے گئے
اس قدر گولہ اندازی سے کئی روز بعد دو مقام سے گنگوڑہ فصیل شہر گئے اور قریب ساٹھ فیٹ کے درج درمیان میں ہو گئی
جنرل ولسن صاحب کے خیال میں آیا کہ فتح بیشک نصیب اولیاسی دولت ہوگی مگر یہ بھی خیال تھا کہ فوج انگریزی ہر چند شجاعان

ولایت کے ستے گورنار میں بہت کم ستے اور سوامی اسکے دشمن پناہ دیوار میں لڑتے تھے اور راز سکیا اور دونوں نے خوب لڑا تھا کیونکہ قواعد انگریزی سے وہ خوب وجہ واقف تھے اور اوس سرکاری ملازمی میں یہ سب قواعد اونہوں نے سیکھی تھی آخر ۱۴ ستمبر کوئی اور حکم ملنے کے ساتھ فوج بھگت صاحب زیر حکم لفٹنٹ فئرنر کے صاحب کی اول لگے بڑی اور جو شکاف فصیل میں ہو گیا تھا وہاں جا پونچھی سرحد دشمن اوپر سے گولیاں مارتے تھے مگر کچھ خوف جان نکر کے وہ شکاف کی راہ سے گزرتے اور وہاں اپنے تئیں جمع کر کے بجانب راست فصیل پر چلے اور دشمنوں کو مارتے ہوئے اور زمین کو اونکی لاشوں سے بہرتے ہوئے آگے بڑھے یہ بھگت صاحب وہی ہیں جنہوں نے فوج باغی کو چند روز پیشہ مقام بھگت گڑھ شکست فاش دی تھی اور جنہوں نے قبل ازین پنجاب میں کاربائی نمایاں سے فتح و نصرت کو حاصل کیا تھا شہر میں یہ حال تھا کہ بامہاسی و دوسرا و دیوار ہاسی مکانات سے اس فوج نصرت موج پر گولیاں برستی تھیں اور توپ آہنی دشمن کی فوج انگریزی داخل شہر کا سخت نقصان کرتی تھی اور غلو لہاسی بنادیں ہر چار طرف و کوچہ و بازار سے ان پر علی الاطلاق پڑتی تھیں اور سپاہی فوج انگریزی اگر جہ کرتے جاتے تھے مگر قدم آگے بڑھا کر مارتے تھے اسی ہنگام میں بھگت صاحب زخمی شدید ہو کر عقب فوج میں لچھے گئے اور کتان پر رک صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہی بہت ضائع ہوتے جاتے ہیں اور تھوڑے عرصے میں ساری فوج داخل شدہ کٹ جاوے گی اونہوں نے حکم دیا کہ بجانب کابلی دروازہ کوچ ہو دوسرا دستہ فوج انگریزی جو پیچھے دستہ اول کے داخل شہر ہوا تھا وہ بھی لڑتا ہوا اور دشمنوں کو پس پا کرتا ہوا بمقام کابلی دروازہ دستہ اول سے جا ملا کیونکہ اوس روز قدم پیشہ ازرون شہر بڑھانا ناممکن تھا اور دشمن بھگت دیوار ہاسی مکانات لڑتے تھے اور اسی سبب و لکھو آسیب نہیں پہنچتا تھا اور فوج سرکاری ناحق تلف ہوتی جاتی تھی اس مقام پر ہر مکان بمنزلہ ایک کوٹ کے تھا اور ہر گھر ایک گدھی بنا ہوا تھا اور اوسکی حفاظت میں دشمن دلاوران انگریزی کو ہر قدم پر مارتے تھے اور کسب طع او کو آسیب بھی نہیں پہنچتا تھا جو کاربائی نمایاں سپاہیان سرکاری نے یہاں سیکھے وہ بشریت سے بعید تھے اور بغیر دیکھنے کے اونکا اعتبار قرن قیاس نہیں سار جہٹ کار میکینیل صاحب نے باروٹ پر دروازہ جا رکھ دی گو دشمن اوپر سے گولیاں مارتے تھے مگر انہوں کو وقت واپسی جان بحق ہوئے لفٹنٹ ہوم صاحب شتابہ اوس میں لگنے لگانے لگے اور جب وقت شتابہ میں آگ دینے کو تھے اوس وقت راہی ملک بقا ہوئے فوراً گورنرل برجن صاحب نے شتابہ صاحب ہوموں کے ہاتھ سے لیکر آگ سے روشن کیا اور اوس مقام پر اور شجاعت دے کر اس ملک فانی سے رخصت ہو آگ کے لگتے ہی دروازہ اوڑ گیا اور دستہ فوج سرکاری داخل شہر ہوئے اور ہر قدم پر لڑتے ہوئے اور دشمنوں کو پس پا کرتے ہوئے قدم بڑھاتے گئے آخر کار بہت سا اتلاف جان اوٹھا کر قریب جامع مسجد کے پونچھے اس مقام کو دشمنوں نے خوب مضبوط کر رکھا تھا اسی سبب فوج سرکاری نے یہاں قیام کرنا مناسب سمجھا اور واپس کر قریب مکان چہاہ خانہ کے شب بٹل تھے اس عرصے میں فوج پچھلی بھی زیر حکم ریگیڈیر لیکلڈ صاحب داخل شہر ہو کر کاشاں ہوئی اب فوج انگریزی کشمیری دروازے سے مکان گارو ہوئی ہوئی تمام مکان مدرسہ جاگیریں ہوئی اول روز کا کام یہ تھا جو گورنر ہوا دوسرے روز صبح کو فوج آگے بڑھی اور رفتہ رفتہ جتنے مقامات مورچاں دشمنوں نے بنائے تھے سب قبضہ دلاوران انگریزی میں آگئے اور جب قلعہ کا گولہ باری ہوئی تو سب معتمد شہر چوڑ کر ہٹا گئے

شہر دہلی ایسی سخت جنگہا می متواترہ کے بعد قبضہ سرکاری میں آیا اور اس شہر میں تیس ہزار فوج مفسد جو سب طرح کی قواعد انگریزی سے واقف تھی جمع تھی اور سرکاری فوج اوسکے مقابل میں عشر عشر بھی نہ تھی مگر آفرین انگلستان کو کرنی چاہیے کہ ایسے ایسے شجاع وہاں پیدا ہوتے ہیں اور آفرین ہندوستان کو کہ جسکی اس قدر فوج سے بھی کچھ نہوسکا اور آخر کار سوارے فرار کے اور کچھ چارہ اور نکونزہ جنگہا می دہلی میں فوج انگریزی کے گیارہ سو سپاہی کام آئے اور دوسو سپاہی اس فوج مذکور کے داوشجاعت دے کر اور نام دلاوری باقی چھوڑ کر خود ملک بقا کو چلے گئے

فتح دہلی کے ایک یا دو روز بعد وہ سفید ریش احسان فراموش جس نے ارادہ تخت نشینی کیا تھا اور جس نے حکم قتل زن و بچہ معصوم انگریزان کا دیا تھا گرفتار ہوا مگر تعجب کہ سرکار نے اوسکی بھی جان بخشی کی گواو سکی اولاد کو اوسکے روبرو قتل کیا اور جو بعد ازین گرفتار ہوئے تھے وہ بھی قتل ہوئے مگر اس حسن کنش کی جان بچ گئی

بعد ازین بندوبست اور نظام دوبارہ شہر دہلی میں قائم ہوا اور مفسدان گرفتار شدہ کو سزای اعمال ملنی شروع ہوئی سابق کئی مقام پر پہنچے احوال شجاعت جنرل گلشن صاحب کا تحریر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایسے افسر شجاع کے مرنے سرکار کو نہایت افسوس ہوا اب ایک تحریر زبانی خواجہ خان ولایتی کے جو سابق تہانہ دار پشاور تھا اور نکل صاحب کے ساتھ وہاں سے بمقام دہلی آیا تھا اور ہمیشہ صاحب کی اردلی میں رہا کرتا تھا ہمارے پاس آئی چونکہ اوسکا درج کرنا اس مقام پر بیجمل متصور ہوگا اس واسطے مختصر احوال لکھا جاتا ہے

خواجہ خان بیان کرتا ہے کہ بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر وقت چار بجے صبح کے جنرل گلشن صاحب نے اپنا دستہ فوج تیار کیا اور جانب کشمیری دروازہ شہر دہلی نہضت فرما ہوئے قدم آگے بڑھاتے ہوئے فضیل دیوار شہر نہا تک پہنچے یہاں دیوار صدقات گو کہ سے شوق ہو گئی تھی اوسکی راہ سے درمیان بارش غلو لہا می دشمن داخل شہر ہوئے اور ان کو آپ دشمن پر قبضہ کر کے پیشتر قدم رکھا اور گر جا گھر کے مورچے کو بھی لے لیا یہاں سے آگے قدمزن ہوتے تھے کہ کبھی مفسد کوئی جنرل صاحب کو لگی دہنی بھل میں لگی اور یونین میں سے پارکل گئی میں صاحب کو ڈولی میں ڈال کر ہسپتال لیگیا جان لکھ صاحب کچھ دوادی جس سے صاحب کو کچھ تخفیف ہوئی وہاں سے صاحب نے حکم دیا کہ ہم میجر ڈیلی صاحب کے خیمے میں جاوین گے میں حسب احکم صاحب کو وہاں لیگیا دوسرے روز صاحب نے حکم دیا کہ کپتان لیک صاحب حاکم رسالہ ملتان کو ہمارا سلام دین گیا اور کپتان صاحب سے مینے سلام کہا کپتان صاحب خود سوار ہو کر جنرل صاحب کے پاس آئے صاحب کو طاقت گفتگو کی نہ تھی اس لیے کچھ لکھ کپتان صاحب کو دیا کپتان صاحب نے اوسکے جواب میں کچھ تقریر کی اور اوسمیں نام کشن کنج اور پتی دروازے کا معلوم ہوا بعد ازین کپتان صاحب رخصت ہو کر اپنے رسالے کو گئے اور وہاں جا کر حکم درباب ان دونوں مقاموں کے صادر فرمایا بروز دوم جنرل صاحب نے برگٹیر جنرل چمر لین صاحب کو بلوایا برگٹیر صاحب کے انسی کچھ درباب کشن کنج اور سلیم گڈہ کے بڑی دیر تک رہی برگٹیر صاحب بعد ازین رخصت ہو کر شہر میں گئے اور حکم مارنے کو چونکا اور پر سلیم گڈہ کے نافذ فرمایا بعد ازین بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر شہر دہلی مفسدین سے خالی ہو گیا اور مینے خبر خالی ہو جانے تمام شہر کی جنرل صاحب کو سنائی صاحب اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم بھی چاہتے تھے کہ اپنے مرنے سے پیشتر ہم

خبر فرحت اثر کو سرج لے سو خدا نے چارسی مراد برلائی یہ فرما کر یہاں تک خوش ہوئے کہ بیہوش ہو گئے تھوڑے عرصے بعد بیدار ہوئے
آئے اور فرمایا کہ ہم اب بے فکر اور بیخ کے مرین گئے اور بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور اس دار فانی کو چھوڑ کر بجانب ملک جلاوادی
عازم ہوئے اور داغ رشک و رافسوس کا سینہ دوستان و یگانگان پر چھوڑ گئے

اب ہم ایک خط بھی یہاں لکھتے ہیں جو مولوی رتب علی خان بہادر سابق مینشی پنجاب حال رفیق کپتان بلوچستان
نے منجانب سرکار بنام حکیم حسن اند خان تحریر کیا تھا اس سے صاف تراویں متبایں کہ اگر اس وقت بھی شاہ وہلی تہہ ہی مفسدین
باز آتے تو سرکار انکی خطا باہر ما ضیہ عاف کر دیتی

نقل خط اسمی حکیم حسن اند خان مورخہ ۱۱ جولائی ۱۳۴۱ھ
حکیم صاحب فلاحون فطنت اسطو حکمت یکتای زمان و انامی دوران سلامت سوم فیہ بر طرف حرف مطلب ایک از عہدہ
کم و بیش کہ سپاہ نمک خور سرکار گردون و قار انگیزی از اعاقت اندیشی بمقام دہلی سیدہ گرفتہ و فساد بلند کردہ نام حضرت بہا پنا
بادشاہ را بدنام ساختہ قدم از اندازہ خود بیرون نہادہ خود را بمقابل دولت دوران عدت انگسید قرار میدہ بعینہ مطابق شعر عارف
روم ست سے آن گس بر برگ کاہ و بول خرد سمجھ کشتیان بھی افروختہ سر بر ضمیمہ نیشاہی و آن شعری و عقلای ہفت کشور عظمت
اقتدار سرکار انگلسی معلوم و حال معرکہ روس چون آفتاب غیر و ظاہرست کہ ان پٹینگاہ ملکہ انگلستان خلد اللہ بلکہ ماہ سلطنت انعامت
سلطان عبد المجید خان بادشاہ روم و صرف ز خطیر از بہین و احمد و ماموری انولاج ظفر امواج و بحر و بر و محفوظ و شہن سلطنت اسلامیہ
و پسند کردن نقصان خود و حفظ حقوق رومیہ با وجود اتحاد و ملت با روسیان چہ قدر سعی جزیل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہی از ابتدا
تسلط بر کشور ہند تعلیم یکتا اصدی از اہل اسلام و مہنود بالاجبار برای اختیار مذہب سچی بنیوہ بلکہ خلافت بہر روشی کہ در امورات دنیا و
آخرت خواستہ آزادانہ زیت کردہ و میکنند باقی تفصیل مجمل راسی صایب کہ تطویل غیر مقصودست حال ابوالفتح جلال الدین
محمد اکبر شاہ کہ ہر از و قبای شاہی کشور ہند بر قد کسی رہت نیامدہ از تاریخ فرشتہ و پنج ست کہ در عہد قوت و شوکت بادشاہ محمود
در ہندوستان جہازات شاہی کہ انہندوستان و اندہ جہاز برادہ دیاستہ بودہ دست فہیش و دولت انگیزی شدہ بآین بدیخلی کہ سرکار
انگریزی را در ہند بود استرداد احوال و انتقال جہازات شاہ حجاجہ کردن نتوانست حالاکہ عرصہ ہند از دیامی شہوت یا پشور یا مال ملازمان
دولت انگلشی ست چگونہ کسی با این حکمای عہدہ شجاعان دہر مقابل کردن میتواند اگر تراخی و تاخیر با بیصال کفر کردہ از نا اگاہان عا
بقوع آمد حمل بر بزم عوام متواذ شد بلکہ امتحان دست و دشمن و تفرقہ دانا و ناوان و غیرہ مصالح ملکی پیش نظرست تا وقتیکہ کردہ
مفسد قدم اندازد و ہلی نشہ بود از جانب ملازمان شاہی ہم امری خلاف رضای اہالیان سلطنت انگیزی بظہور رسیدہ حالانچہ
انقلاب بر روی کار آمدہ و کد ام امید و ملت و کہ این سوی اختیار بودہ خانہ زادان اسخ الاعتقاد با وجود تخیلی حلیہ عقل و دانش
بنا التفاتی چار و پی اطفا فی نوا این سراج ہند شدند و بچہ سبب در نفع عاجل آج این فریغ و دودمان جنتانی صرف اوقات نمی نمایند
این چہ خیال محال بباغ اہالیان سرکار شاہی پیچیدہ و اگر این امر نیست تا ام فرج را شہرچی درین باب بنرسیدہ و کوششی در نفع
مفسدہ نشدہ مصالح جواب اگر در راسی ارباب دربار شاہی متحسن شود امنیت کہ مظلہ رات و کمونبات خاطر را اصلان یا و کائنات شہر را
باتقریر اسخ دست صاحبان دار اوربان گزارش فرمایند کہ بعد بر ہی اساس این فتنہ اینوقت بدست نخواستہ آمد و بجز تاسف یا و کار

ہر صفحہ روزگار خواہد ماند الکنایتہ المبلغ من التصحیح دوست را وقف انتظار جواب تصور فرماید و ہر جہہ ارقام خواہند فرمود حرف
بملاحظہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت نقطہ قلم ششم و مضمون مختصر کردہ کہ نیت طرز میں این گفتگوی طولانی

اس مقام پر ایک فرمان بادشاہی بھی درج کیا جاتا ہے جو بنام جمیع روسا و راجگان ہندوستان جاری ہوا تھا
اور اسکے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ مضمون فرمان کقدر بہت اور درست تھا اور کیا کیا اتہام اور بہتان بی بنیاد نسبت کے کاغذ
لکھایا گیا تھا

فرمان بادشاہ دہلی

جمیع راجگان و روسای ہند پر واضح و لائح ہو کہ تم ہمہ وجہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی میں شہ الدہم و العوام ہو اور ہمارے
حسن حمایت طرز اور فہم اور درایت سے مذاہب ہندوستان کی اعانت ہو لہذا ازراہ خیر اندیشی تمہاری تمکو ہدایت ہوتی ہو
کہ خدا تعالیٰ نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قائم کرنے کی واسطے پیدا کیا ہے اور تم پر فرض ہے کہ اپنے عقائد اور قوانین مذہبی کو بخوبی
درست جانو اور اوپر ثابت قدم رہو کیونکہ خداوند تعالیٰ نے تمکو یہ مرتبہ عالی اور ملک و دولت اور حکومت اس واسطے بخشی ہے
کہ تم اون لوگوں کو جو تمہارے مذہب میں رخنہ اندازی کریں غارت کرو اور جو اشخاص کہ تم میں سے صاحب طاقت ہیں اونکو ضروری
کہ وہ اون لوگوں کو جو تمہارے مذاہب کو بگاڑا چاہتے ہیں نیست و نابود کریں اور جو اتنی قدرت نہیں رکھتے وہ بدل و جان آفر
تبدیر و ن میں مشغول رہیں جسے اونکے مذاہب کے دشمنوں کی پامالی ہو اور یہ تمہارے عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مذہب
بدلنے سے مر جانا بہتر ہے اور واقعی میں ہی حکم خداوند تعالیٰ کا بھی ہے جو خاص عام پر روشن ہے انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے
ہیں اور ہندوستان میں ان کے تخیل مذاہب کی واسطے اونہوں نے ایک ت سے بہت سی کتابیں لکھ کر اپنے پادریوں کے
ہاتھ سے سب ملک میں تقسیم کرائی ہیں اور پادریوں کو بلو کر اپنے مقولہ کا اعلان کیا ہے سمجھنے کی بات ہے کہ انگریزوں نے کیا کیا تدبیریں
واسطے غارتی ہمارے مذاہب کے کی ہیں اول یہ کہ جب ایک مرد مر جائے تو اسکی بیوہ دوبارہ شادی کر لے دوسرے یہ کہ سستی
ہونے کی ایک سم مذہبی قدیم تھی جسکو انگریزوں نے اپنے قوانین کی رو سے موقوف کیا تیسرے یہ کہ اونہوں نے تمام خلعت کو
علانیہ سمجھایا کہ اگر وہ ان کا مذہب قبول کریں گے تو سرکاری نوکری تو قیر ہوگی اور یہ بھی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیسا و مندر
و عظم سنو علاوہ اسکے اونہوں نے یہ حکم قطعی دیا ہے کہ صرف حقیقی اولاد راجگان و رئیسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گودلی ہوئی
اولاد کا کچھ حق نہ ہوگا حالانکہ ازروی شاستر دس طرح کی مختلف وارث فرایاد سلطنت ہو سکتے ہیں اس تدبیر سے ان کا مطلب
یہ ہے کہ وہ آخر کو تمہاری ریاستیں اور جاگیریں چھین لیں جیسا کہ اونہوں نے فی زمانہ ریاستہاسی لکھنؤ اور ناگپور میں عمل کیا اور انہوں نے
ایک اور تدبیر اونہوں نے یہ بھی کی کہ قیدیان جیلخانہ کو جبراً اپنی بیوی روٹیوں کے کہانے کا حکم دیا اور اکثر قیدیوں نے قیہ ام قبول
کیا ہو کہ مر گئے اور بہتوں نے لاچار ہو کر روٹی کھانا قبول کیا اور اپنا مذہب کو دیا جب یہ تدبیر انگریزوں کی اچھی طرح نہ چلی
تو اونہوں نے آٹے اور شکر میں ہریان سپوا کر ملائین تاکہ لوگ اسکو بلا کسی ظن اور شبہ کے کھا کے اپنا ایمان کو دین اور چھو
چھوٹے ٹکڑے استخوان اور گوشت کے جانوروں کے ساتھ ملا کر انکو سر بازار بکوا یا علاوہ اسکے اونہوں نے ہر ایک تدبیر ایسی
کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہوں اسجام کار بعض بنگالیوں نے بعد غور یہ امر قرار دیا کہ اگر ابتدا کابل فوج اس معاملہ
مذہبی میں پروا ہی انگریزوں ہو جاوے تو فرقہ بنگالیان بھی انہیں کی راسی کے مطابق کار بند ہوگا انگریزوں نے اس تدبیر کو

بہت پسند کیا اور بے اندیشہ اس مثل کے کہ چاہ کندہ راجاہ دپیش برہمنان اور افضل قوم کے لوگوں کو اون کار توں کے کاٹنے کا
 جکی بنانے میں چربی لگی تھی حکم دیا اس حالت میں اگرچہ مسلمان سپاہیوں نے خیال کیا کہ ان کار توں سے کاٹنے سے مذہب کا
 صوف جاتا رہے گا لیکن تاہم اونہوں نے اونکے کاٹنے سے انکار کیا تب اون سپاہیوں کو جنہوں نے کار توں کاٹنے سے
 انکار کیا تھا انگریزوں نے توپ سے اوڑا دیا یہ ظلم شدید دیکھ کر سپاہ نے انگریزوں کا قتل شروع کیا اور جہان کہیں فرنگی کو
 پایا مار ڈالا اور بغض انریزی اور اداوہ سروری بالفضل اون تدابیر میں مشغول ہیں جسے کہ چند انگریز جو کہیں کہیں باقی رہ گئے ہیں بھی
 نیست اور نابود ہو جاویں اور ہمارے یقین واثق ہو کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان میں رہیں گے تو کل اس ملک کے آدمیوں کو مار ڈالیں گے
 اور ہمارے مذہب کو مٹا دیں گے ہر چند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بھی انگریزوں سے موافقت رکھتے ہیں بلکہ اونکی طرف سے
 لڑتے بڑھتے ہیں اونکے حال پر جو بخوبی غور کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا ہے کہ انگریز نہ انکا مذہب چھوڑیں گے اور نہ تم سب کا پس
 اس صورت میں ہم متھے پوچھتے ہیں کہ متھے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہو اگر ہمارے اور تم سب کے
 راہی متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزوں کو غارت کر کے اپنے ملک و ایمان کو بچا سکتے ہیں چونکہ تم سب کو ہندو اور مسلمان کی
 بہتری پیش نظر ہو اور انگریزوں و دونوں فرقوں کے دشمن ہیں لہذا صرف تمہارے مذہب کی حمایت کا پاس و خیال کر کے اور نظر
 انداز اعدای دین ہر ریعہ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہے کہ اہل ہندو کو گنگا جی اوتلیسی اور سالکرام کی قسم ہے
 اور مسلمانوں کو قرآن کی قسم ہے کہ وہ بالاتفاق شامل ہو کر اپنے جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزوں کا قتل اپنے
 ذمے فرض سمجھیں اور چونکہ گامی کے بیچ کرنے میں ہندو کے مذہب کی اہانت ہو رہی ہے نظر ہو سائی اہل اسلام نے یہ عہد و پیمان
 کیا ہے کہ اگر ہندو قتل عیسائیوں میں گرجاؤں اور مسلمانوں کے شامل ہونگے تو اسی روز سے گامی اور بیل کا بیج ہونا موقوف
 ہو جاوے گا اور بعد اس کے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کار بند ہوگا تو وہ پیر و قرآن بنجھا جاوے گا اور جو مسلمان کہ گامی کا گوشت
 کھائے گا وہ اوکو سو گئے گوشت کی برابر ہوگا اور اگر اہل ہندو قتل عیسائیوں اور فرنگیان میں مکرستہ اور آمادہ ہونگے تو وہ
 خدا کی نظر میں اوتنے ہی گنہگار ہونگے جبکہ وہوں نے گامی بیج کی یا اسکا گوشت کھیا یا شاید اہل فرنگ بھی اپنی مطلب باری
 کے واسطے ہندوؤں سے بھلائی یا سہی اقرار کریں گے الا کوئی عقلمند اس مام فریب میں نہ آئیگا کیونکہ اقراران اہل فرنگ
 ہمیشہ مملو فریب ہوتے ہیں اور جہان ایک مرتبہ اونکا مطلب کل آیا ہے وہ فوراً اپنے عہد و پیمان کو بالای طاق رکھ دیتے ہیں
 اور ہر غریب اور امیر ہند پر روکش افدہ ہوتا ہے کہ فریب انگریزوں کی عادت جلی ہو اور ہمیشہ دغا بازی اور کاشعار ہو ایسوا
 انگریزوں کے کہنے پر کبھی یقین نہ لادو اور یقین واثق جانو کہ پہر کبھی ایسا موقع جو بالفضل موجود ہو یا نہ آوے گا فقط
 اب ہم پہر کچھ مختصر حال اون تدابیر کا لکھتے ہیں جو سرکار انگریزی نے واسطے اطفائی نائرہ فساد ملک اوہ
 وغیرہ میں برروسے کار لائیں تھیں

جنرل ہیو لوک صاحب نے جنرل نیل صاحب کو کمان کانپور پر چھوڑ کر آپ واسطے رہائی اون محصورین بلی گارڈ
 لکھنؤ کے روانہ ہوئے جنہوں نے متعدد عرصہ دراز تک بخلواف مسندین میں ٹھہرا سکے اپنے تئیں بچا کر کہا تھا اس بدست فوج کو
 فتیحات کہ بلی نصیب ہوئیں اول روز اوسنے دشمنوں کی تین ضرب توپ چھین لیں اور دوسرے روز چھ تین اور اوس نے زنا ناک

شکست کما کر بجانب بٹور فراری ہو اجنرل صاحب مدوح اوسکے تعاقب میں گئے اس عرصے میں جو رسد و سامان جنگ فوج انگریزی کے ساتھ تھا وہ سب صرف میں آگیا اور جنرل صاحب اسطے بھر سامانی سامان کے واپس بجانب کانپور روانہ ہوئے اور سامان سب لے کر بتاریخ ۲۷ جولائی عبور دریا کر کے ملک لے و وہ میں داخل ہوئے اور مقابلہ دشمن مقام اونا تک پہنچے وہاں دشمنوں کو شکست دے کر بجانب فتحپور چوراسی کوچ فرما ہوئے اور مقام مذکور کو بعد جنگ قبضہ کر لیا یہاں کچھ ملک اور آنے والی تھی اور جب نہ آئی تو جنرل صاحب پہر بجانب کانپور منتقل فرما ہوئے جب مقام کانپور میں بتاریخ ۹ ارباب ستمبر فتح ملک آگئی تو جنرل صاحب پہر عبور دریا کر کے داخل و وہ ہوئے اور بمقام منکرواد دشمنوں سے دو چار ہوئے اس مقام پر چار گنتہ لڑائی رہی آخر کو دشمن پس پا ہوئے اور سات ضرب توپ میدان جنگ میں چھوڑ کر رو بفرار لائے آخر کار فوج سرکاری پہلے لکھنؤ کے پہنچی اس مقام سے دو تین میل لگے بڑے کے دشمنوں نے مورچال نہایت مضبوط اور شکنجہ بنا رکھے تھے اور پچاس ضرب توپ ان مورچال پر موجود تھیں اس مقام پر جنگ سخت ہوئی اور فوج جنگ سنگین پونجی اور فوج سرکاری نے دشمنوں کو سنگین مار مار کر پس پکایا مگر یہاں سے اب ہر قدم پر لڑائی ہوئی شروع ہوئی اور فوج سرکاری بھی جنگ جنگاں اور حرب کمان پیشتر قدمزن تھی اور رفتہ رفتہ ایک گروہ سپاہ نصرت پناہ کا داخل ہلی گار ہو گیا اس فوج کے دیکھتے ہی محصورین ہلی گار خوشی سے بدن میں نہ سمانے اور آسمان تک آواز مکالمہ خوشی آمیز پونجی یہ فوج بروقت ہلی گار و میں پونجی کیونکہ مضدین نے ایک ٹرنک ایسی بہاری لٹکائی تھی کہ اگر چند روز اور فوج سرکاری داخل لکھنؤ نہ ہوتی تو وہ تار ہو جاتے اور اسی کے اوڑنے سے محصورین میں سے ایک بھی زندہ نہ رہتا القصد جب ایک گروہ فوج سرکاری کا داخل ہلی گار ہوا دشمنوں نے جمع ہو کر اور جرات کر کے پل جو راستے پر ضرب شہر کے واقع تھا توڑ ڈالا اب اسکے شکست ہونے سے فوج ہیولوں کو صاحب کی جو داخل ہلی گار و ہوئی تھی اور محصورین کی کمک کو آئی تھی خود محصور ہو گئی اور اوس وقت تک دشمنوں سے لڑتی رہی جب تک صاحب کمانڈر بحیف صاحب بہادر مع فوج تشریف لا اور لکھنؤ فتح کر کے تمامی مضدین کو لکھنؤ اور اوسکے قرب و جوار سے نیست و نابود کر دیا اب فتح لکھنؤ امر یقینی ہو گیا بعد ازاں جنرل ہیولوں کو صاحب بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہاں بعارضہ پچیش وغیرہ مبتلا ہو کر بہشت نصیب صاحب مدوح کے مر جا گیا ایسے نازک وقت میں بڑا افسوس ہوا

سرکولر کمپیل صاحب جو جنگ وس میں بھی شامل تھے اور اب سپہ سالار فوج مقرر ہو کر رونق افروز ہندوستان ہوئے لکھنؤ کو فتح و فاکر بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہاں سے مضدین کو الیا کر شکستہای فاش نیک اور فتحگدہ وغیرہ شہر و نکو فتح کر کے انتظام اس فوج میں دوبارہ قائم کیا

خاتمہ

الحمد لله والمنة کہ بعون قادر یحیون یہ چند اجزا ختم ہوئے اور اقم ہی بار فرمائش دوستان صادق لولہ سے سبکدوش ہوا یہ کتاب جب چند کچھ طویل ہو گئی مگر مفصل حال چند مقامات مثل ہلی و لکھنؤ تحریر ہو کر کا کیونکہ جب یہ کتاب ختم ہوئی اس وقت تک کوئی مفصل حال صحیح اور قابل اعتبار رقم کے پاس نہیں پہنچا تھا اور سوای اسکے اگر حالات مقامات مذکورہ کا تفصیل لکھا جاتا تو اور بھی طوالت ہوتی اور قیمت بڑھ جاتی اور شائقین کو فی الجملہ وقت اس کے خرید کرنے میں ہوتی لہذا اس بقدر پر اکتفا کر کے یہ عزم نہاد کرتا ہوں کہ اگر زمانے نے فرصت دی تو انشاء اللہ تعالیٰ مفصل حال علیحدہ جلد میں تحریر ہو گا فقط

مدیریت کر بعد علوم ہوشیہ عالم علی العموم ہو کہ حاضر و غائب لوگ سوانح قدر سننے کے مشتاق ہیں دریافت و قیام کی خواہش میں
 افان ہیں مگر افواہ عوام پر اکثروں کی نظر ہے سچے حالات کی خبر کتر ہے جسے جیسی سی پونچانی کسینے محض بے پرکی اورانی
 حقیقت واقعی کا انکشاف نہا کوئی بیان بخلاف نہا بات پسند یا ناپسند ہو خلق کی زبان کیونکر بند ہو بے اصل روایات سے
 یہ ہوتا ہے کہ جھوٹ سچ کا اعتبار کہوتا ہے اسلیے واناے روزگار و واقف روز و اسرار سخن فہم خود اسان ہنرمند حکمت شناس
 ستو و ہنر نیک خصال بیڈت منشی کنہیا لال نے جنگو انگریزی میں بھی دیکھا کمال ہے تحریر و تقریر کی مہارت کلی حاصل ہے
 اور آگے انگریزی کے ترجمے تھے محکمہ چیف کیشنرین ملازم تھے تاریخ تصحیح لکھنے پر غریت درست کی ہمہ تن مستعد ہوئے مگر
 چست کی نقیض حقائق میں بہت محنت اور ثنائی ہر واقعے کی است خبر ہم پونچانی انگریزی جٹیوں سے مضمون معتبر رقم کیا جو کچھ گذرا
 تھا بعینہ ہوالہ قلم کیا کیسٹیف کی مراعات نہیں جانب داری کی کوئی بات نہیں جب یہ کتاب تیار ہوئی پسندیدہ اولی الابصار ہوئی
 سمجھے بھی چاہا کہ سبہو نگو سچی خبر وین گتری ہوئی باتیں ہنوسے دور کردین نقش باطل صفحہ دہر سے اوٹھالین حرف غلط لوح
 روزگار سے دھو ڈالین لہذا دیکھو چاہا کہ شہور نام کیا قابل نظارہ خاص عام کیا تصحیح لفظ و معنی جیسا چاہے خوب اہتمام ہوا
 وہ جامدی الاولی شمسہ سحری کو اسکا اختتام ہوا غرض دیکھنے پر ماجر مفصل کہل جائیگا بلو کیا اتنا حال تحقیق کہیں ہاتھ نہ آئیگا طبع کو بعض
 کارگزاروں نے طبع آزمایان کہیں یادگار زمان و اہل زمان کے واسطے تاریخین کہیں

قطعہ تاریخ افکار معجز آثار افضل دوران کل زمان جناب مولوی محمد ہادی علی اشٹ

جب مصنف نے یہ کتاب لکھی | پونہ راست و بہتر تھی لی | اب جی شنگ نے کئی تاریخ | کہ یہ ہیں واقعات تفصیلی

طبع زرا و سخن دان چش بیان منشی اشرف علی اشرف شیرین زبان

طبع گردید چون بغاوت ہند | شد جہان پسند این تاریخ | اشرف نکستنج و نکستہما | گفت تاریخ او بہین تاریخ

نتیجہ فکر شاعر شیوا زبان منشی قوام آرام شایان

کتاب بغاوت ہوئی طبع جب | گیا شہرہ او سکا عجم تاعرب | اوٹھا فکر تاریخ میں جو تسلیم | کیا موجبات بغاوت و شرم

۱۸۶۱ء

ایضاً

لکھی اسکی تاریخ پھر دوسری | بجلاب کتاب بغاوت چھی

۱۸۶۱ء

فہرست ابواب کتاب محاررہ عظیم

| صفحہ | نام مقامات | صفحہ | نام مقامات |
|-------|----------------|------|------------|
| ۱۶۶ | جیسلم | ۱ | ا |
| ۱۸۳ | جون پور | ۹۳ | انبالہ |
| ایضاً | جانشی | ۱۴۳ | امرتسر |
| ۲۰۷ | جلمند ہر | ۱۶۴ | آگرہ |
| ۲۳۶ | جیلپور | ۱۷۰ | آرہ |
| ح | | ۱۹۶ | الہ آباد |
| ۱۲۵ | حصا | ۲۰۹ | اوگرہ |
| ۲۳۵ | حیدر آباد | ۲۲۹ | اندور |
| ۲۴۸ | حیدر آباد سندھ | ۲۳۱ | اعظم گڑھ |
| ۱ | دیا ج | ۲۴۱ | اوریا |
| ۳۴ | دہلی | ۲۴۲ | ایو کوہ |
| ۱۴۰ | | ۲۴۷ | اوزنگ آباد |
| ۱۵۳ | دیو گڑھ | ب | |
| ۱۳۵ | دیا | ۱۱۴ | برہم پور |
| ۹۱ | روہنگ | ۱۸۹ | بریلی |
| ۱۰۶ | روہکی | ۱۱۹ | بلند شہر |
| ۱۲۳ | روہتی | ۲۳۲ | بنارس |
| ۱۴۴ | راول پٹی | پ | |
| س | | ۱۳۶ | پشاور |
| | | ۱۴۵ | پونا |
| | | ج | |
| | | ۱۴۵ | جلیگوری |

| صفحہ | نام مقامات | صفحہ | نام مقامات |
|------|--------------------|------|-----------------------|
| | م | ۱۵۳ | سہارن پور |
| ۲۶ | میرٹھ | ۱۶۶ | سیالکوٹ |
| ۱۱۳ | منصوری کوه | ۱۸۸ | سکدورہ اودھ |
| ۱۱۴ | مادھوپور | ۲۰۴ | ساگر |
| ۱۱۶ | مٹنان | ۲۲۱ | سرسا |
| ۱۴۱ | مری کوه | ۲۴۴ | سلطان پور |
| ۱۴۶ | مراد آباد | | شیش |
| ۱۶۶ | مدھپور | ۲۷ | شروع احوال فساد |
| ۲۳۰ | منو | ۱۴۵ | شکار پور |
| ۲۳۱ | منگیر | ۱۸۶ | شاہجہان پور |
| ۲۴۸ | سندراس | ۱۰۵ | شملہ |
| ۲۴۹ | مقدمہ | | ف |
| | ن | ۱۱۸ | فیروز پور |
| ۱۱۵ | نینی تال کوه | ۱۵۴ | فتح گڑھ |
| ۱۳۰ | نوگانوں | ۱۳۸ | فیض آباد |
| ۱۶۶ | نصیر آباد | | ک |
| ۲۲۴ | نیچ | ۷۴ | کانپور |
| ۲۳۵ | ناگود | ۹۱ | کلکتہ |
| | و | ۱۶۹ | کراچی |
| ۲۰۳ | ہمیر پور | | گ |
| ۲۲۳ | بافسی | ۱۰۸ | گوالیار |
| | تمام شد | ۲۲۲ | گوپی گنج |
| | | | ل |
| | | ۹۴ | لکھنؤ |
| | | ۱۵۰ | لاہور |

حالات ہندوستانیان حسب حکم خدای صاحب الالہان

مستر اگینیل صاحب بہا دریا جولائی ۱۸۵۷ء

میرید احمد نام ہوا۔ ملازم نواب علی بخش والا ٹونک تھا روزگار نواب بھونو چھوڑ کر نزد شاہ عبدالغیر صاحب محدث ہلوی جا کر یک طرفہ
 مشنچی اور تصوف اختیار کیا کچھ دن ہندوستان تھراؤ کا اشتہار نام ہوا اور دوستی اپنا جان کو امام مہدی برحق جکا الیعت ثب
 اسلامیہ بن فرض عین سے قرار دیا اور میں ہندوستان میں ترغیب دعوت جہاد جابجا کیا اور میں بوجہ عازم حرمین شریفین ہوا
 اور جو کہ احادیث میں دریا تھکے خروج مہدی ظہور از طرف خراسان سمجھتے تھے یہ سب وہی امام میر سید احمد وسطی تصدیق الہی
 مہدی عربستان سی عمان طرف خراسان براہ بندر بمبئی و کراچی منعطف کے قند مار کو ازاد بلوچستان آیا اور تھانہ اور چند
 سببہ حطیح کہ احادیث مذکورہ خروج مہدی میں تھرتب کے سمجھتے تھے سو مندوستانیان اور علمای نامدار اور فضلہ کیبار
 بہر گاہی خود یے آیا منجہ علمای مذکور جو اسکا وزیر عظم اور مخن رانچم تھو مولوی اسماعیل کہ از اقرار قریب مولانا عبدالغیر صاحب
 فتح قلعہ ہند اور ہر گلی اور مردان اور ہموہ تی ہموہ جار بہ سردار بار جگہا و محار بہ اخیر مایہ سردار سلطان محمد بہادر فتح
 پناور بہت مولوی مذکور ہوا الاکہ در جنگ عظم مایہ میر سید احمد بذات خود ہی حاضر ہو کہ قتال تھا جنگ اخیر بالاکوٹ میں جو اخیر
 محاربات سید احمد تھ مقتول ہوا اور قبر مولوی مذکور بالاکوٹ میں موقوف ہے اور لاش سید احمد بعد جنگ زندہ با مردہ کیسا نظر میں نہاں
 آیا اسر اسر علی ۱۸۵۷ء ہجر حال تک ہندوستان سے اسکا ظہور کا امید پر خیر خیرات کا نام بیت المال رکھ کر بدستور ہی بنا چکی اور
 پہلو بعضی مورخین اپنا کہ بونماں لکھتے ہی کہ بعد جنگ بالاکوٹ میر سید احمد کاٹ کر کہ پیشینہ جنگ بہیہ بہ امر خدیف کہ کینکے
 صاف حال لاش سید احمد معلوم نہاں ہوتا ہی اور نہ کیسا نظر میں آیا اور اس باعث سے بامید ظہور میر سید احمد قوافل مردم ہندوستان

ہزار ہا مشکل حدود یا غنائن بنیاد میں اگر کما حقہ آجی اور واپس ماندہ گاہ کو ہندوستان میں بلطافہ عیال عوا غلط تقریری و
 تحریری امید دور و دراز اعلیٰ امام حق و مہاجرت و جہاد بالمال و النفس مع تصدیق حصول خیر و دفعہ حکومت اولیٰ و ہندوستان
 ۱۲۲۲ء تا ۱۲۴۹ء تک بنیاد سے خیر تک دفعہ دوم من بعد سرکار ہندوستان بنیاد ہندوستان مارت سبھی صبر و
 کو انی و سچ ہا رعایت و ملاصورتی میں آور تفرج حاجی و بدالجمہ کچھ دن اگر دہاں اور قتل و الاغی و ہندوستان اگر دہاں دیکھنا
 مولوی نصیر الدین وغیرہ رویداد آنوقت دفعہ سوم حصول حکومت مستقلہ برکنہ مولوی ولایت علی و غنائن و ہندوستان ۱۲۴۹ء
 ۱۲۴۳ء تک اسواری مردم متولین کو بید و مال و جان اور حاضری در قافلہ یعنی ہجرت ترغیب و بنا ہی اور صحرایہ مردم غنائن کو بید و جان
 بنا اور بید و امر ابتدائی شروع سید احمد سے حال تک انیس ہجرت اور قانون و اسطی حصول مراد مذکور بنا موامی معلوم اور منظر ہدایت
 ایک شخص اور اولاد اسکا نہیں ہے لہذا حال تک جاری رہا ہے میر سید احمد کا انیس ہجرت جو اصل دیوان اور دفتر سید احمد تھا منظر راقم گذرا ہی
 میر سید احمد نے سردار آفندہ مارے اور امیر کباب دوست محمد جاسے تاسر دار بنیاد و اخذ بیعت تحمل جہاد و ارشد دیر کی دیر کی کیا تھا
 رجو بیعت ارشد قطع نظر از تعہد و ملامت رسم عموم افغانستان ہی لہذا خاص و عام امیر و بیعت میر سید احمد سے لڑا اور بعد ازاں بیعت
 جا مکانات سے رخص ہو کر اخیر میں بعد نشیب و فراز بسیار وارد پنجستان و من مضافات علاقہ یوسف زئی ہوا اور مقام مذکور دارالدار
 رکھا اور فتح خان بنجاری اپنا مخصوص خاص بنایا اور سکھوں سے کئی دفعہ لڑائی جاری رکھا تاکہ خلیفہ دین سردار بنیاد و ہندوستان
 ہونے کیسات کیا اور سید احمد کو زہر جگر سوز دیا من بعد بہت مشکل سے بمقام پنجیلہ علاقہ فتح خان میں اگر کہ جلد تر ملک سوا و بمقام
 ربّ خلیل از باعث علالت فراج بخت زہر مقیم ہوا اور مولوی عبدالحی جو نہایت معتبر تھا و مان فوت ہوا بعد
 خدا و از اقوام متفرق یوسف زئی اور کوہستان یا حدود کاشغر کیا اور سرکذنت سردار بنیاد و ہندوستان و زین سکھ و اسطی
 اور تالیف قلوب مردم تحریر و تقریر شروع کیا اور دھڑلہ کشت و کاشغر و ہندوستان خلیفہ فیض محمد کابل نکاح ہاں لایا
 سردار بنیاد و ہندوستان خلیفہ سے جو اخذ بیعت محمد جہاد و ہندوستان کیا تھا اور سپہر اہل بیعت مارت رکھ کر بخت سارن سکھ
 مولویانہ اور خورج از اعلیٰ امام حق جکا اعلیٰ کتب اسناد میں ہاں فرض علی مرتقد کیا خادی جکا کو اولاد مولوی

بمقام ہندو مار کر قتل کیا من بعد غنیمت سردار بارہ پور کا والی پٹنہ سے جہانگیر ہندو زبہ سخت ملتا ہوا مولوی کا محل
 نے بحسب باج سمندوستانی خاص سردار نکو کو کچھ لاکھ سوار مار کر قتل کیا اور اب ویران و خیرہ و لوٹ غنیمت کچھ
 من بعد بمقام مایا بحسب زیادہ مرنما کابل مجبور سردار حبیب اللہ ^{والی پٹنہ} برادر سلطان جہانگیر عظیم خان سردار محاربہ عظیم ہوا اور
 اس لڑائی میں میر سید احمد بہت خود حاضر ہوا اور دیکھا کہ سوار کابل جو ہمہ کار سردار حبیب اللہ خان و وزارت
 شکست دیکر بغیر صلہ چند کردہ تعاقب کر جاتے تھے و متانہاں مخصوص مجبور سید احمد بہت باجی ہو گئی سخت
 مقابلہ کیا اور ویرانہاں کو شکست دیا اور بارہ دکر کابل زیادہ تر از لوٹ اب ویران و خیرہ غنیمت حاصل کیا
 اور سید احمد کا انتظام کھول دو دفعہ کابل سردار پٹنہ و رنجو بیخوب ہوا اور سلطان علاؤ الدین کی فارغ
 الہاں ہو کر مجبور چار سات لاکھ سوار عازم برکت ہشت نگر ہوا جو کہ سردار پٹنہ و کاتب ہندو بہت لہذا
 ہشت نگر بیخوب شکست کربا ہشت نگر سے بوزم سلطان پٹنہ و راز راہ پہنچے بگڑ دریا عبور کر کے وارد ہندو ہوا
 فیض اللہ خان مہمند نرائی جو ہمیشہ سے پورہ حدود و امداد میر سید احمد کو دیتا رہا علی الخصوص ہنگامہ گرفت پٹنہ
 مشنوبہائی بخت و خدمات بر حسب تقہیم لایا اور عرصہ یک دو ماہ تک سرسید احمد پٹنہ میں رہا سردار حبیب اللہ
 سردار پٹنہ و راجہ مصلحت وقت و جہت جاری بخوبی متوفی و ماضی و صلح آئندہ سید احمد کے ساتھ
 مجبور کیا اسنے صلح منظور کر پھر اوکو پٹنہ و ہشت نگر میں اپنا طرف سے چھوڑ دیا اور مولوی خطر علی قانون
 دان قواعد انگریزی اپنا طرف سے منظم بھی پٹنہ چھوڑ دیا اور خود پٹنہ سے بوسفزی میں راجہ کر کے
 پٹنہ اور ہندو اب بظہور علاؤ الدین اور جلد تر عظیم ہشت نگر آیا اور جو کہ ملک بوسفزی قدیم سے باغشاں تھا اور
 میر سید احمد حاکم اول اوکاسر پر آیا اور پابند پٹنہ ہو کر قید سخت ہوا خفیہ طور میں بوسفزی پٹنہ و راجہ

مجبوراً اپنے رنج و ملوای ملک فتح مقرر کیا اور لاہور کا مقام شہر بنا دیا مولوی مظہر علی سردار دہلوی نے ملک میں بعد فوج نام فوج
 عیسائی تہا نہ جات ذیل تمام قتل کیا اسماعیلہ ادینا شیوہ پانچواں چار گلی مردانہ لوطی پانچواں
 رہنما کوٹہ و گہری اسماعیلہ تہا و زبہ وغیرہ بعض تہا نہ جات ہزار شکل مقام پنچتہ رزہ ہزار ہزار پھونچا میں
 میر سید احمد نے در باب دفع بلوای مذکور فتح حال پنچتہ رزہ استغواب اور آتش رزہ ہزار ہزار پھونچا اس وقت تک
 ندیا بنو علیہ اور رنج و ملوای تہا نہ لہذا پنچتہ رزہ براہ مای صوبہ دشوار کو مسار مجھے تہا نہ ہزار ہزار پادہ و ہزار کابل گرام
 لوا زراہ کوہ بنیو آیا اور کل توپ فجا میں پنچتہ رزہ چھٹی خفیہ دفعہ دیا یا کہ ایک کسکیر دستیاب نہوا سوای ایک
 ذی کہ ستانہ میں رہا اور دہر توپ اس بلوای تہا نہ امیر حال کے پاس موجود ہیں بعد رفتہ رفتہ مقام بالذکر
 اقامت کیا اور قطب الدین نے قندھاری مجبوراً ایک ہزار سپاہ جوار ملک و قندھارہ و بعض مزد و ستانہ طرف غلطو آیا
 چھوایا کہ ناگاہ مجبوراً جہد بیا ر شیر سنگہ مقام بالا کوٹ واسطے خواب پھونچا ہر چند کہ اکثر لوگوں نے اور مولوی
 اور ان باب بہرام حال تہا نہ کمال جو بہتہ مرکاب ہزار ہزار استغواب جنگ بہت کثرت دشمن و عدم
 وقت ندیا مگر میر سید احمد نے بہت کمال ہزار مجید بعد ملاقات فوج لڑائی چھوڑ کر تہا نہ ہونا کناہ غلیم
 خیال کیا اور مستعد مقابلہ ہوا فجر کے بجائی رات کے بجائی تک لڑائی ہوا مولوی احمد اور ان باب
 بہرام حال مقتول ہوا اور میر سید احمد نے اس لڑائی میں مقتول ہوا مگر اسکا لاش زندہ پادہ کسب کا نظمانی
 نہوا آرا حکومت میر سید احمد حد و دشمنوں سے خیریت تہا نہ رنج و ملوای فوج و دشمن
 رنارہ اور رنج و ملوای صوبہ و احکام حسب ریت کنارہ مسافرت فیصلہ احکام ملک قلم بند کیا اور جو کہ

سید الرحیم محمد قدیب اگر در سکھوں لب اور لہجہ دین اگر در بین راجا تاکہ غفور خا والد علی محمد

[illegible]

ہندوستانی نے قتل کیا اور اگر دوسرے ہندوستانی تباہ کیا تو وہ ہندوستان میں بیعت کوک آیا اور بیعت ہندوستان کو گلیاں من لعل بہر اور کا جویت
 ندریجا تہ ریجا ہوتا رہا اور کوئی مولو اتا اور کوئی جاتا تھا تاکہ مولوی ولایت علی اور مولو علی علی اور مقرر علی علی اور حکومت
 پر کئی پہلے بنی مستقل حاصل کیا سید صاحب شاہ کا نام بنو بیہ خوش مل رہا اور جیجا ملکانات پر لڑائی سکھوتس کیا بہر کڈ
 شیکاری گہری حمید کا مانسہرہ وغیرہ شیردان تمام مقدمات میں فتح ہندوستانی کیا آخر اندرونیت مقدمہ
 مانکرا اور مری پور ہزارہ کے ساتھ پہونچا اور اسوقت میں اتفاقاً گباروت خانہ ہندوستانی علی مقام مانکرا پہونچا
 بہت لوک اس میں تباہ ہوا اور مری پور فتح ہوا اس درمیان میں مسٹر ایگنوز صاحب بہادر مولو ولایت علی وفات علی مقصود علی کو ایک
 طور سے گرفتار کر کے واپس ہندوستان کو بھیجا اور عرصہ چھ ماہ تک مقصود علی لاہور میں بند حراست میں رہا اور بعد خدھی بوقت شیش
 سکھ سرکار اٹھلے کیسات دوانہ و طہر ہوا اور بقیہ ماندہ گان ہندوستانی حکمت کر کے از مقام مارگلہ واپس ہو کر سہ نہانہ
 نزد سید اکبر تہ پہونچا اور میر ولاد علی اوٹکا افسر رہا اور مولو عرب جو اسکا بچہ نام معلوم نہیں ہے عرب حبیب شاہ
 وہ بھی ہمراہ میر ولاد علی کام کرتا رہا تاکہ پہر مولو ولایت علی اور عباس علی مجید علیا وارد نہ ہوں ہوا اور تھیں عرصہ سات
 اٹ مریس عبد آیا اور بوقت آتی اوٹکا کے خوب چرچا دھوم دھام ہندوستانی بنا ہوا تھا کہ سید اکبر تہ کا تہ بند رہیہ لڑنے
 یہ غفور صوات بادشاہ صوات اور دالی ہوا اور غوثی اور ناوگے علاقہ جہ میں بھی دیر ہندوستانی جیجا مقرر
 ہوا تھا لہذا تہ سے صوات تک چہرہ ہندوستانی بنو بیہ خوب اور علاوہ راہ اندر رفت و آمد و برد خراج حکمت
 سلطنت سرکار اٹھلے اور امان راہ کا پیٹ بہت سی بقیہ سکھائی خوف تھا چھ مہینے ہوا اور جو کہ انہوں نے لڑنے
 میں کچھ توفیق علاقہ محروسہ سرکار میں نہیں کیا رسول علی اوٹکا نسبت بھی سرکار دہلی دار کو کچھ اس قدر التفات نہ تھا
 یہ ایک فوج چھ ہزار سرال ہندوستانی مقام باڑہ سے تہا نذر صوات گرفتار کر کے عدالت میں بھیجا صدر سیک

اسی شتران مذکور آیا اور وہی واپس دیا گیا اور معاً ہر مصلح ہنسنے بوقت ان
 مولوی ولایت علی وغایت علی مجموعہ قبیل فہم لہم ہو گئے اور انکو کیا مگر انہوں نے ضرورت ہر دینی
 در صرف ہجرت پیش کیا جو کہ معمولی عادی سرکار انگریزی عدم دست اندازی اقدامات و تہذیب
 ہذا اس صورت سے روانہ ہو کر بعد قطع تمام مقام سے تانہ پہونچے اور مولوی ولایت علی بعد واپس
 بارگاہ بنی رفیع ہوا اور غایت علی امیر ہوا اور کجایں حیات ولایت علی غایت علی بونہر و صوات ملک
 ہر تارک اخذ علی غایت صوات سے بذریعہ سید الشہداء والی صوات سلوک پیرا ایتنا سو بعد فون
 ولایت علی اولاً بمقام الشراوانی علاقہ جہانڈو خانہ والد نور محمد اکرم خانہ علاقہ سرکار بدو
 ہذا ہوا عرصہ کی دو ماہ تک شراوانی رہا جو کہ اس وقت میں فوج مجہدین ملکین چھٹے کشتہ اول
 تھے انہوں نے اور جناب مہجرت چھٹے سہارہ چھٹے شہزادہ واسطی سرادھی قوم سوزا پناہ گیت
 اکارام خانہ بہار و یک صاحب دیگر ملک حسن زئی جلد کر لیا اسی نے کڈ رانہ و سہانہ و شہر عبور
 نہایت علی مجموعہ محبت اپنے کا دو سیدال سہانہ طرف چلے چنے جلد گیا بعد واسطی فتح
 بمقام سہانہ سیدال آباں بعد غایت علی کچھ دن مقام موٹنی و ناوکی خد اقامت کر کے
 کچھ زیادہ دیر کیا کہیں شکر کو سہانہ اور جابجا سے جمع کر کے محبت بمقام منگل تھانہ
 کیا اور مغرب کا فوز فتح کا منہ بھی اپنا تالیق بنایا اور جو کہ اکثر مردم خد و صاحب مغرب سے

آپس میں نزاع اور جدال ہوتا تھا مولوی غلام احمد اکثر قلعہ بندی و حالت میں مقرب خانہ نور و وقت را
 مگر متغیر علاقہ نہوا تاکہ سب سے پہلے باجماع شورش ہندوستان مولوی غلام احمد جہاں شریعہ نما
 و وقت اندازی علاقہ سرکار علی محمد ۵۵ اولد برفاق برادر آ مقرب خان اور مبارک خان فرزند سید اکبر شاہ
 و مرم الو پند و غلام بمقام نودہ و تاج جہاں چہا و کنی بعد سے روز فوج انگریزی و وسطی نزاری پھر ملک
 اور کٹر ہندوستان پھر سوار علی مبارک ۵۵ و نیرہ مفور مہا میرزا محمد علی عفریدی سالار مبارک ۵۵ و محمد
 چند نیرہ ہندوستان میان اور چند مہا ملک جو افسانہ سازش کیے کا خود مہر پانچ و پانچ میں بعد دفعہ
 بمقام نارنجی علاقہ سرکار علی سخت لڑائی کی اور عرصہ اکابر اس کم و بیش مولوی غلام احمد
 نارنجی میں رہا پھر دہلی سے برہمن ہو کر تھوڑی دیر میں ڈیرہ پٹنہ ہارس صاحب را
 یوسف زئی کہ مقرب و ورہ بمقام نودہ تشریف لایا تھا چہا و کر کہ اس کی چھٹیں سالہ اور
 دیگر سوار جمعہ اور کچھ اسباب لگیں جو جو کہ ہنگامہ شورش ہندوستان برپا تھا لہذا خرچ کے طرف سے
 اور کو بہت مسئلہ ہوا سو علاقہ خود قیاس سے پھر راسہ تانہ ہوا مسعود اثنی راہ میں بمقام
 جتنے بجا رخصت کیا رغبت علی بیمار ہو کر روح بقا بعض اللہ و اح فیما اور اس کا فرزند عبد الباقی محمد موجود
 ش علی جماعت مولوی نور احمد و شہ اکرام و میر تقی بمقام سہ تانہ ہوا اور مولوی
 نور احمد میر علی بابا جو کہ جناب والد کربل برپٹ او ورس صاحب کٹر پور و بار خٹہ بلوای

دندان سے فراغت حاصل کر کے وسطی سزا دہر مفید بنے نقیبان حدود متوجہ ہوا لہذا اولاد حضرت محمد
 بنجنا راجح و متکثر تھانہ وغیرہ حکمات بود و پاش مفید بنے جو حکام بلوچان میں مرتب ہوا
 اور مغرب فال لیلہ قہ حیدر فرار مواصل لہجہ فوج ظفر موج عازم تھانہ ہوا بمقام لڑائی کا
 فریب تھانہ سرخک ہوا شہ اکرام اللہ محبوبہ بیچہ نفر مند دندانیا و مال ملک ہوا اور نقیب

دندانیا بمبیدیا تھانہ بمقام ملکہ جو سیری عبا رکشہ تھانہ گیا کہی و نامی اور نکاح حبیب و مال
 فوید خرب ہوا اگرچہ سرکار کا طرفے اوغلا نسبت رقبہ ہونا رہا مگر ہر صورت اور نکاح حبیب علی ہونا
 راجح حبیب تھانہ محمود ہرادر زادہ تھانہ اکبر تھانہ محمد ہرادر زاری تھانہ ہرے مکیدہ رویتہ تھانہ ہرادر
 ہریم سرکار مکر ہندوستان لغبات کیا گیا اور مولو عبداللہ امیر حال محبوبہ کا اور میر مقصود علی
 یقام ملکہ آبا اور میر مقصود علی امیر ہوا اور مولو نواز اللہ فوت ہوا بعد زور عرصہ ایک برس کا میر مقصود علی
 ہی فوت ہوا اور مولو عبداللہ امیر ہوا ۶۳۰ھ میں مولو عبداللہ تہرک و شمول تھانہ محمود
 و مبارک تھانہ ہرادر تھانہ سرکار تھانہ اگر کہ فوکنش ہوا اور فوت اندازی بدعات کیا رہ
 رہا تھانہ حوالی ٹوپی مان کیا عرصہ دو تین ماہ تک پٹن و حجب کا ٹڈ کور و وسطی حفاظت لہر
 نہات تھانہ کہ کر تہرک تھانہ اگر کہ شرفست تھانہ اور غنیمت حاکم حبیب ہرادر ہریم نرادی
 وکی عید فوج ظفر موج لہرادر درہ انبلیہ ہوا صدہ شرفست عظیم با جماع افواہ متفرق تاکا و تھانہ

ہرادر تھانہ ہریم سرکار

مقابلہ فرج اور سرکار فی الجہل بعد نصیب بہت تیر و فرار مقام ملکہ جلد با اور اخذ عبد الغفور
جو شورش مذکور میں شمل مولو عبد اللہ ہوتا ہے جمعہ جمیع اقوام متفرق ہو گئے تھے اور حضور بونیر سے افرانہ
وستانہ لیا گیا اور ہندوستان بامقام کلونو پورہ علاقہ چھتری مقیم ہوا اور وٹکا گڑھ پنجاب
تاکہ بہت سے ~~مقامات~~ مولو عبد اللہ مقامات باہمی معمولی افغانا میں دست اندازی و برہ داری جو
داری شروع کیا اور اخذ صوت کو ہی یہ دست اندازی رہا غیر قابل فہم معلوم ہوا افغانا بونیر و
تمام ہندوستان پر بمقام بابا انا علاقہ بونیر شکرشہ کی اور باجکنا سے بہت لٹکا کر فہم دے دیا
شمار راہ کلونو پورہ میں لڑائی نہ ہو بہت ہندوستان قتل ہوا اور کچھ بچے ہی مارے
میں بعد کلونو پورہ قبچھری سے بڑھاتے کہ کہ بمقام بہار اور جہا علاقہ چھتری
وریای اب اندا اور جو کہ روڈو بھی شورش اگر برہاتھا اور فرج وہ موج واسطی سرکاری
غدیہ بالدی کو بھی سرینے کو سیاہ تھا مگر ہندوستان بچے ہی بچے ہی بچے ہی بچے ہی
یہ عرض فرج اگر نہ ہو اللہ اس وقت طوفان عظیم سے محفوظ رہا میں بعد بمقام بلو
مدقہ حسنی زئی نزد مسہر زادہ ورنڈ حاجی کنارا اگر کہ افغانا اور بلو میں قلعہ بنایا
در انجمن ^{جہا} بمقام بلو اسکے باہمال حال موجودی قریب چار صد فوکر تھے
بالفعل موجود اور اللہ مجددار اللہ ^{جہا} اور ایک جماعت کن دہ قاصدان وغیرہ تھے اور

۱ جیدار نور الدین جبر ۲ جیدار شریعتی رام پور پوری ۳ جیدار محمد اکبر اعظم لکھنؤ ۴ جیدار عبدالغفور حاکم

۵ رجب جیدار مالہ ۶ نعیم الدین جیدار رام پور پوری ۷ محمدار تینہ اللہ ناظم الکھن ۸ جیدار دیانت اللہ مالہ

۹ معتبران مولوی فیاض علی عظیم اللہ ۱۰ امیر حال مولوی عبد اللہ الفی ۱۱ سید بابا امان اللہ ۱۲ مطیع اللہ ۱۳ عبد القدوس

۱۴ مولوی عبد اللہ گرام برادر عبد اللہ ۱۵ مولوی سحیح بہار و دانا پور مجسمہ ۱۶ دوبردار یعقوب دھوبی ۱۷ —

سرکار دولت مدد کو بہ نسبت اون کو کونکر اور نامید او مدت دینیہ والو کونہایت احتیاط اور سخت تجویز ہوا کہ
خانیقہ قریب ستر بیلی صاحبہ اور صاحبہ کرمات چمکلی صاحبہ بیکہ اندک فرستادہ
انتظام امر مندا میں مصروف ہیں اور پختہ پختہ تجویزات بندش مرتب کیا ہے آئندہ جو کچھ نظر آئے غائب نہ رہے

حتمہ امر مندا میں درج ہوگا

تاریخ ستان و ملکہ و حالات سیدان ہواخوان قدیمی مجاہدین ہندوستان حکیم جناب شہر الہینیل صاحب بجا در ۲ جولائی ۱۸۹۶ء

سید اکبرٹ ہستانتہ از سادات تختہ سبذ علاقہ بونیر ہی اور اسکا نسب نامہ یہ اودہ و سبطہ جناب سید علی نرذبا
کہ معروف بہ پیر بابا ہی اور ۹۸۹ھ و ہند و نہ ہجری میں اوسکا انتقال ہوا بہونچا ہی اور جناب پیر بابا کا والد سید قری
سردار جلیل القدر ترندتا اہمد امیر تیمور میں یا من عبد اوس سے تقویاً بہر کیا لی والد خود سید علی صاحب ہندوستان میں
نہرا کر کے مرید شیخ سادہ رومی ہوا اور محاملت دنیا داری والد خود سے دست بردار ہوا عبد تکمیل امور
سخت بواب ہندوستان علاقہ بونیر میں اگر کی بمقام دو کہندہ جو اقصیٰ سرحد بونیر متصل کوہ جوار
مہتمم مقیم ہوا اور بہت انیکہ ایک کہندہ پیر بابا کا تھا اور ایک کا خادم کا رسواری نام فرید کو درو
کہندہ رکھا گیا ایک وہ فرید کلا ہر جو اور کہندہ افغانی میں بمعنی آہر ہی یعنی دو گہر زادہ
مادت کا کچھ ضرور نہیں لہذا اس قدر برور سنی معلومی اصل سید اکبرٹ ہاتفا کیا زیارت
ورنزار جناب سید علی صاحب در میان دو کہندہ و پاچا بکنرہ رود واقع ہی اور اولاد کا
پنیر سے متفرق ہو کے بریات واقعت اضلع و اطراف دور واز مثل کوثر وغیرہ فائر

ہوا سید اکبرٹ ہ فرزند شاہ جی بن ضامن شاہ بن میرزا شاہ بن محمد شاہ بن
سید خواجہ بن میان محمد بن عبد الوہاب شہو پیدل عبد بن میان مصطفیٰ بن جناب سید علی

جد دیا عادت قدیمی تھیں سیدان سہت نہ چھوڑی اور نہ ہی عجلت سے سرکار انگریزی اور سابق بھید کمان گروہ نواح ہزارہ
 وچینچ اور سید اکبر شاہ بوقت نورس مولراج ہزارہ میں بھید عملداری سکھانے کا خطبہ بادشاہ مردم
 ملکی موافقت اور ہمیش سے اپنے رہنمائی و مشائے ان اسکا پاس رکھتا تھا اور شاہ شجاع علی یمن سید اکبر شاہ
 بوسطت اخذ عبد العزیز نور صوات مخاطب خطبہ بادشاہ موافقت اور والی ملک مذکور و اسکی مقابلہ
 فوج سرکار انگریزی کے پس از انکہ جنگ پیلے کوٹ رحمد قریب صوات میں سرکار انگریزی کا کمانڈر اخذ
 عبد العزیز باجماع مردم ملکی بوسطت و صوات کیا تاکہ سید اکبر شاہ بجایہ بخار شاہ میں بجایہ
 بخار انتقال کیا اور فرزند خود میر مبارک علی شاہ کہ مبارک شاہ زبان زد خاص و عام تھی و بھید
 خود متورک مگر چونکہ یہی جوت سید اکبر شاہ اکثر امور سلطنت میں خلل جابجا واقع اور اخذ عبد العزیز
 کو بھی اس باعث کئی طرح تکلفات شاہ ملی ہو لہذا عرصہ ایک ماہ پہلے وہ اپنے ثابت
 ہو کے مبارک شاہ سے ایک سو بیس سو روانہ سہانہ ہو کر انارہاہ میں بھیم جینی بھول مولوی
 بھیم بعد بھر سرکار بھیم نودہ ورسوٹا و بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم
 انہی دن ان صاحب کمال افسر اور کمالی صاحب سرکار بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم
 ہو کے شکر مند رہا اور مبارک شاہ وغیرہ منور ہو اور بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم بھیم

ہر پرت اور دوسرے حکم سہار کشتہ قسٹ پڑے جو سزا دی اور جلد بیا منکشت ^{۱۰} چھلے اور پنجہ رتور ^{۱۱} سہانہ بالہ
 وٹ ^{۱۲} متا جلد ^{۱۳} اور سیدان اور ندستان بقیام ملکہ اقامت ^{۱۴} اور یوں طقت قفر غنیرت ^{۱۵} ہنیش ^{۱۶} ہ محمود
 عمر ^{۱۷} دہ مبارک ^{۱۸} اور چہک سوار ملازم فرمایا اور شاہ محمود ^{۱۹} بٹ مرہ کھید روپہ ^{۲۰} فرمایا ^{۲۱} ری اور عہدہ ^{۲۲} رلارک
 مقرر ہوا تاکہ ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}
 نواب معلی القاب کفٹ گورنر بہار پنجاب ^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}
 اقرار باقی بچہ اور دوسرے حکم در باب عدم دخل می سیدان وغیرہ بداندیش ^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}
 لایا — نکتہ حکم جناب نواب معلی القاب کفٹ گورنر بہار پنجاب —

سندہ عرضی سید محمود ^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}
 درخوات عطا ہوئے سنانہ ملک بختان

حکم جناب نواب معلی القاب کفٹ گورنر بہار پنجاب

^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}
 سہانہ سرکار انقلابیہ کے تعلق نہیں میں جو چیز کہ سرکار انگلینڈ کے امور کو کہیں نہ کر دے ^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}
 اور مولو محمد اللہ علیہ ایکہزار دوسو ہندوستان بقیام قندہار وستانہ بمو خود مبارک ^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}
 بقیہ ہندوستان ملک میں چھوڑ دیا اور عہدہ سرکار دست اندازی شروع کیا جبکہ پٹنہ کا بدگور و
 حیدر آباد وسطی حفاظت سرحد بمو پٹنہ عنک گورگہ مقیم ^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}
 تعینت تھا تاکہ کربلا ^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰}

ورجاء جنرل نیول چیرل جی بھابھہ بھو فوج ظفر مویغ یوزار دلد مشورت ریل علیہ بایموج
 نقشہ میزم تنبہ گاہ مقدس سندوستان جام عازم ملکہ ازراہ سرخ آبے بدرہ انبلیہ
 ہوا صد مشررش عظیم باجماع اقوام متفرق تاحدود کافستان و اطراف دور درازنوا
 اخرا لدربنت شمس اقرار نامہ و عہد نامہ مردم بونیر و امازیسی حاصل ہوا اور مقام
 ملکہ جلد با گیا اور مولو عبداللہ سعید قہ حقیری بقیام فلوڈ لبرال عظیم ہوا اور مبارک شاہ
 سعید مراد نے بہر عظیم ملکہ عظیم ہوا اور فوج و مانے یعنی درہ انبلیہ سے واپس آکر کہ
 مقام خند ہی اور سہانہ جلد دیا اور اقرار نامہ مکرادمانہ اور گدونال سے درباب عظیم خلد
 سیدان زمین سہانہ بر لیا گیا اور خادی تھان جو دفعہ اول میں بہد خباب دور دی حاکم مدد
 کامل مقدمہ اول میں دیا اور دفعہ ثانی میں دیا خباب بہر چیرل جی بھابھہ سندوستان شمس اور بنا
 بلحاظ بیہ کہ وہ بھی سیدان نیل بہب دوستی سرکار کہاب لکھا لکھا بہر عظیم کہاب مقیم فرما کر
 مقرر کیا تاکہ اس میں خادی تھان بخلاف خانہ پٹانان مقام کہاب برخواست ہوا
 اور علی بنی مامو حقیقہ مبارک ۱۱۱۱ مقام کہاب متصرف ہوا لہذا بہر سیدان زمین سہانہ بہر

چونکہ کیا اور بدستور زمین سہانہ اور بہند پر عذر اندک کرنا واجب اور احسانا کاروانندی علاقہ سرکاری
محصل راہ خستہ سہانہ بھی سیتاھی اور چوراہا کا حرب عادت قدیر از راہ گذر سہانہ و کھلی بہمرازی
ورازداری ماموی حقیقہ علمی خانہ علاقہ سرکار پیرتا راول پٹنہ ڈی اور ہزارہ اور ایک اور چھ کراچی
یہ ہمہ حال سہانہ اور سیدہ ابتدا سے اس طرح کے معانی سے صلح